UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232170

UNIVERSAL
LIBRARY

بتوفیق خالق زمین و زمان و رازق انس و جان شروع

مفید اولی الالباب یعنی کتاب مستطاب حدیقۃ الحقیقۃ الملقب بہ الٰہی نامہ تصنیف

قدوۃ الحکماء الاکیمین مقتدی العلماء المتصوفین حکیم سنائی رح اشہور بہ

حدیقہ سنائی

مع شرح طرائف الحدائق تصنیف کاشف رموز خدا شناسی خواجہ عبد اللطیف العباسی

باہتمام تمام و تصحیح تام جناب مولوی ابو الحسن صاحب دام ترقی المراتب

در مطبع خاص منشی نولکشور لکھنؤ طبع زینت یافت

حق تصنیف و تالیف بحق مطبع محفوظ ہے۔

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ اور ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے مٹلا پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب اخلاق و تصوف فارسی و اردو کی درج کر دی تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانون کو آگاہی ذریعہ حاصل ہو۔

کتب اخلاق و تصوف فارسی

گلستان محشی کلان - جلی قلم از مصلح الدین سعدی شیرازی کاغذ سفید گنده۔

ایضاً - ر کاغذ حنائی ر

ایضاً - محشی قلم متوسط با فرہنگ و مثل رنگین

ایضاً - کاغذ فاختائی۔

ایضاً خرد - سررشتہ تعلیم فارسی

گلستان مترجم - با ترجمۂ اردو لفظ بلفظ۔

شرح گلستان - از ملا محمد اکرم ملتانی۔

شرح گلستان مسمی بہ ریاض رضوان - از مولوی ریاض علی۔

شرح گلستان مسمی بہ خیابان - از سراج الدین علی خان آرزو۔

تضمین گلستان سعدی - از ہرگوپال تفتہ

گلستان حکیم قاآنی - بجواب گلستان سعدی۔

بہارستان جامی - ہم پہلو گلستان سعدی از ملا عبد الرحمن جامی۔

خارستان - ہم پہلوے گلستان از ملا مجد الدین خوانی۔

بوستان محشی - جلی قلم خوشخط از حضرت سعدی شیرازی کاغذ سفید گنده۔

ایضاً - جلی قلم کاغذ گلابی دلائتی

ایضاً - جلی قلم حسب مراتب بالا کاغذ

ایضاً - متوسط قلم کاغذ سفید۔

ایضاً - قلم مدرجۂ توسط۔

ایضاً - متوسط دو مصرعہ۔

ایضاً - دو مصرعہ۔

ایضاً - سہ مصرعہ۔

بوستان مترجم - اردو نظم ہمو زن شعر از گوبند پرشاد فقنا۔

بوستان خرد - سہ مصرعہ مطبوعہ مطبع نظامی کانپور۔

فہرست حدیقہ حکیم سنائی رح

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
باب الاول		فی الہدایۃ	۵۱	فی الشکر	۷۸
فی التحمید	۲۷	ایضاً فی الہدایۃ	۵۳	فی القدر واللطف	۸۰
فی المعرفۃ	۳۰	فی التقدیس	۵۷	فی اطلاعہ علی ضمایر العباد	۸۴
فی التوحید	۳۲	التمثیل فی اصحاب الغفلۃ	۵۸	فی کونہ رزاق الارزاق	۸۷
فی التنزیہ	۳۶	التمثل بعین الاصول	۵۹	فی انہ لاحتیاج الی التفسیر	۸۸
فی الربوبیۃ والعظمۃ	۳۸	ایضاً التمثیل فی اصحاب الغفلۃ	۶۲	فی المحبۃ والتجرید	۹۰
فی جماعۃ العمیان واحوال الفیل	۴۰	فی صفۃ قدرتہ	۶۳	فی التجرد والمجاہدۃ	۹۴
فی الاستوا انہ بمعقول والکیفیۃ مجہول	۴۱	فی تعظیم قدرتہ وتحیر فطنۃ	۶۴	فی سلوک طریق الآخرۃ	۹۶
والایمان بہ مقبول		فی الاشارۃ المحیط والقدر سواد الوجہ	۶۵	فی العالم والجاہل	۱۰۰
فی اصحاب الغفلۃ	۴۳	فی الفقر الی اللہ والاستغناء عن سواہ	۶۷	فی التوکل المناجاۃ	۱۰۰
فی تقدیسہ وتنزیہہ جل ذکرہ	۴۴	فی التضرع والخشوع	۶۸	ایضاً فی التوکل	۱۰۱
فی الحفظ والمراقبۃ	۴۵	فی عدل الامیر امن الرعایا	۷۱	فی توکل العجائز	۱۰۳
التمثیل فی قوم یوتون الزکوٰۃ	۴۸	فی التسبیح والتہلیل	۷۲	فی تعبیر الرویا	۱۰۵
فی الحکمۃ وسبب رزق الرزاق	۴۹	فی المرید الرشید وشیخ العبید	۷۳	فی رویا الاولیاء والانبیاء	۱۰۸
		فی دار الغرور	۷۵	فی رویا الصلحاء	۱۰۹
				فی رویا البہائم	۱۱۰
				فی رویا السباع	۱۱۰

مضمون	صفحہ
فی رویا یا المبشرین	۱۱۱
فی قناعۃ الوارثین	۱۱۲
فی الایثار والعطیہ	۱۱۵
فی قصۃ قیس بن عاصم	۱۱۷
فی الاتحاد والمودۃ	۱۱۹
من امن ببلاغۃ نقد خسر خسرانا مبینا	۱۲۲
من زہد فی الدنیا وجد ملکا لا یبلی	″
فی زہد النساء	۱۲۴
فی حب الدنیا وصفۃ اہلہ	″
فرع اللہ تعالی من الخلق والخلق والرزق والاجل	۱۲۶
فی شرائط الصلوۃ وآفاتہ والمناجاۃ والتضرع	۱۲۸
فی حضور القلب والصلوۃ	۱۳۱
فی التقصیر فی الصلوۃ	۱۳۴
فی [illegible]	۱۳۷
فی [illegible]	۱۳۹
فی [illegible]	۱۴۰

مضمون	صفحہ
وصفۃ البخت والنہار	۱۴۱
فی الانبساط والتضرع الی اللہ تعالی	۱۴۱
فی کربہ مغفلہ	۱۴۴
فی التوبۃ والانابۃ	۱۴۶
فی الاخلاص والمخلصون علی خطر عظیم	۱۴۸
فی قضائہ وقدرہ وصنعہ	۱۵۰
فی الشوق	۱۵۳
فی صفات متواطئۃ للکل	۱۵۶
فی صفات اللہ تعالی	
فی الذی یطیع ویعصی	۱۵۷
فی العوام اولیک کالانعام بلہم اضل	۱۵۸
ذکر الکلام الملک العلام بسہل المرام	۱۵۹
فی بدایۃ القرآن	۱۶۲
فی ذکر ستر القرآن	۱۶۴
فی ذکر اسماء القرآن	۱۶۷
فی درایۃ القرآن	۱۶۹
فی عدۃ القرآن المحتاجۃ الاعشار والاخماس	۱۷۰

مضمون	صفحہ
فی حجۃ الکلام	۱۷۱
فی علامۃ القرآن	۱۷۳
فی ذکر کشف القرآن	۱۷۴
فی استماع القرآن	۱۷۶
التمثیل فی خلقۃ آدم وعیسی بن مریم علیہما السلام	۱۷۸
ذکر الانبیا خیر من حدیث الجہلا	۱۷۹
باب الثانی	۱۸۱
فی فضیلۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی سائر الانبیا وفضلہ خلقہ کرامۃ الی آخرہ	
فی مواجہ صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ	۱۸۵
فی فضیلۃ علی سائر الانبیا	۱۹۰
فی ولایۃ [illegible] علیہ السلام	۱۹۱
فی کرامت علیہ السلام	۱۹۴
فی اخبارہ علیہ السلام	۱۹۶
فی [illegible] صلعم علیہ السلام	۱۹۹

مضمون	صفحہ
فی مشیۃ صلوٰۃ الرحمٰن علیہ	۲۰۰
ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین	۲۰۲
فی الصلوٰۃ علیہ	۲۰۵
فی بدو شأنہ علیہ السلام	۲۰۷
فی منقبۃ علیہ السلام	۲۲۰
فی ابتداء رسالۃ علیہ السلام	۲۲۶
فی خلقہ صلوٰۃ اللہ علیہ	۲۳۱
فی فضیلتہ علی سائر الانبیاء و معراجہ	۲۳۸
فی مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ	۲۳۷
فی تخصیص ابی بکر رضی اللہ عنہ علی کافۃ الناس بعد النبیین علیہ السلام	۲۴۱
فی صحبتہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۴۳
ذکر مناقب امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ	۲۴۹
فی مناقب امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ	۲۵۹

مضمون	صفحہ
فی مناقب امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ	۲۶۴
حرب صفین و قتل عمار بن یاسر	۲۷۸
حرب جمل	۲۸۰
فی قتلہ رضی اللہ عنہ	۲۸۲
فی مذمۃ اعدائہ	۲۸۴
فی مناقب امیر المؤمنین حسن رضی اللہ عنہ	۲۸۷
فی صفۃ قتلہ رضی اللہ عنہ	۲۸۹
فی مناقب امیر المؤمنین حسین رضی اللہ عنہ	۲۹۲
فی صفۃ قتلہ رضی اللہ عنہ	۲۹۴
فی صفۃ کربلا	۲۹۶
التمثیل فی امراۃ صالحۃ	۲۹۷
صفۃ اصرار الاباعین لعنہم اللہ	۲۹۸
ذکر النعمان بن ابی عمن	۲۹۹
ذکر بیان فی فضیلۃ الامام الاعظم رحمۃ اللہ علیہ	۳۰۳

مضمون	صفحہ
فی مناقبہما رحمۃ اللہ علیہما	۳۰۵
فی مذمۃ اہل التعصب	۳۰۸
فی الزہد و الحکمۃ	۳۱۵
فی الاخوۃ الکاذبۃ علی علیت ان السلم	۳۱۶
حکایت	۳۱۸
فی تمثیل الصبیان و العلمین من حالاتہم	″
فی الاجتہاد و طلب التقوی	۳۲۲
فی سوال موسیٰ	۳۲۳
فی اہل الغفلۃ و الجہال	۳۲۵
فی نظر السوء	۳۲۶
باب الثالث فی صفۃ العقل و اعمالہ و افعالہ	۳۳۰
فی ان العقل سلطان الخلق	۳۳۵
فی بر الوالدین	۳۴۵
فی المروۃ و السخا	۳۴۷
فی مصدق العقل	۳۴۸
فی صفۃ النفس الانسانیۃ	۳۵۰
فی عزۃ العقل	۳۵۲

مضمون	صفحہ
فی کمال العقل	۳۵۳
فی ادب الجسمانی	۳۵۴
فی صفۃ القوی الثلثۃ	۳۵۵
فی الجمع بین العقل والشرع	۳۵۶
باب الرابع فی فضیلۃ العلم	۳۵۸
فی وضع الشی بغیر موضعہ	۳۵۹
فی الجاہل ونظیر العالم	۳۶۱
فی العالم والمتعلم	۳۶۲
فی شکر المحبۃ	۳۶۴
فی الاخلاص الریا	۳۶۷
فی العجز والسکوت	۳۶۹
باب الخامس فی صفۃ العشق والعاشق والمعشوق	۳۷۰
فی کمال العشق	۳۷۳
فی قصۃ آدم وعشقہ	۳۷۴
فی اعجاب العشق	۳۷۶
فی اشراق العشق	۳۷۸
فی اطلاق العشق واظہار	۳۷۹

مضمون	صفحہ
فی حقیقۃ العشق	۳۸۲
فی ضاعۃ العمر بحجاب الاعجاب	۳۸۳
فی الرضا والتسلیم	۳۸۴
ذکر القلب انفع لان شانہ ارفع	۳۸۶
فی حفظ القلب	۳۸۹
فی قوۃ القلب وضعفہ	۳۹۲
فی تشبیہ الہیل وصفۃ آلۃ	۳۹۳
باب السادس فی ذکر النفس الکلی	۳۹۶
فی محاورۃ مع النفس الکلی	۳۹۷
فی حفظ العین عن نظر المحارم	۴۰۵
فی التقصیر المحترز من خوف السرف	۴۰۶
فی حسن الخلق وسوء الخلق	۴۰۸
فی الوجہ المليح مع الفعل القبیح	۴۰۹
فی صفۃ الصبیان والغلمان	۴۱۰
فی نظر الہوا والمحارم	۴۱۱
فی الخاشع والجاہل	۴۱۴
فی طلب الدنیا وآفاتہ	۴۱۷

مضمون	صفحہ
فی محبۃ الدنیا مع محبۃ العقبیٰ	۴۲۲
فی کتمان الاسرار	۴۲۳
فی اکل الربا کمن یاکل مال الیتیم	۴۲۳
فی العارف والجاہل	۴۲۴
فی الاحتراز عن الدنیا	۴۲۶
فی من عرف نفسہ عرف ربہ	۴۳۰
فی مغرفۃ النفس مغرفۃ الحق	۴۳۳
فی الدعوی بغیر المعنی	۴۳۴
صفۃ نعیم انواع شہوت	۴۳۶
فی ذکر الحشر کما تعیشون تموتون	۴۳۸
فی یوم القیامۃ فلا انساب	۴۳۹
فی صفۃ الانسان وحکمہ بجمیع الاشیاء	۴۴۲
فی الانسان انہ کان ظلوماً جہولاً	۴۴۳
فی وصول العقل بالانسان	″
فی غربۃ الدنیا وآفاتہ	۴۴۵
فی لذۃ الدنیا مع شدۃ تبعتہا	۴۴۶
فی الحسن والشجاعۃ	″

مضمون	صفحہ
فی الشرہ فی الاکل والحرص	۴۴۰
فی الحرص بالاکل والشہوات	″
فی التحریض علی ترک الدنیا	۴۵۳
فی رفع الامل وترک الدنیا	۴۵۴
فی حب الدنیا وذمہا	۴۵۶
فی اصحاب الغفلۃ	۴۶۰
فی صفۃ الربیع الریاحین	۴۶۳
فی تسمیۃ العشرۃ والکفارۃ	۴۶۵
فی وصف شراب وخواص ان کذا	۴۶۷
فی دار الغرور وذم اہلہا	۴۶۹
فی اصحاب الغفلۃ	۴۷۰
حکایت	۴۷۲
فی استحقار دار الغرور	۴۷۳
حکایت	″
باب السابع فی الغفلۃ بالنسیان	۴۷۶
فی طول العمر والحسرۃ مع ذلک	۴۷۷
فی طول العمر بقصر الامل	۴۷۸

مضمون	صفحہ
مثل العشرور	۴۸۲
فی صفۃ الموت	۴۸۳
فی الماضین من ملوک العجم والعرب	۴۸۷
فی اہل الارض خاصۃ وعامۃ	۴۸۹
فی موت الموت	۴۹۰
فی الحکمۃ والموعظۃ والنصیحۃ	۴۹۳
فی الشرہ الحرص والشہوۃ	۴۹۶
باب الثامن فی ذم اعمال المذمومۃ	۵۰۰
فی اصحاب الغفلۃ	۵۰۴
الدنیا قنطرۃ فاعبروہا ولا تعمروہا	۵۰۶
فی ترک الاماوۃ بالمباہاۃ	۵۰۸
فی تسلیۃ القلوب عن الاقارب	۵۰۹
باب التاسع فی اہل الاہواء والاعوۃ الضلال	۵۱۰
فی المودۃ والاخوۃ الصحیحۃ	۵۱۲
فی الاخوان بغیر الاخلاق	۵۱۴

مضمون	صفحہ
فی رفقاء السوء	۵۱۵
فی ترک المخالطۃ مع الاوباش	۵۱۹
فی المدعی فی المحبۃ الکاذبۃ	۵۲۲
فی تحقیق العشق	۵۲۵
فی ترتیب السیاحۃ المجاہدۃ	۵۲۷
فی مفارقۃ الاوانس ومناصبہم	۵۲۸
فی شکر ہدایۃ الاسلام	۵۳۰
فی الصلاۃ فی الاسلام	۵۳۱
فی الاقتصاد والسعی فی طلب الرزق	۵۳۵
فی الظالم والمظلوم	۵۳۷
فی انقطاع النسب	۵۳۸
فی اصحاب العشرور	۵۴۰
فی حب الدنیا وغرورہا	۵۴۱
فی عاقبۃ الاغترار	۵۴۶
فی الحرکۃ وترک الاوطان فی طلب الآخرۃ	″
فی حفظ الصحبۃ	۵۵۴
شفقۃ الرفیق	

مضمون	صفحه
فی اظهار الاسرار مع الاحرار	٥٥٦
فی حفظ اسرار الملوک	٥٥٧
حکایت	٥٥٩
فی الاشکلة والغلطة المنهیة	٥٦٠
فی صفة الطریق تنبیه الراغبین	٥٦١
فی مذمة حب المال والامانی	٥٦٣
فی ذم الطمع والحرص	٥٦٧
فی حالة اصحاب التصوف	٥٦٨
فی حقیقة الصوف	٥٦٩
فی تعلیم الاب للابن فی التصوف	٥٧٠
فی التفکر والمراقبة فی احوال التصوف	٥٧٢
فی الرضا والتسلیم	٥٧٤
فی التجرید والتوحید	٥٧٨
باب العاشر فی حسب حاله وبیان احواله	٥٨١
فی الضعف والشیب	٥٩٢
فی تبدیل الحال	٥٩٧
التمثیل فی الاجتهاد	٦٠١
فی الاحوال حلیل الشیب والعجز	٦٠٢
فی صفة تحقیق شعره	٦٠٥
فی سبب تصنیفه هذا	٦٠٦
مدح الشیخ جمال الدین الامام احمد بن محمد	٦٠٧
فی ارسل بضاعته وهو الاستغاثة	٦١٠
فی اصحاب الغفلة	٦١٥
فی القناعة	٦١٦
فی العقل	٦١٧
ایضاً فی اصحاب الغفلة	٦١٩
حکایت	٦٢١
ایضاً من الباب العاشر بمدح سلطان الاعظم بهرام شاه	٦٢٥
آنچه گفته شد در مدح دولت شاه پسر بهرام شاه	٦٣٠
فی بدایة دولته	٦٣٨
فی خصاله الفضیلة	٦٥٢
فی تنبیه الملک	٦٧٨
کلمة الحق بغیر مداهنة	٦٧٩
خواب عبد الله بن عمر الخطاب رضی الله عنهما	٦٧٩
حکایت زن و ادخواه با سلطان محمود	٦٨٠
فی عفو الملک عدل	٦٨٣
حکایت فی عدل السلطان	٦٨٦
دو نان ناحق کنندتین حکایت مامون	٦٨٧
هدرین معنے	٦٨٨
حکایت در علم نوشیروان	٦٩٠
حکایت عادل پادشاه	٦٩٤
حکایت	٧٩٧
در کفایت ورعایت پادشاه	٧٩٨
در تحمل پادشاه از رعیت	٧٠١
حکایت	٧٠٤
فی حفظ اسرار الملوک	٧٠٥
در علم پادشاه و احتمال از زیردستان	٧٠٧
در کارنا دانی پادشاه	٧١٣
فی مخالفة الملک من سیئ	٧١٦

مضمون	صفحه
در راستی میان جور و عدل	۷۱۷
در دانستن کہ آخرت به از دنیاست	۷۱۸
در اتهمد علمای دیندار	۷۲۰
در آنکہ پادشاه را دل در هوا نباید بستن	۷۲۱
در عدل و منع و انتظام کردن	۷۲۴
در سیاست پادشاه	۷۲۵
در حکم راندن پادشاه	۷۲۷
حکایت	۷۲۸
مدح پادشاه و ترتیب کوکب	۷۲۹
فی وصف الحال تمام مدائح السلطان والوزراء والقضاة	۷۳۵
فی مدح الصاحب الاجل الاوحد صدر الدین نظام الملک ابی محمد حسن القایینی	۷۳۸
فی مدح الاجل نظام الدین ابی نصر بن محمد المستوفی	۷۴۳
فی مدح ظهیر الدین احمد بن محمد الشیبانی	۷۴۹

مضمون	صفحه
فی مدح اصحاب الیمین والمشائخ کثرهم الله	۷۵۴
فی مدح قاضی حمید بن محمد الاثیر	۷۵۷
در مدح کریم العصر عز الدین یوسف	۷۶۱
فی مدح جمال الدین صدر الاسلام ابی نصر احمد بن محمد	۷۶۵
در مدح شمس الدین ابو طاهر عمر بن محمد الغزنوی	۷۷۴
فی فضیلة تربة الغزنین ودیاره واحواله	۷۷۷
فی مثالب شعراء الزمان وغیرهم	۷۷۹
فی ذم الاقارب	۷۸۲
فی ذم البنات	″
حکایت فی مثالب الابن والبنت والاولاد	۷۸۳
حکایت	۷۸۴
مثل	″

مضمون	صفحه
فی مذمة الختن	۷۸۵
فی ذم العیال والهم	۷۸۶
فی من یصاحب العیال والمال	۷۸۸
فی ذم قراءة الصنعة	″
فی ذم قراءة الصوفی	۷۹۱
فی ذم قراءة الفقیه	۷۹۳
حکایت ضرب المثل	۷۹۶
حکایت	۷۹۷
در هجو شعرای بدگوید	۷۹۹
فی اصحاب المحول	۸۰۱
فی مثال حاجة المحول	۸۰۲
فی مذمة الاطباء	۸۰۳
فی مناقب طبیب العطار	۸۰۴
تفصیل العلل وهی خمسون نوعاً	″
فی تفصیل العلل والامراض	۸۰۶
در طبیبان نادان	۸۱۰
فی صفة المنجم الحاذق والمنافق مثل اصحاب الکواکب	″

مضمون	صفحه
فی صفة الافلاک	۸۱۴
فی صفة الکواکب السبعة	//
فی صفة الطبایع الاربعة	۸۱۵
فی صفة البروج الاثنی عشر	//
فی صفة بیوت الکواکب	//
فی شرفها و بالها و سعودها و نحوسها	۸۱۶
فی صفة هذا العلم الحکیم بطلیموس	//
فی تسویة البیوت	۸۱۷
فی حال النجم الجاهل عند المولود	۸۱۸
فی تعاویر البروج الکواکب	۸۱۹
فی الطایفة و المنزل	۸۲۰
فی معنی الاوتاد	۸۲۱
التمثیل فی ذلک	۸۲۳
فی مذمة التزویج	۸۲۵
فی تحسین المناکحة	۸۲۶
فی مذمة الشعر و مدایح الشعرا	۸۲۸
فی شکایة اهل الزمان	۸۲۹
ذکر عوام و بازاریان و جهال	۸۳۳
فی صفة العوام	۸۳۷
فی مذمة خدمة المخلوق و مدیح الممدوح بالنفاق	۸۳۹
التمثیل فی القناعة و ترک الحاجة	۸۴۰
فی مذمة و عظیم الجهال	۸۴۲
فی حقیقة الطریقة	۸۴۴
فی بیان سبیل السعادة	۸۴۵
فی آفت التقصیر	۸۴۸
کتاب کتبه الی بغداد	۸۵۱
ذکر تاریخ الاتمام	۸۵۵
کتاب خاتمة الطبع از مولوی ابوالحسن صاحب قطعه تاریخ از دوستی گویندهٔ شیدا پرداز دهلی	// ۸۵۶

مضمون	صفحه
باب اول در گرچه هست ظاهر ده	۹
محض تنزیه و صرف توحید است	//
باب ثالث در عقل گویم من	//
گفت خواهم ز تو دانش و حلم	//
باب خامس در غفلت و نسیان	//
گر بیابی هر آنچه سیرت اوست	//
باب تاسع در مدح شاه جهان	//
هست باطن نه از صد و بیست	//
باب ثانی فی ثنا و نعت رسول	//
زانکه گنجد در وجود مجال سخن	//
باب خامس در عشق و تعبیر عشق	//
که مجبوریست بر انسان	//
باب سادس در فلاکت	//
آنکه دشمن تر بتیغ او ست جهان	//
که نه بینی دگر چنین تالیف	//
باب اول بیان تحمید است	//
وان بهر جا یادگشته قبول	//
باب رابع در علم و دانندگان علم	//
کز کجا تا کجاست تاثیرش	//
باب سابع در زوال و شدت دوست	//
که چنین ست یا چنان ست	//
باب عاشر در صفات این تصنیف	//

بتوفیق خالق زمین و زمان و رازق انس و جان نسخه

مفید اولی الالباب یعنی کتاب مستطاب حدیقة الحقیقة الملقب بالهی نامه تصنیف

قدوة الحکماء الاکمین مقتدی العلماء المتصوفین حکیم سنائی رح المشهور به

حدیقه سنائی

مع شرح لطائف الحدائق تصنیف کاشف رموز خداشناسی خواجه عبداللطیف العباسی

به اهتمام تمام و تصحیح تام جناب مولوی ابوالحسن صاحب دام بترقی المراتب

در مطبع خاص منشی نولکشور لکنو طبع یافت

دیباچهٔ اول

مسمی بمرآت الحدائق از حضرت شارح

حدیقة الحقائق رحمة الله علیه

بسم الله الرحمن الرحیم

این نوشگفته گلزاریست که درین هنگام همیشه بهار و بهار فیض آثار
سال هزار و سی و هشتم هجری و سنه ثمین جلوس همایون جهانشاهی فی الجمله
کهن حدائق روزگار وا فسرده عشرتستان لیل و نهار میگردد و بر بوند
نهال تازه بیافی و روح افزا نو برناورده کلائیست که از نگارستان حقیقت
و سیرستان معرفت بمنصهٔ ظهور و مجلای شهود و حضور جلوه مینماید و حصن حصین
که به نیروی سعی و قوت بازوی متبع کمینه جارو بکش شارستان معانی پس از
انقضای قرون و دهور بر روی ارباب طلب و اصحاب شوق بحصن امداد
و اسعاد روح بزرگان معنوی گشاده می آید مستدعی این حروف محرر این سطور
عبد اللطیف بن عبد الله العباسی آنچون از تصحیح و تنقیح و تشریح و توضیح
غوامض لفظی و معنوی مثنوی حضرت مولوی رومی نور الله مرقده بعنایت
ایزدی فراغ حاصل آمد و تحقیقات و خدمات بنده که بر مثنوی واقع شده
نزد خواص و عوام شیوع تمام پیدا کرد و از نسخه نا نسخه که اقل العباد تصحیح داده
و شرح و فرهنگ آن نقلها باطراف و اکناف عالم منتشر شد بخاطر

دیباچهٔ اول

ناقص گذشت که چون حدیقه الحقیقه و مثنوی معنوی فی الحقیقه اجمال
و تفصیل یکدیگرست حضرت مولوی در مثنوی میفرماید

ترک جوشی کرده ام من نیم خام | از حکیم غزنوی بشنو تمام

و در غزلیات آنحضرت نیز واقع شده

عطار روح بود و سنائی دو چشم او | ما از پی سنائی و عطار میرویم

و در مثنوی بسیاری از ابیات الهی نامه که عبارت از حدیقه باشد
تفسیر فرموده اند و کمال اتحاد صوری و معنوی در میان این دو بزرگ
محقق ست و خادم یکدیگر دوست دوست و خادم دوست مخدوم خود میباشد
بر ذمه خود واجب و لازم دید که پای سعی و اجتهاد در وادی تصحیح و تنقیح و تحشیه
لفظ و معنی حدیقه الحقیقه مهما امکن بفرساید و دست فطرت بر سائی کمند همت
بقله اشجار ریاض این کتاب حقیقت قباب برساید و باین عزم مکرر قاصد
و جازم گشت که حدیقه را مقابله نماید و حقیقت عموم و خصوص و تفصیل و
اجمال و تطویل و اختصار که در کلام معجز نظام این دو کتاب مبین نصاب
محقق ست و تفاوت رتبه لفظی و معنوی و فصاحت و بلاغت شعری و
نظمی و حال و قال که ابنای زمان هر کدام در خور حال و استعداد خود از روی قیاس
قرار میدهند بر صفحه بیان نگاشته نورس گلی از بساتین تازه بیانی بعرصه
بروز آورده گلدسته جهت تطییب دماغ و تشحیذ خواطر اولوالالباب ترتیب داد
که دماغ اهل معنی که از سقم این حدیقه در قرون ماضیه و دهور سالفه مزکوم و
محشوم بود از استشمام و استنشاق آن مشک آگین و معطر گردد چون
خدمت حکیم بعد از نظم حدیقه مسودات خود را بملازمت حضرت ولایت
مرتبت شیخ ابو یوسف همدانی قدس الله روحه که پیر ایشان بود و بقولی
بخدمت برهان الدین ابو الحسن علی بن ناصر الغزنوی الملقب به بربانگر
بقبة الاسلام بغداد فرستادند که بنظر اصلاح درآورده ترتیبی لائق دهند

دیباچه حدیقه حکیم سنائی

و بواسطهٔ بعضی موانع آمیغنی مدتی در عقدهٔ تعویق ماند تا اوزنگ توجه ارشاد و نباهی حسن ترتیب بظهور رسد بنابر استدعا و اظهار شوق و شغف طالبان حکیم هم ترتیبی دادند و مسودات جسته جسته بدست هر کس افتاد از غایت عذوبت سخن برای خود ترتیبی داده به بیاض برد و ترتیبها مختلف و مستند و شد و نسخه با هم موافق یافت نمیشد و عروس این مطلب از پردهٔ خفا بجلای ظهور جلوه نمینمود و حصول این مدعا تیسیر پذیر نمی آمد اما منهال این آرزو در چمن خاطر همیشه سرسبزی میگرفت و ضمیر کسیر هیچ وقت ازین اندیشه و خیال خالی نمی بود تا بمقتضای

عاقبت جوینده یابنده بود

مسموع گشت که نواب مغفرت پناه مرحمت و شکوه میرزا محمد عزیز کوکلتاش المخاطب بخان اعظم تغمده الله بغفرانه در سنه الف هجری مبلغی معتد به بخط غزنین فرستاد و مدتیه صحیح که بخط قدیم بود بحمت تحقیق بعضی الحاقات از سر قبر منور حضرت حکیم در عهد حکومت گجرات صانها الله تعالی عن الآفات طلب فرموده بودند و آن نسخه را درین توجه بزیارت حرمین الشریفین زادهما الله تشریفا و تعظیما و تکریما بخدمت نقاوهٔ خاندان سیادت و نقابت و خلاصهٔ دودمان نجابت و کرامت امیر عبد الرزاق معمورے المدعو بمظفر خان که دران ایام گلشنی آن ملک بودند تکلف فرموده آن نسخه در سرکار ایشان هست و بحسب اتفاق درین مدت که باطراف و اکناف هندوستان و دور واقع میشد منصوبه دست نداد که بملازمت ایشان رسیده این عارضه ایزدی را بدست بیاورد تا آنکه در سنه خمس و ثلثین و الف هجری سیادت و نقابت پناه مومی الیه بایالت دار الخلافه آگره تشریف ارزانی فرمودند و این آرزومند مطالب معنوی هم اتفاقا آنزمان در آگره معتکف کنج خمول و گوشهٔ افول بوده بوضع خود میگذرانید بمحض همین مقصد بخدمت ایشان رسیده امنیت چندین ساله را اظهار ساخت

و آن خطیهٔ الهی را بدست آورده فی الفور استکتاب نمود و چون حکومت
ایشان استقرار پذیرفت بر سبیل رجع القهقری دران اوراق معاودت
ایشان بجناب درگاه فلک اشتباه جهانگیری واقع شد خواست که عجالةً
نسخهٔ بدست درآید و هنگام فرصت بتعمق فکر و امعان نظر ملحوظ داشته
در مقام تصحیح و تنقیح واقعی شود و اصل را بانقل مقابله نموده هرچند آن مقابله
با عتقاد بنده سودمند بود از اصل ساخت چه آن نسخه اگرچه بحسب تحریر
قدم زمانی داشت و بعد از هشتاد سال تصنیف نوشته بود نه اما نند
شجاع جنگ نادیده زخم مقابله بر رخسارهٔ تصحیح و تحقیق نداشت و از
عالم پیرجاهل خالی از جهلی و سقمی نبود بحسب کمیت هم قلت ابیات
داشت و هم بیست ورق از میانش افتاده بود ذرهٔ تخفیف در کسنهٔ سبع و
ثلثین و الف هجری که بعد از شتقار رشدن بندگان حضرت غفران پناه
رضوان دستگاه جنت مکانی جهانگیر بادشاه جعل الله الجنة مثواه بدار السلطنه
اگره رسید و چون از اشغال متوجهٔ دنیا و مهمات مزخرفهٔ روزگار بقدر ذره امی داشت
مرة بعد اولی در مقام تصحیح این کتاب مستطاب آمده باتفاق جمعی از یاران
سخندان سخن شناس نسخ متعدده فراهم آورده بتوفیق ملک منان شروع در مقابله
و مذاکره نموده چون عدم موافقت ترتیب دو نسخه با هم که در صدر زد کر یافت
و همان سد راه طالبان تصحیح این کتاب درین پانصد سال بوده عوائق
و موانع قوی بود در ترتیب همین نسخهٔ قدیمه را که بزمان مصنف قرب داشت
و نسبت بترتیبهای دیگر بشک و ریب بصحت و صواب اقرب می نمود
مسطر اعتقاد و اعتبار ساخته در تقدیم و تاخیر و تمامها و ابیات مقدم
و منظور داشت و موافق این ترتیب هرچه خوانده میشد و نسخ دیگر تفحص
نموده اصحاب مقابله پیدا میکردند و ابیات زیادتی که در کتب دیگر ظاهر
میشد انچه بطرز و اصطلاح و رتبهٔ شعر و حال و مال این مطلع انوار الهی تناسب
و متجانس بنظر در می آمد نوشته میشد تا باین طریق بر نسخهٔ اصلی خیلی شعر
افزوده و آن بیست ورق که افتاده بود و نقصان آن هم بحمد الله مبدل گشت و ابیات

قرآنی و احادیث نبوی و اقوال صحابه و از کیار که حکیم بآن اشاره نموده مضمون
آنرا بسته آیات را بقید سوره و سپاره که شخصان شان نزول و پیدا کردن آن
تعب نکشند و احادیث بقید راوی و کتاب تتبع نموده برحاشیه هر بیت بعلامات
هندسه ایراد نموده و ابیات مشکله فارسی که محتاج بتشریح و توضیح بود اکثر را در
نهایت لطافت و جزالت بر است شرح نوشته بعضی را که بقیود مفیده که مفتاح
مخزن بمعنی همان تواند بود محتاج بود در پای همان بیت تقیید کرده و لغات
غریبه عربیه و الفاظ عجمیه عجمیه را نیز از کتب معتبره عربی و فارسی تحقیق نموده
بر قدر دها در وه مرقوم چند در تحت الفاظ این کتاب شریف در جائی که احتیاج
داشت و ضرور نمید قرار داد که باعث رفع التباس و خواندن شود مثلاً
یای خطابی رافع و یای مصدری راع و یای تنکیر راتن و یای مجهول را
از عالم شیر بمعنی مدح و یای معروف را از قبیل شیر بمعنی لبن مع و کاف
فارسی راحت و کاف عربی راع علامت نهاد و چون در اکثر اعمال عام
مجم لغات عربی را بواسطه عدم اطلاع بر علم لغت بلکه الفاظ فارسی آهم سپار
فتحه کجائی کسره از عالم خزانه و کیان عیار و رفعت ایاب و شحنه و عمامه
و امثالها که بکسره است و در باب لفظ خزانه در قاموس الخزانة الفتح ابداً
واقع شده بفتحه میخوانند و کسره را بجای فتحه و ضمه از قبیل خفاشی که
بروزن رمان بضم اولست بفتحه و شمال اگر بمعنی باد بفتح اولست بکسر
میگویند اکثر الفاظ عربی و عجمی را موافق کتب معتبره تازی و فارسی حرکات
و سکنات نهاد و اعراب کرد و در وقف و اضافه و استثناء نیز اکثر جا با معرب
گردانید که همان کشف اخلاق معانی غامضه میگردد و چون شروح که علیحده
نوشته شده حاصل معنی همان بیت می تواند بود که تشریح فهمیده و طالبان
معانی که از ربط ماقبل و مابعد متن مطلع نیستند بعضی اوقات محتاج بآن میشوند
که سیاق و سباق کلام را از روی متن دریابند تا معانی و توجیهاتی
که در شرح تحریر یافته کما ینبغی مدرک آنها گردد و نیز می تواند بود که شخصی
حدائقه لطیفه داشته باشد و شرح نداشته باشد و بر تقدیر داشتن هر دو

جدا حدا بداند که کدام بیت تشریح یافته کدام نیافته و کجا واقع شده تا
آنرا در شرح تفحص نماید بهر تقدیر جدا جدا بودن متن و شرح متضمان سهو
بوجوه خالی از لطف نبود بنا بر آن این نسخه را حامل کل قرار داده متن را
عامل شرح نوشته شد که هم شرح ابیات و تفسیر آیات و ترجمهٔ احادیث
و اقوال اکابر برداشته باشد و هم قیود مفیده و لغات ضروری که تتبعان
این کتاب لطافت آب را بدان نیاز بود از حل مشکلات سوای این نسخهٔ
لطیفه هیچ چیز و هیچ مجا رجوع نمود مگر فرهنگ لغات که کل آن داخل
این کتاب مؤونت متعذر بود و علیحده مدون شده آدا هم اکثر لغات
غیر مشهوره و ضروری بود اکثر بر حواشی قید نمود و سوای آن الفاظ حدیقه را
رجوع بلغت واقع شود و بلطائف اللغات رجوع نماید مجملا همه اینها را
بانکات مفیده که قید یافته معتبر و معتمد شناخته این حدیقه را از عالم مصنف
و امام مصاحف امام حدائق شناسند و در خواندن و نوشتن این کتاب
خلاف آدا بخلاف حق دانند که

نکته چون زلف مورد تفسیر	رمز چون قصر عدن بی تقصیر

واقع شده و در نسخهای که اقل العباد تصحیح داده در درست کرده
بجمیع این مراتب تقیید ورزیده اگر بعد ازین کتاب غفلت انتساب
فرو گذاشت کنند حمل بر تقصیر مصحح کثیر التقصیر نشود و نیز فهرست که تا
امروز کسی ننوشته بود نوشته شد و بپای هر داستان موافق اوراق کتاب
نمبر سه قید کرد تا یافتن مطالب چه مقاصد بر طالبان این کتاب آسان
گردد و این تحقیقات را علیحده هم مدون ساخته بلطائف الحدائق و
نفائس الدقائق موسوم گردانیده این قسم قلمدانی را که در دست
یا نصب سال است بپرستاری سعی و تردد دست تصرف بر آن گشوده
بود بهجت استفاده طالبان بکرم الله سبحانه گشوده آمد ۞

۞

محمدًا له ثم محمدًا له

صد هزار شکر و آلاف سپاس کریم واهب المنی را که درین سال اگرچه
از من خلعت صوری را باجل مسمی پرود و نوگل حدیقهٔ زندگانی مرا بر صرصر
حسرت ان الم فرو ریخت اما خلعتے خیر منه کرامت فرمود که دست فنا را
تا ابد الآباد بر و تصرفی نیست

ے

داوئه خود سپهر بستاند		نقش الله جاودان ماند

هر صاحب دردے که برین کتاب بمرار نظرے کند البته بمقتضای
مسلمانی و حق گزاری خدمت مسلمانان بفاتحه یاد آوری خواهد نمود
اکنون برخی از حقیقت اجمال و تفصیل و اختصار و تطویل و تفاوت رتبه
لفظی و معنوی حالے و قالے و عموم و خصوص بعد این دو نسخه که در صدد
تقریباً ذکر یافته هر چند تشخیص و تحریر این مراتب با فوق رتبه و حالت این
ناقص بست و قدم عبرات و حیرات درین وادی نهادن زیاده بر حوصلهٔ
دریافت این اقل العباد و بمقتضای مَا لَا یُدْرَكُ كُلُّهُ لَا یُتْرَكُ كُلُّهُ قدر طاقت
و در خور استطاعت و دریافت ناقص خود بعرض عرض یاب انصاف اصحاب
تمیز در آورده انصاف طلبست بعضی را بخاطر رسیده باشد که آنچه حکیم در دو بیت
و سه بیت میفرمایند حضرت سبحانه در بست بیت و سی بیت بیان میکنند و این بحسب
فصاحت و ایجاز کلام و قصوری داشته باشد ادای مقصود و ربط محمود عند اهله
و بسط کلام بمقتضای مرام علی طریق الفصاحة بیشک از قوت انشا و قدرت کلام
ذو العزت بی شائبهٔ تکلف و بغایه تصنع این طبیعت انشا و شستگی و رفتگی کلام و ادای
مقصود و ربط محمود که در شان حضرت مولوی از سدهٔ فیاض آمده و این فیضی که
بحسب قابل هم تا بحال بچه سد بآن فات عدیم المثال کرده شده و هیچ یکے از
شعرای صاحب قدرت و فصحای ذی فطنت نبوده به مضامین معقوله مقرره را در
عبارت فصیح و بلیغ در آوردن بمقتضے ملکهٔ عقلی نزد ارباب فضل و کمال چند اند
صعوبتے ندارد و الا داستانهای واهی و افسانهای طفلانه طویل الذیل را

وبا چه حد دقیقه سنجان را

باین پاکیزگی و لطافت و جزالت لفظی و معنوی و نکات دقیقه و الفاظ رقیقه
باین طریق بیان کردن میسر طباع خواص و عوام است حکیم انوری را که شهسوار
معنوا فصاحت و بلاغت و مبارز میدان براعت و بضاعت است بر اکثر
شعرا بجهت انشا امتیاز میدهند آنهائی که سره و ناسره کلام را در ترازو
فصاحت تفرقه و تمیز مینمایند و طبیعت ایشان بمذاق خاص کلام
مذوبیت التزام آن بر نگ معنوی آشناست میدانند که از طرز انوری علی این
طرز چه تفرقه توان داشت اگرچه هر زلیری بمقتضای تجلیات متکثره نیز نگرد
که بر کائنه ممکنات از مبدا انوار آن فانوس لامعانست گرشه خاص دارد و هر
محبوبی ناحیه دیگر اما این شاهد عرشی بامال نگرست

چنانکه بیضه عنبر بوی بشناسند	ورا بدانند انانکه شعر میدانند

و انکه بعضی از مضامین حدیقه الحقیقه در مثنوی یافته می شود بخاطر
بعضی عیب جویان فضول و دشمن حقیقت ناشناس میرسیده باشد که
استغفرالله حضرت مولوی از حدیقه اخذ نموده باشند معنی را در حق
بینوایان عالم معنی و صاحبان بضاعت فرجات که مفلس را با فضول و
کمال اند توان اندیشید گنجوران خزائن دانش و هنرمندی و قاد و طبعان
ملک حقیقت مجاز را بسرقه و اقتباس نسبت کردن کمال بی هنری و بیخردیست

چون خدا خواهد که پرده کس درد	میلش اندر طعنه پاکان برد
سر خدا خواهد که پوشد عیب کس	کم زند در عیب معیوبان نفس

و بحسب قال بعضی را قیاس آنست که رتبه شعری حدیقه نسبت بکلام
فصاحت نظام مثنوی ارفع و ارجح باشد و گمان در حدیقه شعریست
که یک بیت او که از قصد دیوانست و از غایت بلندی دست قدرت
همه چیزدانی او را کی بشر فرو تنها بیان آن میرسد مضمون

نکتهٔ گفتهٔ ام که تا بعیست	سخنے راندهٔ ام که دیو انیست

ورحق آن صادق می آید اما نظر بحال و قال حضرت مولوی که نمودهٔ مشیود
گنجایش تفرقه و تمیز درین دو رتبه نیست از عالم لا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ
تفرقه میان حالت این دو بزرگ که بیشک پیمبران ملت سخنوری توان گفت
مثلم کفر و ضلالست از شیر تا نبات که هر دو در یکظرف مختلط و ممزوج باشند
کرا یارای تجزیه و تفرقه تواند بود پس میانهٔ این دو کتاب عموم و خصوص مطلق
توان قرار داد که مثنوی اعم مطلق باشد و حدیقه اخص چه انچه در حدیقه نیست
در مثنوی بشرح و بسط تمام یافته میشود و انچه در مثنویست در حدیقه بطریق
اجمال و ایجاز نتوان یافت پس حدیقه را بمنزلهٔ متن و مثنوی را بمثابهٔ شرح
گوئیم هم می سزد و اگر گوئیم طرف قال و رتبهٔ شعری حدیقه رجحان دارد جانب
مقال مثنوی اقوی ست هم خالی از جرأتے و جسارتے نیست چنانچه
در مناقب العارفین شمس الدین احمد افلاکی بروایت بهاء الدین بحرے
منقولست که حضرت مولانا روزے فرمود که هر که بسخنان عطار مشغول شود
و سخنان سنائی را بجد تمام مطالعه کند بر سر سخنان ما واقف شود غماتش
اینقدر میتوان گفت که طرف صحو حکیم غالب بود و جانب سکر حضرت مولوی
رجح و آن صحو در حقیقت عین سکرست و این سکر عین صحو ما جرای احوال
غیر تال خدمت حکیم را از ولادت تا رحلت سمتی هست مجملی درین دیباچه که مسمی
بمراة الحدائق ست نگارش میدهد چون در خلاصة احوال الشعرا که این بی بضاعت
قلیل الاستطاعت مشتمل بر طبقات سبعهٔ این فرقه شریفه موافق طبقات
فلکی نوشته تشریح داده و آن شیوع پیدا کرده تکرار آنرا تحصیل حاصل
دانسته بهمین قدر اکتفا نمود از معتقدات حکیم هم انچه از روی تتبع و تصفح
دریافته و مضامین صدق آئین حدیقه بران ناطق ست میخواست بر سبیل
ایجاز بر صفحهٔ بیان نگاشته فرق مختلفه را از توهمات بدعات سیه در حق حکیم
نجات بخشد چون عشق و اعتقاد جاد و دست و باستدلال هیچ مذهبی الخاطر شان
اهل صفا هر یمیتوان کرد و بی هدایت و موهبت الهی القاء حق

در خاطر هیچ متنفس ممکن نه
هم زحق هر دو جمع یابد یک طرف

ملاحظه طعن عوام فریقین که از نفس الامر برکنار ند موانع این مطلب شد ایزد سبحانه و تعالی جمیع طالبان را طریق قویم صراط مستقیم روزی گناد بحق محمد و آله الامجاد قریب دو سال باشد که ترتیب چنین دیباچه مختصر مفید که موجب بقای ذکر گردد در خاطر خطیر تصمیم داشت لیکن بمقتضای اَلْاُمُوْرُ مَرْهُوْنَةٌ بِاَوْقَاتِهَا در مکمن خفا مختفی می بود درین بهار که اثمار فیض و رحمت ظاهر است و خطه مبارکه کابل که بهشت روی زمین خصوص این فصل توان گفت از خوف تاخت و تاراج اوزبک امن آبادی شده و معنی ۶ سالی که نکوست از بهارش پیداست ازا وضاع روزگار ظاهر و هویدا این قسم باکوره فضل و سداد و نوباوه دانش و داد یعون الله تعالی و توفیقه حلاوت بخش کام ارباب طلب و اصحاب شوق گردید والسلام علی من اتبع الهدی

یکی از ارباب فیض تاریخ اتمام این دیباچه رامپین یافته

قطعهٔ تاریخ

خواجه عبد اللطیف آنکه بدهر	نیست مستور از و دقائق فیض
بر حدیقه نوشت دیباچه	گر بود معدن حقائق فیض

بهر تاریخ آن دبیر خرد
گفت دیباچه حدائق فیض
۱۰۳۸ هجری

تمت

بالخیر

دیباچهٔ حدیقهٔ فیض

هوالحکیم العلیم

این دیباچه‌ایست که صاحب طبع سلیم و ذهن مستقیم اعنی حضرت حکیم
دانا و اوستاد کامل بر مراتب سخن توانا بر حدیقه الحقیقه و کلیات خود
نوشته اند و چون نثرش در خور نظم بغایت مغلق و طرز و روش زبان
قدیم و به روزمره و عبارات این زمان مخالف طبایع اهل این
روزگار نامانوس واقع شده در اکثر نسخ ها خود نمی نویسند و چاپا
نیست و هر جا تقلیدا بعضی نوشته اند در نهایت سقم و غایت تحریف
بنده ضعیف عبداللطیف بن عبدالله العباسی عفی عنهما که
متتبع و مصحح و شارح این کتاب قدسی نصاب هست نقل آنرا از نسخ
متعدده بسعی تمام بیاکرده تصحیح داده و اکثر لغات را از کتب معتبره
لغت تحقیق نموده بر حاشیه نوشت تا خواصان سخن و طالبان
دُرر فکر و دانش و فطن از مطالعه اش مستفید و محظوظ شوند باقی تکلف
شریست و زحمت رسان نظم این کتاب و کلامیست سراسر علو رتبه
آن ذات ملکی صفات اما ادراکش مانند نظم حدیقه کار هر بی سروپایی
نیست و مشاهده جمال عروسانش قدرت دیده هر بینایی نه
بغایت خاص فهم واقع شده و انشاء الله خاص و عام هر کدام بقدر
حال از عذوبت کلام عالی نظامش مستفید و بهره ور شوند.

حرره و سوده عبداللطیف
بن عبدالله العباسی عفی عنهما

دیباچه حدیقه حکیم سنائی ۱۲

دیباچهٔ دوم

از حضرت حکیم سنائی رحمة الله علیه

بسم الله الرحمن الرحیم

سپاس و ستایش مبدعی ست که بسخن پاک سخندان و سخنگوی ابداع کرد و حمد و مدح مخترعی ست که بتوفیق این دو شریف صورت دمایه را اختراع نمود نگارگر وجود را و آن طلبیت کلی بواسطهٔ صورت مایه پیدا نمود نگارندهٔ پیروجود را و آن جسم اعظم و رسمه بعد طول و عرض و عمق جلوه گر کرد از سخندان کل علت و هر ساخت و از سخنگویان پاک علت ها و بعد از هفت پدر علوی چهار مادر سفلی را تقویت کرد و پس بتوسایط این هفت و چهار سه نوع فرزند در زیر این گنبد غالیه ترتیب کرد و چون صد هزار عالم اخص را که انسان است از هندسهٔ حکمت بحجرات بصحرا آورد و آن جوهر انسان بود پس از برای قصوبت تقویت پیش از زمینیان که در مشیت اولی الفکر آخر العمل بودند صد هزار پرده در آویخت میان ایشان و میان کلمهٔ الحق پس از دو قسم لایعالی و قدمتکلم الهوا را برایشان خواند تا میان جمال و تخفت فیه من روحی و کمال و جاء من امرنا حاجزی از حدوث و حایلی از حروف بساخت چهار مرتبه نفس را در چهار درگه طبایع بازداشت اول نفس رویند و آن شهوانی و دوم

کلید گنجینهٔ دستور حکمت

نفس چوینده و آن حیوانی و سوم نفس گوینده و آن انسانی و چهارم
نفس شوینده و آن ربانی و میان این روندگان الهی مدارج و معارج
تا متناهی ست موکده این آیت که انظر کیف فضلنا بعضهم علی بعض تا بعضے
سا لکان از نقش نفس در گذشتند و جمال جلال کلمه شدند و بعضے استوان
اسباب ساختند و بر نخاستند و چون الف کز هیچ ندارد و از ان خط خط
ایشان بر نیاید تا آنهائی که زیر پرده صورت انده بودند محادث و محدث
گفتند و آنها که مشکلهٔ ظاهر بر قدم یافتند قدم بر حروف گمان بردند
و آن سخن پاک خود محیط بر ازل و مدرک برابد و آنها که ورای حجاب بودند
دادولوا العزم من الانبیاء بانور کلمه متحد شدند و آنها که در نظارهٔ
جمال آن مخدرات بودند پرده شان عشق تر آمد و آن اهل تحقیق و اولیا
بودند و از نه بکلمه اقتباس میکردند و آنها که پس پرده رنگ رنگ بودند
در نقش پرده نظاره میکردند و آن شعرا بودند انبیا را جمال از علم کلمه عین
او آمد و اولیا را مجال در میدان نطق صفت او و شعرا را رنگ و بوئے
در آشیان کلمه قول او و صورت ایشان یکے و لیکن بحکم این سه وسطه
ازین سه شراب خانه قدم صفوخم نصیب ملک و انبیا کردو میانه نصیب
اوصیا و اولیا و دانکه قسم حکما و شعرا که ایشان از خلفای راستین
بودند و از ان آسمانها زمین و چون در سنت کرام این بود که للارض من
کاس الکرام نصیب ایشان را از ان جرعه بخشش کردند تا این حکما و شعرا
تجرع جرعه ایشان عمر ثانی و ذوقی باقی بدست آرند تا چنانکه اول در سخن
پاک پیدا آمد نا خر بسخن پاک باز گردند تا منه بدا و الیه یعود و رست آید پس
تربیت انبیا و تقویت اولیا شان حاجت بود که طفال بودند و تا تمام نزا
و ایگان باید و بیموسان راهسایگان تا بر اجات و مدد ایشان تمام
گردیده بعالم کمال ناقص نروند و طعنه کما خلقناکم اول مرة نشنوند
از انکه خره ملک پیش بینش و مخبر آفرینش خبر داده است که اذا مات ابن
آدم ینقطع عمله الا من ثلث صدقة جاریة او علم ینتفع به الناس او ولد

صالح یدعو له بعد موته یعنی چنین باشد که چون جوهر آدمی زاد را از لباس آب و خاک مجرد کنند و جاسوسان نفسانیش را در زندان عدم محبوس کنند و چهار میخ جسمانیش را بچهار معدن باز فرستند خاکش را با خاک رسانند اما پاکیش هنوز بپاک نرسیده بود که موقوف زادی و مرگی باشد که دستش از همه دست آویزهای مرگ کوتاه کرده باشد مگر از سه چیز اول صدقه جاری یا خوانی آراسته که مدعوت و موقوت اخوان باشد و علم ینتفع به یا فرزندی ناکاسته که در ظلمات او باد و بگیران چشم و چراغ جان باشد و کولد صالح یدعو له بعد موته یا وکیل دری روی شناس که خطه ایمان و امان احارس باشد و روزی من که مجد و دین آدم سنای ام و مجد و سنای این کلمات نگاه کردم خود را نه از ان مجد جسمی دیدم و نه از ان سناتنی و درین حضرت مطالعه کردم نه جان را ازین خزینه هزینه دیدم نه جسم را ازان خرمن کاه برگی کاه جانم در جوش آمد و جسم در خروش گفتم ای دریغا که برا تکی کوتخن پاک را بعالم پاک رساند جانم ازان یاد بهست گواه انیک الیه یصعد الکلم الطیب و العمل الصالح یرفعه و اقتضا بے کرد جواهر غیب را بجان نماید جان ازان نا بینا موکد انکه من عمل صالحا من ذکر او انثی و هو مؤمن فلنحیینه حیوة طیبة و از بسکه این فکرت زحمت کرد و این بانبجولیا استیلا آورد تا چنان شدم کز ازین سود اسود بدل سواد دیده ام سپید کاری بر دست گرفت و بیاض جسم سیاه داری چون این هم بغایت رسید و این غم نهایت همی پاپوسان مفرج همی و مفتوح غمی از در دولت خانه جان من در آمد ازین نجشنده بخشاینده چشمه حیوان و لمای مروه در وقته انس جانهای پژمرده آمیخت و اتش احمه و بخشش تمام پدرش مسعود اوهضی و عرضش مصفی او مستوفی و دگرمتش مستوفی آن متفقد من داعی ارزه صدق و آن متعهد من و دوست از سر حد ق حرکس الله روحه و طیب ضجیعه و در اجم چون سر شکسته و بسته دید صدف مروارید و شگفت دانست که دل شمیده رسیده بمروارید در تواند یافت ازشاهراه گوش و جان جانهم بمروارید گرده پس گفت بدرنگ و دلتنگت همی بینم تو آنی که همه

نقشهای شیطانی را رو سیاه گرداینده و این بدرنگی از جبلت و همه مزاجهای
حیوانی را چهار صنع کرده این دلتنگی از جبلت او را از حریان این
غیر خبر کردم و گفتم جای بدرنگی و دولت تنگی هست که از زین
دست آویز که وکیل در آن فرمیش ارشاد کرده است پس از وفات دستم
ازان کوتاه است تا الاجرم محروم هر دو سر آشفته ام و با اینهمه آه و از محمد
و پیش و ستاننده سرمایه و راه می ترسم که شاگرد از ان کرکشت نیست
بر چهار ارکانم چهار بکیر کنند و قامت عمر بر در دروازه قیامت بکشند
چون مرا از زین سه وکیل دریکی بناشد در حضرت یکی بی سرمایه و سه ایه
باهم آن محمد از من چو شراب جگر خوار من چو سراب این جا
چون از من شنیدند برای تفرج و تسلیت مرا در شراب خانه روح بکشا
و جام جام راح روح در داد پس مرا گفت اول کاری از آثار و فنی
کائنات و خواجه موجودات بگویم گفتم بیار گفت بدانکه روزی سلطان
فتوت در چار بالش نبوت پشت فراگذاشته بود نگریست طائفه از محدرات
اشراف مهاجر و کدیانوان سادات انصار در آمدند و شرط تحیت بجای
آوردند پس روی سوی کدیانوی قیامت فاطمه زهرا آورد صلوات
الله علیها و گفتند نحن فی مجلس انس بک نتفیق محاسنه ۞ قد نسینا الانس
قربا فتفضل بطرائه ۞ منه انا نتفند و عوتی ست در و پوشیدگان و سا
و اشراف جمع اند این چشم و چراغ را و ستوری ده تا مجلس افروزی
کند و این گوهر پاک را بفرست تا واسطه قلاده آن محفل باشد آن نور دیدگان
جامهای فقاض پوشیده و دوهن فخر زرین کشان و لیکن چه سود که
دران جامها شان و دجینه نبود چنانکه فاطمه را آن چه بود گر سنگی و برهنگی
موجود بود فواجه دستوری داد آن سیدهٔ زنان در پدر نگریست و
بگریست گفت بابا چندین گاه ست تا شاگی دارم بر سر آن چادر
که چندین جای پیوند کرده بودم از برگ خرما بدست شمعون بهود گرفتند
من چگونه بجائی روم گفت لابد باید رفت که مغفرت همرت نومید نمی تیب

بجکه فرمان برفت با آن جمع دو صد هزار عرق تشویر بر اساس پیر و جوین مبارک
وی خشت و سر خشت شک می بارید چون آن ضیافت با خر رسید
بجره باز آمد و گفت ای مهتر این نکو باشد که جگر گوشهٔ خود را بخورد من گاهی
فرستی که هنوز خوشه چیدهٔ الجا بلقیه می چیند و چشم و چراغ خویش را
با نجمن فروزانی که منوز لاف حتی ترزقوا المقابر میزند مقهر شرص کنار گرفت
بر رویش بوسه داد و گفت جان پدر پیغمبر چگان رهین بود تنها پالا ینده بے
او دری نیفین بشب هنوز مقهر حدیث بوتکه نصیحت فرمود و مخلوق فی حیر ایل آمد بر بنا
وحی و بر دانرهٔ جمالش شعاع نور فاطمه نگریست و گفت این گستاخی هیبت باری را
چادر شکوه در پیش چه حاجت شد تهذ و توجه جامه دشتی گفت من خود را این محمل
ندانم گفت زنان را بخوان و پرس بخواند و پرسید گفت چنان بود آن زنان
که این خاتون آن فرمایش آن مجمع را جمال او همه نظارگیان در و متحیر شدند و پیش او
همه پوشیدگان بر پرده مستور این زنان ابکی بگریستند و گفتند چه گوئی این قصب
در کدام ولایت یافته اند و این طراز از کدام طراز خانه بیرون آورده اند گفت
پیاکه دست استادی و اینت چابکی انگشت علم گیری و اینت چالاک
حرکت و طرزی که چنین طراز بر کشید انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل
البیت گفت ای باما چونکه بمن خود می تامس شاد شدی گفت ای عزیز
زیبائے خود دان بود که در تو پوشیده بود و تو ندیدی لمری این سخت
تن درست کاری ست و روشن روزگاری که چنین در پرده می پرورند بے را
ولیکن این فطام فاطمه را مسلم بود که او را بدست اقتدا بیرون نیاورده
بود و اما کسے که مقتدا باشد و رهبرے و علے او را این مسلم نیست چنان باید
که این خلعت در وی پوشیده بود اما بروی پوشیده نباشد تا آن نور
مستعدی بود نه لازم ازین خلعت تا اکنون چه پیشتن عیان می شناختے
از انکه از جامه نا خاکزاد بر تو پوشیده اند ولیکن از تو پوشیده است
آن خبر نشنیدی که اذا اراد الله بعبد خیرا گاهب آن بری اشره علیه
باید که پیوسته خدمتگر حضرت خلعت الهی باشی و خشنود و ثنا گر معنی نهائے

تا تمنای او آن خبر میگفتی و میشنید برخود می نهفتی که اذا مات ابن آدم انقطع عمله الا من ثلث مقصود اینها و موجودات میگوید که چون سلاسل چهار عنصر یک موجه بکشایند و بنج در جانش و بندند همه تاج و دواج و حل و عقدش بباد برود هند مگر سه چیز اول صدقه جاریه این نکته ای حکیم یاد دار سر آن اشارت چرا فراموش کردی که هم ناقد کائنات گفتست که کل معروف صدقة و من المعروف ان تلقی اخاک بوجه طلق و آن تفرغ من دلوک فی اناء اخیک یعنی صدقه نه همه آن باشد که نانی پیش لب انبانی نهی بالفعل بدست بی سرمایه و هی بصدق تر صدقه و بی زیان تر میزبانی آن باشد که تماشا جای آزادگان را خرم داری و بوستان روی پیش دوستان کوی تازه داری و آن تفرغ من دلوک فی اناء اخیک گفت جگر تفتهٔ قوته را بینی تسلی کنی و آن خوشتر و رباتی که غذائی که بعد آن از وی تولد کند آن گرد انجا نی باشد و میزبانی نیز بانی در آن جا نباشد که از وی نیست زاید نه مونت تاویل لفت تنزیل قول معروف و مغفرة خیر من صدقة یتبعها اذی پس اگر صورت صدقه ایشان دارند صدق معنی صدقه تو داری اگر ایشان خوان نان پیش اشباح نهاده اند تو خوان جان پیش ارواح نهاده هر ساعت مسیح وار این دعوت برای دعوت مشتی گرسنه در زوایای رستة که انزل علینا مائدة من السماء خوان مایده روحانی در میهمان خانه جسمانی تو سخت کرده و مضمون من اکل وحده یفس حیوانی تو میخوانی و میزبانی عام میکنی آن چه گوئی من از صدقهٔ جاریه محرومم اما آن نگیر گفت علم ینتفع به علیکه از و نفع گیرند شاگردی باشد که چون آب و آئینه از برابر عیب شستن باشد نه از برای عیب جستن علم نافع آن بود که از در نیستی در پستی رسد نه از بی بائی و نا پائی در مسئله چون آب و آئینه نباشد که از دیدنشان بدیشان نماید و خود در میانه نه و اگر خود در میانه باشد آن نور آبی هم سطح آب را سیاه کند و هم روی آئینه بزنگ تباه کند علیکه گویند حجاب گردد این بود که راستی و پندداشت ایشان پرده نور علم ایشان گشته باشد از نجا بود که عیب

ملکوت لوزین علت جسمانی احتمافرمود واز این عقاید شیطانی اخترانکه نعوذ
بالله من علم لاینفع و سرهنگ ورا واین پرده برداشت که رئیس عالم قشله
جهله و عمله لاتبقعه پس چون علم نافع آن باشد که نفع او عام شامله خاص اثر او مشهد
بود نه لازم نگردیم تعلم اصول اصول نیست که علم اصول با اصول باشد خود
فضولیست و بیاسیاست اقبال ما قدروا الله حق قدره ما مقبول اگر علم کلام
واین که علم کلام صیت پای بند کام و نام و دام شهرتهای عام باشد من لا
تکلم تزندق و عام بانکته آن بزرگ که میگوید در کلام که علم حذف است اسیلاد
ضعیف الاسناد من علم را برای بدعت تمام کردم و السلام دیگر علم حسابست اما این
از حاجت شرع حجابست که شامل حقایق ست و پرده دقایق و دیگر علم نجوم
که آن با ضافت با اینها علم تخمینی ست و باید دید که من صدق علی کاذبا فقد کفر
تحزی دینی پس هویدا بود که در صحرای سنه مشتی تاکیج کنج علم را چه کنج بود و هر از
بوالعجبی نفس آدم را باستعارت نقاب نفس شیطانی ساخته و بصفت شبطان
را بوقاحت اسم انسانی داده هرگز آدمیزادی از مرکز حقیقت بشاره گوش شان
نشنیده و بهرگز گوزی از جاده خود بر بلعیت ندیده ایشان نشسته باشتراق
سمعی کار بکمان آسمان کمند لقب خویش سر و ش کرده بسایه خویش که از پس
پیش خود دیده قدکوته او خود را فرامکوش کرده روز کوران رابع مسکون با فسر
جمال محو رشید دیگر پاشنه گمگاهان را که از روستا باشند با صدور شگافان
چه شغل آن همه مموهیات و متهولات و موهومات و مظنونات ایشان همه قصر
ایشان مقصورست آن حکمت شرع پرورده است که بهره اطراف اکناف
عالم مشهورست اینک علم نافع به از بساط شرعی تا مناط ثریا از اول مرتبه
جان حاجت تا آخر مرتبه عالم جهان کیست که از ستادان منعفت نبیند آنکه جمهور
فرق ملک از ظاهر مقالت حبیب خویش کسب میکنند و کافه خلقان صواب فتوی
از رمز و اشارت او جان امیز بافی میکنند و کله کله ارباب قیاس و ظن
از رنگ عبارت او پیرایه و سرمایه میسازند و رمه رمه رعایای عباسی
و بنی راه این هدیه گدیه میکنند و بشیر زدگان آدم را از زان تربیت و

19

همتمرگان عالم جان را ازان تسلیت و دوردرگان شوق را ازان تقویت
و حرام زادگان عهد را ازان تعزیت میدارند نفیس تر سرمایهٔ گنج خانهٔ عقل و
گرانمایه تر پیرایهٔ معالم نفس خیر کثیر ابشارت الهی سرمایهٔ وَمَن یُؤتَ الحکمة فقد اوتی
خیرًا کثیرًا جواهر روحانی باشارت نبوی پیرایهٔ اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکمَةً آنکه اینچنین شعر تنها
نوش کنی و پیش شکر شکنه او فراموش کنی تو خود دانسته ازان سه مواليد که منتاج
این هفت و چهار نه آدمی زادگان مختار اند ازین سه خط که معادن و نبات
و حیوانست غرض و مقصود انسانست بهر او جهان شرف موجودیت یافت
سخنگویست ایشان را قبای بقا پوشانید و طراز این کرد که وَلَقَد کَرَّمنَا
بنی آدم و در دریا و فضاشان بر حیوانات امیر کرد و نشانش این کرد هُوَ الَّذی
خَلَقَ لَکُم مَّا فِی الاَرضِ جَمِیعًا باز ازیشان طائفهٔ از اساسی بمعانی رسیده و قرآب
مکمتهای موزون از دور و نشان بکشاد تا چنانکه ایشان خواهند در ملک کلمه
بجد و هزل بر قضیت سجیت تصرف میکرده و کشادنامهٔ از دیوان هم و خیال
یافته بودند که چون مستعرفان عالم کون و فساد آن امارت امارت بالفت
کلمات در ایشان بدیدند پیر میر ایشان لقب دادند چنانکه مهتری را از دیگر
الشُّعَرَاءُ اُمَرَاءُ الکَلَامِ اگر ایشان را از قشر امیر خوانند شاید از لباب سخن
امیر ایشان دیدا گاه در بوتهٔ ادراک حق در باطل آمیخته را از یکدیگر جدا کرده و
نیک جلوه کرده گفت خَطَأُ الشُّعَرَاءِ وَمِن بَرَاعَةِ اَلوَالِدِینِ و مدار سوا کرده و
گفت اَلشِّعرُ مِن اَمرِ ابلیس پس خود من تخیل و تحقیق مطالعه کرده و گاه الشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُهُم
الغاوون از دایرهٔ اِلَّا الَّذِینَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جدا کرده و پروردگان گلشن
تقدیس را تاج تخصیص من یَشَاءُ بر نهاده و گفت اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکمَةً و
ملکوتیان تکلمن تلمیس را در کار رو تمازیانه لَاَن یَمتَلِئَ جَوفُ اَحَدِکُم قَیحًا حَتّی یَرِیَهُ
خَیرٌ لَهُ کَہ مِن اَن یَمتَلِئَ شِعرًا زود ایشان را خاکسار روحیان گرداند بدین
اشارت کہ فرمود اَحَقُّ الشَّرَابِ فِی دُنیَاهُ اَلمَدَاحِینَ تا هزار غاے و
هرزه درای و دعوی امیر الکلامی نکنند کہ این قشر بیسلم شاعر مسلم را ات
نه ظالم را امان تونی بهای آنکه این دُرّ ها که تو درین دیج دولت درج

گردی صدف کشایان ازل دانند و این شکرها که درین قطعهای حکمت
تو تعبیه کردی شکرگزاران ابد شناسند و دیگر قسم سوم ازان خبر که گفتی وَ مَوْلُودٌ
صَالِحٌ یَجِیءُ بَعْدَ مَوْتِهِ این خود بدین خلعت مخصوص توئی برای آنکه
فرزندانی که کافی باشند فرزندان تواند کدام فرزندزادان ارحام مادر
تو الدة تناسل خلعت تراز فرزندان تو و کدام و لبندروی نمود. او شیمهٔ
کون و فساد شریفتر از دلبندان تو از روزگار عباس جمهور که معلمی بود تا عهد
تو که معلم زاده که دیده چون فرزندان خویش نیک بخت و بسیار رخت و سزای
تخت همه بر ذروه فلک اعظم ساکن همه از صروف روزگار ایمن چرا
زیرا که آفتابی را که شرف از شرف عرش بود زحمت کسوف اور سیاه
نتواند کرد و گوهری را که ادکان کن فکان زاید صدمت استحالت تبدیل او را
از هم فرو نتواند کشاد و دولت صالح آنچنین فرزند باشد که از جوهر بسیط
تربیت پذیرفته باشد نه از اجسام مرکب ترکیب گرفته فرزند شاعران
سخن شاعران بود چنانکه استاد پاستان گوید درین معنی ؎

نداد میل فرزانه بفرزند و بزن هرگز	نگیرد نسل این هر دو نبرد نسل فرزانه

وای بر یافاکه خردمند را	باشد فرزند و خنه دمندی
وز ادب و دانش و فضل و حسب	حاصل میراث بفرزندی

پدر را چه گناه چون فرزندی حاصل باشد فرزند صورت بیشتر الایش
دو دمان باشد قوله تعالی اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَ اَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ اما فرزند فطرتی
و فطنتی آرامیش خان و مان باشد لِیَدَّبَّرُوا آیَاتِهِ وَ لِیَتَذَکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ
الشعراء اما چه فائده ازین مائده اگرچه زادگان تو هریک لولوی شهوار اند از
حفظ و کلات چون تو از صدف تو نابر مزدار ندای حافاک الله فرزندانی
که مدد قوی شهوانی اند حافظان و در تربیت ایشان تیغ بر میدارند پس
زادگانیکه مادت از جنبش و حافی دارند کسانی اند که پختگان دم روح الله باشند

21

ایشان را فروگذاشتن خامی بود نگارید گمانی که اندام از عقل کل یافته
باشند اجزای ایشان از هم فروگشادن بی اندامی بود و جانفزا بانی که
سبب دستیاری حیات باشند آسان آسان پای از ایشان بیرون
نتوان نهاد و دلربایانی که مدد پایداری اهم تو باشند خیر خیر دست از ایشان
باز نتوان داشت و بخواهی را که مربی چون تو کریمی باشد دُر یتیم او چه باید کرد
یتیم ماند سپاهی را که مقوی چون تو یکمی باشد سپاه سالاری بی یاری او
چه واجب کند که بی یار بودن آن چندان در یتیم او را در دست فشرده
پرورفروش یتیم کرده و آن چندان غریب خوشروی را از راه غربت شمار بان
آواره کرده تا که صاحب غرضی طپانچه شان نزند و صاحب علتی جعد شان نکند
هر وسانیکه حجره ارباب آلهی آشایند در حجره اصحاب ملاهی مانده و گوهرهای که
ملک ملکان را زیبد در سلک اصحاب البحر و البحر کشیدتا کی بر چنین فرومایگی
از سر دروغ آن کلمات زرین را از روی قلابی و بصورت شمس سرخ بنا مینیان
رانج میکنند و کسی نه که دست آن قلاب بخت تیره و نگاهی سیاهی از
سیم حمل نیکوئی او سیر دو کش که از راه شفقت تریاکی آمیزد و از سر دوائی
از سر شریری او را شربتی نیامیزند آزاده نه که این گوهر پاک از یکبار بر باد
که شعر آن خوشخوان شعری تا بش را چون شعر خود می نهد جوانمردی نه
که او را از ان لوش و ناخوشی نجات دهد و گاه علاجی سپید کاری روی
این دارندگان را سیاه میکنند و غیوری نه که او را سبب سفر آب توشه
سیه در انبان نهد این مشتی ناکس دنس تهی نفس پر هوس آخر کش
حس هر زه پوی بدعت جوی سست خوی سخت بشوی ناموسی سالوسی
افسوسی پر خیانت بی صیانت بیدیانت همه دل خون همه سر شور و جمله جمله
و عقد عقد این چندین کریم و کریمه را چون قبطیان فرعون مزنی اسرائیل را
اسیر کرده و تو عصای تکلمی در گوشه خانه بزده و مهر بی مهری بر لب نهاده
و گوش هوش گم کرده اینچنین توانی از مردم توانا ساوات عصر و کاوه اشراف
و جمهور افاضل بر گرا بنجائی حمل کنند نه برتن آسانی و این کاهلی بر خاطر

احتیاط کنند نه بر حاشیه و کاغذ چنانکه مستنبط گوید درین معنی ؎

ولم ار من عیوب الناس شیئا	کنقص القادرین علی التمام

پس اکنون چون حال برین جمله بود ازو فتر کاغذ این مثل پیش چشم جسم میار که اکمل آخلی من العسل و از لوح محفوظ عقل این نکته در گوش هوش خوان که من تفکر بالعواقب لم یتسخ از قفص عافیت بیرون جهد و چون بند بر نه و آن یتیمان روی بشسته و ده را از آب زندگانی روی بشوی و این عروسان زلف پژولیده را بشانهٔ روحانی جعد بقشان یعنی ارسلان شاه خاص اویس مخوان و بعضی را بآبتین عالم مهیس که العدل میزان الرحمن و الجور میکال الشیطان یعنی را در گلشن حفظ جلوه مکن و تو مرا در گلخن نسیان رسوا آن فرمانی که از صدر نبوت صادر گشت کم انفقیا و برند که سوء ادبه کم فی العطیة گفت از اوگان شها داد و گان حق اند همه را چون هرم برین پشت و ریشت دارید و چون پیکر و پیکر روی در روی چون چنین فرموده است پس تو این آینه جانها را چون دندانهٔ شانه یکسان دار و آن سودان و لهار اچون دندانهٔ اژه یک تیغ زخمهای بریده را به پیوند تا مادهٔ مدعی تو گردد که صلة الرحم تزید فی العمر حسن عهد بر مجبوران حفظ تازه کن تا سبب هم طویلگی ایمان تو گردد که ان حسن العهد من الایمان و آن گوهرهای پراگنده را در یک عقد عقد کن و این دینارهای قراضه شده را در یک بوته نقد کن که اگر نقل از دگان نسل مشروعست نقل فرزندان عقل هم ممنوعست چون عروس جان من از گفت او این پیرایه بربست من از راه نیاز سلاح او ساختم بهانهٔ خانه و دانه آوردم عذر تعذر جابه روحابی گفتم که بی یاری و چهار دیواری این خدمت میسر نشود

این فضل که بشنید ز من دست بزد	صد رحمت الله بران دست و بران بر

همه دست قبول و اقبال بر سینهٔ مبارک نهاد و در حال از بهر فتح بی انقضائی

زمستان آفتاب کده بر آسمان همت بفرمود تا بساختند و از بهر سپر
تیغ تابستان افرمان داد تا سایه بانی بر آفتاب گرم بستند و از بهر غذای
میکائیل راکه مکیال ارزاق بر دست اوست یکسالهٔ خطر انبار بنشست و
از برای لباس ارجامه خانه رفعت بستان ارخلعت مستانی و تابستانی
در من پوشانید و چرخ راکه تکفل خرج آن نتوانست کرد او تکلف فرمود
در جملهٔ تزاحمی که خاطر را ازان نفرتی خواست بود و همه زنهانشان رست
سوی جان و سر دلکشای که جان ازان تسلی توانست بود و همه را زار
بکشاد سوی دل آتش گویم که آن مصطفی ربانی گفت و اصطفعتک و آن متکلم
روحانی و کلم الله موسی تکلیما و گفت طلعت البلاد و حریت الیها و انت
غیر من الکل بان گفتم که در کارخانهٔ خلق من او را چون نام احمد یافتم و او مرا چون
نام خواجهٔ خویش مسعود بخت کرد و در جملهٔ آن صدر باقی باد و در جانبازی دلی
نمود که هیچ در باقی نکرد و چه گویمش خبر آنکه استاد حکیم فرخی گوید در ستایش

هر چون نگرم قصهٔ من با کرم او	چون قصهٔ آن آشتر مست شتر آبی

آن پنجو نام خویش عدیم المثل و آن چون پدر خویش مسعود بخت چون
جان آزاد مرا بخلق بنده کرد و مرا بقول اقبال خرسند کرد من نیز
جان خود را شاد کردم و دل از قید تعلقات آزاد و در حسب حال خویش
این قطعه را انشا و انشاد کردم

گرچه چو تیشه من زپی بیشه و ترش	هرگز نبوده ام نه طمع از نه بیشه را
ور چه چو چشم تیشه من زبهر کیل خلال	قد خم نکرده ام زپی فراخ بیشه را
ور چند پیش ازین سر من زیر تیشه بود	آن زلف و هم و شوشهٔ زر ساز دیشه را
لیکن کنون من و بس کوشش و تیشه ام	خواجه بس احمد مسعود پیشه را

اینچه بر یک عقیقه جمع کردم تشبیبی برین نسق تحریر کردم و ترتیبی برین
منهاد نهادم و بپرداختم این دیوان را برین ترتیب و تشبیب

بجانب اشارت آن جناب سبب عمده طلب آن قابل دولت
وقابل حکمت قبلهٔ اقبال کعبهٔ آمال خواجه مشار و مهتر بیدار عاقبت بین
حقائق خوان دقائق دان نیک هوش حق شناس سخن گزار معنی طراز
که باری عزاسمه او را از رحمات و ما را از بقای او متمتع دارد و همچنانکه
این مائدهٔ آسمانی بوجود با جود او آراسته گشت هر لحظه مائدهٔ رحمانی
بسجان وجاه او پیوسته گرداناد و ما جمله توفیق هر طویله او بیند همچنین
موفق دارد او بر جمع کردن علم و حکمت بر جلوه کردن اصحاب حق و حقیقت
بر تفخیم و تعظیم ارباب طریقت والحمد لله.

رب العالمین و الصلوة و السلام

علی محمد و آله

اجمعین

تم

نقل عبارت منقول عنه دستخطی خاص حضرت شارح ورقم حدیقه حکیم سنائی

الله اکبر

معلوم ارباب خبرت و اصحاب فطنت که طالب و خواهان و مائل
تتبع این نسخهٔ لطیفه شریفه باشند باد که حرکات و سکنات و اعرابی
که بر الفاظ و لغات تازی و فارسی این کتاب مستطاب نهاده شده
همه از روی قاموس و صراح و کتب معتبرهٔ لغات عربی و
فرهنگهای معتمد فارسی و قواعد نحوی و قوانین صرفیت و اعتماد
و اعتبار را شاید بمحض همین که احدی خلاف مشهور و معروف حرکتی
یا اعرابی به بیند حمل بر سهو و خطا نکند که هیچ چیز درین نسخه کریمه موجود نیست
و مستنبط از کتب و قواعد علمیت این دو کلمه مزیداً للاعتماد تحریر یافت
حرره عبد اللطیف بن عبد الله العباسی که شارح و مصحح این کتاب
میمنت نصاب ست

بسم الله الرحمن الرحیم

ای درون پرور برون آرای — وی خرد بخش بیخرد بخشای
خالق و رازق زمین و زمان — حافظ و ناصر یکین و مکان
همه از صنع تو یکان یکین — همه در امر تو زمان و زمین
آتش و باد و آب و خاک سکون — همه در امر قدرتت بچون
عرش تا فرش جنبر و مبدع تست — عقل با روح پیک مسرع تست
در دهان هر زبان که گویا نست — از ثنای تو اندرو جانست
نامهای بزرگ محتمت — رهبر جود و نعمت و کرمت
هر یک از فرون ز عرش و فرش ملک — زان هزار و یکیست و صد کم یک
هر یکی زان بحجاب قدسی منسوب — لیک نامحرمان انند محجوب
یارب از فضل و رحمت این دل و جان — محرم دیدنام خود گردان

کفر و دین هر دو در رهت پویان — وحده لا شریک له گویان

صانع و مکرم و توانا اوست — واحد و کامران نه چون ما اوست

حی و قیوم و عالم و قادر — رازق خلق و قاهر و غافر

فاعل بی‌نیش ست و تسکین ست — وحده لا شریک له این ست

معجز ما جحت تمامی اوست — قدرتش ناسب اسامی اوست

لاوه هو هر دو زان سرای بهی — باد گشتند جیب و کیسه تهی

برتر از وهم و عقل و حس و قیاس — چیست جز خاطر خدای شناس

هر کجا عارفیست در همه وش — هست چون فرش زیر لغلش عرش

هر زه بیند روان بیننده — آفرین جز بر آفریننده

آنکه داند ز خاک تن کردن — باد را دفتر سخن کردن

واهب عقل و ملهم الباب — منشی نفس و مبدع اسباب

همه از صنع اوست کون و فساد — خلق را جمله مبدا ست و معاد

همه از او و باز گشت بدو — خیر و شر جمله سر گذشت بدو

اختیار آفرین نیک و بد اوست — باعث نفس و مبدع خرد اوست

هیچ دل را بکنه او ره نیست — عقل و جان از کمالش آگه نیست

دل عقل از جمال او میرد — عقل و جان با کمال او تیرد
عقل اول نتیجهٔ او صعقش — راه داده در ابعر رفتش
سست جولان زعزم او عرشی هم — تنگ میدان بکنه وصفش فهم
عقل را پر بسوخت آتش او — از پی رشک کرد مفرش او
نفس در مولدش کمر بسته — عقل در مکتبش نوآموزیست
نیست عقل اندرین سپنج سرای — جز مزور نویس خط خدای
نیست راه از عقل و وهم و حواس — جز خدای لایزال کس خدای شناس
عزو عفش که روی بنماید — عقل را جان و عقل بربابد
عقل را نه دهد کسی پندش — در مقامی که جبرئیل امین
گم در گفتگو آید از بیمت — جبرئیل بدان همه صولت
عقل کانجا رسید سر بنهد — مرغ کانجا پرید پر بنهد
هرچه نه راست گفتی از بن و باب — گفتی او را شریک پیش میدار

مقدمه مقولات قدیمه پیش مثنوی امدنشاد و قادر بر اکمال خود بیست بیت تفاوت میانه پرتبه عشق و عقل ظاهر شد و الله اعلم بالصواب

جز بسجن کیک و نقص خصبیث	کمند در قدم حدیث حدیث
در ره قهر و عزت وصفتش	کمنه توبس بود بمعرفتش
چند ازین عقل ترهات انگیز	چند ازین چرخ و طبع رنگ آمیز
عقل را خود بخود چو راه نمود	پس بشایستگی ره استود
کاول آفریدها عقل ست	برتر از برگزیدها عقل ست
عقل کل یک سخن ز دفتر او	نفس کل یک پیاده بردر او
عشق را داده هم بعشق کمال	عقل را کرده هم بعقل عقال
عقل مانند ماست سرگردان	در ره کنه او چو ما حیران
عقل عقلست و جان جانست او	انچه زان برترست آنست او
بتقاضای عقل و نفس و هواس	کی توان بود کرد گار شناس
گر نه ایزد ورا نمودی راه	از خدائی کجا شدی آگاه

فی المعرفة

بخودش کس شناخت نتوانست	ذات او هم بدو توان دانست
عقل عقش بتوخت نیک بتاخت	عجز در راه او شناخت شناخت
گر مش گفت مر مرا بشناس	ورنه که شناسدی بعقل و حواس

بدلیلی حواس کی شاید — کی ز پشت قبه کی پاید
عقل را رهبر ولیک تا در او — فضل او مر ترا برد بر او
بدلیلی عقل ره نبری — خیره چون دیگران مکن تو خری
فضل او در طریق رهبر ماست — صنع او سوی او دلیل گواست
ای شده از شناخت خود عاجز — کی شناسی خدای را هرگز
چون تو در علم خود زبون باشی — عارف کردگار چون باشی
چون ندانی سزا ثنا تنش — چون توانی کنی بسا تنش
هست در وصف او بوقت دلیل — رنطق تشبیه و حاشیی تعطیل
غایت عقل در ستایش او — مایه خلق سوی او غیرت

وهما قاصرست از او صافش | فهما حیره میزند لافش
عقل و جان امر او ممالک اوست | منتهای مرید و سالک اوست
عقل تا رهنمای هستی اوست | هستها زیر پای پستی اوست
فعل او خارج از درون و برون | ذات او برتر از چگونه و چون
انبیا زین حدیث حیران | اولیا زین صفات سرگردان
ذات او را نبرده راه ادراک | عقل را جان و دل درین ره چاک
عقل بی کحل آشنائی او | بیخبر بوده از خدائی او
چه کنی وهم را بجنبش حث | کی بود با قدم حدیث حدث
او ز ناچیز چیز کرد ترا | خوار بودی عزیز کرد ترا

فی التوحید

احدست و شمار از و معزول | صمدست و نیاز از و مخذول
آن احد نی که عقل داند و فهم | وان صمدنی که حرص شاسد و وهم

نه فراوان نه اندکی باشد | یکی اندر یکی یکی باشد
دو دوئی جزبد و سقط نبود | هرگز اندر یکے غلط نبود
تا ترا در درون شمار و شکیست | چه یکی خوان چه دو که هر دو یکیست
تو چرا گاه دیو دان بیقین | جسم و چند و چرا و چون این
نه بزرگیش هست از افزونے | ذات او بر ز چندی و چونی
از پی بحث طالب عاجز | هل و من گفتن اندرو جائز
کس نگفته صفات مبدع هو | چند و چون و چرا و چه کی و کو
یادگار او قدرتست و وجه بقاش | آمدن حکمش و نزول عطاش

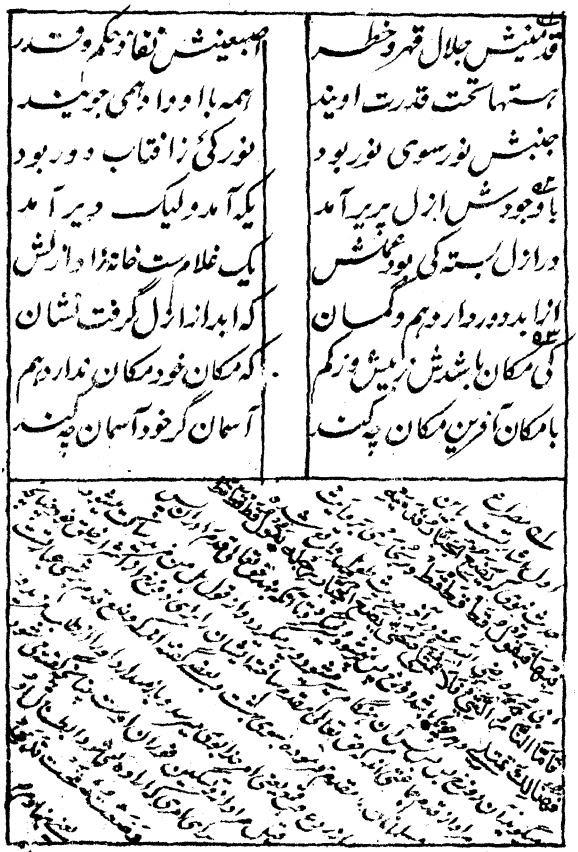

نه مکان پی برد بدو نه زمان
نه بیان زو خبر دهد نه عیان

نه بارکان ثبات او قاعش
نه مکان حامی هستی ذاتش

ای که در بند صورت و نقشی
بسته استوی علی العرشی

صورت از محدثات خالی نیست
در حوالی عز لایزالی نیست

زانکه تمثال بود و نقش نبود
استوی را بود و عرش و فرش نبود

استوی از میان جان میخوان
ذات او بسته جهات مدان

کاستوی آیتی ز قرآنست
گفتن لامکان ز ایمانست

عرش چون حلقه از برون درست
از صفات خدای بیخبرست

در صحیفه کلام مسطورست
نقش و آواز و شکل از و دورست

نیز الله هست در اخبار
آمد و شد تو اعتقاد مدار

رقم عرش بهر تشریفست
نسبت کعبه بهر تعریفست

لامکان گوی حاصل دینست
سنر بجنبان که جای تحسینست

دشمنی حسین ازان جهتست
که علی لفظ لامکان گفتست

خلق را زین صفت جهانی ساخت
تا ز بهر تو آشیانی ساخت

آسمان دمی نبود امر فرست
باز فرد انباشد او نورست

بار تو حید هر کسی نکشد | طعم توحید هر کسی نچشد
هست در هر مکان خدا معبود | نیست معبود در مکان محدود
مرد جسمی ز راه گمراه است | کفر و تشبیه هر دو همراه است
در ره صدق نفس را بگذار | نیز ازین نفس شوم دست بدار
از درونت نکاشت صنع الٰه | نه ز زرد و سپید و سرخ و سیاه
وز برونت نگاشته افلاک | از چه از باد و آب و آتش و خاک
داده خود سپهر بستاند | نقش الله جاودان ماند
فعل و ذاتش برون ز آلت و سوست | پس که هیولیش برازکن و هوست
آنکه بی رنگ زد ترا بر رنگ | باز نستاند از تو هرگز رنگ
نگذارد فلک بتو جاوید | رنگ زرد و سیاه و سرخ و سپید
جمع کرد از پی تو پیش از تو | آنچه اسباب تست بیش از تو
آفرید ت ز صنع و ز تکلیف | کرد فضلش ترا بخود تعریف
گفت گنجی بدم نهانی من | خلق الخلق تا بدانی من
کرده از کاف و نون بدین پیش | دیده را یک جهان پراویا مین
زیر گردون زمام و صنع خدای | ساخته چار طبع بر یکجای

ملا از قلب روح انسان است که
محمد ز انبیاء و علی ز اولیاء که نفس را طمع کند و دل را صفا دهد
نفس را بطمع کند و دل را صفا دهد
که نفس را بطمع کند و دل را صفا دهد
که نفس را بطمع کند و دل را صفا دهد

جمع ایشان ولیل قدرت اوست	قدرتش نقشبند حکمت اوست
کیسه را دوز و پرده در مدر	کاسه را میس و غشوه مخر
همه اضداد لیک زامر آنکه	همه با یکدگر شده همراه
همه را تا ابد بامر قدم	زده بر رنگ در سرای عدم
چار گوهر بسعی هفت اختر	شده بر رنگ رنگ گزار شگر
آنکه بی خامه زد ترا بر رنگ	هم تواند گزارد این بی رنگ
نیست کوی جهان زشت و نکو	جز از او و بدو و بلکه خود او
همه را یافته نگار و صور	هم هیولانی اصل و هم پیکر
عنصر و ماده هیولانی	طبع و الوان چار ارکانی
همه را غایت و تناهی دان	مر زبان یابه اسلمی دان

فی الربوبیة والعظمة

پس چو مطلوب نبود اندر جای	سوی او کی بود سفر از پای
سوی حق شاهراه نفس و نفس	آینه دل زدود دن آمد و بس
آینه دل ز رنگ و زنگ نفاق	نشود روشن از خلاف و شقاق
صیقل آئینه یقین شما	پیست خالص صفای دین شما

پیش آن کش بدل شکی نبود | صورت و آینه یکی نبود
گرچه در آینه بشکل بوی | آنکه در آینه بود نه توی
ور گری تو چو آینه دگرست | آینه از صورت تو بیخبرست
آینه و صورت از سفر دورست | گمان پذیرای صورت از نورست
نور خود ز آفتاب نبریست | عیب در آینه ست و در دیدست
هر که اندر حجاب جاویدست | مثل او چو بوم و خورشیدست
گر ز خورشید بوم بی نیروست | از پی ضعف خود نه از پی اوست
نور خورشید در جهان فاشست | آفت از ضعف چشم خفاشست
تو نه بینی جز از خیال و حواس | چون نه خط و سطح و نقطه شناس
تو درین راه معرفت غلطی | سال و مه مانده در حدیث بطی
گوید انکس درین مقام فضول | که تجلی نماند از خورشول
گرت باید که برد هد دیدار | آینه کژ مدار و روشن دار
کافتابی که نیست نور دریغ | آبگینه نماید اندر میغ
یوسفی از فرشته نیکوتر | دیو روئی نماید از خنجر
حق ز باطل معاینه نکند | خنجرت کار آینه نکند

صورت خود در آینهٔ دل خویش — به توان دید از آن که در گل خویش
تا گسل از سلسله که پیوستی — که ز گل دور چون شدی رستی
زانکه گل مظلمست و دل روشن — گل تو گلخن ست و دل گلشن
هر چه روی دلت مصفاتر — ز تجلی ترا منیاتر
چون[۱] ز است فزونش بود جلا — گشت بوبکر در تجلی خاص

فی جماعة العمیان فی احوال الفیل

بود شهری بزرگ در حد غور — و اندران شهر مردمان همه کور
بادشاهی بران مکان بگذشت — لشکر آورد و خیمه زد بر دشت
داشت پیلی بزرگ با هیبت — از پی جاه و حشمت[۲] و صولت
مردمان را ز بهر دیدن پیل — آرزو خاست ز ایشان تهویل
چند کور از میان آن گوران — بر پیل آمدند ازان عوران
بهر کی را بلمس هر عضوی — اطلاع اوفتاد بر جزوی
هر کی صورت محالی بست — دل و جان در پی خیالی بست
چون بر اهل شهر باز شدند — بر شان دیگران فراز شدند
آرزو کرد هر یکی ز ایشان — آنچنان گمرهان ره بکیشان

هیئت و شکل پیل پرسیدند — وانچه گفتند جمله شنیدند
تا بدانند شکل و صورت پیل — هر یکی پاز نان دران تعجیل
آمدند و بدست میسودند — زانکه از چشم بی بصر بودند
آنکه دستش بسوی گوش رسید — دیگری حال پیل از و پرسید
گفت شکلیست سهمناک عظیم — پهن و مصقول و فراخ همچو گلیم
وانکه دستش رسید بر خرطوم — گفت گشت ست مرمر معلوم
راست چون ناودان سیاه نهیب — سهمناکست و مایه تهیب
وانکه را بمز پیل مالیدش — دست و پای سطبر بر بو سیدش
گفت شکلش چنانکه مضبوطست — راست همچون ستون مجوفست
هر یکی دیده جزوی از اجزا — همگنان را نظر فتاده خطا
هیچ دل راز کلی آگه نی — علم با هیچ کور همره نی
جمله را جنبا لهای محال — کرده نانت عنقره بجوال
از خدائی خلائق آگه نیست — عقلا را درین سخن ره نیست

فی الاستواء انه معقول والکیفیة مجهول والایمان به منقول

آن یکی رجل گفت دیگر را — بیهده گفتها مبر ده زحد

وآن دگر صبعین فی نقل نزول	گفته و آمده براه حلول
وآن دگر استوا و عرش سریر	کرده در علم خویشتن تقدیر
وآن دگر ساختن قعد و جلس	بسته بر گردن از خیال جبرس
وجه گفته یکی دگر قدمین	کس نگفته ورا که مطلبک این
زین همه گفت قال و قیل آمد	حال کوران و حال پیل آمد
جمل ذکره منزه ازچه و چون	انبیا را شده جگرها خون
عقل ازین حدیث پی کردند	علما را علوم سطے کردند

همه بر عجز خود شدند مقر | وای آنکو بجهل کشت مصر
تشنه بخوان ورد ما ریز | وز خیالات بیهده بگریز
آنچه نص ست جمله آمنّا | وآنچه اخبار جمله سلمنا

فی اصحاب الغفلة

راه مردی ز غافلی پرسید | چون ورا سخت جلف و غافل دید
گفت هرگز تو زعفران چیدی | یا جز از نام آن نشنیدی
گفت اما ست خورده ام بسیار | صد ره و بیشتر نه خود بکبار
تا ورا گفت راد مرد حکیم | اینت بیچاره اینت قلب سلیم
تو بصل نیز هم نمیدانی | بیهده ریش چند جنبانی
آنکه او نفس خویش نشناسد | نفس دیگر کسی چه پرماسد
وآنکه او دست و پای را داند | او چگونه خدای را داند
انبیا عاجزند ازین معنی | تو چرا هرزه میکنی دعوی
چون نمودی بدین سخن برهان | پس بدانی مجرد ایمان
ورنه او از کجا و تو ز کجا | خاشی به ترا تو ژاژ مخا
علما جمله هرزه می لافند | دین نه بر پای هر کسی بافند

فی تقدیسه و تنزیهه جل ذکره

عابنت را دوزخ آشیانه مکن — خاطرت را محال خانه مکن
گرد بیهوده و محال مگرد — سر در خانه خیال مگرد
از خیال محال دست بدار — تا بدان بارگه بیابی بار
کان سرای بقا برای تو است — وین سرای فنا نه جای تو است
آن سرای بقا ترا ست معد — یوم یجزاروحان کن از پی خود
در جهان نشت نیکو و پست — تا خلف زادگان آدم چیست
پایه بسیار سعی بایدبند — تو بیک پایه چون شوی خرسند
پایهٔ اول اندرو علم ست — کو بتحقیق خواجهٔ علم ست
شش شده در دو سم یکدگر پایه — خرد و جان و صورت و مایه
تو حقیقت بدانکه در عالم — از برای نتیجهٔ آدم
نیست از بهر آسمان ازل — مر وبان پایه به نه علم و عمل
بهر بالا و شیب منزل را — حکمت جان قوی کند دل را
اندرین راه اگرچه آن نکنی — دست و پائی بزن نخیان نکنی
هر که او تخم کاهلی کارد — کاهلی کاو فریش بار آرد

بتر از کاهلی مدار الم چیزی — کاهلی کرد رستمان را خیز
از پی کار تا فریبستند — جامهٔ خلعت بریدستند
تو بخلقان چرا شوی قانع — چون نگردی بدان جلال طامع
دود و عالم یکی کند صادق — سه سه منزل یکی کند عاشق
ملک و ملک از کجا بدست آری — چون مهی شست و زر بیکاری
روز بیکاری و شب آسانی — بار غمی بر سریر ساسانی
تاج و تخت ملوک بی نم و میغ — دسته گرز دان و قبضهٔ تیغ
از پی سیم و طعمه گردون — پیش مشتی خسیس ناکس دون
علم و داری بحلم باشد چو کوه — مشو از نایبات چرخ ستوه
علم بجلم شمع بی نور است — هر دو با هم چو شهد و زنبور است
شهد بی موم رمز احرار است — موم بی شهد بابت نار است
برگذر زین سفری کون و فساد — ببر از معدن و ببر و بمعاد
کاندرین خاک تودهٔ بی آب — آتش آب پیکرست سراب

فی الحفظ و المراقبة

هر کرا عون حق حصار شود — عنکبوتش پرده دار شود

زهر در کام او شکر گردد | سنگ در دست او گهر گردد
هر که او سر بر این ستانه نهد | پای بر تارک زمانه نهد

عقل و آنرا در بن دریا بماند ‌ ‌ ز آنکه درمان مهر کرین دریا بماند

ترسم از جاهلی و نادانی ‌ ‌ ناگهان بر سر راه درمانی

جاهلی مرترا بنارد بد ‌ ‌ تا ترا کول و کوکنارد بد

لقمه دیدی که مرد میخاید ‌ ‌ زان میان گندمی برون آید

بوده پیش جراد و مرغ و ستور ‌ ‌ دیده تاب خراس و تف تنور

داشته زیر آسیای تو پای ‌ ‌ که نگهدارشتش خدای خدای

از پی حفظ مال و نفس و نفس ‌ ‌ او ترا بس تو کرده زو بس بس

سنگ در نخیر چون بدست آری ‌ ‌ آهو دشت را شکست آری

پس برین اعتقاد و این اخلاص ‌ ‌ از برای معاش و کسب خلاص

من بگویم ترا بعقل و بهوش ‌ ‌ که نه بندی ز پند من در گوش

اعتماد تو بر سگ و زنخیر ‌ ‌ بیش بینم که بر سمیع و بصیر

نور ایمانت را درین بنیاد ‌ ‌ آهنی و سگی بغارت داد

التمثیل فی قوم یونس الذین کوته

راه مردی حکیم پیش پسر ‌ ‌ داد چندین هزار بدرهٔ زر

پسرش چون بدید بذل پدر ‌ ‌ تر زبان شد بعیب عذل پدر

گفت بابا نصیب من زین کو — گفت ای پور در خزانهٔ هو
قسم تو بی وصی و بی انباز — من بآنم دادم او دهد بتو باز
اوست خود کارساز و مولی ما — او نه بس دین ما و دینی ما
او بیجز کارساز جانها نیست — نکند بر تو ظلم از انها نیست
هر یکی را عوض دهد هفتاد — گر دری بست بر تو در بگشاد

فی الحکمة و سبب رزق الرزاق

آن نه بینی که پیشتر ز وجود — که ترا کرد در رحم موجود
روزیت داد نه مه از خونی — کردگار حکیم بیچونی
در شکم مادرت همی پرورد — بعد نه ماه در وجود آورد
آن در رزقی چیست بر تو ببست — دو در بهترت بداد بدست
بعد از ان الف داد با پستان — روز و شب پیش تو دو چشمه روان
گفت کین هر دو آن همی آشام — گل هنیئا که نیست بر تو حرام
چون نمودت فطام بعد دو سال — شد دگرگون ترا همه احوال
داور رزق تو از دو دست دو پای — زین بگیر و ازان بر و هر جای
گر دو در بسته کرد بر تو رواست — عوض دو چهار در بر جاست

زین ستان زان بر و بپرور بے | اگر دعا لم همی طلب روزے
چون اجل ناگهان فرا آید | کار دنیا همه مجاز آید
بازماند دو دست و پای از کار | بدل چار بد بهت ناچار
در لحد هر چهار بسته شود | هشت جنت ترا بجسته شود
هشت در خلد بر تو بگشایند | حور و غلمان ترا بپیش آیند
تا بهر در چنانکه خواهی شاد | میروی ناوری ز دنیا یاد
ای جوانمرد نکته بشنو | وز عطای خدا مشو نومید
چون ترا داد معرفت یزدان | در درون دلت نهاد ایمان
خلعتی کان ترا ست همچو بهشت | نستانند بروز رستاخیز
گر ترا داشش و درم نبود | کوه ترا بوذر سیم کم نبود
او بفخر آردت نه بینی عار | او عزیزت کند نگوید خوار
آنچه داری تو دل بدو مسپار | آنچه او داد استوار آن دار
تو خزینه منی نه بینی باز | چون بدو دادی او دهد بتو باز
زر بآتش دهی عنب سوزد | زر صافی ترا بغیر وزن
بد کرا و سوخت نیک داد بتو | دولت از چرخ سر نهاد بتو

نفع آتش اگر مقیم ترست | آتش آرا ازو گریم ترست
تو ندانی نه نیک و نه بد را | خازن او به تر اگه تو خود را
یار مارست چون رمی زو درش | مار یارست چون وی ببرش
ای صدف جوی جوهر مالا | جامه و جان بنه بساحل لا
هست حق جزه نیست نگراید | زاد این راه نیستی زاید
تا تو در نیستی کله ننهی | روی را در بقا بره ننهی
چون شوی نیست سوی حق پوئی | تا بوی هست راه دق جوئی
گرت هست زمانه پست کند | احسن الخالقیت هست کند
خیز و بگذار قصه های محال | از سر نفس شوم و دغل و قعال

فی الهدایة

سبب هدیه آیات هدی او | نفس را مهتدی و هادی او
دره فرض و شرع و سنت خویش | منت حق شمر نه منت خویش
نور بخش یقین و تلقین است | هم جهانبان و هم جهان بین است
مهربان تر ز مادر و پدرست | مر ترا ابجد راه بهرست
چون پرستد تن گران او را | کی شناسد روان و جان او را

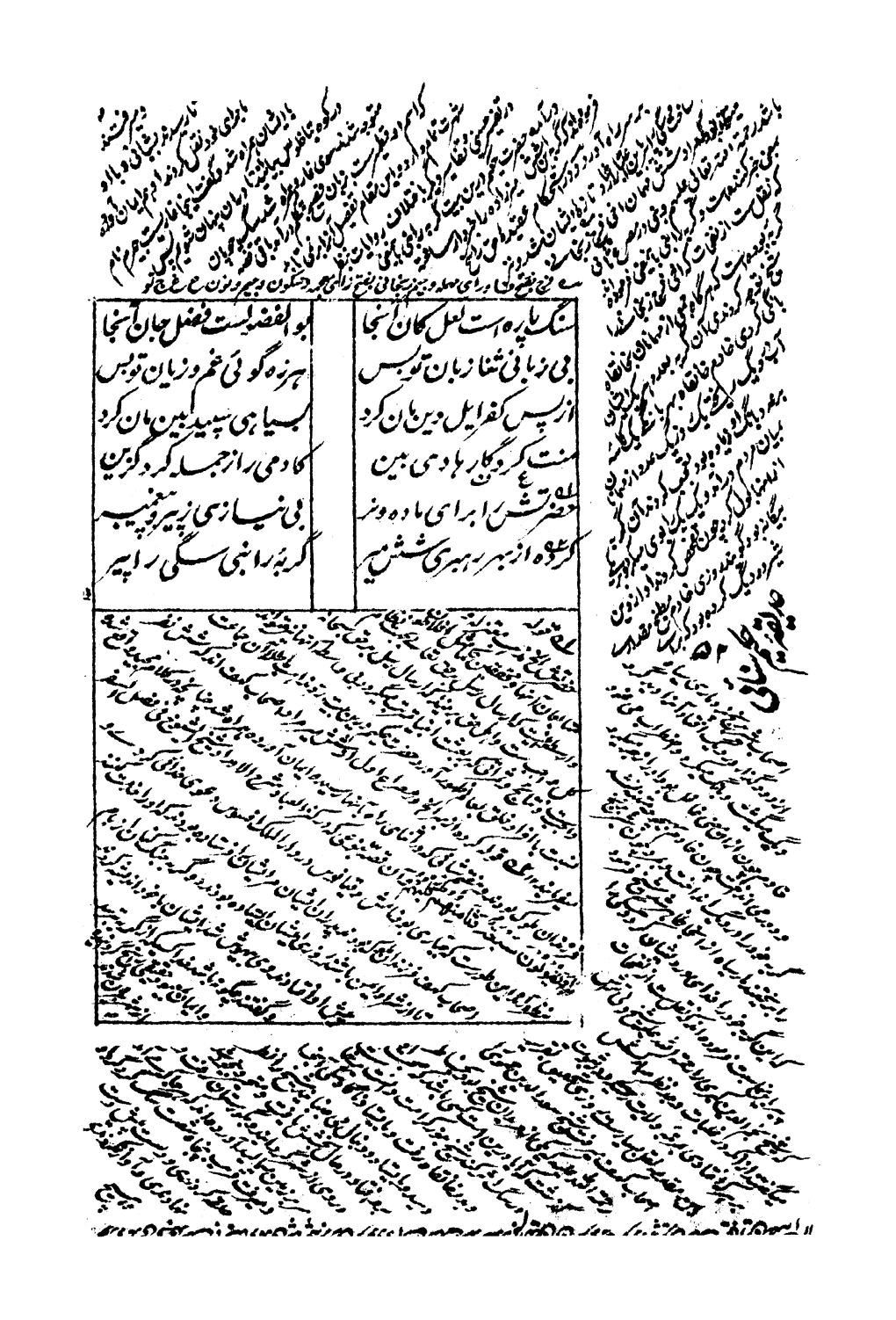

قوم آنرا که رخ بحق دارد — بت شمر هرچه داند و دارد
روی بتها نیافته ز حضرت حق — من نگویم که مردم ست الحق
سنگ به از کسی که روی بتافت — زانکه ناجسته سنگ سنگی نیافت
سنگ کهدانی ار چه فربه شد — نه ز تازی بکار ها به شد
خود ز رخسار تست صبح و شفق — در ره عشق پیش رهبر و حق
روز که بود که پرده در نباشد — شب که باشد که پرده گر نباشد
هر که آمد بدو فروغ آورد — خود نیامد که لطف او شب آورد
رهبرت لطف او تمام بود — چرخ ازان پس ترا غلام بود
هم ازو دان که جان بجود کند — کاب رهم ز آفتاب جود کند

ایضاً فی الهدایة

هر هدایت که داری ای درویش — هدیهٔ حق شمرده خویش
آل برمک وجود کس گشتند — با سخاوت چو همنفس گشتند
نام ایشان چو روح باقی ماند — ورچه گردون فنای ایشان خواند
قوم این روزگار گر چه خموشند — چون مگس شوخ چشم و دیده کشند
بسخن چون شکر همه نوشند — بسخا دل ربند و جان جوشند

چون تو از بود خویش کشتی نیست — گر دل به بند و در راه ایست
چون کمر بسته ایستادی تو — تاج بر فرق دل نهادی تو
تاج اقبال بر سر دل نه — پای او بار بر حور گل نه
گرچه غافل بر این عمل خندد — لیک عاقل چنین به پسندد
گر ترا باید که سست گردد دو — اولا پوستین بگازرده
پوستین باز کن که تا درشاه — پوستین در بسی ست اندر راه
بنخستین قدم که زد آدم — پوستینش درید گرگ ستم
نه چو قابیل تشنه شد بجفا — داد ها بیل پوستین بفنا
نه چو ادریس پوستین بفگند — در فردوس را ندید به بند
چون خلیل از ستاره و مه و خور — پوستینها درید بی غم خور
شب او همچو روز روشن شد — مار نمرود باغ و گلشن شد
سلیمان نگر که از سر درد — پوستین عمل بگازر داد
جن و انس و طیور و مور و ملخ — مور بن آب قلزم و سرشخ
روی او را همه رفیع شدند — امر او را همه مطیع شدند
ز آتش دل چو سوخت آب نهاد — خاک بر دوش باد چرخ نهاد

چون کلیم کریم غم پرورد | رخ بدین نهاد با غم و درد
پوستین را ز روی مزدوری | برکشید از تنها در بر کرد
گرد ده سال چاکری شعیب | تا کشاوند بر دلش در غیب
دست او همچو چشم بینا شد | تاج بر فرق آل سینا شد
روح چون دم ز بحر روحانی | زود پذیرفت لطف ربانی
پوستین را با ولین منزل | بفرستاد سوی گازر دل
دل چو او را فراخی داد | هم بخرد بیش پادشاهی داد
گشت بی او بقدرت ازلی | از ثنای خفی و لطف جلی
تن ابرص یعنی بی نانت او فرش | چشم اکمه از و چو پایه عرش
هر که او چون نه نام جوید و ننگ | از یکی خسم برادر و ده رنگ
سنگ با او چو مشک شد بویا | ز همه گرد ارمردگان گویا
گل دل را ز لطف جان سر کرد | دل گل را ز دست جانور کرد
چون دکانها بهم کرد قضا | دست تقدیر در نشیب فنا
ماند عالم پر از هوا و هوس | گشته بازار پر عوان و عسس
شحنه را بهر دفع ستم | بفرستاد اندرین عالم

حدیقه سنائی

پوستین خود ندانست ره دین | پس چه دادی بگاز ران زمین
چون شد از آسمان دل ظاهر | هم بجان مست و هم بتن طاهر
از فنا چون سوی بقا آمد | زینت و زیب این فنا آمد
هر که گشت از برای او خاموش | سخن او حیات باشد و هوش
گر بگوید ز جا ملے نبود | ور نگوید ز کاهلے نبود
دیدی ای خواجه سخن فربه | که ترا در دل از سخن قربه
در خموشی نه بوده لهو اندیشی | نگاه گفتن نبوده لغو پریشی
روز و شب را بسط انصاف | تسویت داده نه بهرج و گزاف
از درونش چو بوی جان یابند | بی زبانان همه زبان یابند
تو درین گفت من مدار شکے | باز کن دیده بر گمار یکے
در ره ش خوانده عاشقان بر جان | آیهٔ کُلُّ من علیها فان
آن سفیهان که در زد و طرارند | عقل را بهره زون دارند
لیک دو حرفست بی نوا هر دو | هو دو حرفست بی هوا هر دو
ذات او سوی عارف عالم | برتر از کیف و ما و از هل و لم
صنع او عدل حکمت ست و جلی | قهر او مکر عزت ست و خفی

پیکرِ آب و گل ز شوقش خور — لعبت چشم و دل ز رشکش کور
عقل آکوده از برای دیدار — ار فی گوی گشته موسی وار
چون[1] برون آمد از تجلی یک یک — گفت در گوش او که تبت الیک
صفت ذات او بعلم بدان — نام پاکش هزار و یک برخوان
وصف او در سیر علم نیکو نیست — هر چه در گوشت آید آن اوست
نقطه و خط و سطح بر حلقش — هست چون جسم و بعد شش جهتش
مبدع[2] آن سه از ورای مکان — خالق این سه از درون زمان
هیچ عاقل در و نداند عیب — او بداند درون عالم غیب
مطلع بر ضمائر و اسرار — نوز نا کرده بر دل تو گذار

فی التقدیس

کاف و نون نیست جز بشته ما — چیست کن سرعت نفوذ قضا
وهم و خاطر دلیل نیکو نیست — هر کجا وهم و خاطر است اوست
وهم و خاطر زآفریدهٔ اوست — آدم و عقل برگزیدهٔ اوست
زانکه اثبات رنگ و بر نیست — همچو اثبات ما در اعمی ست
داند اعمی که مادرے دارد — لیک چونی بوهم در نارد

[1] قوله تعالی فلما افاق قال سبحانک تبت الیک وانا اول المؤمنین
[2] قوله تعالی الله الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلهن

وهم او فارغ ست از چونی — زشت و نیکو درون و بیرونی
در چنین عالمی که رویش و — زشت ناشد تو او نکوی او تو
گر نکوئی بدو نکو نبود — ور بگوئی تو باشی او نبود
گر ندانی ز دین تهی باشی — ور بگوئی مشبهی باشی
چون برون از کجاوگی بودا — گوشهٔ خاطر تو کی شود او
راه جویان چو سوی او پویند — آنک آنک بهر زه میگویند
باز مردان چو فاخته در کوی — طوق در گردنند کوکوکوی
خواهی امید گیر و خواهی بیم — هیچ بر هرزه نا فرید حکیم
عالمست او بهر چه کرد و کند — تو ندانی بدانت در و کند
نه ز تسلیم نیست در علمش — تا بدانی حکیمی و حلمش
خلق را داده از حکیمی خویش — هر کرا بیش حاجت آلت بیش
همه را داده آلتی در خور — از پی جر نفع و دفع ضرر
در جهان آنچه رفت و آنچ آید — و آنچه هست آنچنان همی باید
تو مگو در میانه هیچ فضول — راندهٔ او بدیده کن تو قبول

التمثیل فی اصحاب الغفلة

ابلهی دید اشتری بچرا | گفت نقشت همه کژست چرا
گفت اشتر که اندرین پیکار | عیب نقاش میکنی هُش دار
در کجی من مکن بعیب نگاه | تو ز من راه راست رفتن خواه
نقش از مصلحت چنان آمد | کز کجی راستی گمان آمد
تو فضول از میان بیرون بر | گوش خر در خورست با سر خر
هست شایسته گر چپت آید خشم | طاق ابرو برای جفتی چشم
هرچه او کرد عیب بی نکند | با بد و نیک جز نکو نکند
چهره ساز از بهار نیرو شد | چشم خورشید بین ز ابرو شد
زشت و نیکو نبرد اهل خرد | سخت نیکست از و نیاید بد
آن نکو تر که هرچه از و بینی | گرچه زشت آن همه نکو بینی
جسم را قسم راحت آمد و رنج | روح را راحتست همچون گنج
لیک مار شکنج بر سر اوست | دست و پای خرد برابر اوست

التمثیل بعین الاحول

پسر احول از پدر پرسید | کای حدیث تو بسته را چه کلید
گفتی احول یکی دو بیند چون | من نه بینم از انچه هست فزون

کوه اگر پر زمار شد مشکوه | سنگ تریاک هست هم در کوه
ور ز کژدم بدل گمان داری | کفش و نعل از برای آن داری
درد در عالم ار فراوان ست | هر یکی را هزار درمان ست
در هم آویخت از پی تصویر | کرهٔ زمهریر و گوی اثیر
معتدل گشت چون بش گل را | سردی مغز گرمی دل را
جگر و دل ز معده و شش و پان | سوی تن آب و باد کرده روان
تا جسد را بواسطه جوهر نفس خون | جان دهد این بجنبش آن بسکون
ملک بست و ملک در عالم | زیر تخت فتور و تخت ظلم
کرد بخش این دو مایهٔ او صنع | چون بگستر دسایه را بر صنع
ملک از بهر لطف خان آورد | ملکوت از شرف روان آورد
تا درون و برون پذیرد قوت | تن روی الممالک جان روی الملکوت
سوی قونام زشت نام نکوست | هر چه محض عطاست هر چه از اوست
بداند و در وجود خود ناید | بخدائی بداد کی شاید
نوش دان هر چه زهر او باشد | لطف دان هر چه قهر او باشد
باشد از مادران ما پرما | هم حجامت نکو و هم حجامت

ایضاً التمثیل فی اصحاب الغفلة

آن نه بینی که طفل را دایه — گاه خردی بناولین پایه
گاه بندد ورا بگهواره — گاه بنهد بزیر سر هواره
گه دهد صعب و گاه بنوازد — گاه دورش کند بیندازد
گاه بوسد بمهر رخسارش — گاه بنوازد و کشد مارش
مرد بیگانه چون نگاه کند — خشم گیرد ز دایه آه کند
گوید پیش نیست مهربان دایه — بر او هست طفل کم مایه
توچه دانی که دایه به داند — شرط کار آنچنان همی ماند
بنده را نیز کردگار بشرط — میگزارد بجمله کار بشرط
آنچه باید همی دهد روزی — گاه حرمان و گاه پیروزی
گاه بر سر نهد ز گوهر تاج — گه بدانگی ورا کند محتاج
آنکه آرد جهان بکن فیکون — چون کند بر بساط عالم چون
آسمان کایزد آفریدش طاق — هیچ بنا فرید بر اطلاق
مرگ این را هلاک و آن را برگ — زهر این را غذا و آن را مرگ
چون ترا از درون دل بنگاشت — آینه نور پیش تو برداشت

تا ترا اکبر تیز خشم نکرد | تا ترا آشم تو بچشم نکرد
سنگ و شکست گلخنی و رهی | تو چو لعل از درون حقه بتی
سیم بهر هزینه دارد شاه | لعل بهر خزینه دارد شاه
سیم بداز نهاد و داز درون | لعل شاد از درون پر خون است
آینه همچو پشت روی سیاه | گر بدی کس نکردی اینچ نگاه
زاینه روی به بود خورشید | پشت ماهی سیاه و خواه سفید
پای طاؤس اگرچه پر بودی | بشب و روز جلوه گر بودی
کی تواند مکاشت در آدم | نقشبند قلم نگار قدم
آتش و باد و آب خاک و فلک | زبرش عقل و جان میانه ملک

فی صفة قدرته

نقشبند برون گلها اوست | نقش دان درون دلها اوست
مبدع هست و اینچه هست او | صانع دست و اینچه در دست او
ساخت دولابی از زبرجد ناب | کوزه سیمین ببست بر دولاب
کرد در راه ناجوانمردان | در هوا شمع و شمعدان گردان
صنع او را مقدم ست عدم | ذات او را مسلم ست قدم

عقل را کرده وسائل سوی	مایه را کرده قابل صوت
عقل را داده راه بسیاری	تو همی عقل را چه پنداری

فی تعظیم قدره و تمجید قضائه

اوست نیرنگ و مایه پرگار	نعمت شکر و شکر گوئی کار
کرده در شش ره معاش و معاد	فعل و قوت قرین کون و فساد
قدرتش کرده در جهان سخن	قوتے را بفعلے آلبستن
هرچه آید بفعل جایش را	هرچه در قوت ست رایش را
هر کو گشت از برای راه خموش	سخن او حیات باشد و نوش
چون تو گشتی خموش منطقیے	ور بگوئی لبان بطریقے
دلش از بند ملک برهاند	ملکوت جهانش بنماند
تا کند عقل از پی رازے	گرد میدان عرش پروازے
عرش چون فرش زیر پای آرد	چند باشد ولی همای آرد
خواجه این و آن سرای شود	بندهٔ مخلص خدای شود
مر ورا عقل روی بنماید	تنش از نور خود بیاراید
لطف حق سایه اش فگند بدل	پس بگوید که کیف ظل الظل

چون دل جان او بیابد لمس — روی بنمایدش جعلنا الشمس
پیش بنمایدش بحس زبون — فلک و طبع و رنگ بوقلمون
هر کرا توبه زین شراب دهند — بوی و رنگش همه بآب دهند
تا ازان نعره با بگوش نوی — وحده لا شریک له شنوی
پیش سودای رنگها پنرے — گر کند عیسی تو رنگرزے
هر چه خواهی ز رنگ برداری — در یکے خم زنی برون آری
بحقیقت شنو نه از سر جهل — نیست این نکته بابت نااهل
گیمن همه رنگهای پر نیرنگ — خم وحدت کشد همه یکرنگ
پس چو یکرنگ شد همه اوشد — رشته باریک شد چو یکتو شد
دل و جانش نهفته شد حق جوی — شد زبانش بحق انا الحق گوی
مرد باید که چون خلیل بود — تا ز حق ظل او ظلیل بود
زهره دارد زمانه گر بمیش — یک نفس برزند به تقلیش
موسیے را که خفته گونست — فرعونش هلاک فرعونست

فی الامثال والمواعظ والفقر سواد الوجه ذکر الامثال خیر المقال والدنیا دار الزوال وتغیر الامور والانتقال

باسیه باش چونت نگزیرد | که سیه هیچ رنگ نپذیرد
باسیه روی خوشدلی بهم‌ست | طرب انگیز سرخ روی کم‌ست
پیش آتشی که دلجویست | طالب سوخته سیه رویست
زنگی زشت با بلاجوئی | خوشدلی یافت از سیه روئی
طرب او نه از نکوئی اوست | خوشدلی او در مشکبوئی اوست
هست روشنتر از ضیای هلال | کشف حال هلال و کفش هلال
راز دل گر دهی نخواهی فاش | باسیه روی دو عالم باش
زانکه آسانرا که آرزو طلب‌ست | پرده در روز و پرده دار شب‌ست
زین هوسهای هرزه دست بکش | آرزو زهر دان و معده چو مار
اژدهای آرزو گرت بگزد | با تو این رنگها بسی نپزد
که بدین راه در بدی نیکی‌ست | آب حیوان درون تاریکی‌ست
دل ز رنگ سیه چه غم دارد | زانکه شب روز در شکم دارد
هرچه جز حق هر آنچه باطل‌ست | خبر طریق حقیقت دیو ست
زانکه مردان در این کهن خانه | نور گیرند بی دم و دانه
چون ببالغ خدای بگرایند | هرچه تلقین بود ببیذ ایزند

بیچون ذی منتهای را زاهمه است — مرجع روح پاک با کلمه است
ای که فرش زمان نوشتی — وی که از چار رونه گذشتی
بگذر از جان بعقل یکباری — تا بفرمان حق رسی باری
می نبینی ازان که شب بکری — روز چون عقل ابلهان عوری
من بگویم ترا سخن نه بلغز — لیکن از راه حق بنکته ورمز
تا زباطل به نگذری حق نیست — که ازین نیمه حق مطلق نیست
جز بی زاد راه عالم ره — زور لاخیر دان وزر لاشے
هست الا خیر زور زر داران — همچو لاشے عقل منکران

فی الفقر الی اللہ والاستغناء عمن سواہ

از من و از تو کارسازی را — بی نیازی بی نیازی را
بی نیازیش را چه کفر و چه دین — بی نیازیش را چه آن و چه این
بحقیقت بدانکه هست خدای — از پی حکم و حکمت بسزای
بی نیازی نیازجوی از تو — پاسداری سپاس گوی از تو
او ترا داعی و تو گرگ پسند — او ترا داعی و تو حاجتمند
گرگ و یوسف تپست فرد و بزرگ — ورنه زی او یکی ست یوسف و گرگ
لطف او را چه مانع و چه عون — قهر او را چه موسی و فرعون

چه عزیزی ز عقل و بیخ او را	چه بزرگی ز نفس چیخ او را
نفس و افلاک آفریدهٔ اوست	خنک آنکس که برگزیدهٔ اوست
چرخ و آنکس که چرخ گردانست	آسیاهست و آسیابانست
حکم فرمان و عقل فرمان گیر	نفس نقاش و طبع نقش پذیر
جنبش چرخ بی سکون زمین	هست چون مور و رو دم تنین
مور را اژدها فرو نبرد	گردش چرخ بیخبر گذرد
پیخبر وار در مشیمهٔ لا	کرده بر کار آسیای بلا
عمر تو دانه وار در دم او	سور او همنشین ماتم او
نزد دست آنکه از پی شوی و آب	کاسهٔ قدح چهار دار د پای
جز بفضلش بر او نبری	ور چه در طاعتش قوی نفسی
طاعت و معصیت ترا نگذاشت	ور نه زمی او بزنگ یکزنگست
کی بعقل و بدست و پای رسد	بنده خواهد که در خدای رسد
آنکه در خود بدست و پای رسد	کی تواند که در خدای رسد
چون تو در علم خود زبون باشی	عارف کردگار چون باشی

فی التضرع والخشوع

از تو زاری نکوست و ربدست — عور رز منور خانه شور بدست
زور بگذارد و گیرد زاری گیرد — تا زمین رق هوا بر آری گرد
زانکه داند خدای کز سر صدق — از تو زورست زور و زاری صدق
چون تو دعوی زور و زور داری — دیده را گو رو گوش کر داری
روی و زر نه سرخ و جامه رنگارنگ — تا مرا تو نگ جوی و صلح تو جنگ
بر در حق بگرد و زور مگرد — که بزاری شوی درین ره مرد
این نه از خام توخمتن باشد — که نیازی فروختن باشد
قدرتش را بچشم عجز ببین — خواجه آزاد کن مباش چنین
تا بخود قائمی بپوش و بخور — ور بهبود قائمی مدور و مدر
بی تو گل مسجدست و با تو کنشت — با تو دل دوزخست بی تو بهشت
هر چه هستی ای عزیز هست از وی — بود تو چون بهانه یا وه مگوی
بی تو خود کارها همه کرده است — با تو چون گرده نه پرورده است
تو تو ئی مهره و کمین بازان آمد — تو توئی کفر و دین ازان آمد
بنده باش و بی نصیبه و چیز — که فرشته نه گرسنه ست و نه سیر
از تو بیم و امید دولت راند — چون تو رفتی امید و بیم نماند

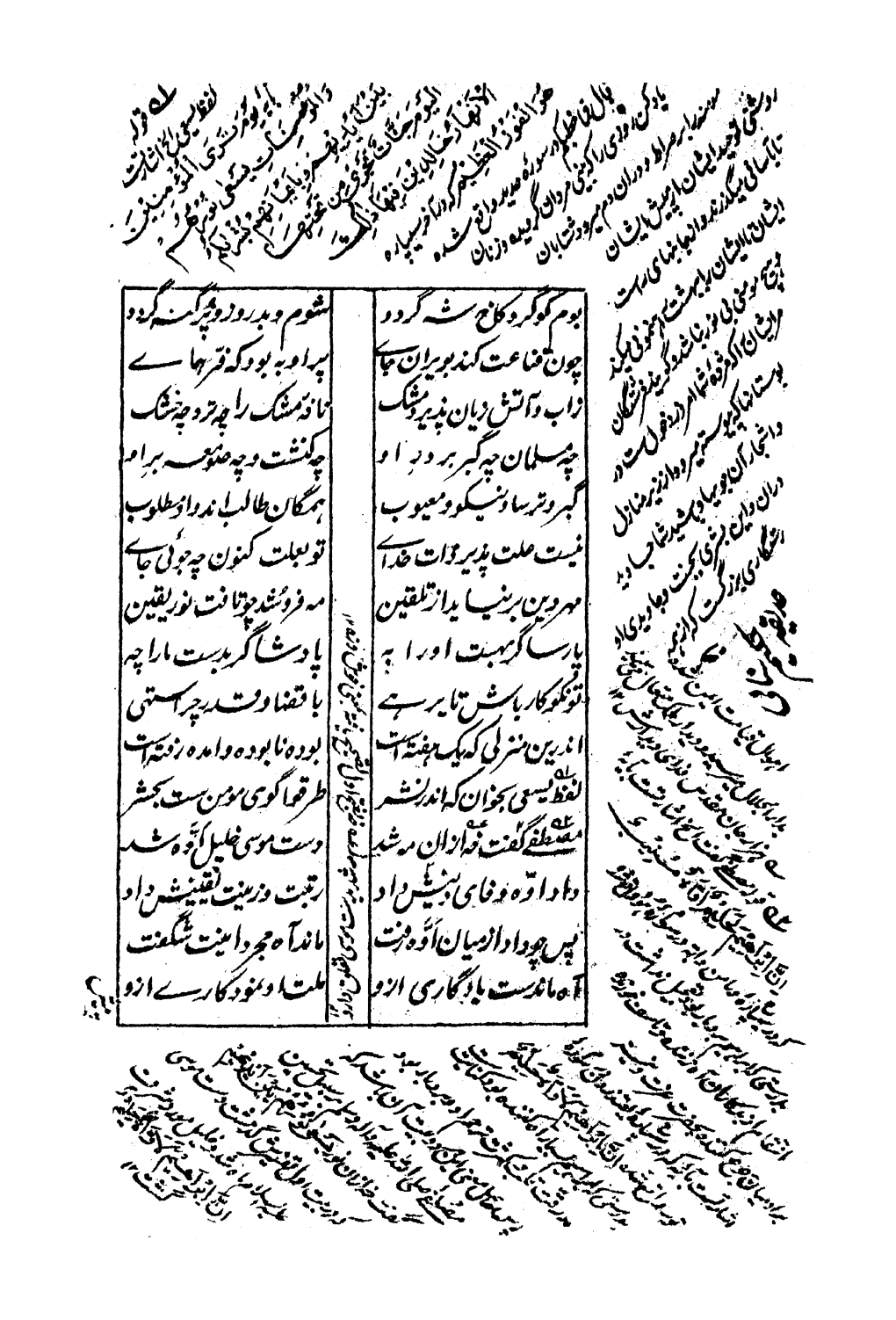

پیش تا صور در دهد آواز — خویشتن را بکش به تیغ نیاز
گر پذیرند کشتی آسوده — ورنه انکار بوده نابوده
بر در بی نیازی از که و مه — گر تو باشی وگرنه او را چه
چه وجودت بنزد او چه عدم — مثل تو بر درش نیاید کم
چون برون تاخت چشمه روشن — حاجتی نایدش بمقرعه زن
این همه طمطراق آب و گل ست — ورنه آنجا که محض جان و دل ست
چه کند طرقواء مشتی خس — طرقوا گوی نور خویشش بس
آن چراغ ترا بدست امید — خود بر آید بتا فتن خورشید
صرصر این شمع را بنشاند — جان او نیم عطسه بستاند
پس درین کوچه نیست راه شما — راه اگر هست هست آه شما
همه از راه بندگی دویدند — چون خزان سال و ماه رنجویدند
روز بهر خروس کی پاید — چون بود وقت خود برون آید
چون تو گه نیک باشی و گه بد — ترسست از خود بود امید بخود
پس چو شد روی عقل و شرع سپید — رو تو یکسان شناس بیم و امید

فی عدل الامیر و امن الرعایا

۱۷

گرد روزے عمر بگذرے — سوی جوئے زکو دکان نظرے
ہمہ مشغول گشتہ در بازی — کردہ ہر یک ہمے سر افرازی
ہر یکے از پے مصارعتے — مینمودے زخود مسارعتے
برکشیدہ برائے خط ادب — جامہ از سر برون بر سم عرب
چون عمر سوے کودکان نگرید — چشمتش پر دُرہ طرب بدرید
کودکان زو گریختند بتفت — جز کہ عبد اللہ زبیر نرفت
گفت عمر زپیش من بچہ فن — تو بنگیختی بگفت امن
چہ گریزم زپیشت ای مکرم — نہ تو بیداد گر نہ من مجرم
نزد آنکس کہ دید جوہر خود — چہ قبول و چہ رد چہ نیک و چہ بد
میر چون ہفت دین بداد بود — خلق را دل ز عدل شاد بود
ور بود رائے او سوے بیداد — ملک خود داد سر بسر بر باد
نیک باشی زدر دسر رستی — ور بدی جملہ عہد بشکستی
چون گرفتی ز عدل توشۂ خویش — مرکب تو بود دو منزل پیش
آنچنان شو بخیر آباد ش — کہ دگر یاد نامد از یاد ش

فی التسبیح والتہلیل

ذکر بر دوستان و کم سخنان

چه شماری بسان پیر زنان ... ذکر یار دوستان و کم سخنان

جور یار حکم او همه داد دوست ... عمر بی یاد او همه باد دست

آنکه گریان از دست خندان اوست ... دل که بی یاد اوست سندان اوست

شدی ایمن چو نام او بردی ... در طریقت قدم بپیش بردی

تو بیاد ش چو گل زبان کن تر ... تا دهانت کند چو گل پر زر

سیر جان کرد جان بجز ورا ... تشنه دل کرد عاشق خود را

یک زمان از درش مشو غائب ... تا بود عزم و رای تو صائب

کار نادان کوته اندیش ست ... یاد کرد کسی که در پیش ست

فی المرید الرشید و الشیخ المفید

تو ز پی از بایزید بسطامی ... از پی طاعت و نکو نامی

گرد نیکو سوالی و نیکی ست ... گفت پیرا بگو که ظالم کیست

پیروی مر ورا جواب بداد ... شربت وی هم از کتاب بداد

گفت ظالم کسی ست بد روزی ... که یکی لحظه در شمار و زی

کند از غافلی فراموشش ... نبود بنده حلقه در گوشش

گر فراموش کرد یش نفسی ... طالبی نیست خیره چون تو کسی

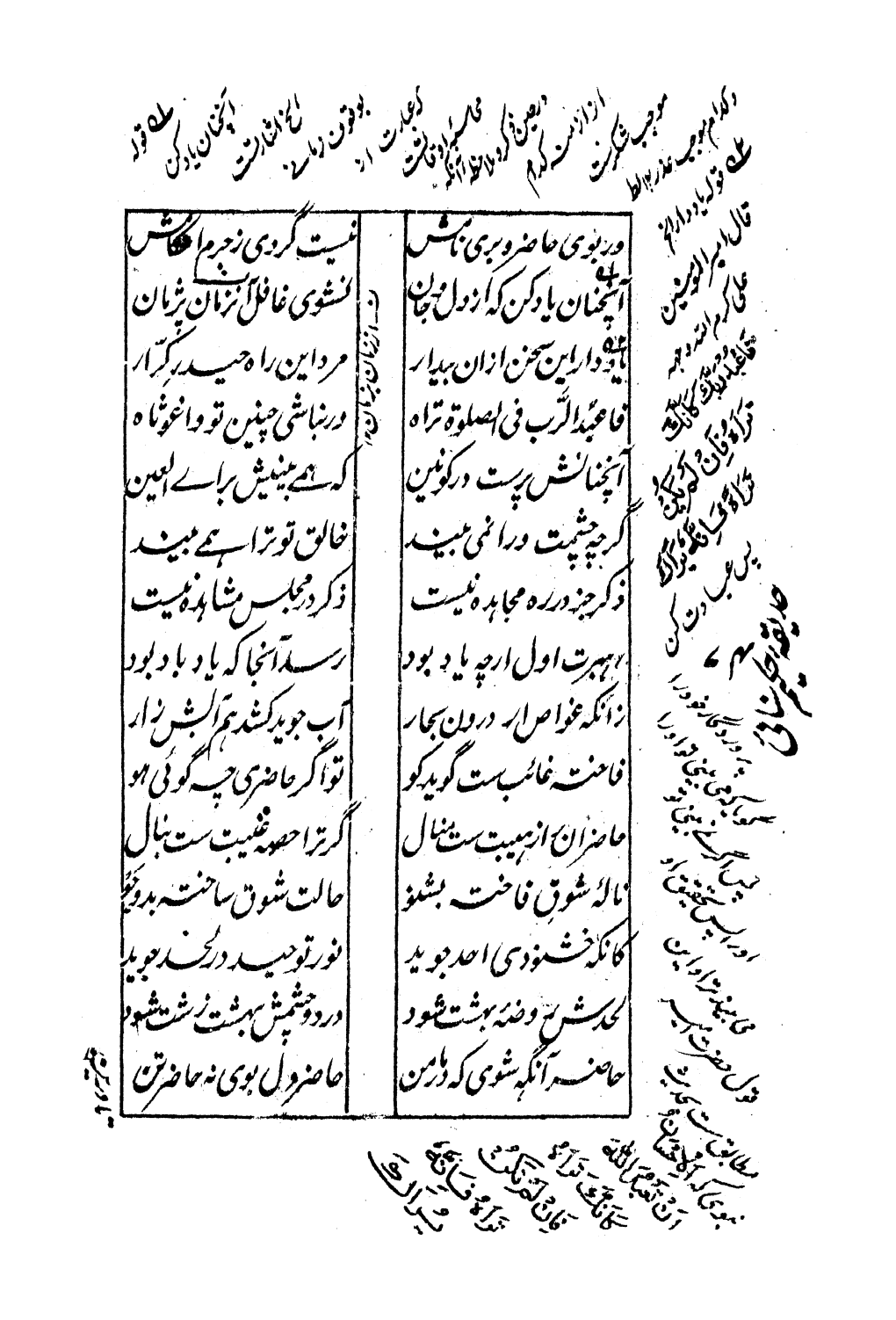

تا در زین خطه تگاپوئی | یا همه پشت یا همه روئی
چون از زین خطه بگذری و خطوت رفت | جان طالب عنان عشق گرفت
مردگی کفر و زندگی دین ست | هر چه گفتند مغز آن این ست
هر که شد لحظه ز خود خشنود | سالها بند شد بدوزخ و دود
کی بدین اصل و منصب انسی ست | جز کسی کش سر مسلمانی ست
عشق و آهنگ آنجهان کردن | شرط نبود حدیث جان کردن
آنکسانی که مرد این راه اند | از غم جان و دل نه آگاه اند
چون گذشتی ز عالم تنگ و یکی | چشمه زندگانی آنجا جوی

فی دار الغرور

اجل آمد بگلبد خانه راز | در دین بی اجل نگردد باز
تا بود این جهان نباشد آن | تا تو باشی نباشد یزدان
حقه سر بمهر دان جانت | مهره مهر نور ایمانت
سابقت نامه بمهر آورد | وز پی تو بخانمت ببرد
تا ز دور زمانه خواهی رست | توندانی که اندر انجا چیست
نامه خدای عزوجل | برنگیرد مگر کرد است اجل

صادقیہ چشتیائی

تا دم آدمی ز تو نرمد | صبح دینت ز شرق جان ندمد
سر دو گرم زمانه ناخورده | نرسی بر در سرا پرده
تو نداری خبر ز عالم غیب | باز نشناسی از هنرها عیب
حال آنجای صورتی نبود | چون دگر کار عادتی نبود
جان بحضرت رسد بیاساید | وانچه کژ تست راست بنماید
چون رسیدی بحضرت فرمان | پس از انجا روانه گردد جان
رخش دین آشنای راغ شود | مرغ وار از قفص بباغ شود
با حیات تو دین برون ناید | شب مرگ تو روز دین زاید
گفت مرد خرد درین معنی | که سخنهای اوست چون فتوی
خفته اند آدمی ز حرص و فلو | مرگ چون رخ نمود فا نتبهوا
خلق عالم همه بخواب درند | همه در عالم خراب درند
آن هوائی که پیش ازین باشد | رسم و عادت بود نه دین باشد
ورنه دینی کزین حیات بود | دین نباشد که قربات بود
دین و دولت در عدم مردست | کم زدن از برای کم شدنست
آنکه کم زد وجود عالم را | گو ببین مصطفی و آدم را

وانکه او طالبست افزون را | گو ببین بهادر او قارون را
این یکی پای در رکیب بماند | وان دگر خسته نهیب بماند
پای آنرا قدم عدم کرده | دست این را ندم قلم کرده
باد هیبت بعاد مقرونست | خاک لعنت سرای قارونست
چه زیان دارد ار زبیم گزند | نیکوئی را فدای شوی چو سپند
پیش مردان ره او رخ مفروز | خویشتن را تو چون سپند بسوز
خرد و دین سری داری | گر تو با حق سری داری
مرد گرد و نهاد خود نه تند | شیر صندوق خویش خود نشکند
ای ز خود سیر گشته جوع افست | وی دوتا از ندم رکوع افست
گر ز تن و جان خود بری گردی | گرد تنهائی نه سری گردی
ایچ منهای روی شهر افروز | چون نمودی برو سپند بسوز
آن جمال تو چیست مستی تو | وان سپند تو چیست هستی تو
لب چو بر آستان دین باشد | عیسی مریم آستین باشد
خویشتن را در ین طلب بگداز | در ره صدق جان و دل در باز
جهد کن تا ز نیست هست شوی | وز شراب خدای مست شوی

۷۶ خواجه عبد الله انصاری قدس سره
۷۷ حدیقه سنائی

باشد آنرا که دین کند دستش | گوی و چوگان دهر در دستش
چون ازین جرعه گشت جان تو مست | بر بلندی ز نیست گردی هست
هر که آزار کرد آنجا ست | حلقه در گوش و بند بر پا ست
لیکن آن بند به که مرکب بخت | لیکن آن حلقه به که حلقهٔ تخت
بند گو بر نهد تو تاج شمر | در پلاس است و هم در اوج شمر
زانکه هم محسن ست و هم مجمل | زانکه هم مکرمست و هم مفضل
چه کنی بهر بینوائے را | شادی دیگر بهائی را
شاد و ازو باش و زیرک از و بیش | تا بیابی رضا و تمکینش
زیرک آنست کو بش بردارد | شادی آنست کو بش نگذارد
نیکبخت آنکسی که بندهٔ اوست | در همه کارها پسندهٔ اوست
چون ازین شاخها شدی بی برگ | دست را در کمر دو می با مرگ
نشوی مرگ را اگر منکر | یابی از عالم حیات خبر
دست تو چون بشاخ مرگ رسید | پای تو کرد و کاخ برگ دوید
پای کز طارم بدی دور ست | نیست پای آن و باغ محمور ست

فی الشکر یعنی ست و نی نیرو

موضع کفر نیست جز در رنج — مرجع شکر نیست جز در گنج

شکر گوی از پی زیادت آ — عالم الغیب و الشهادت آ

چون شدی بر قضای وی صابر — خواند آنگاه مر ترا شاکر

آدمی جوی حق ز هے پوید — او نگوید که شکر حق گوید

اوست بی شکل و جسم هفت جهات — ایزد فرد و خالق جبّار

شکل و جسم و طبائع و تبدیل — آدمی راست سال و ماه عدیل

شکر شکر او که داند رفت — گو هر ذکر او که داند گفت

او ببخشد هم او ثواب دهد — او بگوید هم او جواب دهد

هر چه بستد ز نعمت و نازت — به ازان یا همان دهد بازت

گر همه مویها زبان گردد — هر یکے صد هزار جان گردد

تا میان شکر او فزون گویند — شکر توفیق شکر چون گویند

پس سپاس شکر نعمتش گویند — گر بگویند هم بدو گویند

تن و جان از پی قضا در سکر — دل ترنم کنان که یارب شکر

ورنه در راه دانش و تدبیر — از زن و مرد و از جوان و ز پیر

کور چشمان عالم هوس اند — در جهان چو مور و چون مگس اند

فی القهر واللطف

شاکر لطف و ترش و نیدار — شاکی قهر و غیر ترش کفار
بینی آنگه که گیرد ایزد خشم — آنچه در چشمه باید اندر چشم
قهر و لطفش که در جهان نبی ست — تهمت کبر و شبهت ثنویست
لطف و قهرش نشان منبر و دار — شکر و سکرش مقام مفخر و عار
لطف او رحمت ست جانها را — قهر او آتشی روانها را
لطف او بنده را سر ورد ست — قهر او مرد را عنود ست
لام لطفش چو روی بنماید — دال دولت دوال بربابد
قاف قهرش اگر بر آن تازد — قاف را همچو سیم بگدازد
عالم از قهر و لطف او ترسان — صالح و طالح از فرع یکسان
لطف او چون مفرح آمیزد — کفش صوفی بکشف برخیزد
باز قهرش چو آید اندر کار — کشف سر در کشد کشف کردار
قهر او نازنین گداز ده — لطف او بینوا نواز ده
کفر و دین پرور روان تو اوست — اختیار آفرین جان تو اوست
جان جانت ز لطف او زنده ست — که روانت بلطف پاینده ست

آرد از قهر و لطف سازنده ‌ ‌ ‌ زنده از مرده مرده از زنده

دانش او رهی رعایت کن ‌ ‌ ‌ بخشش او مهم کفایت کن

گشت قهرش چو آمد اندر جنگ ‌ ‌ ‌ باشهٔ ملک را به پشهٔ لنگ

باز چون اسپ لطف ازین کرد ‌ ‌ ‌ لقمهٔ کرم را ملخ چنین کرد

خود ازو نزد عقل و رای زرین ‌ ‌ ‌ کرم سیمین بود ملخ زرّین

در عطا چون بلای مبلغ دید ‌ ‌ ‌ با بلا در عطا همی خندید

قهر او چون بگسترا ندوام ‌ ‌ ‌ سگی آرد ز صورت بلعام

لطف او چون در آمد اندر کار ‌ ‌ ‌ سگ اصحاب کهف بُرد بغار

سحره از لطف گفت آن را خیر ‌ ‌ ‌ با غ از ذیل قهر کرد رها خیر

با خدای این نیک و بد بس نیست ‌ ‌ ‌ با که گویم که در جهان کس نیست

چه سوی ناکسان چه سوی کسان ‌ ‌ ‌ قهر و لطفش بهر که هست رسان

خسروان در ستایش کلمه باز ان ‌ ‌ ‌ گردنان بر در ش سر اندازان

پادشاهان چو خاک بر در او ‌ ‌ ‌ بر میده فراغنه از بر او

بیکی ترک غول نه بر ده ‌ ‌ ‌ صد هزاران علم نگون کرده

فرش مشتی گرسنه بنوشته ‌ ‌ ‌ چاکرش زان یکی دو ناگشته

(۱۱۲)

(۱۱۳)

هر که در ملک او منی کرده — از زره بر است تو سنی کرده
گر بگوید به مرده که برآی — مرده آید کفن کشان در پای
ور بگوید به زنده که بمیر — مرد در حال ور چه باشد میر
خلق مغرور نقص از افضالش — هیچ ترسان نبوده زاهمالش
گردنان را طعام زهرش بس — سرکشان را لگام قهرش بس
گردن گردنان شکسته به قهر — ضعفا را ز لطف داده دو بهر
سرعت عفوش از رهِ گفتار — بر گرفتست رسم استغفار
عفو او بر گنه سبق برده — سبقت رحمتی بکو خورده
تائب ذنب را بداده پناه — پاک کرده ز بار داش گناه
روح بخش ست و حور نه چو ما — پرده دارست پرده ور نه چو ما
او ترا حافظ و تو خود غافل — اینت بی عقل ظالم جاهل
خوی ما او نکو کند در ما — مهربان تر ز مادست او بر ما
آنچنان مهر کو کند پیوند — مادران را کجاست بر فرزند
ناکسان را به لطف خود کس کرد — شکر و صبری ز بندگان بس کرد
فضل او بیش چشم و دانش و داد — در حس بست و راه جان بکشاد

چون ترا کرد حلم او ساکن | از ربا بندگان شدی ایمن
رسته باشد همیشه در صحرا | مرد کوهی ز نکبت بنکبا
غیب او عیبها بدانسته | عفو او شستنش توانسته
علم او عیب ما بپوشیده | تو نگفته سر او نیوشیده
آدمی زاده ظلوم جهول | فضل حق را همی ندیفضول
خوب کار او و زشت کار شما | غیب دان او و عیب دار شما
این عنایت نگر تو از پس سیب | عالم غیب را بعالم عیب
گر نبودی ز وی عنایت پاک | کی شدستی تو جاودانه خاک
منزل عفو او بدشت گناه | لشکر لطف او پذیره آه
آه عارف چو پرده بر گیرد | دوزخ از بیم او سپر گیرد
عفو او را قبول بهر خطاست | کرمش را نزول بهر عطاست
تو جفا کرده او وفا با ما | او وفادار تر ز ما با ما
فضل او آوریدت اندر کار | ورنه بر خاک کی بدین بازار
هر که شد زیست باشد او رهست | هر که آمد ز پای گیرد دست
دستگیریست بیکسان را او | نه پسند دو پوا خسان را او

زانکه پاک ست پاک را خواهد | | عالم الغیب خاک را خواهد

فی اطلاعه علی ضمائر العباد

شرب یکیک ز خلق دانسته | داده وصف آن توانسته
اوست مر فطرت ترا ناظر | دانش او منزه از خاطر
او ز تو داند انچه در دل تست | زانکه او خالق دل و گل تست
چون تو دانی که او همی داند | خرطبع تو در گلت ماند
روی از آئین بد بگردانی | رای تو پرورد مسلمانی
چون بجلش عزو ز خواهی داشت | نار در دل نه نور خواهی داشت
چون بعلمش نگه نخواهی کرد | طبع حلم از و مدار ای مرد
علم او عقل را چراغ افروز | حلم او طبع را گزنده آموز
گر نه جلمش بدی همیشه پناه | بنده کی زهره داشتی بگناه
مصلحت بین خلق بیش از آنو | مطلع بر ضمیر پیش از ران
انچه در خاطر تو او داند | لفظ ناگفته کار میراند
شاوی آرست و غم گزار خدای | رازدان بست و راز دار خدای
اوشهاد از پی اولوالالباب | بیم و امید در نمایش خواب

اگر دوقائم برای نظم و قوام | تقاضی بر جسم در ارحام
گر دود از حس پای مور آگاه | مور و سنگ و شب و زمانه سیاه
سنگ در قعر آب اگر جنبید | در شب داج علمش آزاوید
در دل سنگ اگر بود کرمے | دارد آن کم ز ذرهٔ جرمے
صوت تسبیح و راز پنهانش | می بداند بعلم یزدانش
بهر او ره ترا زه آموزے | داده در سنگ کرم رارو زی
هیچ جانے بصبر از و نشکیفت | هیچ عقلش بزیرکی نفریفت
مطلع بر ضمائر ست مدام | تو بر اندیش و کار کشت تمام
بی زبانی بر پرسش باندانی ست | قوت جانت ز خوان بی نانیست
آنچه از بهر آدمی آراست | آرزو آنچنان نداند خواست
او کما بیش خلق دانسته | دیده و داد و نش توانسته
جاهی تو کرد در تقسیم مُعد | تا تو با یوم جنت کردی عهد

ناشر این نسخه بیل جزیره

قائل ۱ بس تو خونگ باش و مگوی | طالب ۱ بس تو لنگ باش و مپوی
زیر گردون ۲ عدل و علم مجوی | ساخته چار خصم ۲ بر یکجای
هر کرا نیست ۳ هست داند کرد | هست را نیست ۳ هم تواند کرد
هست با قهر و علم ۴ یزدانی | ناتوانی نکو و نادانی
ناتوانی ترا کند دانا | عاجزی ۴ مر ترا دهد بالا
غیب ۵ خود را که صورت تو نگاشت | تو ندانی که غیب نتوان داشت
او ترا بهتر از تو داند حال | تو چه گردی بگرد هرل و محال
تو مگو در دل که او گوید | تو مجو ۶ مر ورا که او جوید
گر گناهی ۷ همی کنی اکنون | آن گناه از دو حال نیست برون
گر ندانی که مر ۸ بداند حق | گویمت ۸ انیت کافر مطلق
ور بدانی که مر بداند و پس | میکنی انیت شوخ دیده و جنس
خود گرفتم کسیت ۹ محرم نیست | حق بداند حق از کسی کم نیست
عفو او گیرم ار بپوشاند | نه ز تو علمش آن همی داند
توبه کن زین شنیع ۱۰ کردارت | ورنه بینی بروز دیدارت
نفس خود را میان حالت خویش | غرقه در تلزم ۱۱ خجالت خویش

طالب ۱ بس تو لنگ باش و مپوی | قائل ۱ بس تو خونگ باش و مگوی
ساخته چار خصم ۲ بر یکجای | زیر گردون ۲ عدل و علم مجوی
هست را نیست ۳ هم تواند کرد | هر کرا نیست ۳ هست داند کرد
ناتوانی نکو و نادانی | هست با قهر و علم ۴ یزدانی
عاجزی ۴ مر ترا دهد بالا | ناتوانی ترا کند دانا
تو ندانی که غیب نتوان داشت | غیب ۵ خود را که صورت تو نگاشت
تو چه گردی بگرد هرل و محال | او ترا بهتر از تو داند حال
تو مجو ۶ مر ورا که او جوید | تو مگو در دل که او گوید
آن گناه از دو حال نیست برون | گر گناهی ۷ همی کنی اکنون
گویمت ۸ انیت کافر مطلق | گر ندانی که مر ۸ بداند حق
میکنی انیت شوخ دیده و جنس | ور بدانی که مر بداند و پس
حق بداند حق از کسی کم نیست | خود گرفتم کسیت ۹ محرم نیست
نه ز تو علمش آن همی داند | عفو او گیرم ار بپوشاند
ورنه بینی بروز دیدارت | توبه کن زین شنیع ۱۰ کردارت
غرقه در تلزم ۱۱ خجالت خویش | نفس خود را میان حالت خویش

فی کرمہ وانہ رازق الارزاق

جانور را چو خوان بہ پیش نہاد — خوردنی از خورندہ بیش نہاد

ہمہ را روح و روزی از وست — نیکبختی و نیکروزی از وست

روزی ہر یکے پدید آورد — در انبار خانہ مہر نکرد

کافر و مومن و شقی و سعید — ہمہ را روزی و حیات جدید

جاہ حاجت ہنوز شان در حلق — جیم جودش بداد روزی خلق

جز بنان نیست پرورش ما را — جز شکر نیست نانخورش ما را

او ز تو جیبہ بندگان نبخشد — نانخورش و نانوان ہمو بدہد

نان و جان تو در خزانہ ہوست — تو ندانی بگفتہ او را اوست

روزی تو اگر چنین باشد — اسپ کسب تو زیر زین باشد

تا ترا نزد او برد شتاب — ورنہ او را بر تو تو در خواب

نہ ترا گفت را رزق تو منم — عالم سرم و عالم عالمنم

جان بدادم و جوہ نان بدہم — ہر چہ خواہی تو در زمان بدہم

کار روزی چو روزدان بدوست — کہ رہ آور و روزی تست

با تو زانجا کہ لطف یزدانست — گر برون نان بدست تو جانست

ادارہ ادبیات و علوم انسانی
پژوہشگاہ علوم انسانی و مطالعات فرہنگی
پرتال جامع علوم انسانی

غم جان خور که آن نان خورده است — تا لب گور گرده بر گرده است
این گرو سخت دار و نان میخور — چون گرو رفت قوت جان میخور
جان بی نان بکس نداد خدای — زانکه از نان بماند جان برجای
آن زمانی که جان زتن برمید — بیقین دان که روزیت برسید
سفله دار و زبهر روزی بیم — سخره دیگ کرده کریم
سخره شیر صید خود تنها — چون شود سیر بازماند گرد رها
مرزنان راست کهنه تو برتو — مرد را روز نو و روزی نو
روزی تست بر علیم و قدیر — تو زمیر و وکیل خشم مگیر
روزیت از در خدای بود — نه ز دندان و حلق و نای بود
گر خدائی خدائیست بنج — خاصه آنرا که نیست لقمه و گنج
گر خدائی همه غم و هوس ست — گر رها کن ترا خدای بس ست
اعتماد تو در همه احوال — بر خدا به که بر خراس و جوال
ابر اگر نم نداد یک سالت — سخت مشوریده بینم احوالت

فی انه لا یحتاج الی التفسیر

زاسمانی گرد سر بروان نرفت — کشتک خویش خشک دید و نگفت

گاهی همان نوده همان کهن | رزق بر تست هر چه خواهی کن
علت رزق تو بجوب بر شت | گر نیدا بر فی و خنده کشت
بی سبب را زقی یقین دانم | همه از تست جانم و نانم
از هزاران هزار به یک تو | زانکه اندک نباشد اندک تو
شعلهٔ زو و صد هزار اختر | قطرهٔ زو و صد هزار اخضر
مرد نبود کسی که در غم خور | در یقین باشد از زنی کمتر
آن به نشنیده که بی نم ابر | مرغ روزی بیافت اندر کبر
گبر را گفت پس مسلمانی | زین هنر پیشه سخت نادانی
گر تو این مکرمت به نپذیرند | مرغکان دانه گرچه برگیرند
گفت گبرا مرا به نگزینند | آخر این رنج من همی بینند
زانکه او مکرمست و با احسان | نکند بخل با کرم یکسان
دست در باخت در رشش جعفر | داد ایزد بجای دستش پر
کار تو جز خدای نگشاید | بجز اگر زخلق میسج آید
دل بفضل و فضول خلق مبند | دل در و بند رستی از غم و ند
تا توانی جز او مجو یاری | خلق را هیچ در شمار مگیر

چون نداری بصر ز راه نیاز — در حجابی بسان مغز پیاز
تا بقای شماست شان شماست — الف آلای او و جان شماست
هر دو را در جهان عشق و طلب — پارسی آب دان و تازی آب
تا جدائی ز نور موسے تو — روز کوری چو مرغ عیسے تو
اول از بهر عشق در جویش — سر قدم کن چو کلک و میجویش
تا بدانجا رسی بجنبت دوست — که بدانی که مے نباید جست
نه پرسید کاهلے ز علے — چون شنید از زبان دلگسلے
که بگوای امید جان افروز — که شب تیره به بود یا روز
مرتضی گفت بشنو ای سائل — سوے او بار خود مشو مائل
عاشقان را درین ره جانسوز — تبش راز به که تابش روز
هر که دارد ز ره تبش در دل — در نماند پیاده در منزل
در جهانے که عشق گوید راز — نه تو مانی نه نیز عقل تو باز

فی المحبة والتجرید

عاشقان سوی حضرتش سرست — عقل در راستین جان بر دست
تا چو سویش براق دل راند — در رکابش همه براق شاند

جان و دل در رهش نثار کنند — خویشتن را از آن شمار کنند

پیش توحید او نه کهنه نو است — همه هیچند هیچ اوست که اوست

عقل و جان را بنزد او چه خطر — دل و دین هم گذر کنند گذر

پرده عاشقان رقیق ترست — نقش این پرده ها دقیق ترست

غالب عشق هست مغلوبش — خود ورا شرح داد مقلوبش

ابر چون از آفتاب دور شود — عالم عشق پر ز نور شود

ابر چون بر گیرد مظلمست و کدر — آب در جمله نافعست و مضر

اندک او حیات انسانست — باز بسیارش آفت جانست

بس موحد محب حضرت اوست — که محبت حجاب عزت اوست

بدنباشد محدث تلقین	بدچه باشد محب محنت بین
در محبت نگر تبا لیفش	که همان محنت ست تصحیفش
اشتی محب جمال حضرت غیب	تا بخوبی وصال طلعت غیب
تکشی شربت ملاقاتش	بچشی لذت مناجاتش
چون یکی دانی و یکے گوئی	بدو دو سه چهار چون پوئی
با الف بے وتے بود همراه	بے وتے بت شمر الف الله

دست و پائی همی زن اندر جوی — چون بدریا رسی ز جوی مگوی
چون رهی کرد فخر و عار ترا — ای حدث با قدم چه کار ترا
تو حدیثی نفس مزن ز قدم — ای ندانسته باز سر ز قدم
صد هزارت حجاب در راه است — همتت قاصرست و کوتاه است
دستبازیست قالت تو هنوز — پای در آبیست حالت تو هنوز
شو بدریای داد و دین یکدم — تن برهنه چو گندم و آدم
تا کند توبه تو جمله قبول — تا نگردی دگر نگردد فضول
تو هنوز از متابعی شیطان — توبه ناکرده کی بوی انسان
چون ترا بار داد بر درگاه — آرزو رو مخواه او را خواه
چون خدایت بدوستی بگزید — چشم شوخ تو دیدنی همه دید
بر نگیرد جهان عشق دوئی — چه حدیثی ست این منی و توئی
تو لئی تو چو رخت بر گیرد — رخت و تخت تو بخت بر گیرد
نیست در شرط اتحاد نکو — دعوی دوستی و پیش من و تو
بنده کی گردد آنکه باشد حر — کی توان کرد ظرف پر را پر
همه شو بر درش که در عالم — هر که او جز همه بود همه کم

۹۳

چون رسیدی ببوس و غمزه یار — میش نوشش شمار و خیری خار
از پی زنگ آینه دل حسد — لاست ناخن برای هستی بر
می سخنوانی تو از کتاب خدای — نیست اموات مرده بل احیای
مشورت از راه نا توانستن — همچو کشتی بهر دم آبستن
نیک و بد خوب و زشت یکسان گیر — هر چه دادت خدای در جان گیر
نه غرض آب چون ز رحمان دید — رحمت و لعن هر دو یکسان دید
انچه آورد شد از خدا نی سنگ — نیک و بد خواهست هر دو را یکرنگ
صورت آنکه هست بر در صبر — باد و بانی بدست باد و به ابر

فی التجرد و المجاهدة

هر که خواهد ولایت تجرید — و انکه جوید رعایت تقلید

از درونش نباید آسایش | وز برونش نشاید آرایش
آن ستایش که از نمایش اوست | ترک آرایش و ستایش اوست
بر درش گدای نان خواهد | باز عاشق غذای جان خواهد
در طریقت مجرد و چالاک | با دبر داده آب و آتش و خاک
زانکه در عرصهٔ معالم عصر | چه برش جاهلان چه عالم عصر
ای برادر برآ ز بر تجرید | جگر خود کباب دان نه شرید
سگ دون همت استخوان جوید | بچه شیر مغز جان جوید
عاشقان جان و دل فدی کردند | ذکر او روز و شب غذی کردند
مرد عالی همم سنجوید بند | سگ بود سگ بلقمه خرسند
کشف اگر بندگردد از تن | کشف را کفش ساز و بر سر زن
فضله کم گوی و عاجزی پیش آر | استخوان را تو بر سگان بگذار
تو بگیو هر گرفته رفعت | پس چرائی چو سگ تو دون همت
هر کرا عالیست همت او | هر دو عالم شدست لقمهٔ او
وانکه دون همت ست همچون سگ | هست چون سگ نه بهر نان در تگ
گر همی روح خواهی از تن فرد | لا چو دار ست گرد او برگرد

95

کی ز لاهوت خود بیابی بار | تات ناسوت برنشد بردار
زانکو عیسیت راسوِ لاهوت | هست در راه جمعهٔ صلبوت
نیست کن هرچه راه ورای بود | تات دل خانهٔ خدای بود
تا ترا بود با تو در ذات ست | کعبه با طاعتت خرابات ست
ور ز ذات تو بود تو دورست | بتکده از تو بیت معمورست
ای خرابات جوی پرآفات | پسر خر توئی و خر آبات
با تو بود بود تو خر دیر است | چشم عقلت از انجهان خیر است
نفس تست آنکه کفر دین آورد | لاجرم چشم رنگ بین آورد
بی تو خوش باتو هست بس ناخوش | بدر انداز گربه را از کش

در قدم کفرها و دینها نیست | در صفای صفت چنینها نیست

فی سلوک طریق الآخرة

این همه علم جسم مختصرست | علم رفتن براه حق دگرست
علم آن کش نظر ادق باشد | علم رفتن براه حق باشد
سوی آنکس که عقل و دین دارد | نان و گفتار کند بین دارد
چیست این راه رهنشان دلیل | آن نشان از کلیم پرس و خلیل

ملک ملکوت یافتن
کردن از نهمت

حدیقه حکیم سنائی ۹۶

بالفعل و اصل
بالقوة

ور ز من پرسی ای برادر هم | باز گویم صریح نے مبهم
روی سوی جهان حی کردن | عقبهٔ جاه زیر پی کردن
باه و حرمت ز دل رها کردن | پشت در خدمتش دوتا کردن
تنقیت کردن نفوس از بد | تقویت کردن وان بخیر و
چیست زاد چنین ره ای غافل | حق بدین بریدن از باطل
رفتن از منزل سنجکدشان | بر نشستن بصدر خامدشان
رفتن از فعل حق سوی فعلش | وز صفت زی مقام معرفتش
آنگه از معرفت بعالم راز | پس رسیدن بآستان نیاز
با نیاز آنگهی که گشتی یار | دل برآرد ز نفس تیره دمار
در درون تو نفس دل گردد | زان همه کرده ها خجل گردد
خان و مانش همه براندازد | در ره امتحانش بگدازد
در تن تو چو نفس تو بگداخت | دل بتدریج کار خویش بساخت
پس از و حق نیاز بستاند | چون نیازش نماند حق ماند
نه ز بیهوده گفت و نادانی | بایزید ار بگفت سبحانی
پس زبانی که راز مطلق گفت | راست جنبید گر انا الحق گفت

این بیت در اصطلاح دویز
منصوری بود نه گفتهٔ حق
نمود فعل او گفتهٔ حق
نمود بظاهر خلاف حق
نه بحر مجازیش نه آب حقیقی

چه کنی جست و جوی چون جانانه
آورد ان نوشش کن چو ایمان تو

تو ندانی بپارسی طلسے
چون بخوردی تو طعم بشناسی

من بیا موزمت که جام شراب
چون کنی نوش در سرای خراب

تا نخوردی مدارش ایچ حلال
چو بخوردی کلوخ بر لب مال

چون بخوردی دوا درد ابسد درد
گویم احسنت اینت مردی مرد

برد ارا ز مقام مستی پے
سر بها نجا بنه که خوردی مے

بیشتر زین خران بے افسار
همه میخوارگان دل مردار

می همی عقل و جان شان بخورد
زرهمی این و آن شان ببرد

اندرین مجمع جوانمردان
از سر بد دلی چنامردان

گر نگوئی تو صادقے باشی
ور بگوئی منافقے باشی

پیشتر چون روی که غایت نیست
بازپس چون جهی که پایت نیست

آنکه را جای نیست غمخوار است
وانکه را پای نیست بیچار است

نیستانے که بر درش هست اند
نه کمر بر درش کنون بستند

کز ازل پیش عشق بی زر و زور
خود کمر بسته زاده اند چو مور

جهد کن تا پیوه مرگ بشتابد
بوی جانت ز کوی او یابد

بالصبی بوده والشرق
تقصیر بوده والشرق
گردی دلبستن
وبطلب علیا غایت

در گذر زین سرای پر اوباش | کز بوی ورنه بر در او باش
کان کسانیکه بنده اند اورا | بخدائی بسنده اند اورا
کمر بندگی به بسته مدام | خواجه هفت بام همچو غلام

فی العالم والجاهل

به پسر شیخ کور کانی گفت | که ترا بهر کارهای نهفت
اندرین کوچه خانه باید | ور کلیدان بجیب بود شاید
سانپیرایه در ره تجرید | هم سراز شرع و هم سراز توحید
واندرین منزل عنا و ضرر | چون مسافر درآی و زود گذر
بر در بوستان الا الله | برکش و نیست کن قبا و کلاه
نیست شو تا هم او دهد بصواب | لمن الملک را بشرط جواب

فی التوکل والمناجات

در مناجات پیر شبلی گفت | چون برون آمد از حدیث نهفت
کز اگر دانکه نبودم دوری | بدهم در حدیث دستوری
لمن الملک گوید او بصواب | من دهم مرورا بصدق جواب
گویم امروز مملکت آنراست | که زدی و پریری آراست

بیوم و عد ملکت ای بهار چه — هست آنرا که بود وی مو پدید
تیغ قهر تو سپس فرزندان را — سر بود پس بسر دهد جان را
نوشش نان بهر سود سودرا — حسبه بر آفتاب چه بارد را
هر چه جز حق چو زان گزینی خشم — جبر نیابد نیاید اندر چشم
زانکه از حرف لاسبی بالله — کس نداند که چند باشد راه
راه تا باخودی هزاران سال — بروی روز و شب بمین و شمال
پس ترا آنجز دو چشم باز کنند — کار بر خویشتن دراز کنند
خویشتن بینی از خدا دورت کند — گر خود گشته بچوگان خراس
بیخود از بیخ آی اندر کار — یابی اندر دو دم بدین دربار
زین مسافت دوست عقل بعید — زان مسافت خدای داند چید

اینما فی التوکل

پی منه انفاق بر درگاه — بتوکل روند مردان راه
گر توکل ترا بر دست هست — چون ندارد برزقش دست هست
بیخ مسکون چو از طریق شمار — هست فرسنگ بست چار هزار
تو اگر واقعی بصرف و صروف — باش کن بیست چار حروف

الی آخره
در سوره آل عمران
در سپاره اول تقاله
الم و ق شوره ۱۲
ادات حصر
ربط دادن
تقدیم ترجمه

ساعت شب چو ضم کنی با روز — هم بود بست و چار آدم سوز
قاف قول شهادتین ترا — بی ریا و نفاق و کیف مرا
از همه عالمت برون آرد — نه بآلت بکاف و نون آرد
از ورای خرد درین ره و کو — ورد تو این بس که لا هو الا هو
کلمهٔ حق چو در شمار آمد — عدد حرف بست و چار آمد
نیمی از بحر جان دوازده بُرج — نیمی از چرخ دین دوازده برج
در جهان پُر ز دُرّ امید است — بر جهان پُر ز ماه و خورشید است
دُرّ دریای این جهانی نه — ماه و خورشید آسمانی نه
دُر دریای عالم جبروت — ماه و خورشید آسمان سکوت
بیم و امید را بجای بمان — چه کنی ننگ مالک و رضوان
نیست را مسجد و کنشت یکیست — سایه را دوزخ و بهشت یکیست
ای سکندر درین رهِ آفات — همچو خضر نبی درین ظلمات
زیر پای آر گوهر کانت — تا بدست آید آب حیوانت
با دل و جان بنا شدت یزدان — هر دو نبود ترا همین و همان
نفس را سال و ماه کوفته دار — مرده انگارش و بجا بگذار

۱۵ قوله ایزد پاک
الخ از گفتهای ان
در بحر مراد روح
جوانی ست و
در بیت ثانی نیز
مقصود از دول
۱۰۲

چون تو فارغ شدی ز نفس لئیم
برسیدی بجمله و ما زو نبسیم

پیش آنکس که عشق رهبر اوست
کفر و دین هر دو پرده در اوست

هستی دوست پیش دیده دوست
پرده بارگاه ادنی اوست

پس بکوی توکل آور رخت
بعد ازانت پذیره آید بخت

در توکل یکے سخن بشنو
تا نمانی بدست دیو گرو

اندر آموز شرط ره زرنی
کہ از و گشت خوار لاف زنی

فی توکل العجائز

حاتم انگہ کہ کرد عزم حرم
انگہ خوانی ورا سہے باسلم

کرد عزم حجاز و بیت حرام
سوی مغرب علیہ سلام

ماندہ بر جای یک گروہ عیال
بی قلیل و کثیر و بی اموال

در پس پردہ داشت انبازے
کہ ورا بود با خدا رازے

مر ورا فرد و ممتحن بگذاشت
بود و نابود او یکے پنداشت

زن بتنہا بخانہ در بگذاشت
نفقت ہیچ فی ورہ برداشت

بر توکل زیش ہمرہ بود
کہ ز رزاق خویش آگہ بود

جمع گشتند مردم ہر زن
شاد و خرم شدند جملہ تا بہ زن

حال او سر بسر بپرسیدند — چون ورا فرد و ممتحن دیدند
از ره پند و نصحت آموزی — جمله گفتند بهر دلسوزی
شوهرت چون برفت ای زعفات — هیچ بگذاشت مر ترا انفاقات
گفت بگذاشت راضیم بخدای — انچه رزق منست ماند بجای
باز گفتند رزق تو چندست — که دولت قانعست و خرسندست
گفت چندانکه عمر ماند ستم — رزق من کرد و جمله در دستم
آن یکی گفت می ندانی تو — او چه داند ز زندگانی تو
گفت روزی دهم همی داند — تا بود روح رزق نستاند
باز گفتند بی سبب ندهد — هرگز از بید بن رطب ندهد
نیست دنیا ترا بهیچ سبیل — نفرستدت ز آسمان زنبیل
گفت کای را تیان نان شده تیز — چند گوئید هر زه بر خیره
حاجت آنرا بود سوی زنبیل — کش نباشد زمین کشیر و قلیل
آسمان و زمین بجمله ورست — هر چه خود خواست کرد حکم اوراست
بر ساند چنانکه خود خواهد — گه بفزاید و گه کاهد
از توکل نفس تو چند زنی — مرد نامی ولیک کم زنی

چون ندیدی راه رو تو چون روان | رو بیا موزر رهروی زنان
کاهلی پیشه کردی ای تن زن | وای آن مرد کو کمست از زن
دل نگه دار و نفس دیست بدار | کین چو بازست و آن چو بوتیمار
تا بدانجا که ما و تو دانند | چون همه سوخت او و او ماند
عقل کاندر جهان چنو نرسد | بر سر در خود و بدو نرسد
گوش سر دوست گوش عشق یکیست | بهر دین این و آن ز بهر شکیست
بیشمار ار چه گوش سر شنود | گوش عشق از یکی خبر شنود
بر دو سوی سران دو گوش چو میم | چه کنی بیش ازین خرد ش و غریو
گود کی ره زند بچشم بپوش | تا به نهند سرت میان دو گوش

فی تعبیر الرؤیا

خلق تا در جهان اسیر بند | همه در کشتی اند و در خوابند
تا روان شان چه بیند اندر خواب | ز انچه پیش آید از ثواب و عقاب
کس چو با دیده خیره عنصر اران | میگذاریم خواب بیداران
خفته بیدار کردن آسانست | غافل و مرده هر دو یکسانست
بس کن از زجر و فال و از تعبیر | در گذر زین که گرد تقصیر

آتش تیز تاب خشم بود — چشمهٔ آب نور چشم بود
گریه در خواب مایهٔ شادی ست — بندگی از مذلت آزادی ست
نرد بازی بخواب یا شطرنج — سبب جنگ و غلبه باشد و رنج
آب در خواب و زیست حلال — گر بود پاک عذب و صاف و زلال
در بود تیر و عیش ناخوش دان — گرچه آبست عین آتش دان
خاک در خواب مایهٔ روزیست — بزرگر را دلیل بهروزیست
باد اگر گرم نیست سرد بود — هر دو گنجور رنج و درد بود
باد اگر هست معتدل در پوست — اندهِ دشمن ست و شادی دوست
چیز دادن بمرده اندر خواب — عدم مال باشد و اسباب
خنده اندوه باشد و اهوال — خامشی بستن دل اندر مال
شرب آب و زیادت عطشان — علم باشد که نیست سیری ازان
وانکه باشد برهنه اندر خواب — شد نصیحت بسان مست خراب
طبل در خواب از گرو وفاش — بوق در خواب مایهٔ پرخاش
بند و غل قوتِ بفصوح بود — باغ و میدان غذای روح بود
میوه در خواب رنج و زیست از شاه — لیک نه اندر زمان که اندر گاه

وقت ادراک چون فرا رسد | مرد هیزنده زو بناز رسد
دست خود چون دراز میبیند مرد | شود اندر سخا و رادی فرد
ور شود دستهای او کوتاه | کشد او بخل گرد خویش سیاه
دست باشد برادر و خواهر | آن چپ و دختر آن رهت بسپر
باشد انگشت همچو فرزندان | نسب مادر و پدر دندان
دختران اند سینه با پستان | چون شکم مال و نعمت پنهان
جگر و دل بخواب گنج بود | ساق و زانو عنا و رنج بود
مغز مال نهان و پهلو زن | پوست چون ستر و رگ شده بتن
هست فرزند آلت تولید | نیک و بد زشت و خوش شقی و سعید
دست شستن ز کار نومیدست | رقص کردن ز قاحت و شیدست
میز و بسط و آلت تغییل | همه بر خادمان کنند دلیل
و انکه بر بط زند بخواب اندر | زن کند بیشکی و تباب اندر
یا و گر کس مصارعت کردن | غلبت کردنست و آزردن
و انکه دارو خورد همی در خواب | رسته گردد ز درد و رنج و عذاب
طیب باشد و گونه اندر خواب | این یکی رحمت آن دگر همه تاب

راحت آن نوع را که در پی رنج است — محنت آن جنس را که بر گذرد

گر دخان رنج بیشتر باشد — راحتش کمتر از ضرر باشد

مرد بیمار و طبیب و جامهٔ نو — بد بود بد ز من نکو بشنو

رقص کردن بخواب در کشتی — بیم غرقست و مایهٔ زشتی

وانکه در بند حبس بسته بود — رقص کردن ورا خجسته بود

هر که بیند ز تن روان شده خون — نغمتی یابد از حلال برون

چون نه بیند جراحت این باشد — ور جراحت بود جزا این باشد

اندهی صعب یابد او کاری — بسته گردد بدست خونخواری

وان زنی کش ز فرج خون آید — کودک مرده زود برون آید

گوشت بیند بخواب در بیمار — که خورد رو تو زو طمع برد از

مستی و بیخودی ز شرب شراب — آنکه تا زیست بد بود در خواب

وانکه او پارسیست روزی دان — سرفرازی و نیکروزی دان

شیر در خواب رنج مال بود — روزی نیکو و حلال بود

فی زر غیر الا و فی والا تواب

جامه کهنه رنج و اندوه ست — جامهٔ نو ز دولت انبوه ست

بهترین جامه بود در بر تنگ — مر مرا اوستا چنین گفت

مرزنان راست جامه رنگین — اصل شادی و راحت و تزئین

جامه سرخ مایه شادیست — سال و مه بخت از و بیازادیست

جامه سبز هیبت ست رنگ سیاه — در بود زرد درد و محنت و آه

جامهای کبود اندوه ست — رنج بر دل فزونتر از کوه ست

طیلسان ورد اجمال بود — کیسه و صره اصل مال بود

تردبان اصل مایه سفرست — لیک زان مرد را همه خطرست

آسیا مردم امین باشد — آنکه در خانه به گزین باشد

دام باش و بخواب بستن کار — آینه زن بود نگه بخش دار

بستگی آیدت ز قفل پدید — چون گشایش که آیدت ز کلید

فی ذکر مایا الحمناء عین

مرد طباخ نعمت بسیار — همچو قصاب در تباهی کار

رنج و بیماریست مرد طبیب — خاصه آنرا که هست خوار و غریب

در زری آنکس که رنجها و بلا — همه بر دست او شود زیبا

مرد خفاف و نعلی و خراز — از مواریث آنکه دارد و راز

۱۰۹

مرد بزاز و زرگر و عطار | خوبی کار و نعمت بسیار
مرد خمار و مطرب و رادی | مایهٔ شادمانی و شادی
مرد بیطار و رایض کحال | چون دلیلند بر تباهی حال
هست در خواب دیدن صیاد | مایهٔ مکر و حیله بر مرصاد
مرد شمشیر گر دلیل عناست | همچنین تیر گر که تیر آراست
مرد سقا و گلگیر و حمال | هر سه آنرا دلیل دان بر مال

فی رؤیا البهائم

خر بود خادمی و گاهل | که بکار اندرون بود مشغول
اسپ زن باشد ای بدانش فرد | مرورا اسپ زن بود در خورد
استر آنرا که زن بود حامل | بد بود بچه نا یدش حاصل
اشتر آید ترا سفر در خواب | سفر سهمناک پر غم و تاب
گاو باشد دلیل سال فراخ | به بر یا دشا شود گستاخ

فی رؤیا السباع

شیر خصم مسلط و مغرور | که بود کارش از محابا دور
پیل شاهیست لیک با هیبت | هر کسی ترسناک از ان صولت

گوسپند آیدت غنیمت و مال | اقتضا زان کند فراخی سال
بزکسان دنی و بدگوهر | پُرخروش و بکار ها پُرشر
لیک با شد بهر سبیل مفید | نیست بر قول اوستاد مزید
آهو از خانهٔ زنان بگریز | بیشتر دارد ای بدانش پیر
دشمن آمد پلنگ بد کردار | که بود در معاملت غدار
ببر رام هم بدشمن انگارند | بکتاب اندرین چنین آرند
خرس خصمیست پُرخیانت و مکر | که ز دیدنش کس نیابد مژه
یور و کفتار و گرگ بارو باه | دشمنانند هر یکی بدخواه
ور چه روباه حیله گر باشد | مرده بینی ورا بتر باشد
مار شهر که عدوی کینه درست | ور کند قصد تو ترا بترست
گرد دم و مخنده و دد گر حشرات | همه هستند یک بیک آفات
سگ بخواب اندرون غوان باشد | گرچه بیدار پاسبان باشد

فی رؤیا الانبیاء و الملوک

دیدن آفتاب را در خواب | بادشه گفت اندازهر باب
ماه مانند رای زن باشد | دگری گفت نی که زن باشد

جرم مریخ یا حسل در خواب — صاحب محنت اندوز رنج و عذاب
تیر مانند دبیر آمد — مشتری خازن و وزیر آمد
زهره خود بهست مایه عیش — مایه عیش و کام و آرامش
وان دگر کوکبان برادر دان — گاه تعبیر شان برادر خوان
همچو یعقوب کین طریق نهاد — راز این علم بر پسر بگشاد
مهر و ماهش پدر بدان مادر — کوکبان چون برادران زخور
کس چو ما دید خیره غمخواران — میگذاریم خواب بیداران
خفته بیدار کردن آسانست — غافل و مرده هر دو یکسانست
بس کن از زجر و فال و از تعبیر — ور گذر زین که گردهٔ تقدیر

فی تناقض الدارین

علت روز و شب چه رست ز زمین — چون گذشتی نه آنت ماند و نه این
ای دو بر زعم تو مراد و مرید — دوئی از عقل دان نه از توحید
در چنین حضرت از زمن شنوی — چون همه شد یکی مجوی دوئی
که بدین درگه ار چه پر شورست — زان ز رنج چو زال بی زورست
در دوئی دان مشقت و تمییز — در یکی یکیست رستم و میز

ز مصاف صفا و ساحت دل — بر فراز روان و نارک گل
تیغ تا نفگنی بسر نشوی — تا بنهی کلاه سر نشوی
تا دلت بنده کلاه بود — فعل تو سال و مه گناه بود
چون شدی فارغ از کلاه و کمر — بر سر آن زمانه گشتی سر
سر گل را کلاه پنهان بود — با چنین سر گلا گناه بود
ترک ترکیب رخش توفیق ست — نفی ترتیب محض تحقیق ست
مردن دل هلاک جان باشد — مردن جان مرا امان باشد
صدر صدر پادشاه سخن — فارغ آمد ز سوز و ناخن
اندرین ره بهیچ رویی مایست — نیست گردون ز زیت گشتن نیست
گر مرو گرچه فی الشل تنهاست — نیست یک تن که عالمی برپاست
چون تو بر خاستی ز نقل و ز عقل — اینجهانت بدانجهان شد نقل
هر سری کز تو رست هم دردم — سر بزن چون چراغ و شمع و قلم
زانکه هر سر که دیدنی باشد — در طریقت بریدنی باشد
بی سری مر ترا سزاوار است — درج پر دُر ز بیسریست انار
بی سری پیش گیر دانان اوست — زانکه پیوسته سر کله دلست

تو بزیر کلاه عشق داری — لاجرم چهر نارنگداری
آدمی را ز جاه بهتر چاه — کل فضولی شود چو یافت کلاه
جاه یوسف ز چاه پیدا شد — نفس دانا ز عقل گویا شد
ز انکه در بارگاه ربانی — من بگویم اگر نمیدانی
آن نکوتر که اندرین معراج — دست بر سر کنی بنای تاج
کز پی غیب مرد ره پوید — وز پی عیب کل کله جوید
چون سلیمان کمال ره داری — همچو یوسف جمال چه داری
تا نشد نقش صورتت چاهی — نشود نقش سترت اللهی
با کلاهت اگر زیان باشد — قلب او خود هلاک جان باشد
در طریقت سر و کلاه مدار — ورنه داری چو شمع دل پر نار
گر همی یوسفیت باید و جاه — پیش فق باش گو نه بال چو چاه
سر که آن بنده کلاه بود — همچو شیرین اسیر چاه بود
در کله بایدت همی ناچار — همچو شمع آن کلاه از آتش دار
کانکه در عشق شمع ره باشد — همچو شمع آتشین کله باشد
ای ز صورت چنانکه جان از جسم — دل ز وحدت چنانکه مرد از اسم

کوشش از تن کشش ز جان خیزد | جستن از ترک این و آن خیزد
تا ابد[1] با قدم حدث طفلست | وانکه صافی برون ازین ثفلست
تا زمین جای آدمی زایست | خیمهٔ روزگار بر پایست
این زمین میهمانسرائی دان | آدمی را چو کدخدائی دان

فی الایثار و العطیة

هر چه داری برای حق بگذار | گر گدایان ظریف ترا ایثار
جان و دل بذل کن گزاف و بگل | بهتر از جود هاست جهد مقل
سید[2] دو سرا ز ال عبا | یافت تشریف سورهٔ هل اتی
زان سه قرص معین بمقدار | یافت درویش حق چنین بازار
خیره و بگذار دینی و دون را | تا بیابی خدای بیچون را
یک درم صدقه از کف درویش | از هزار تو انگر آمد بیش
زانکه در ریش اول ثیست | از دل ریش صدقه آن بیست
به تو انگر تو آن نگر که دلش | هست تاریک تیره همچو گلش
گل در ریش صفوت ازلیست | دل اکسیمیا می لم یزلیست
بشنو تا چه گفت فضل آکه | با که گویم که نیست یک همراه

[1] ابد
[2] سید

۱۱۵

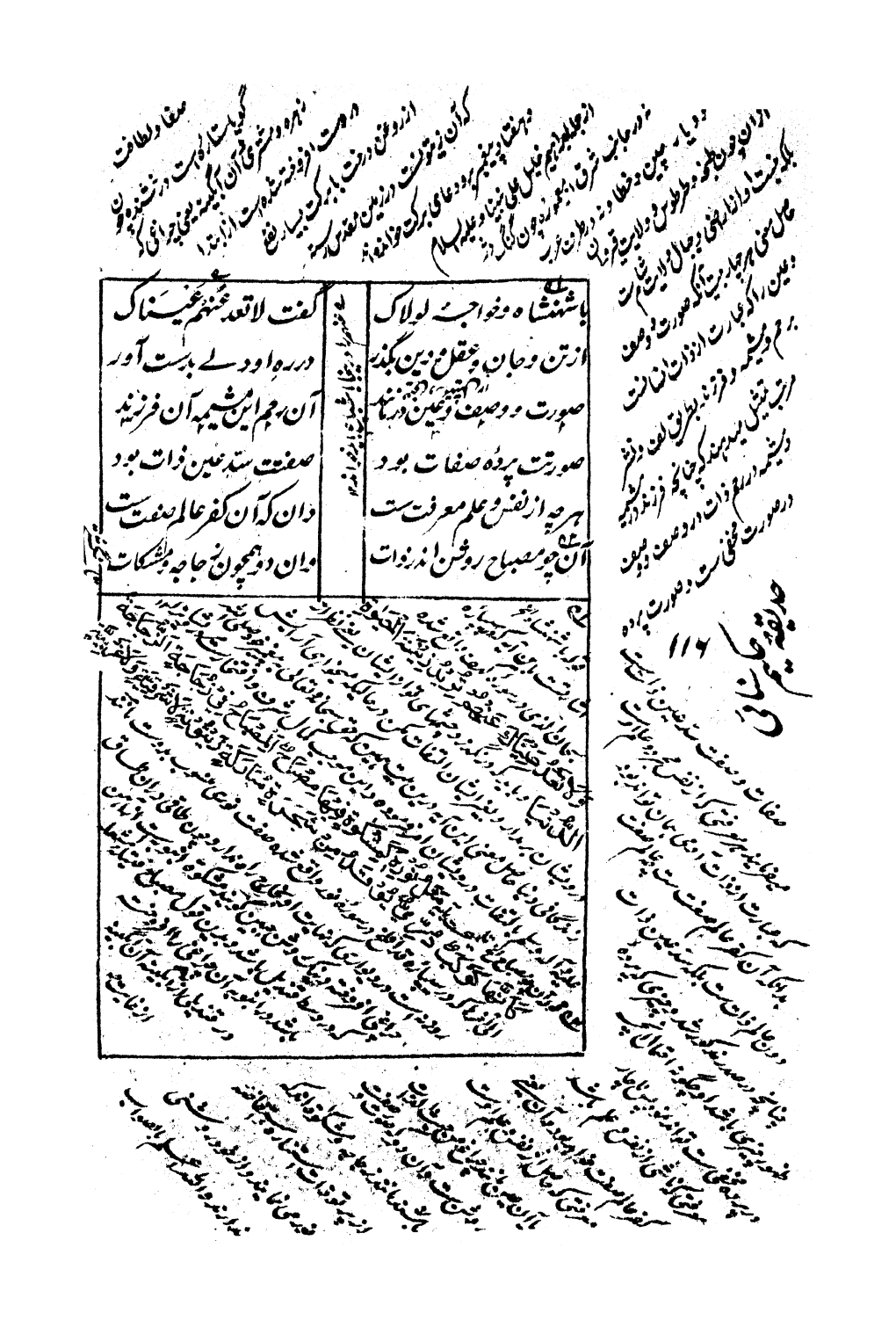

تا نگشتی دران گذر کہ تنگ | با دو روحی ولبث یکرنگ
تا بود نسل آدمی بر جای | ہست آراستہ ورا دو سرای
این سرای از برای رنج و نیاز | وان سرای از برای نعمت و ناز
تا درین خاکدان نہ بینند رنج | نرسند زان سرای بر سر گنج
آدمی چون نہاد سر در خواب | خیمہ او شود گسستہ طناب
از تو پرسم کہ علم حکمت و شرع | وارث آئی ہمے بأصل و بفرع
وین ز صورت ہمیشہ بگریزد | تا ز بد مرد را بپرہیزد
یک جوابم بدہ ز روی صواب | گر نہ مردہ بائد در خواب
چون ترا بر نہاد خود نفس ست | از تو او مر ترا عوض نہ بس ست

فی قصۃ قیس بن عاصم

آنزمان کز خدای نزد رسول | حکم من ذا الذی نمود نزول
ہر کسی قدر آنکہ دست رسید | پیش مہتر کشید و سر نکشید
گوہر و زر ستور و بندہ و مال | ہر چہ در وسع بود شان ز حال
قیس عاصم ضعیف حالے بود | کز نکردے طلب ز دنیا سود
رفت در خانہ با عیال بگفت | از انکہ بشنید ہیچ یک نہفت

گاه چنین آیت آمدست امروز — خیز و مارا در انتظار مسوز

انچه در خانه حاصل ست بیار — تا کنم پیش سید آن ایثار

گفت نه زین چیز نیست در خانه — تو نه زین سرای بیگانه

گفت آخر بجوی آن مقدار — هر چه یابی سبک بنزد من آر

رفت و خانه بجست بسیارے — تا بر آید مراد اگر کارے

یافت در خانه صاعی از جزما — و قلیل و خشک گشته نا بنوا

پیش قیس آورید زن دسحال — گفت زین بیش نیست مارا مال

قیس خرما بایستین در کرد — شاد مانه بر رسول آورد

چون درون رفت قیس در مسجد — نز سر هزل بلکه از سر جد

گفت یا وی مناف فقے که بیار — تا چه آورده سبک پیش آر

گوهرست این متاع یا زر و سیم — پیش مهتر همیکنی تسلیم

زان سخن قیس گشت و در خجل — بسنگر تا چه آمدش حاصل

رفت و در گوشه بغم بنشست — بر نهاده ز شرم دست بدست

آمد از سدره جبرئیل امین — گفت کای سید زمان و زمین

مر تو را اندر انتظار مدار — و انچه آورده است خوار مدار

مصطفی را ز حال کرد آگاه | یَمُرُّونَ کَالْبَرْقِ اَلْمَطْوِ عَیْنِ ناگاه
ملکوت آمده بنظارند | مرورا انتظار چون دارند
زلزله است اوفتاده در ملکوت | نیست جای قرار و جای سکوت
حق تعالی چنین همی گوید | دل اورا بلطف می جوید
کای سرافرازی گزیده رسول | اینقدر رنود کن قیس قبول
که بتر دمن این دقلل بعیان | بهتر از زر و گوهر گران
زو بپذیر قسم این متاع قلیل | زانکه دستش رسید نیست بخیل
از همه چیزها بگزیده | هست جهد المقل پسندیده
قیس را زان سبب برآمد کام | زان منافق بفعل بد گفتار
گشت رسوا منافق اندر حال | قیس را کار گشت ازان بکمال
تا بدانی که هر که پیش آمد | هم برآنسان که بود پیش آمد
با خدای آنکه او دو دل باشد | از همه فعل خود خجل باشد
راستی بهتر از همه کاری | خوانده باشی تو اینقدر باری

فی الاتحاد والموتة

در جهان یک زبان چو سود نمیست | هیچ حبل ابد چو بود تو نیست

ز آیه در آخر سیاه در حاشیه
رسوده قبه مرقوم شده
الذین یلمزون فی الصدقات
المطوع عین مبت
الصدقات فی الذین
لا یجدون الا جهدهم فیسخرون منهم
جهدهم فیسخرون منهم
عفا الله عنک لم اذنت لهم
ترکی بیک بیرون بیک یوز
موذنلرک صدقات نافله
دعیب ایلیوب سخریه ایلدکلرین
سخریه بیورمیوب مکافات
اولدقلرین بیان بیورمشدر

مظهر النور ذو المنن باشد | بطل الزور جان وتن باشد
عیب خواهی خودی زره بردار | عیب ابا سرای غیب چه کار
تو پر از عیب و قصد عالم غیب | نتوان کرد خاصه با شک و ریب
برنخیزد بدست بیخردیت | از دو پای نهاد بند خودیت
بود تو چون ترا حجاب آمد | عقل تو با تو در عقاب آمد
گفت بگذار و نفس کن پدرود | ورنه بر ساز زین دو چشم دو رود
روز و شب در فراق عقل بنال | بیش با عقل خود بدی مگذار
عقل را زین عقیله باز رهان | بعد ازان گشت بر تو کار آسان
بینی آنگه که یابی از دل قوت | ملک را از دریچهٔ ملکوت
چند گوئی رسیدگی چه بود | در ره دین گزیدگی چه بود
بند بر خود نهی گزیده شوی | پای بر سر نهی رسیده شوی
تا گزنده بوی گزیده نه | تا رسنده بوی رسیده نه
آدمی کے بود گزنده چو تو | دیو و دد کے بود درنده چو تو
غافلی سال و ماه مغروری | دد و دیوی وز آدمی دوری
سال و مه کینه جوی همچو پلنگ | خلق عالم ز طبع تو در تنگ

بر سر شاهراه هیچ کسی ‌ ترسی در خود و در و برسی

آ[illegible] تیغی کرد و گوئی از صوفی ‌ عشق ورای قریشی و کوفی

صوفی و عشق و در حدیث هنوز ‌ سلب ایجاب و لا یجوز و یجوز

صوفیان دستها برآورده ‌ که علی را بلا بدل کرده

خاک پاشان جملهٔ آنش ‌ ره نشینان حجرهٔ قدسش

همه بدر ایتان پردهٔ رشک ‌ غرقه از پای تا بسر در اشک

همه از زانیان حلم شده ‌ همه زندانیان علم شده

خوشتن را فرو نه از گردن ‌ تا شوی نازنین هر بر زن

دیدهٔ پاک پاک دین بیند ‌ دیده چون پاک شد چنین بیند

خاکسار ند با دسار انش ‌ تا جدار ند تا جدار انش

از سر این دلق هفت رنگ آر ‌ جامه یک رنگ از عیسی وار

تا چو عیسی بر آب راه کنی ‌ همره از آفتاب و ماه کنی

همگی خود ز خویشتن کم کن ‌ وانکه آندم حدیث آدم کن

تا بود نفس ذره با تو ‌ ترسی هیچگونه آنجا تو

نفس را آن هوا نساز و هیچ ‌ خیز و بی نفس راه را بسپیچ

۱۲۱

عاشقانه

دوستی آمد و آیتی چند بخوانید و بیان کرد
عشق ورای قریشی و کوفی قریشی و کوفی را
کفایت از امام شافعی و ابوحنیفه رضی
عنه که ایشان مطلبی از دو مذهب فرمودند
ناس که مذکور شد یا مطلق همان
و کوفی میفرمایند رای قریشی و کوفی
با عشق چه کار دارد رای قریشی و کوفی را

نقل و حدیث و اجتماع و قیاس ره

اجتهاد و رای را کار با عبارت از قیاس شاید

ایمی سلیل را در کار است از عشق قیاسی نیست

میتوانند بود که عبارت از قیاس شاید

و کوفی نبوده اند و گویا اگر تخصیص داده شود

میتوانند بود که این ائمه از خصوص و عام

قریشی و کوفی نمانند نصوص را عام

بالصواب

مَنْ اَمِنَ بِطَاعَتِهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا

رو به پیری و بهی را گفت — کای تو با عقل و رای و دانش جفت
چابکی کن دو صد درم بستان — نامهٔ ما بدین سگان برسان
گفت اجرت فزون ز در دسر است — لیک کاری عظیم با خطر است
زین زیان چونکه جان من فرسود — درمت آنگهم چه دارد سود
ایمنی از قضات اے الله — هست نزد یک عقل عین گناه
ایمنی کرد هر دو را بدنام — آن عمر از پی و آن دگر بلعام

مَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا وَجَدَ مَلَكًا لَا يَبْلَى

بود پیری به بصره در زاهد — که نبود آنزمان چنو عابد
گفت هر بامداد برخیزم — تا ازین نفس شوم بگریزم
نفس گوید مرا که هان ای پیر — چه خوری بامداد کن تدبیر
باز گویم مرا که تا چه خورم — منش گویم که مرگ و در گذرم
گوید آنگاه نفس من بامن — که چه پوشم بگویمش که کفن
بعد ازان مر مرا سوال کند — آرزوهای بس محال کند
که کجا رفت خواهی ای دل کور — منش گویم خموش تا لب گور

تا مگر بر خلاف نفس نفس | بتوانم زدن دریغ عسس
بیخ بیخ آنکس که نفس را دارد | خوار و در پیش خویش نگذارد

فی زهد الزاهد

زاهدی از میان قوم خیاست | بر سر کوه رفت و چون معه ساخت
روزے از اتفاق دامانے | عالمے پر خرد تواناے
برگذشت و بدید زاهد را | آنچنان پارسا و عابد را
گفت دیگ چرا برین بالاے | ساختستی مقام و مسکن و جاے
گفت زاهد که اهل دین پاک | در طلب کردنش شدند هلاک
باز دنیا فتاده در پرواز | در فگنده بهر دیار آواز
بزبان فصیح مے گوید | در جهان صید خویش مے جوید
هر زمان گوید اهل دینے را | جفت بلوی و فرزندے را
وای آنکو ز من حذر نکند | در طلب کردنم نظر نکند
تا مگر دو چنانکه در قسطاط | آمد کے مرمنج و باز پس افراط

فی حب الدنیا و حقیقة اهله

هست شهرے بزرگ در حد روم | باز بسیار اندران بر و بوم

نام آن شهر شهره فسطاط ... ساختش تا بحد دمیاط است
واندر و مرغ خانگی نپرد ... زانکه باز از هوا نهمی شکرد
واندران شهر مرغ نگذارد ... زانکه در ساعتش بمیرد بارد
همچو فسطاط شد زمانه کنون ... علما همچو مرغ خوار و زبون
من نهان گشته ام بدین بالا ... تا شوم ایمن از بد دنیا
گفت دانا که با تو اینجا کیست ... بر سر کوه پایه حالت چیست
گفت زاهد که نفس من با من ... هست روز و شب اندرین مسکن
گفت دانا که پس نکردی هیچ ... بیهده راه زاهدی مپیچ
گفت زاهد که نفس دوخته اند ... در من وزی و یم فروخته اند
نتوانم زدی جدا گشتن ... چکنم چاره را رها گشتن
گفت باز اهد آن ستوده حکیم ... نفست افعال بد کند تعلیم
گفت زاهد که من بسا خته ام ... زانکه من نفس را شناخته ام
هست بیمار نفس و من چو طبیب ... میکنم روز و شب ورا ترتیب
بهر ادای نفس مشغولم ... زانکه گوید همی که معلولم
که ورا قصد فصد فرمایم ... اکحل از دیدگانش بگشایم

چون تصد کند فرو بارد | قصد تسکین اندرو آرد
کو را مسهلی بفرمایم | علل از جسم او بپالایم
حب دنیا و بغض و حقد و حسد | غل و غشش برون شود ز جسد
از خورش خوی خویش باز کند | در شهوت بخود فراز کند
گاه نهیش کنم من از شهوات | تا مگر باز ماند از لذات
قوتش از باقلی دو دانه کنم | خانه بروی چو گور خانه کنم
سا عتی نفس را کنم در خواب | پس کنم یکدو رکعتی بشتاب
پیش از ان کو ز خواب برخیزد | همچو بیمار در من آویزد
یکدو رکعت بی او چو بگزارم | بعد ازان نفس گشت بیدارم
مرد دانا چو این سخن بشنید | جامه بر خود دریگان یگان بدرید
گفت ملله درک ای زاهد | بارک الله عمرک ای عابد
این سخن جز ترا مسلم نیست | ملکت تو ز ملک جم کم نیست
هر چه امروز هست آرایش | دانکه فردات باشد آلایش
نیست آلوده کز گنه خیزد | آن کز اندوه آه و واه خیزد
زن کند بهتر چه مانی پاک | موی ابرو و موی رخ چالاک

دل بدینجا غریب و نادانست — تا به بند چهار ارکانست
خرد اینجا تهی کند جعبه — که تحیر بدست دل کعبه
پیش کعبه مگر که بوالهوسی — بشنود علم سمت قبله بسی
هر که در کعبه با تحیر سی عمر — زیره تر بسوی کرمان نبرد
در سه زندان غل و عقد و حسد — عقل را بسته به بند جسد
پنج حس کز چهار ارکانست — پنج غماز این سه زندانند
دل که شد محرم خزانه راز — چه کند ننگ منهی و غماز
نیز بانان زبان او گویند — بی نشانان نشان او جویند
هر چه جز دوست آتش اندر زن — آنگه از آب عشق سر برزن
که نه یار و ندیار سی بینی — همه زنهار خوار می بینی
گلبن باغ خویشتن بنیان — شده چون دلم دلم بدبنیان
نیک معلوم کن که در محشر — نشود هیچ حال خلق دگر
پیشش آید هر آنچه بگزیند — آنچه زینجا برد همان بیند

قرع الله تعالی من الخلق و الخلق و الرزاق و الاجل

هر چه آن کد خدای دکاندار — سوی خانه فرستد از بازار

۱۲۶

آنکه باشد بخانه در کوشش | در شبانگاه آورد پیشش
هر چه زینجا بری نگه دارند | در قیامت همانت پیش آرند
نیست آنجا تغیر و تبدیل | نشود نیک هیچ سبیل
هیچ آنجا کسی نخواهد داد | داد فی داد و آن دگر همه باد
نیک و بد خود ان اگر نمیدانی | شرح این از کلام ربانی
لن تجد سنتنا تبدیلا | لن تجد لسنتنا تحویلا
نیست بر حکم قاطعش تبدیل | نیست بر امر جامعش تحویل
خیز و ترک هوا و هوس کن و دور | ورنه نبوی در انجمان معذور
آتش اندر غم و ز جیز زنی | گر کنون نفس را بتیز زنی

فی شرائط الصلوات الخمسة والمناجات والتضرع والخشوع والوقار والدعاء قال الله تعالى الذين يؤمنون بالغيب ويقيمون الصلوة وقال النبي عليه السلام عند نزعه وما ملكت ايمانكم وقال عليه السلام من ترك الصلوة متعمدا فقد كفر والفرق بين الاسلام والكفر ترك الصلوة

مالک شده ست و شما را کرده
یعنی غلامان و کنیزکان که تفقد احوال
اینها نمایید که ایشان را خدا بشما سپرده
بخورانید و از آنچه شما میپوشید ایشان را
بپوشانید و بقرآن و تخصیص بایشان را
کار و وقت تنگ و سختی صعقه بدست
بدست میکشند و گفت پیغمبر صلی الله علیه
و آله وسلم که کرتر کی نماز بقصد کند
پس تحقیق کفران نعمت خدا کرده
معنی این حدیث چنین گفته اند که
علال پندارد پس او کافر گردد و مستحل
صیرفه باشد و ترک پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم
که فرق در میان اسلام و کفر ترک نماز است
ترک الصلوة کافر است و بیگانه
بی آله وسلم است

بنده تا از حدث بیرون ناید — پرده غرّا نماز نکشاید
چون کلید نماز پاکی تست — قفل آن دان که عیبناکی تست
پای کی بر نهی ببام فلک — تا ده کی در کشی زبام ملک
کی ترا حق بلطف بگزیرد — تا نمازت بطوع نپذیرد
تا بت چون خمر دیرین سرای خراب — شکم از نان پرست پشت از آب
تا نریزی چهار پنج و شش — تا ده جز از خم هوس نخشی
چون دوم گردد امر یزدانت — چار تکبیر برسر ارکانت
فوطه ابخان عالم ازلت — بر تو خوانند نکته وغزلت
روی سلطان شرع کی بینی — گون در آب و در آسمان بینی
لقمه و خرقه هر دو باید پاک — ورنه گردی میان خاک هلاک
چونت نبود طعام و کسوت پاک — چه نمازت بود چه مشتی خاک
بر عونت سوء نماز میاسای — شرم دار و بترس تو ز خدای
سوی خود هر که نیست بار خدای — دهش در نماز بار خدای
سنگ بُوم جای خود بر و بُد باز — تو نرو بی برای جای نماز
از پی جاه خدمت یزدان — دار پاکیزه جای و جامه و جان

قبلهٔ جان ستانهٔ صمدست — احد سینه کعبهٔ احدست
در احد حمزه وار جان در باز — تا بیابی مزه ز بانگ نماز
هرچه جز حق بسوز و غارت کن — هرچه جز دین ازان طهارت کن
با نیازت بلطف برگیرند — بی نیازت نماز نپذیرند
بی نیاز ار خم نماز خورے — از جگر قلیه پیاز خورے
باز اگر با نماز همدست نیاز — بر گیرد دست لطف پردهٔ ناز
پس چه در بارگاه لطف شناخت — هر سخن داد و بستنی دریافت
ورنه ابلیس در درون نماز — گوش گیرد بروفت آرد باز
تو لئیم آمدی نماز کریم — تو حدیث آمدی نماز قدیم
هفده رکعت نماز از دل و جان — ملک شرده هزار عالم و ان
پس بدان کاین حساب باریکست — زانکه هفده به شرده نزدیکست
حسد و خشم و بخل و شهوت و آز — بخدای ار گذاردت بنماز
هر که او هفده رکعه بگزارد — ملک شرده هزار او دارد
تا حسد را ز دل برون نفگنی — از عملهای زشت او نرهی
چون نه بیند زدین غنیمت تو — نکند هم نماز قیمت تو

قیمت تو عنان چو برتابد
واللہ از جبرئیل دریابد

گرچه پاکست هرچه بابت تست
همه در جنب حق جنابت تست

طالب اول ز غسل در گیرد
کز جنب حق نماز نپذیرد

تا ترا غل و غش درون باشد
غسل ناکرده تو چون باشد

غسل ناکرده از صفات ذمیم
نپذیرد نماز رب عظیم

چون ترا از تو دل برنگیزد
پس نماز از نیاز برخیزد

اصل و فرع نماز غسل و وضوست
صحت دار علت از دارروست

تا بجاروب لا نروبی راه
کی شوی در سرای الا الله

نه بهر سوی حق نماز جواز
چون طهارت نکرده بنماز

نزاری و بیخودی طهارت تست
کشتن نفس تو کفارت تست

چون بکشتی تو نفس را در راه
روی بنمود زود فضل آله

با نیاز آمی تا بیابی باز
ورنه یابی سبک طلاق سه باز

کان نمازی که در حضور بود
از تری آب روی دور بود

مرگ چون جان تو برنگیزد
از نیازت نماز برخیزد

تن چو در خاک رفت و جان بفلک
روح خود در نماز بین چو ملک

فی حضور القلب و الصلوٰة

در احد بیر حیدر کرار — یافت زخمی قوی در ان پیکار
ماند پیکان تیر در پایش — اقتضا کرد آن زمان رایش
که برون آرد از قدم پیکان — که همان بود مرورا درمان
زود مردی جراحتی چو بدید — بسته زخم را بساخت کلید
تا که پیکان مگر پدید آید — قفل آن زخم را کلید آید
هیچ طاقت ندشت با دم کاز — گفت بگذار تا بوقت نماز
چون شد اندر نماز حجاش — ببرید آن لطیف اندامش
تیغ پیکان از و برون آورد — او شده بیخبر ز ناله و درد
چون برون آمد از نماز علی — آن مرا ورا خدا بخ امده ولی
گفت کمتر شد آن الم چونست — وز چه جامی نماز چونست
گفت با او جمال عصر حسین — آن برا ولاد مصطفی شد زین
گفت چون در نماز رفتی تو — برا یزد فراز رفتی تو
کرد پیکان ز تو برون حجام — باز نا داده از نماز سلام
گفت حیدر بخالق الاکبر — که مرا زین الم نبود خبر

ای شده در نماز بس معروف | بعبادت بر کسان موصوف
این چنین کن نماز به شرح بدان | ورنه برخیز و خیره ریش ملان
چون تو با صدق در نماز آئی | با همه کام خویش باز آئی
ور تو بی صدق صد سلام کنی | نیستی پخت کار خام کنی
یک سلامی دو صد سلام ارزد | سجده صدق صد قیام ارزد
کان نمازی که عاری باشد | خاک باشد که باد بر باشد
جان گزار و نماز بار خدای | خشک غنبان بود همیشه گدای
گوید از روی جهل و نا اهلی | چون پذیرد طریق بوجهلی
کاندرین ره نماند روحانی | آن به آید که خشک غنبانی
گرت باید که در کشی اے مرد | خشک بگذار و گرد دریا گرد
گرت ناید بسجده دیده خویش آب | هم تو دانی که در میانی آب
چنگ در راه حق زنان ای سر | تا نگردد مراد تو نفرنگ
مرد کز خاک و آب دارد عار | بهوا بر نشیند آتش وار
کله آسمان بسر برسد | تا بیابی ز جبرئیل افسر
تاج گردد ترا کلاه ملک | باشگونه شود کلاه فلک

بارگی را بساز آلت و زین — از پی بارگاه علیین
با دعا یارب آر بابت حق — تا قبولت کند اجابت حق
گه گه آئی ز بهر فرض نماز — از حقیقت جدا قرین مجاز
بی دعا و تضرع و زاری — یک دو رکعت بغفلت بگزاری
ظن چنان آیدت که هست نماز — بخدای ار دهندت ایچ جواز
بار عونت شوی بنزد خدا — از تو کی بشنود خدای دعا
بی تو باشد بپاک برگیرد — کز تو آلوده گشت نپذیرد
نامه کز زبان درد رود — آن رسول از جهان مرد رود
چون ز تن دو نیاز باشد پیک — از تو یارب بود و ز ولبیک
همچو خواجه که در حرام شود — ببر بنده و غلام شود
بار منت نهی همی بر وی — که منم دوست تو عزّ علی
دوست دانی نه بنده مر خود را — این بود رسم مرد بخرد را
اینچنین طاعت ای پسر آن به — که نیاری بر خویش بر و سته
بی هدی آدمی کم از دده است — هر که او بی هدی ست بیهده است
توبه زین طاعت تو انی دان — خویشتن را دگر تو بنده مخوان

۱۳۳

گر ترا در زمانه بودی عون — کم نبودی بلفظ از فرعون
که وی از غایت پریشانی — وز کمال غرور و نادانی
چون سر بندگی و عجز نداشت — پرده از روی کار خود برداشت
گفت من برترا ز خدایانم — در جهان از بلند رایانم
همه را این غرور و نخوت هست — لفظ فرعون بهر نسبت هست
لیکن از بیم سر نیارد گفت — دارد آن راز خویشتن بنهفت

فی التقصیر فی الصلوٰة

بوشعیب ار لبی امامی بود — که ورا هر کسی همی بستود
قائم اللیل و صائم الدهری — یافت از زهد در زمان بهری
برده از شهر صومعه بر کوه — جسته بیرون ز زحمت انبوه
زنی از اتفاق رغبت کرد — گفت شیخا بود تن در خورد
گر بخواهی ترا حلال شوم — بقناعت ترا عیال شوم
بقناعت زیم بکم راضی — نکنم یاد نعمت ماضی
گفت بخ بخ روا ست بپسندم — گر قناعت کنی تو خرسندم
بود این زن عفیفه جوهر نام — یافته از حسن و زیب بهره تمام

با عفاف و کفاف و خلق حسان
غایت حسن و آیت احسان

شهر بگذاشت عزم صومعه کرد
قانع از حکم چرخ گردان گرد

بوریا پاره فگنده بدید
جوهره بوریا بسبک برچید

مر ورا بوشعیب زاهد گفت
کای شده مر مرا گرامی جفت

از برای چه برگرفتی فرش
که بود خاک تیره موضع گفش

گفت بهر صلاح برچیدم
که من ایمنی از تو بگزیدم

که بود بهترین هر طاعت
که نباشد حجابش آن ساعت

جبهت بنده راز عین ترا سبب
بوریا بود و درمیانه حجاب

بود هر شب دو قرص راتب او
بوظیفه گهر معاتب او

بده قرص جوین گه افطار
بود قانع همیشه آن دیندار

بوشعیب از قیام شب رنجور
گشت رنجور و بود دو می معذور

آن شب از ضعف و زه آن سرو سهی
فرض و سنت نماز قاعد کرد

زن یکی قرص پیش شیخ نهاد
قطره سرکه داد و پیش نهاد

شیخ گفت ای زن این طریقه من
بیش ازین ست کم چرا شد زن

گفت زیرا نماز قاعد را
مزد یک نیمه است عابد را

تو نماز از نشسته کردستی
نیمه از وظیفه خوردستی

بیش یک نیمه از وظیفه مخواه
از من ای شیخ کردمت آگاه

که نماز نشسته را نیمی
مزد استاده است تقسیمی

چون تو نیمی عباده بگزاری
جمله را مزد چشم چون داری

جمله بگزار و مزد جمله بخواه
ورنه این طاعتست عین گناه

ای تو در راه صدق کم زنی
باز پس تر ز همچو خود تنی

مر ترا زین نماز نز سر دل
نیست جان گر ندانی مگر حاصل

طاعتی کان ز دل ندارد روح
کس ندارد وجود آن بفتوح

زانکه در اصل خود نیاید نغز
بر سر کاسه استخوان بی مغز

هر نمازی که با خلل باشد
دانکه در حشر بی محل باشد

از خشوع دلست مغز نماز
ور نباشد خشوع نیست جواز

آنکه در بند روزه ماند و نماز
بر در جانش ماند قفل نیاز

زان درین عالم فریب و هوس
واندرین صد هزار رساله قفس

دست موزه ات کلاه جاه آمد
که سرت برتر از کلاه آمد

هر کرا در نماز خنده نکوست
خار مغرب سزای سجده اوست

رو قضا کن نماز بی دم آز | که غازت تبه شد از نم آز
شد ز ننگ نماز و روزهٔ تو | کفش پای تو دست موزهٔ تو
مرد باید که در نماز آید | خسته با درد و با نیاز آید
ور نباشد خشوع و دمسازی | دیو بر تو بلتش کند بازی
لحن خوش دار چون بکوه آئی | کوه را بانگ خر چه فرمائی
کرده در ره دعا بر پای | صد هزاران عوان صوت ربای
لاجرم حرف آن کوه مجاز | چون صدا هم بزودی آید باز

فی الحمد و الثنا

در دهان هر زبان که گویا شد | از ثنایت چو مشک بویا شد
دل و جان ابعد و قربت تو | هست در امر و در مشیت تو
دولت سرمدی و نجس ردی | ملک بی ملک و عزت ابدی
بندگانت بروز و شب پویان | همه از تو نژاد شده جویان
دولت و ملک و عز هر دو جهان | پیش عاقل به آشکار و نهان
هست معلوم بی هوا و هوس | کان همه هیچ نیست بی تو و بس
عدمت چون وجود آسانست | هر چه تو نوا ستی همه آنست

در ثنای تو هر که کرپزتر — گر چه قادرتر ست عاجزتر
نیست در امر تو بکن فیکون — زهره کس را که این چه یا آن چون
بنده را در ره معاش و معاد — نیست کس ناصرا ز صلاح و فساد
روزی آخر ز خلق سیر شوی — لیک دوری هنوز و دیر شوی
آنگه آگه شوی ز نرخ پیاز[1] — که نیابی براه راست جواز
مردا ایمان[2] همیشه در کار ست — زانکه ایمان نماز بیکار ست
تا نداری سر سر اندازی — تو چه دانی که چیست جانبازی
چون سر انداز وصف جود شدی — بر در رقعه[3] در سجود شدی
کعبه دل ز حق شده مقصود — همت سگ بر استخوان وقصور
پیش شرعت ز شعر جستن به — بیت را هیچ بت شکستن به
شرع از اشعار سخت بیگانه است — گر چه با او کنون هم از خانه است

بیم آن سه فتح و اول جستن ۱۲ اصلاح

هرچه ما را مباح و مخطور است ... بر کسی کو از این و آن دور است

فرق حظر و اباحت او داند ... کانچه راحت بر است او داند

دل و همت مدار بصحبت خلق ... بر از خلق تا بر د خلق

نیکوئی با حمداوت از غر دست ... که فلک نام تو زند نیک و بد

فی الافتقار و التحیر

مستمع نعمت نیاز از دل ... مطلع بر طلوع راز از دل

چون در دل نیاز بگشاید ... انچه خواهد به پیش باز آید

یار بش ر از شه ره اقبال ... کرده لبیک ووست استقبال

یار بی از تو زود و صد لبیک ... یک سلام از تو زو هزار علیک

سایبانیست عقل بر دراو ... خیلتاشیست جان ز لشکر او

از بد و نیک خلق پیوسته ... رحمت و نعمتش بگسسته

در گهش را نیاز پیرایه ... تو نیاز آر سود و سرمایه

در پذیرد غم نیاز ترا ... بی نیازی او نیاز ترا

دوست بودش بلال بر درگاه ... پوست بر تن چو زلف یار سیاه

جامهٔ طاهرش ز بهر دلال ... گشت بر روی حور مشکین خال

از پی تازگی ز دشمن و دوست ... ورد و عالم بدل کنند چو پوست

از پی دین و ملک پروردن ... تا کند مسیح سر برون گردن

ای صف آرای جمع درویشان ... وی نگهدار ورد درویشان

آنکه شد چون بهی بهش گردان ... وانکه شد چون کیان هش گردان

نیک درمانده ام بدست نیاز ... کارم ای کارساز خلق بساز

متفرج بخطهٔ ملکوت ... متوحد بعزت جبروت

آیت علم را بدایت نیست ... غایت شوق را نهایت نیست

تو ندانی ز حال عالم راز ... از بلا عافیت ندانی باز

تو حقیقت نه مرد این راهی ... طفل راهی ز ره نه آگاهی

کودکی رو بگرد بازی گرد ... ببر کبر و بی نیازی گرد

بس بود کبر و ناز یار ترا ... با خدا ای پسر چه کار ترا

چه کنی جنت و نعیم ابد ... کرده عقبی ز بهر دنیا رد

او ز توخشت تو میدهد چون تو سیم ... چون تو سگ را بخود همی خواند

میکند عرضه بر تو حور و قصور ... تو بدنیا ز غیرتش مغرور

فی تادیب صبیان المکتب و صفته الجنة و النار

از پی راه حق کم از کودک | نتوان بود ای کم از یک یک
گر در آموختن کند تقصیر | هر چه خواهد زدش سبک بپذیر
بتلطف بدار و بنواز ش | خیره در نه انتظار بگدازش
در کنارش بخوان آیتی مان کاکا | تا شود در اصلی و کنش جفا
ور سخنوان بخواه زود و دوال | گو شهایش بگیر و نیک بمال
بمسلمانی تهدیدش | تا بود گوشمال تاکیدش
بند چوبش کنند بخانهٔ موش | میر موشان کند فشرده گلوش
در ره آخرت ز بهر شنود | کمتر از کودکی نباید بود
خلد کاکای تست هین بشتاب | بدو رکعت بهشت او دریاب
ور نه شد موشخانه دوزخ تو | در ره آن سرای برزخ تو
زو بگیتاب انبیا بگشاد | بر خود این جهل و این ستم مپسند
لوحی از شرع انبیا برخوان | چون ندانی برو بخوان بدان
تا مگر یار انبیا گردی | زین جهالت مگر جدا گردی
در جهان خراب پر زضرر | از جهالت بدان تو نیک بتر

فی الالتماس والتضرع الی اللہ تعالی

ای روان همه تنومند ان — آرزو بخش آرزومند ان
تو کنی فعل من نکو در من — مهربان تر ز من تو فی بر من
رحمتت را کرانه پیدا نیست — نعمتت را میانه پیدا نیست
انچه بدهی به بنده دیرینه ده — با رضای خودش قرینه ده
دلم از یاد قدس دین خوش کن — نسب خاک و باد م آتش کن
از تو بخشود نست بخشیدن — وز من افتاد نست و شخشیدن
از تو دانم یقین که مستدرم — پرده پوشیت کرده مغفرتم
راندهٔ سابقت ندانم چیست — خواندهٔ خاتمت ندانم کیست
عاجزم من خشم و خشنودیت — نکند نیز لابام سودیت
دل گمراه گشت انابت جوی — مردم دیده شد جنابت بوی
دل گمراه را رهے بنمای — مردم دیده را دوے بکشای
که نمازد بکار سازی تو — که نترسد ز بی نیازی تو
ای برحمت شبان این رمه تو — چه حدیث ست انیمه همه تو
ای یکی خدمت ستانت را — گرگ و یوسف نگارخانت را
تو بخشای بر گل و دل ما — که نکاهد غم دل از گل ما

تو نوازنده که دیگران نوازند — تو پذیرنده که دیگران گیرند

چه کنم با مجاز از تو تنعّمی — مرده ایشان مرا تو یار بسی

چه کنم نعمت تو توئی ودود — چون یقین شد که من منم تو توئی

چه کنم با تفقد تو دود — چون تو هستی مباد بود همه

باد نعمای تست بود جهان — ای زبان تو به که سود جهان

من ندانم که آن چه کس باشد — کز تو او را بخیره بس باشد

کس بود زنده بی عنایت تو — یا تواند زیست بی رعایت تو

آنکه با تست سوز کی دارد — وانکه بی تست روز کی دارد

آنچه گفتی مخور زبخور دم من — وانچه گفتی مکن بکردم من

با تو باشم درست شش وانگم — بی تو باشم ز راستی بانگم

از پی مرگ در زحیرم من — جان من باش تا نمیرم من

چه فرستی حدیث و تیغ بمن — من کیم از قوای ورهیچ بمن

با قبول تو ای ز علت پاک — چه بود خوب و زشت مشتی خاک

خاک را خود محل آن باشد — گر ثنای تو اش زبان باشد

عز تو ذل خاک را بر داشت — خاک را تا بعرش سر برداشت

گر ندادی کلام دستوری | که بردنامت از سر دوری
خلق را هیچ زهره آن بودی | که ترا بر مجاز بستودی
چه کشایدز عقل و هستی ما | که نه ما و نه بود و هستی ما
بخودی مان کن از بد بیما پاک | به نجاتی امان دهم نه هلاک
پیش حکمت خود ارخر باشم | من که باشم که نیک و بد باشم
بد ما نیک شد چو پذرفتی | بد شود نیک ما چو بگرفتی
بد و نیکم همه تو دانی یارب | وز تو خود بد نیاید ای نیت عجب
آنکسی بد کند که بدکار است | از تو نیکی همه سزاوار است
نیک خواهی به بندگان کثیر | بندگان را خود از تو نیست خبر
اندرین پرده هوا و هوس | جهل ما عذر خواه علم تو بس
گر سهی کرده ایم اندر کار | تو نه شیری گرفت بگذار
بر در فضل حضرت جودت | بهر آنجا ز لطف موجودت
آنچه نسبت به تست تقدیر است | و آنچه از فعل ماست تقصیر است

فی کرمه و فضله

ای خدا و ند قائم قدوس | ملک تو ناحماس و نامحسوس

از تو چیزی نیست بی تو چیز نیایم
بتو سیریم و از تو سیر نیایم

سوی ما گر چه هیچ کس نیست
کرم تو هست و کرم بس نیست

دین مان داده یقین مان داده
گر چه این هست بیش ازین مان داده

گر چه بر قطع نفس شهاییم
تشنه وادی سماواییم

کسی از بد همی نداند به
آنچه دانی که آن بهست آن ده

ای مراد اکل نگاران تو
وی امید امیدواران تو

ای نهان دان آشکارایین
تو رسانی امید ما به یقین

همه امید من برحمت تست
جان و روزی همه ز نعمت تست

جگر تشنه مان ز کوثر دین
شربتی بخش پر ز نور یقین

نیست نزد دانشی و نزد هنرے
جز تو ام سوی تو وکیل دری

هر چه بر من قضای تو بنوشت
همه نیکو بود نباشد زشت

هستم از هر چه هست جمله گریز
ناگزیرم تو ئی مرا بپذیر

بلبل عشق را ز گلبن جست
در ترنم نوای ای همه تست

باز نازم از طریق نیاز
بر سر سده میکند پرواز

ملکها راند هر که سوی تو راند
باز درماند هر که زین درماند

که رساند بمن سخن جز تو — که رهاند مرا ز من جز تو
نه خری بوی و رنگ و دمدمه تو — زین همه وارهانم ای همه تو
عجز و بیچارگی و ضعف خری — سخری سستی و خری و تری
رنج بر در که تو آسانی ست — بی زبانی همه زبانی ست
همه دانش پس از برای همه — بس قبول تو خوبهای همه
از تو برتافتن عنان امل — هیبت جز آیه و نشان زلل
صورت قهر در درشت رود — هر که جز مهر حضرت تو جوید
سیرت ما ز صورت اشرار — وارهان ای مهیمن اسرار

فی التوبة والانابة

ای جهان آفرین جان آرای — وی خرد را بصدق راهنمای
در بهشت فلک همه خامان — در بهشت تو دوزخ آشامان
بر درت خوبرو درشت رو چه کنم — چون تو هستی بهشت او چه کنم
که نماید در آینه تزویر — غرض نکته علیم و قدیر
خون دل چون جگر کند سوراخ — چه جهنم چه جمرهٔ الطبّاخ
دوزخ از بیم او بهشت شود — خاک بی کالبد چه خشت شود

خنده گریند عاشقان از تو | گریه خندند عارفان از تو
در جحیم تو جنت آرامان | بی تو راضی بجور رحمین عامان
گر بدوزخ فرستی از در خویش | میروم نی بپای بر سر خویش
هر انکه امر ترا خلاف آرد | دل خود از غفلتش غلاف آرد
همه را گاه و کار و بار از تو | یار مارست و مار یار از تو
نه بلا یا من از تو سیر شوم | نه بلا تقنطوا ولیسر شوم
گر کنی زهر بار و انم جفت | از شکر تلخ تر نیارم گفت
ایمن از مکر تو کسی باشد | کو فرومایه خسی باشد
امن و مکر تو هر دو یکسانست | عاقل از مکر تو هراسانست

ایمن از مکر تو نشاید بود | طاعت و معصیت ندارد سود
ایمن آنکس بود که وی آگاه | نبود از مکر تو بفعل گناه

فی الاخلاص و المخلصون علی خطر عظیم

چون ز درگاه تست گومی مال | خواب را زیر پای نیل خیال
همچو شمع آنکه را نماند منی | در ته خند و چو گریش بزنی
با تو با عقل و جاه و زر چه کنم | دین و دنیا توئی دگر چه کنم
تو مراد دل ده و دلیری بین | روبه خویش خوان و شیری بین
گر ز تیر تو پر کنم ترکش | کم کوه قاف گیرم و کم کش
یار آنی که بی خبر و نبود | و آن آنی که آن خود نبود
هیچ خود بین خدای بین نبود | مرد خود دیده مرد دین نبود
گر تو مرد شریعت و دینی | یک زمان دور شو ز خود بینی
ای خداوند کردگار غفور | بنده را از درت مگردان دور
بسته خویش کن بیر خوانم | تشنه خویش کن مده آبم
دل ازین و ازان چه باید جست | درد خود در رهنمای مقصد تست
عمر ضایع همی کنی در کار | همچو خربیش سبزه بی افسار

گر در هر شهر هر زه میگردی | خر در ان ره طلب که گم کردی
خر اگر در عراق و زدیدند | پس ترا چون بریزد و رنی فرمند
پل بود پیش تا نکردی حل | چون شدی کل ترا چه بحر و چه پل
اندرین ره زداد و دانش خویش | پارسا رو زهیچ پل مندیش
قصد کشتی مکن که پر خطرست | مرد کشتی ز بحر بحر بست
گرچه نوح نبی و نوگرفت بود | بط کشتی طلب شگفت بود
بچه بط اگرچه دینه بود | آب دریاش تا بسینه بود
تو چو بط باش و دینی آب روان | ایمن از قعر بحر بی پایان
بچه بط میان بحر عمان | خر بطی باز گشته کشتیبان
یارب این خر بطان عالم را | گم کن از بهر عزآدم را

۱۴۹

قدم ار در رہ قدم داری | قلزمے را ز دست نگذاری
قدمی را کہ با قدم بقبل ست | سطح بیرونی محیط پیل ست

فی قضائہ و قدرہ و صنعہ

دادہ از عقل تو ممیز را | امر دین را و عقل دینی را
آنچہ زاید ز عالم از امر ست | آنچہ گوید نبی ہم از امر ست
کفر و دین خیر و زشت و کہنہ و نو | یرجع الامر کلہ زے او
ہر چہ در زیر امر جبار اند | ہمہ بر وفق امر بر کار اند
ہمہ مقہور و قدرتش قاہر | صنع او بر ظہور شان ظاہر
ہمہ موقوف قدرت و حکمش | ہمہ مسبوق سابق علمش
آنکہ عامی و آنکہ از علماست | آنکہ محکوم و آنکہ از حکماست
ہمہ را بازگشت حضرت اوست | ہر کرا منتی ست منت اوست
عقل را نقل کردہ اسبابش | نفس را پی بریدہ انسابش
نسبت نفس سوی عالم جان | ہمچو کور ست و گوہر عمان
کور را گوہرے نمود کسے | زین ہوس پیشہ مرد بوالہوسے

که ازین مهره چند میخواهی — گفت یک کرده و دو تا ماهی
نشناسد کسی چه داری خشم — لعل و گوهر مگر بگوهر چشم
پس چو این گوهرم ندارد کس — این گهر را ببر تو زاثر فحاسے
گر سخنواهی که بر تو خند د خر — نزد گوهر شناس بر گوهر
دست گوهر شناس به داند — چون کف پای بر صدف راند
نیک دانی که در قضای ازل — دست صنع خدای عز و جل
کرده امر خدای در هر فن — قوتے را بفعلے آلبستن
تا چو راه مشیمه بگشایند — زانچه گشتند حامل آن زایند
آنکه او را عدم ببود فرمان — کی وجود آرد اندرو عصیان
کرده یک امر جمله را بسیدار — همگان آمدند در پرکار
هر چه استاد بر نبشت و براند — طفل در مکتب آن تواند خواند
گر نوشت ابجدی ز دفتر خویش — نتواند کزو کشد سر خویش
عقل شد خامه نفس شد دفتر — مایه صورت پذیرد جسم صور
عشق را گفت جز ز من مهراس — عقل را گفت خویشتن بشناس
عقل دائم رعیت عشق ست — جان پاری حمیت عشق ست

عشق را گفت پادشائی کن
طبع را گفت کدخدائی کن

از عناطمه سازارکان را
پس بکف کن تو آب حیوان را

تا چو فرزند و نطق مایه سازد
در ره روح قدس در بازد

روح قدسی بنفس باز شود
نفس چون عقل پاکباز شود

همچنین ست از بدایت جان
روش اوست تا نهایت جان

آنکه مختار زیر پرده اوست
وانکه مجبور بنده کرده اوست

همه از امر اوست زیر و زبر
غافلند آدمی ز خیر و ز شر

هرچه بودست و هرچه خواهد بود
آن تواند کرد کو فرمود

فی الشوق

از پس این براق شوق بود — بدل و جان و عقل ذوق بود
آفرینش چو گشت زندانش — پس خلاصی طلب کند جانش
آتشیش از درون برافروزند — که از و جان و عقل و دین سوزند
تا که جویای عشق خود بین ست — بوتر توبه از پی این ست
هر کرا کوهی عشق او تازه است — توبه او کلید دروازه است
شوق با یار خود سر و ر بود — یار جوی از خدای دور بود
جوق ذوقت باش اندازد — سوق شوقت چو حور بنوازد
چون برون فت جان ز دروازه — دل کهن از و شود تازه
صورت از بند طبع باز رهد — دل و دیعت بروح باز دهد
افتد از سیر جان بی اندازه — از زمین تا بعرش آوازه
گر د کز باد شوق و درد بود — بر زن ار بگذرد چو مرد بود
هر چه در راه فتنه انگیزد — همه اش از پیش راه برخیزد
از پی پایت آبله بشکوه — پشم رنگین شود به پیش کوه
آتش او ز بحر بالا را — ببرد آبروی دریا را

۱۵۳

وان براق جسمانی
نیست بلکه بدل و
جان و عقل
و ذوق توام بود
۱۲

چون مر او را از و بر انگیزند | اختران پیش او فرو ریزند
دیدهٔ او چو نور ره بیند | شمس در جنب او سیه بینند
بد و نیک اندران جهان نبود | خاک و خورشید و اختران نبود
ز هر کرا عشق کوی او نبود | در دلش جز ت جوی او نبود
آسمان و گرش گردانند | بر زمینی دگرش بنشانند
هر زمان شوید از پی تگ و پوی | جبرئیلش آب حیوان روی
خرد از نعرهٔ دلش کالبو | هیزم برق نعل اسپش دیو
آدمی سوز گشته از پی راه | مالک در دا و با آتش آه
سر آهش نداند ایچ صبور | پی او در نیابد ایچ غیور
نعل اسپش چو گرد بر ندارد | جبرئیلش حنوط جان سازد
او روان گشته سوی عالم لیت | با دلش یاد کن که یکدم بایست
مصطفی ایستاده بر ره او ی | از ره لطف با سلم گوی
اندر آویزد از پی اشراف | از درونش ترا ز وانصاف
آب در راه او خلیل زند | مقرعه اش جان جبرئیل زند
همه را باز خود رساند بخود | کایچ یک را ز دنیا مدبد

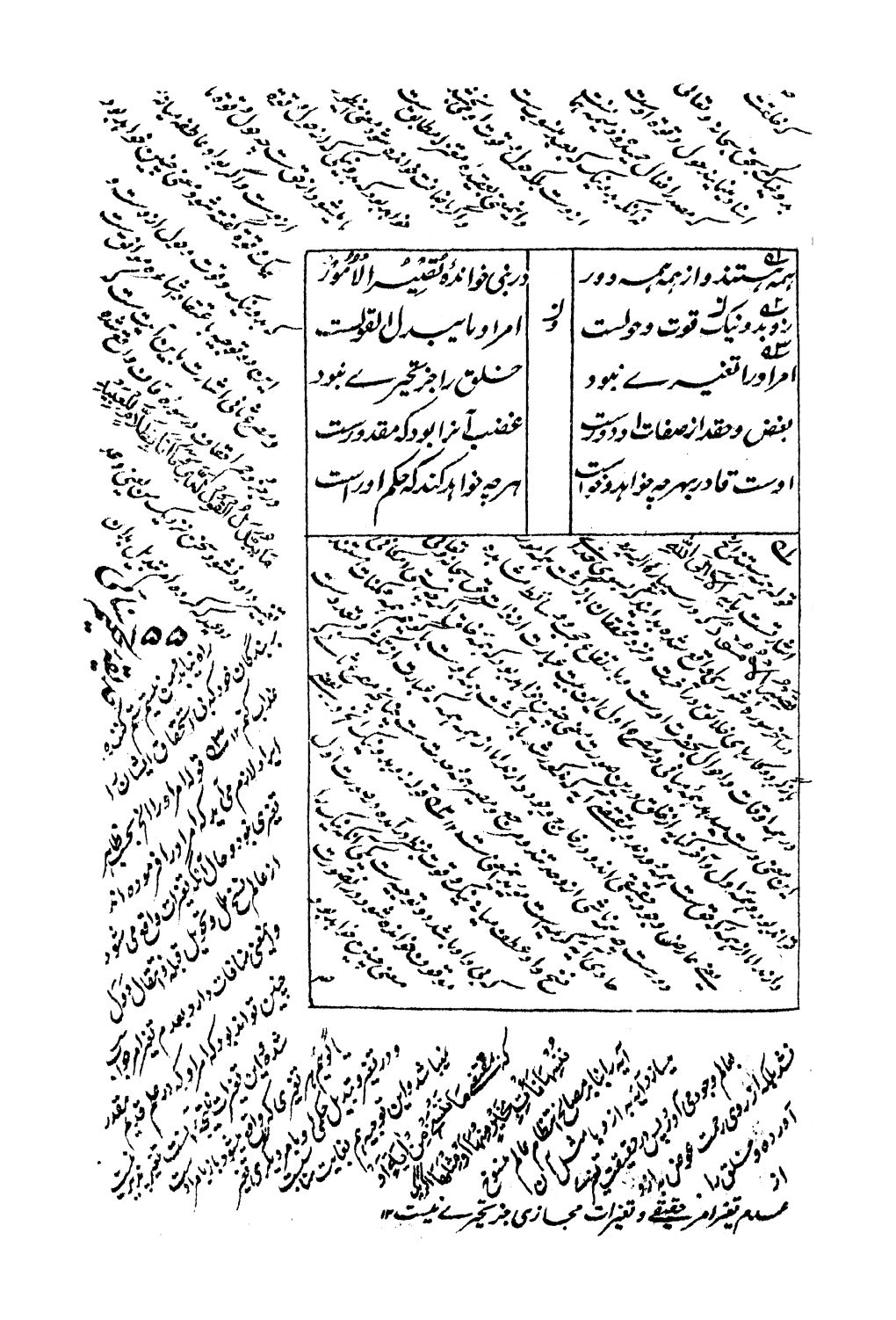

فی صفات مذمومۃ انتہا لیس فی صفات اللہ تعالیٰ

در حق حق غضب روا نبود		زانکہ صاحب غضب خدا نبود
غضب و حقد ہر دو مجبورند		وین صفت ہر دو از خدا دورند
غضب و حقد و خشم و صلح و حسد		نیست اندر صفات فرد احد
ہمہ رحمت بود ز خالق بار		ہست بر بندگان خود ستار
صید ہد مر ترا ز رحمت پند		بخورت میکشد بلطف کمند
گر نیائی برانمت سوی خویش		بتلطف بہشت آرمت پیش
زانکہ ہستی بدین سرای دریغ		تو گرفتہ ز جہل راہ گریغ
دُرِّ توحید را تو ئی چو صدف		آدمی تازہ را شدی تو خلف
گر کنی ضائع آن دُرِ توحید		شوی از مفلسی مایہ فرید
ور تو آن دُر را نگہداری		سر ز ہفت و چہار بگذاری
بسر و را بد رسی پس ازان		نرسد مر ترا ز خلق زیان
در زمانہ تو سر فراز شوی		در فضای ازل چو باز شوی
دست شاہان ترا شود منزل	بدان	ہر دو پایت بر آید از ہمہ کل
بی ریاضت نیافت کس مقصود		تا نسوزی ترا چہ بید و چہ عود

فی الذی ہو مطمئنی ویستیقن

بازرا چون زبیشه صید کنند — گردن و هر دو پاش قید کنند
هر دو چشمش سبک فرو دوزند — صید کردن ورا بیاموزند
خوز اغیار و عاده باز کند — چشم ازان دیگران فراز کند
آمد کے طعمه را شود در بند — یاد ناورد طعمهٔ ماضی
بازدارش ز خود چیاده کند — گوش و چشم او کشاده کند
تا همه بازدار را بینند — خلق بر بازدار رنگزینند
زو ستاند همه طعام و شراب — نشود دیگ نان بی او در خواب
بعد ازان بر کشایدش یک چشم — بر رضا بنگرد درون بچشم
از مسر سم و عاده بر خیزد — با دگر کس بطبع نامیزد
بزم دوست ملوک را شاید — صید گه را بدو بیاراید
چون ریاضت بنافت وحشی رام — هر که دیدش ز پیش خویش براند
دیگران غم مخور تو مبتدا — داند این ره ز بانت خامش دار
شرط آن کو همه طعام و شراب — از مسبب ستاند از اسباب
رو ریاضت کش ارت باید ناز — ورنه راه حجیم را می ساز

فِی الْعَوَامِّ اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ

کره را که شد سه سال تمام — رانش در کشد بزین لگام
مر ورا دهند زین و لگام[1] — تو سنی از تنش بیاموزند
کره را به لگام رام کنند — نام او اسپ خوش لگام کنند
بار گیرد ملوک را شاید — بزر و زیور شش بیاراید
چون ندید این ریاضت در خور — باشد آن کره از خری کمتر
بابت بار اصطبل باشد — دائم از بار در عنا باشد
گاه بار جهود و گه ترسا — میکشد در عنا و رنج و بلا
آدمی نیز کش ریاضت نیست — پیش دانا ورا افاضت نیست
علف دوزخست و تر سانست — با مجور و جحیم یکسانست
مرورا[2] هست جامی خوش هر آن — فوایده در محکمش وقود الناس
نفس[3] فرمان پذیر فرمانده — عقل قرآن[4] شناس ایمان ده
خرد و جان و صورت مطلق — همه از امر دان و امر ار حق
نور خورشید چون بر آب آید — آب از آرام در شتاب آید
عکس خورزاب بر جدار شود — سقف از نقش او نگار شود

[1] مر ورا دهند زین و لگام
[2] مرورا هست جامی خوش هر آن
[3] نفس فرمان پذیر فرمانده
[4] عقل قرآن شناس ایمان ده

آنهم از عکسِ آفتاب شمار ۴۲ — آن دوم عکس آب بر دیوار ۵۳
جان مزو بذر بیم مهجوری — خاک درگاه جز بدستوری
آن او بیند در مکان و زمان — از کُنِ امر تا درین کان ۵۴
گفته از بهر خدمتِ درگه — امر ما عقلها اطیعوا الله
نفس رنیده تا بگوید — همه چون بنده اند جویده
سوی آن کفر و دین نشست و نکوست — که زدین نقش بندد از خرپوست
گرچه بی اوت قصد و نیرونه — کار دین بی تو فی و بی او نه
کار دین خود نه سرسری کار است — دین حق را همیشه بازار است
دین حق تاج و افسر مرد است — تاج نامرد را چه در خور دست
دین نگهدار تا بملک رسی — ورنه بی دین بدانکه هیچ کسی
راه دین رو که راه دین چو رویست — همچو شاخ از برهنگی نه نویست
ای خوشا راه دین و امر خدای — از گل تیره رو برآرد و پای
همه از کار کرد الله ست — نیکبخت آنکسی که آگاه است
ورره جبر و اختیار خدای — بی تو و با تو نیست کار خدای

ذکرِ کلامِ الملکِ العلّامِ یُسَهِّلُ المرامَ قالَ اللهُ تعالیٰ

قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ
بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا وَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ اَلْقُرْاٰنُ غَنِيٌّ لَا فَقْرَ بَعْدَهٗ وَلَا غِنٰى دُوْنَهٗ وَقَالَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ اَلْقُرْاٰنُ هُوَ الدَّوَاءُ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا الْمَوْتُ

سخنش راز بس لطافت ظرف | صدمت صورت فی وزحمت حرف

حضرتش در حدوث گی گنجد | بنجنش را حروف کی سنجد
وهم حیران ز شکل صورتهاش | عقل واله ز سیر سورتهاش
مغز و نغز ست حرف و سورت او | دلبر و دلفریب صورت او
زو گرفته مقیم قوت و قوت | داوده ملک و زاده ملکوت
سر او بهر حل مشکلها | روح جانها و راحت دلها
دل مجروح را شفا قرآن | درد دلسوز را دوا قرآن
تو کلام خدای را بایشک | گر نه طوطی و حمار و اشک
اصل ایمان و رکن تقوی دان | کان یاقوت و گنج معنی دان
هست قانون حکمت حکما | هست معیار عادت علما
نزهت جانها ستایش اوست | سلامت عقلها نمایش اوست
آیت او شفای جان نقمی | رایتش در دو اندهان شقمی
عقل کل را نگنجده در شدت | نفس کل را نمانده در عدت

ماهور

عقل و نفس از نهاد آن حاجز | فصحا از طریق آن عاجز

فی جلال القرآن

هم جلیل ست با حجاب جلال | هم دلیل ست با نقاب لآل
سخن اوست واضح و واثق | حجت اوست لایح و لائق
در زبان را حروف آبورج ست | چرخ دین را ستاره اش برج ست
روضهٔ انس عارفانست او | جنت الاعلی روانست او
ای ترا از قرارت قرآن | از سر غفلت و ز تعصبان
بر زبان از حروف ذوقی نه | در دهان از ذوق شوقی نه
از کمال جلالت و سلطان | هست قرآن بحجبت و برهان
از درون شمع منهج سلام | وز برون خازن عقیدهٔ عام
غافلان را تلاوتی و رجان | غافلان را تلاوتی بزبان
بر زبان طرف حروف ذوقی نه | غافل از منبعش کو از پی چه
دیده روح و حروف قرآن را | چشم جسم این و چشم جان آنرا
نعمت آن ببرده جسم ز گوش | نعمت این بخورده روح ز هوش
بهر نا محرمان ز پیش جمال | بسته از مشک پرده های جلال

پرده و پرده دار را از شاه | نبود دل بهیچ سان آگاه
داند آنکس که وی بصر دارد | پرده از شاه کی خبر دارد
نشد از دور طارم ازرق | عرق آموست تا زگیتی خلق
نحو و نقش و قرأت و تدوین | از زمین ست تا سر پروین
تو بهنوز از کفایت شب و روز | قشر اول چشیده از گوز
کاولین پوست رُفت و تلخ بود | دومین چون زماه سلخ بود
سومین آن حریر زرد تنک | چارمین مغز آبدار خنک
پنجمین منزلت خزانهٔ تو | سنت انبیاست تا نه تو
چون زپنجم روان بیارائی | پس باول چرا فرود آئی
تو ز قرآن نقاب او دیدی | حرف او را حجاب او دیدی
پیش نااهل چهره نکشاد ست | نقش او پیش او براستاد ست
گر ترا هست اهل آن دیدی | این نقاب رقیق بدریدی
مر ترا روی خویش ننمودی | تا روانت بدر نیاسودی
دل مجروح را شفا زو یست | جان محروم را دوا زو یست
تن چشد طعم نقلش از پی رزق | جان شناسد که طعم رزق حق چیست

حس چه بیند مگر که صورت نغز | مغز داند که چیست اندر مغز
صورت سورتش همی دانی | صفت سیرتش نمیدانی
گم ز مهمانسرای عمدن مدان | خوان قرآن به پیش قرآن خوان
حرف را دان نقاب خود کرده | که ز نامحرمیت در پرده
صورت از عین روح بیخبر است | تن دگر دان که روح خود دگر است
تو همان دیدهٔ ز صورت آن | کاهل صورت ز صورت سلطان
چه شماری حروف را قرآن | چه حدیث حدث کنی با آن
حرف با او اگرچه همخوابه است | بیخبر همچو نقش گرمابه است
که نه بینند همچو بیداران | ذات او خفتگان طراران

فی ذکر سر القرآن

چون نباشد ز محرمان نهفت | سر قرآن ز بان نداند گفت
سر قرآن ز دانکه خود داند | نزد شنعت ز دانکه خود همو داند
کس بنشناخت جز بدیدهٔ جان | حرف پیمای راز قرآن خوان
من نگویم و گر چه عثمانی | که تو قرآن همی نکو دانی
هست دنیا بسان تابستان | خلق در وی بسان سرمستان

۱۶۴

در بیابان غفلتند همه — مرگ همچون شبان و خلق رمه
و اندرین بادیه هوا و هوان — ریگ گرمست همچو آب روان
هست قرآن چو آب سرد و فرات — تو چو حاصی شده در عرصات
حرف و قرآن تو ظرف و آب شمر — آب میخور بظرف در هنگر
کان کهین زان نمایدت او طان — که تموزست و مهر در سرطان
زان بماندت شها و بی روزه — کاب سرد ست و کاشبه پیروزه
سر قرآن پاک با دل پاک — در رود گوید بصوت اندهناک
عقل کی شرح و بسط او داند — ذوق او سر سر نکو داند
گرچه نقش سخن نه از سخن ست — بوی یوسف درون پیرهن ست
بود در معجز مانده یوسف خوب — بو بکنعان رسیده زی یعقوب
حرف قرآن ز معنی قرآن — همچنان ست کز لباس تو جان
حرف را بر زبان توان راند — جان قرآن بجان توان خواند
صدف آمد حروف و قرآن دُر — نشود مائل صدف دل حُر
حرف او گرچه خوب و منقوش ست — کوه از و همچو آهن منقوش ست
از درون کن سماع موسی وار — نز برون سو چو زیر موسیقار

جان چو آن خواند لقمه چرب کند — هر که بشنود خرقه ضرب کند

لفظ و آواز و حرف و رای و لغات — چون سه چوبک نی کاسهای نبات

پوست ار چه نه خوب و نغز بود — پوست هم پرده دار مغز بود

حکمت از خبث تو سر و د آید — گه ز جهل تو قعر رود آید

تا درین ترتبی که ترتیب ست — تا درین مرکزی که ترکیب ست

تا درین عالمی که پر صید ست — تا درین مرکزی که پر کید ست

ببصر صید بین بدل طوبی — بزبان حرف خوان بدل معنی

بکن از بهر حرمت قرآن — عقل را پیش نطق او قربان

عقل نبود دلیل اسرارش — عقل عاجز شدست در کارش

تو کنون تا حفاظ غمازی — نه سزاوار پرده رازی

تو نگشتی بسر او واقف — نرسیدی هنوز در موقف

تا هوا خواهی و هوا داری — کودکی کن نه مرد این کاری

چون جهان هوا خرد بگرفت — نیکی محض جای بد بگرفت

دیو بگریخت هم بدوزخ از — یافت انگشتری سلیمان باز

شد بهر میت ز سر او شیطان — چه عجب گر رمان شد از قرآن

سه حفاظ بر نطق و فهم و عمل قرآن

باش کانگه که صبح دین بدمد | شب وهم و خیال و حبس برمد
چون به بینند مرترا بی عیب | روی پوشیدگان عالم غیب
مرترا در سرای غیب آرند | پرده از پیش روی بردارند
ستر قرآن ترا چو بنمایند | پرده های حروف بگشایند
خاکی اجزای خاک را بینند | پاک باید که پاک را بینند
در دو عالم که دیو گرد دمید | فهم قرآن ازان دماغ رمید
ز استماع نبی بتابد گوش | وز پی سر سوره نارد هوش
هوش اگر گوشمال حق یابد | سر فرقان ز سوره دریابد

فی ذکر اعجاز القرآن

ای ز دریا بکف کف آورده | وز ملک صورت صدف آورده
مغز دُر زان بدست ناوردی | که بگرد صدف چو گردی
زین صدفها همی تیره دست بدار | دُر صافی ز قعر بحر برآر
گهر بی صدف درون دُرست | صدف بی گهر برون گلست
قیمت دُر نه از صدف باشد | تیر را قیمت از هدف باشد
آنکه داند بدید مفخر از قعر | بشناسد ز دُر دریا قعر

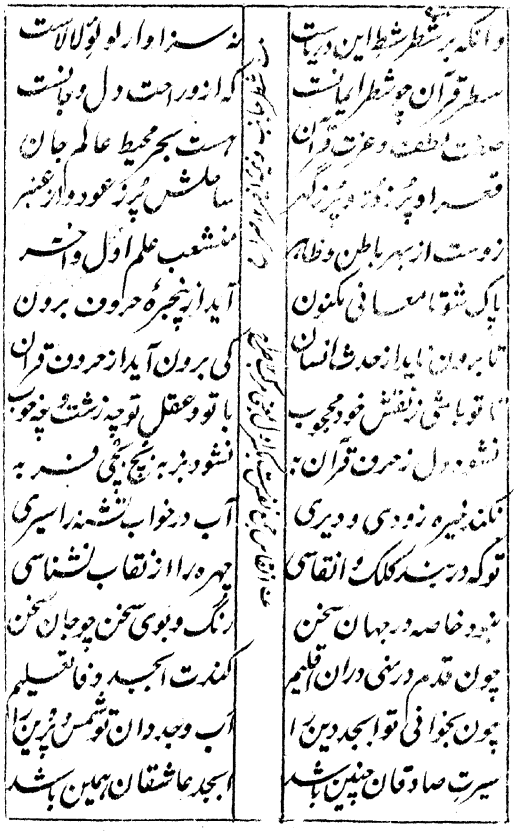

پرده روی روز تاریکست | نظم این نکته سخت باریکست
گر همی کنج دلت باید و جان | آیتی ز و بجان و دل برخوان
تا در و گوهر یقین یابی | تا در و کیمیای دین یابی
تا بیابی تو درج دُر یتیم | تا بدانی تو ز تاب از رسیم
در جهان چیست سِرّ تابانی | در میان چیست رمز و پنهانی
تا نماید بتو چو مهر و چو ماه | روی خوب خود از نقاب سیاه
چون عروسی که از نقاب تنک | بر آید لطیف و روح سبک

فی هدایة القرآن

رهبرست او و عاشقان راهی | رسنست او و ما فلان چاهی
در بن چاه جانت را طنست | نور قرآن بسوی آن رسنست
خیز و خود را بر رسن بچنگ آور | تا بیابی ز نجبات خویش گهر
ور نه گشتی بقعر چاه هلاک | آب و باد و ت دهد با آتش خاک
تو چو یوسف بچاهی از شیطان | حرز تو بشری و رسن قرآن
گر همی خویشتن باید و چاه | چنگ در روی زن و برآی از چاه
راه مردان رسن بدان دانند | تا بدان آب جان بدست آرند

تو رسن را همی بدان سازی | تا کنی بهر نان رسن بازی
کس ندانند دو حرف از قرآن | با چنین دیده در هزار قران
دست عقلت چو میخ گردانست | پای بندِ دولت تن و جانست
گر ترا تخت و تاج باید و جاه | چه نشینی مقیم در بن چاه
یوسف تو بچاه در ماندست | دل تو سورهٔ سفه خواندست
رسن از زر و ساز و دلو از آه | یوسف خویش را بر آر از چاه

فی غرّة القرآن آنها لیست بالاعتشار و الاخماص

بهر یک مشت کودک از وسواس | نامش اعشار کرده و اخماس
کرده منسوخ حکم هر ناسخ | نشده در علوم آن راسخ
متشابه تر اشده محکم | کرده بر محکمش معوّل کم
تو رها کرده نور فرقان را | وز پی عامه صورت آن را
ساخته دست موزه سالوس | بهر یک من جو و دو کاسه سبوس
گه سرودش کنی و گاه سرود | گاه سازی از و سلاح جدل
گه زنی در زمش به بی ادبی | گه شمارش کنی به بوالعجبی
گه کنی بر قیاس خود تاویل | گه کنی حکم را بر ان تحویل

گه ز پایانش سر برمی‌بخیال | گه ورونش کنی برون بمجال
گه برای خودش کنی تفسیر | گه بعلم خودش کنی تقریر
مے نکردی مگر بپیاره | گرد صندوقهای سیپاره
گاه گوئی رفیق جاهل را | یا نه کرباس باف کاهل را
گه نویسم ترا یکے تعویذ | پاک داری جوان مدار پلید
لیک بر یه پگاه می باید | خون مرغ سیاه می باید
این همه حیله بهر یکدرم | شام پاشتی زبهر شکم
عمر برداده بخیره ببا د | من چه گویم برو که شرمت باد
در یکی مسجدی خزی بهوس | خلق پُر باد و پسپنوامی وجرین
زین هوس شرم شرع و دینت باد | یا خرد یا اجل قرینت باد
با چنین خود فضل و فرهنگت | شرم بادت که نیست خود ننگت

فی حجیة الکلام

باشد اروز عرض بایزدان | کله رجحان تو کند قرآن
گوید این ماحل مصدق تو | چند باطل کشید از عمق تو
گوید ای کرده کار میدانی | آشکارا چنانکه پنهانی

۱۷۱ صفحه

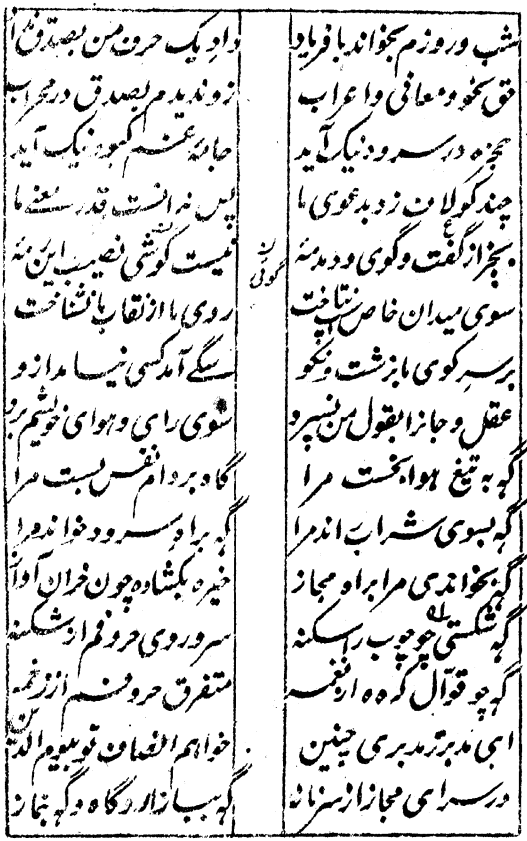

جلوه کردی براه اعجازی | که بحرفی و گه بآوازی

فی خلاوة القرآن

کی چشی طعم و لذت قرآن | چون زبان بردی و نبردی جان
از درون بنظر جان آئی | تماشای باغ قرآن آئی
تا بجان تو جمله نماید | انچه بود انچه هست انچه آید
تر و خشک جهان درون و برون | انچه موجود شد بکن فیکون
حکمهائی که گشت از و محکوم | همه گردد ترا از و معلوم
بشنوانند ترا صفات احد | گشته پیشت بصدق قصه سرای
مستمع چون کند سماع کلام | گیرد بش نطق موسی بر اندام
تا بهبنی بدیدهٔ اخلاص | چون بخوانی تو سورة الاخلاص
سورتی همچو سرو خاتفرے | نظم او چون بنفشه طبرے
نصب و نقش چو عرش و چون کرسی | گر تو از مرشدے خبر پرسی
جزو و جزم وی از طریق قدم | لوح محفوظ و سینهٔ سن قلم
حرفها بال روح و پردهٔ نور | نقطها خال مشک بر رخ نور
اینچنین در نگر بصورت او | تا بدانی تو سیرت او

الف را درون رای آرد	با و تا را بزیر پای آرد
تا فرو شد بچای جان و خرد	یوسف خوب را بشهر و بد
زانکه در کوی عشق دعوت و ننگ	بیش ازین قیمتی نیارد رنگ
بوته شهوت امتحانش کند	پس ازان تا محور زر کانش کند
پس دگر باره بوته سازد	تا در و غل و غشش بگدازد
پس چو زرش کند فرو ساید	پس بدو تاج او بیاراید
هر ملک را که عدل و دین باشد	افسر و تاج او چنین باشد
گنجی کز تو گشت آلوده	گرچه نیکوست هست بیهوده
باد اگرچه خوش آید و دلکش	بر حدث بگذرد و نباشد خوش

فی ذکر کشف القرآن

مرجنب ابا مریزدانش	پس نه مهجور کرد و قرانش
پس زانوی حیرتش بنشاند	لا یمسه چو برد و دستش خواند

مُقری راه‌داز پی یکدانگ — همچو قمری دو مغزه دار دو بانگ
قول باری شنو هم از بهر — که مجا بست صنعت قاری
مرد عارف سخن ز حق شنود — لاجرم راشتیاق کم نشود
طبع قوال را زبون باشد — عشق را مطرب از درون باشد
در دل نفس نه بر رخ حال — که خیالت نشان دهد از حال
با خیال لطیف گوید راز — شکن و پیچ و قصه در آواز
هر چه آواز و نقش و آوازه است — خانه‌شان از برون دروازه است
هیچ معنیستی اگر در بانگ — بلبلی بنده نیستی بد و دنگ
دل ز معنی طلب نه حرف مجوی — که نیابی ز نقش عنبر بوی
عدتی دان درین سرای مجاز — چشم را رنگ و گوش را آواز
مجلس روح جای بی‌کوشیست — واندر آنجا سماع خاموشیست
کی سوی عشق دیدنی باشد — لذتی کان چشیدنی باشد
طبع را از غنا مگردان شاد — که غنا جز غنا نیارد یاد
یار کو بر سر پُل آمد یار — تو مر او را ز آب دور مدار
یا بآبش فرو بر از سر کین — یا بخاکش سپار و خوش بنشین

«فصل در بیان سماع و حالت»

هر چه در عشق نیک و هر چه بد است — بار حکمش خرید باید از خرد است
هر چه صورت دهد بآتش ده — نالهٔ زار در دل خوش نه
چون برون ناله آید از دل خویش — پای او گیر و سوی دوزخ کش
می ندانی خبر تو ای نسناس — که بصد بند و حیلت و ریواس
آن همه دیو نفس در تو دمد — تا ز تو عقل و هوش تو ببرد
ای درین بادیه پر از ترسید — عمر را عمر خوانده شرمت باد
راه دین صنعت و عبارت نیست — نحو و تصریف و استعارت نیست
این صفات از کلام حق دور است — ضمن قرآن چو در منثور است
تا کی باشد ای مسلمانان — که شود سوی آسمان قرآن
گرچه ماندست نزد ما نامش — نیست مانده شروع و احکامش

فی استماع القرآن

در طریقی که شرط جان سپریست — نغزه بهیده خری و تریست
مرد و انا بجان سماع کند — حرف و ظرفش همه وداع کند
جان از و حفظ خویش برگیرد — کارها جملگی ز سر گیرد
با مرید جوان سرود و شوق — همچنان دان که مرد عاشق و ذوق

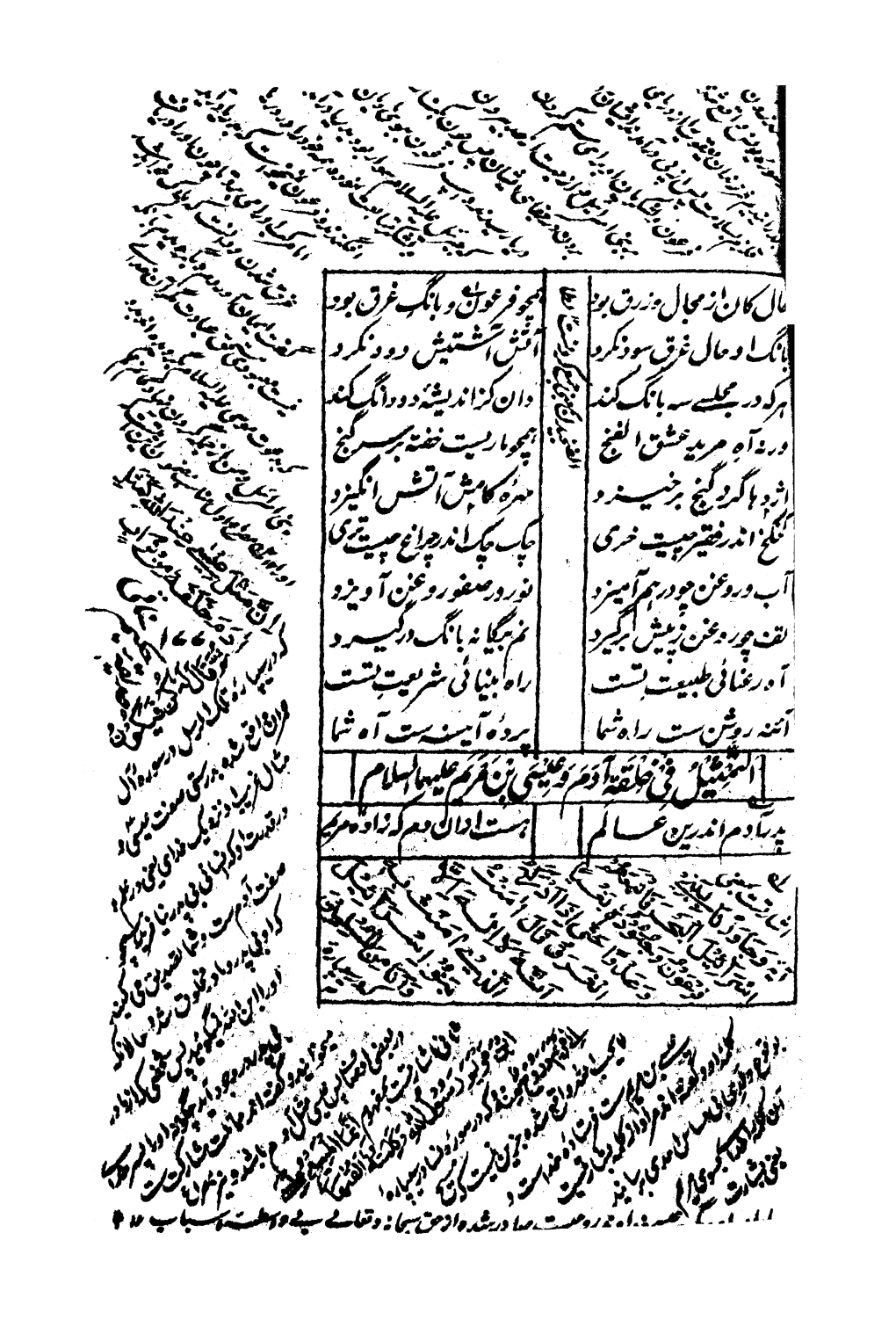

تن که تن شد ز رنگ آدم شد | جان که جان شد ز بوی آن دم شد
هر کرا آن دم است آدم اوست | وان کرا نیست نقش عالم اوست
آدم آن دم که از قدر دریافت | دل خبر یافت سوی جان بشتافت
کز ازین دم خبر چگونه دهی | گفت هستم ز جام و جامه تهی
جامه و جام ما تهی ز انست | لیک گرانمایه‌تر ز جانست
همه خواهی که باشی او را باش | برو و سوی خویش هیچ مباش
بر پریده ز دام ناسوتی | در خزیده بدار لاهوتی
دیده و خطها ی خطهٔ ملکوت | همچو عیسی بدیدهٔ لاهوت
آنکه در بند این جهان آویخت | سود کرد از زر لشکرش بگریخت
کاین جهانی ست مایهٔ غم و رنج | خوانده عاقل ورا سرای سپنج
رهبرت باد مهر صورت و جان | این جهان عقل و آنجهان کیهان
خنک آنکس که عقل رهبر اوست | هر دو عالم بطوع چاکر اوست
خنک آنکس که نقش خویش شکست | نه کس او را نه او کسی را جست
خویشتن را یکی مخوان در ده | گان مبر کین همه یکی ز آن یک
همچو نقش زیاد بهر پسیچ | بسوی خود یکی و آن یک هیچ

تو یکیئی و لیک هم ز عدد اوست — نام داری و بس چو نقش بر آب
چون در آمد وصال را حاله — سر بریدند گفت و گوی و دلال
گرچه دلاله بهر کاریست — گاه خلوت ترا گرانباریست
زانکه باشد ز روی عقل و نظر — دو هزینت بوقت خود سه ظفر
پس تو ای بوالفضول بلغاری — چون درین رود بر پل و غاری

ذکر الانبیاء خیرٌ من حدیث الجملا

انبیا راستان دین بودند — خلق را راه راست بنمودند
چون بغرب فنا فرو رفتند — باز خود کامگان بر آشفتند
پرده ها بست ظلمت از شب شرک — بوسها داد کفر بر لب شرک
این چلیپا چو شاخ گل در دست — وان چو نیلوفر آفتاب پرست
این صنم کرده سال و مه معبود — وان جدا مانده از همه مقصود
این شمرده ز جهل بی بر و بار — بدمی از دیو و نیکی از یزدان
خاک پاشان آتش آشامان — آب کوبان باد آرامان
این چو با وه ز مغز عقل زوای — وان چو نکبا ز سر عمامه رباے
این وثن را خدای خود خواند — وان صمن داده دین بر فشانده

این یکی سحر و آن دگر تنجیم
این یکی در امید و آن در بیم

همه نافوب سیرتان بودند
همه اعمی بصیرتان بودند

عام فانع شده برین دین
خاص مشغول در قشین دین

دین حق روی خود نهان کرده
هر یکی دین بدعیان کرده

بدعت و شرک پر برآورده
زندقه جمله سر برآورده

این بتلقین هرزه در بندند
وان بتخییل بیهده خرسندند

گوش سرشان هوس شنوده ریو
هزیان شان هدی نموده دیو

شده نزدیک عام و دانشمند
سفه و غیبت و فضولی پند

خاص در بند شهوت و لذات
عام در بند هزل و ترّاهات

مندرس گشته علم دین صدا
همگان ژاژخای و هرزه درای

عز خود جسته در بهانه علم
عقل پوشیده در میانه علم

راستیها زبیم بند و طلسم
روی پوشیده چون الف در بسم

خاصگان چون بکانه بازشدند
عامه هم با سر مجاز شدند

آن یکی رفته برده موسی
وان دگر مقتدی او عیسی

کیش زردشتی آشکاره شد
پرده رسم پاره پاره شد

ملک توران و ملکت ایران — شده از جور یکدگر ویران
حبشه تا حنته سوی شرب — فیل با ابرهه ز مرغ هرب
خانه کعبه گشته بتخانه — بگرفته بغصب بیگانه
عتبه و شیبه و لعین بوجهل — یک جهان پر ز ناکس نااهل
عالمی پر سباع و دیو و ستور — صد هزاران ره و چه و همه کور
بر چپ و راست خوان پشین ننگ — راهبر گشته کور و همره لنگ
خسته جهل را ز پر خوابی — کشته دم حمق کرده ذوالعابی
پر جهالت جهان و پر نیرنگ — بر خردمند راه دین شده تنگ
بانگ برداشته سحرگاهان — سگ و خر در جهان گمراهان
ای سنائی چو بر گرفتی کلک — در معنی کشیدی اندر سلک
چون بگفتی ثنای حق اول — پس بگو نعت احمد مرسل
چون ز توحید گفته شد طرفی — گفت خواهم ز انبیا شرفی
خاصه نعت رسول باز بسین — آن ز پیغمبران بهین و گزین
احمد مرسل آن چراغ جهان — رحمت عالم آشکار و نهان

الباب الثانی فی فضیلة نبینا محمد صلی الله علیه وآله وسلم

صَلَّى سَائِرَ الْاَنْبِيَاءِ وَفِي مِعْرَاجِهٖ وَفِي بِدَايَةِ ذَاتِهٖ وَبَدْءِ شَانِهٖ
فِي مَنْفَعَتِهٖ وَحُسْنِ خُلُقِهٖ وَكَرَامَتِهٖ وَانْشِرَاحِ صَدْرِهٖ وَمَشِيَّتِهٖ
وَاتِّبَاعِهٖ وَبَعْثِهٖ وَاِرْسَالِهٖ وَفِي الصَّلٰوةِ عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَآ
اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ وَاٰدَمُ وَمَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ لِوَائِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ

آمد اندر جہانِ جان ہر کس	جان جانہا محمد آمد و بس
چون بخندید بر سپہر جلے	آفتاب سعادت ازلے
آن سپہرش چہ بارگاہ ازل	آفتابش کہ احمد مرسل

نامد اندر سراسر آفاق | پا بمردی چنوی بر میثاق
شرع او را فلک مسلم کرد | خانه بر بام چرخ اعظم کرد
اندر آمد ببارگاه خدا | دامن خود علی گشان در پای
پیش وی سجده کرده عالم و دین | زنده گشته چو مسجد ذوالنون
دیده و جان پاک آدم از او | معنی بکر لفظ محکم از او
جان عاقل جهان بدو بینند | دانش بر جان خویش بگزینند
انبیا ریخته هم از در او | هر چه شان نقد بود بر سر او
تا شب نیست صبح هستی زاد | آفتاب چنو ندارد یاد
همه شاگرد و او مدرس شان | همه مزدور و او مهندس شان
او سری بود و عقل گردن او | او دلی بود و انبیا تن او
دل کند جسم را بآسانی | میدهد زندگی بروح حیوانی
کوشکش در ولایت تقدیس | صحن او بام خانهٔ ادریس
آستان درش بروضهٔ انس | بوده بستان کوی روح القدس
کرده باشا بپیر طاعتی | جلوه در بوستان قدوسی
جان او خفته در جوار نبی | انجمد لم یزل ز تشنهٔ حق

ق
شرع او را فلک مسلم کرد
خانه بر بام چرخ اعظم کرد
اندر آمد ببارگاه خدا
دامن خود علی گشان در پای
پیش وی سجده کرده عالم و دین
زنده گشته چو مسجد ذوالنون
دیده و جان پاک آدم از او
معنی بکر لفظ محکم از او
جان عاقل جهان بدو بینند
دانش بر جان خویش بگزینند
انبیا ریخته هم از در او
هر چه شان نقد بود بر سر او
تا شب نیست صبح هستی زاد
آفتاب چنو ندارد یاد
همه شاگرد و او مدرس شان
همه مزدور و او مهندس شان
او سری بود و عقل گردن او
او دلی بود و انبیا تن او
دل کند جسم را بآسانی
میدهد زندگی بروح حیوانی
کوشکش در ولایت تقدیس
صحن او بام خانهٔ ادریس
آستان درش بروضهٔ انس
بوده بستان کوی روح القدس
کرده باشا بپیر طاعتی
جلوه در بوستان قدوسی
جان او خفته در جوار نبی
انجمد لم یزل ز تشنهٔ حق

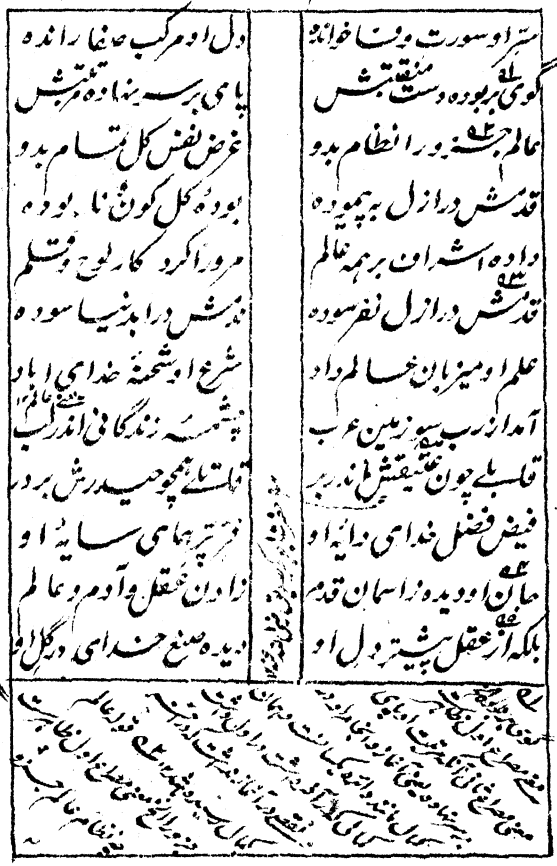

گفته او را بوقت وحی و نزول | جبرئیل امین ولا التعجل
بوده چون نقش صورت بیشش | ماجراهای غیب در پیشش
هست گردون ز نور واطف گلش | شرق و غرب ازل درون دلش
آدم انگه که سمت جان داشت | پای دانش بر آسمان داشت

فی معراجه صلوات الله وسلامه علیه

بر نهاده ز بهر تاج قدم | پای بر فرق عالم و آدم

۱۸۵

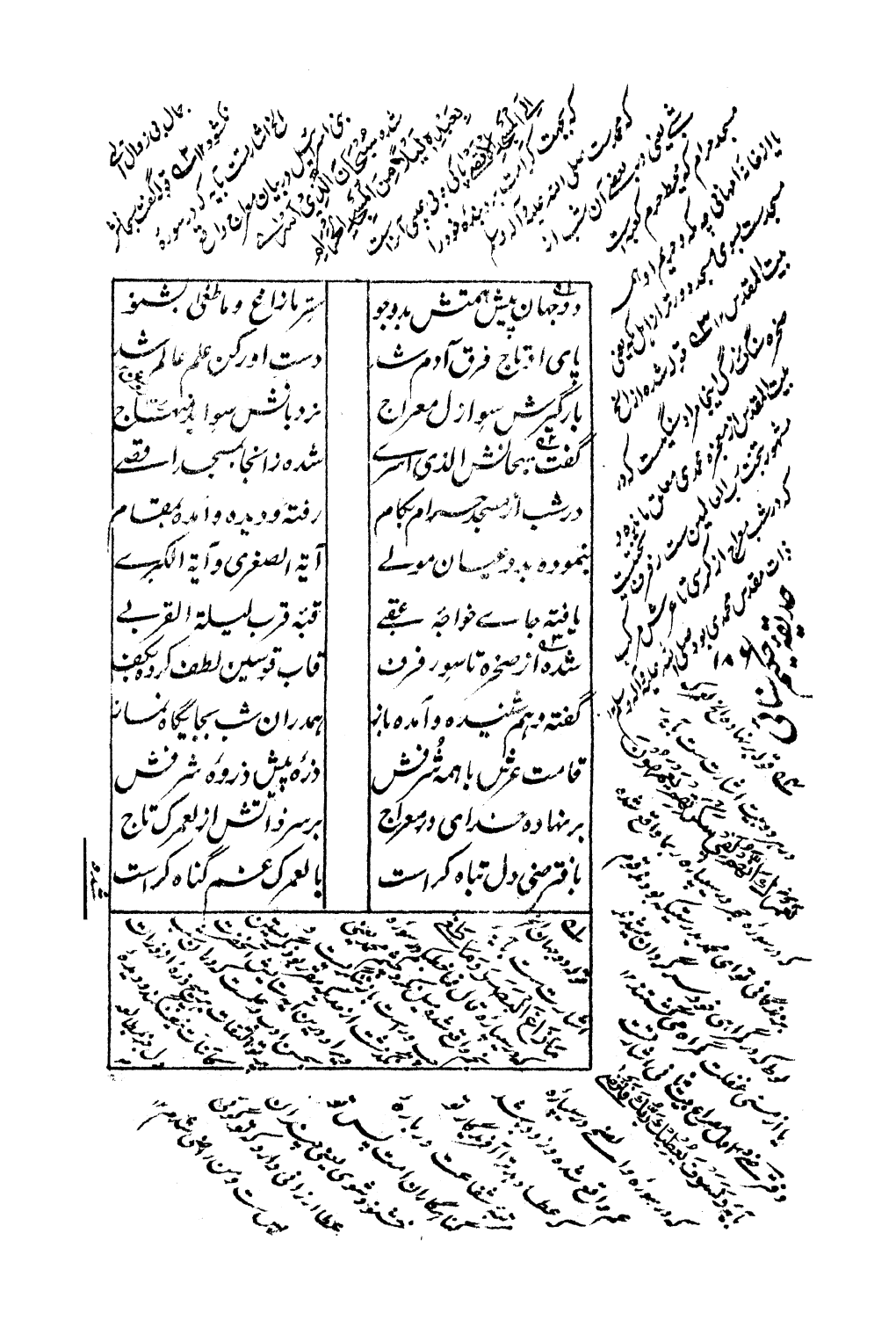

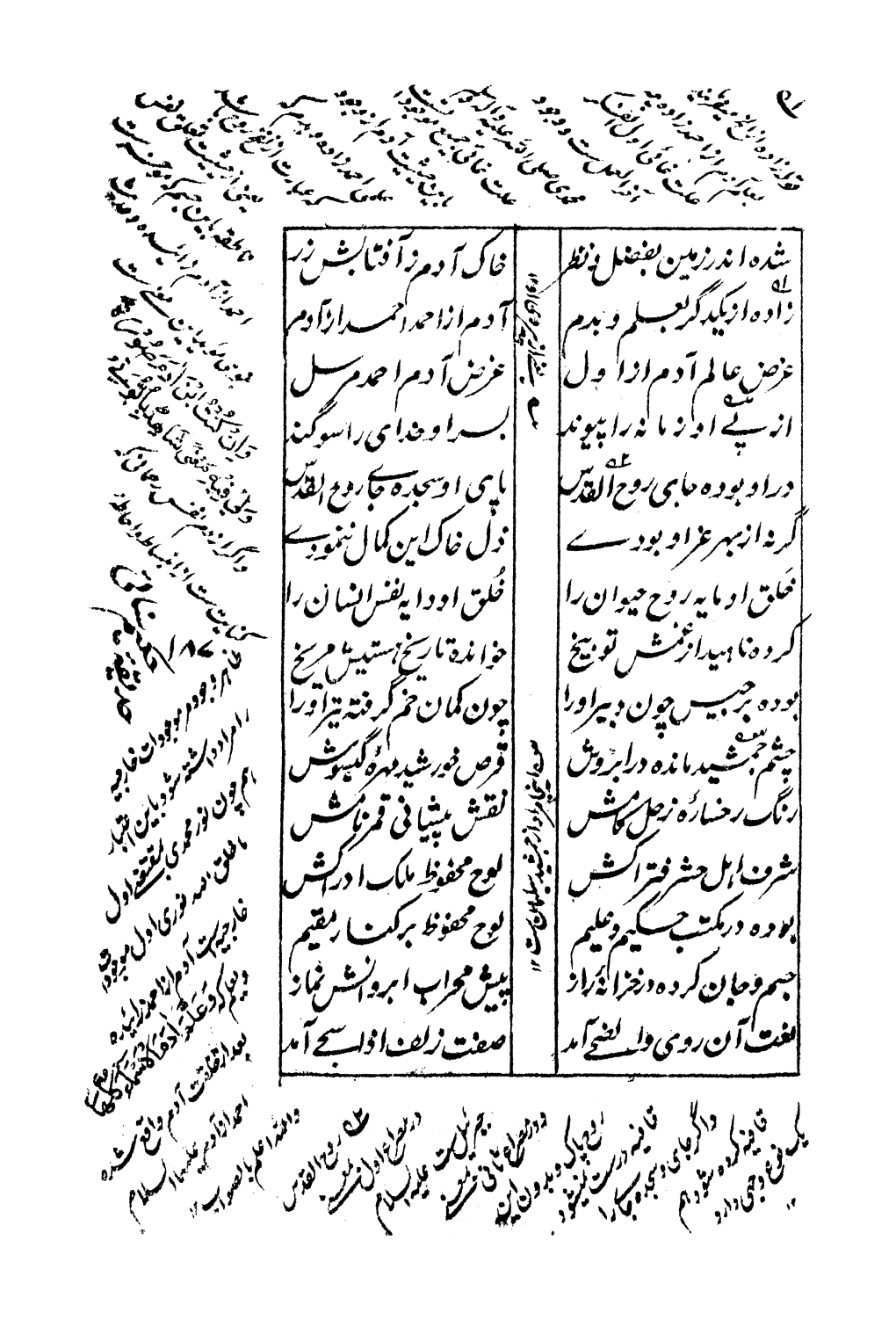

بوده مقصود آفرینش او | انبیا را بسان بینش او
یافته بهر پاسخ حاجه دین | رتبت شیر مرغ گاه و زمین
پیش از اسلام در هدایت خویش | دیو کش بوده در ولایت خویش
کرده در کوی عاشقی برباد | جان و دل را بمهر امینه زاد
دولتش چون گذاشت عالم را | راهبر بود مر سکینه را
امینه غافل از چنان دُرّی | وز هنر دیده آنچنان حُرّی
ورنه گذاشتیش حسبتن دین | بردهٔ امینه بروح امین
وز علیمه فطام یافته او | در ممالک نظام یافته او
گشته عمان ورا عمد و ردا | وز بزرگیش ناشده آگاه
ملتزم دین نشد بجز بعد | دولتی جز بدولت احمد

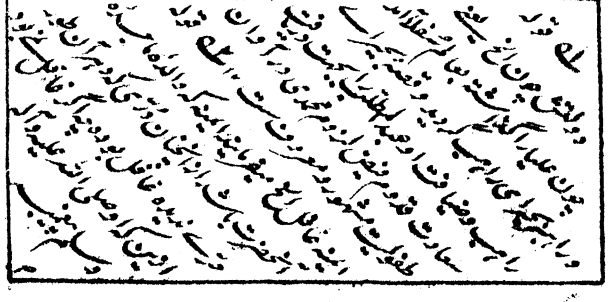

چون بدین جایگه سفر کرده
خاک آنجای با خود آورده

خورده با آب پاک نشسته
زاب گردش چو آسمان شسته

خاک او بوده زاب تحریرش
سفر دل مقام توحیدش

باد بد قصد جانش ناکرده
آب غربت زیانش ناکرده

سیل نامد نهال کن ترازو
مرغ نامد قفس شکن ترازو

همتش الرفیق الاعلی جوی
غربتش لانبیّ بعدی گوی

شیخ را ساز نور داده چو شاب
خاک را آبروی داده چو آب

او در ابنده بود او در جد
همه عالم زپای او سجد

فی فضیلته علی سائر الانبیاء علیهم السلام

خلق او از نفیس تر موکب	عرق او از شریف تر منصب
از همه انبیا چو بخشش رب	یکتن ست و همه ست امت عجب
هم عرب هم عجم مسخر او	لقمه خواهان رحمت از در او
در جهانی فگنده آوازه	با خود آورده صد فتی تازه
گشته ادیان خلق زسیرت او	نیست ادراک بر بصیرت او
رشد قومی برای حق جویان	اند قومی ز خوی خوش گویان
تیغ و قرآن ورا شده معجز	نشود شرع او خلق هرگز
او چو موسی علی ورا هارون	هر دو یکرنگ از درون و برون
او مدینه علوم و باب علی	او خدا را نبی علیش ولی

هر که از در در آمده بر او | تاج زد فی نهاده بر سر او
از پی خود نه از برای سجود | صدر او آب کعبه برده ز جود
خاتم شرع و خاتمت در دم | صدق الله نشسته بر خاتم
از پی صورت دل و جانش | پیش حکم و خطاب فرمانش
نفس پر چشم همچو نرگس تر | عقل بر گوش همچو سیسنبر

فی بدایة ذاته علیه السلام

آدم از نار در عدم زاده | او چرا غی بد و فرستاده
غیب یزدان نهاده در دل او | آب حیوان سرشته در گل او
دیدهٔ او بگاه منزل خواب | تا سوی عرش بر گرفته حجاب
جان او بوده در طریقت حق | گوهر حضرت حقیقت حق
رحمت آب و گل درین عالم | رحمتش نام کرده فضل قدم
قدر شبهای قدر از گل او | روز روز قیامت از دل او
حلقهٔ حلقها بحلقهٔ موی | شحنهٔ شرعها بصفحهٔ روی
غرض کن ز حکم در ازل او | اول الفکر آخر العمل او

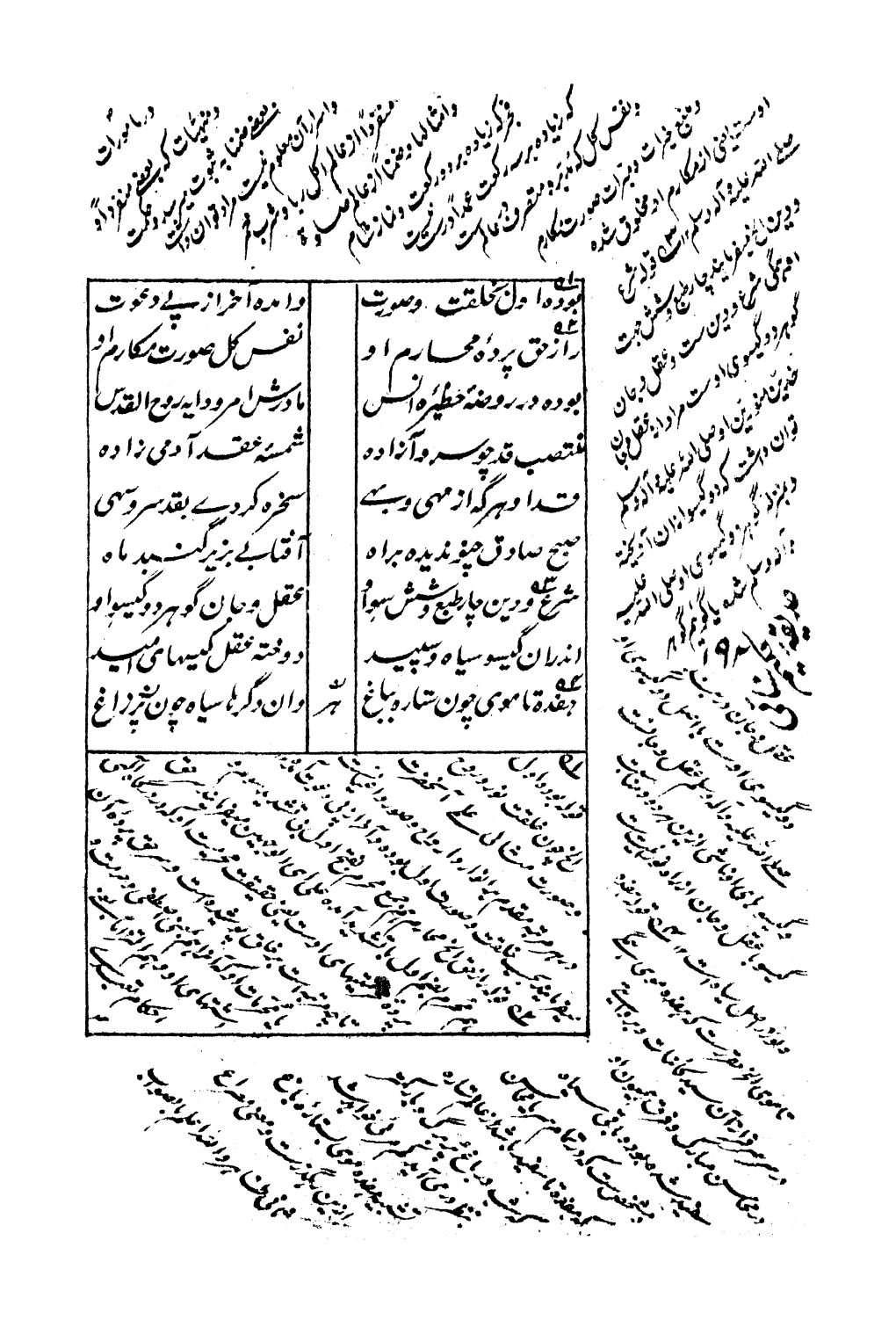

کون او ماه را چو گل کردے — بوی او مشک را خجل کردے
خلق خلق از برای طوق فرش — خلق خلق نسیم خاک درش
فرش نو یار فرع او گشته — عرش مقلوب شرع او گشته
بوده همزاد با ازل سبش — گشته همراز با ابد ادبش
دیده از چشم دل بنور احد — از دریچه ازل سرای ابد
کرده از بر بکتب فرد وی — سورهٔ سیرت جوانمردی
من نگویم که غیبدان بود او — گرچه از چشمها نهان بود او
غیبدان وحی شه یکن و مکان — نیست جز خالق یکین و مکان
بر زبانش بوقت نشر حکم — گفت لو تعلمون ما اعلم
زانکه بنمود حق بجان و دلش — رمزهای حقیقت ازلش
طینتش ز نینت جهان آمد — سا عتش راحت روان آمد
شرع او چون نشست بر عمیق — شد گسسته عنان عزیعوق
چون زبان را بنامه کرد روان — تا شود کسری آرمیده روان
بشقاوت چو رشد کرد رها — از سعادت بغی بماند جدا
چونکه عیسش فتاد بر عسوان — زهر شد نوش جان نوشروان

۱۹۳

شد ز تابش نشانه گرسرے | سر ایوان طارم کسرے
پای کوبان عروس عشق ازل | سر نگون او فتاده لات و مهل
داده داد ش همه خلائق را | عز معشوق و ذل عاشق را
رفته از اقتداش تا عیوق | زشت و نیکو و لاحق و مسبوق
پادشا بر جهان آدم اوست | پارسا سوی ملک اعظم اوست
ملک تن را خرابی از کنش | ملک جانرا عمارت از دنش
جزع و لعلش ز بهر عز و شرف | گوشها کرده همچو گوش صدف
روز تار و شست و نسبیت | زلف و رویش شفیع هر گنهست
از پی زقه دادن از لب او | وز پی زاد راه مرکب او
عقل کل بوده در دبستانش | نفس کل گاهوار جنبانش
دیو را بوده روز بد رو چنین | صورت سورهٔ معوذتین

فی کرامتہ علیہ السلام

گر ملک دیو شد که آدم | دیو در عهد او ملک شد هم
نور بیننده دُر گوینده | جز از ان دل ندیده جوینده
هیچ سائل بخشندی و بخشم | لا در ابروی او ندیده بچشم

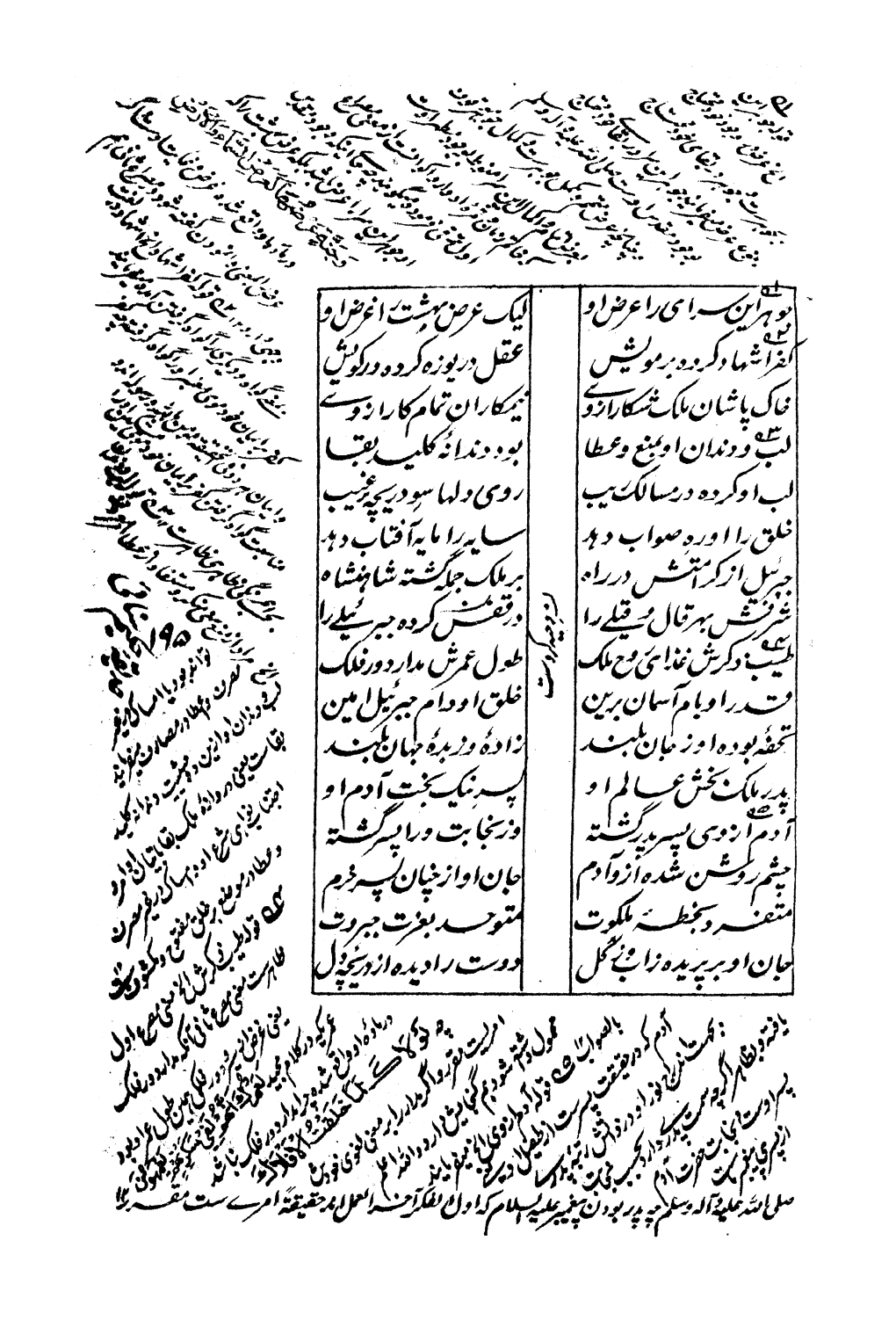

فی اتباعہ علیہ السلام

خرد و جان او بہر دو سرے — واسطہ در میان خلق و خدائے
حرف کاغذ ہمی سیاہ کند — کی دل تیرہ را چو ماہ کند
آن بنان کو میان ماہ رود — کی دم از خامۂ سیاہ زدے
ضرب کردی میان ماہ تمام — کی شدی تارگیر خامۂ خام
آن بنانی کہ کردہ بد و نیم — کی کشیدی ز خامہ حلقۂ میم
آنکہ ہر حرف را دلش بظرف — کی شدی در زمانہ بستۂ حرف
آنکہ شب را سپید موی کند — کی سخن را سیاہ روی کند
کی توان دید نور جان نبی — از دریچہ مشبک عنبی
کہ شد اندر کش از بلندی نور — از ز جاجی و از جلیدی دور
آدمی زندہ اند از جانش — انبیا گشتہ اند مہمانش
او ہمہ ہست از جلال با مایار — ہمچو جان در تن و یکی ز شمار
چون فرو تاخت ز آسمان قدم — فلک المستقیم زیر قدم
آتش کسری از تفش بگریخت — جان خود زیر پای اسپش ریخت
پیش شانی کہ نور بار آورد — نار زردشت جان نثار آورد
خدمتش را ز بارگاہ بلند — خواجہ سدرہ شد جلاجل بند

گر چو موسی ببسوی نیل شدی | نیل چون پر جبرئیل شدی
اندر آمد بجوشد لی عاطر | نسخت علم غیب در خاطر
مصلحت را زبهر عالم داد | هر چه کوشش شد زبانش داد
چرخ تا شد بداز گوهر او | زست آن از نگاه باز گوهر بوی
آسمان از جمال او زرزمین | خاک بیزی شد ست گوهر چین
نطق او هر چه در عقول نهاد | روح بر دید و قبول نهاد
یک سخن زو و عالمی معنے | یک نظر زو و یک جهان تقوی
نام او هم تگ ست با تقدیر | کام او همره ست با تیسیر
وصف او مرد م بزبان ها داد | یاد او آب در دهان دارد
شرع شد از بدایتش کبری | قدری شد بسبی او جبری
خلق او آمد از نکو عهدی | روح عیسی و قالب مهدی
یافت دین حق بدو تسلیم | خلق او را خدای خوانده عظیم
چون در آمد صدوف کشتی دل | پر گهر شد دهان علم و عمل
دین بدو یافت زینت و رونق | زانکه زو یافت خلق راه بحق
رهروان را زاحمد مختار | آنکه دی نار بود شد دین آر

۱۹۷

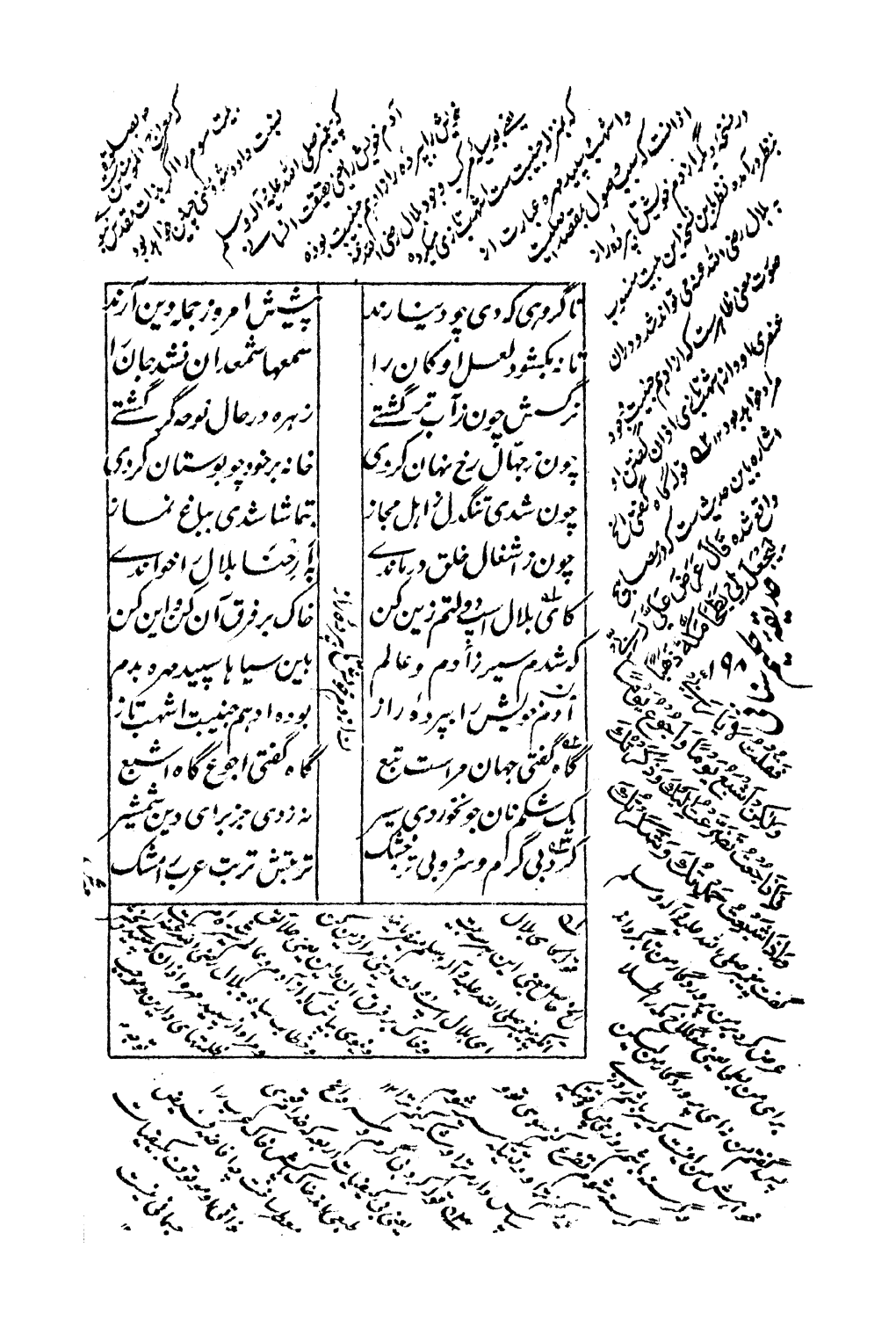

مهرش ادریس را بداده نوید | لطفش ابلیس را نکرده نومید
سایه پروردگان پردهٔ غیب | از پی رشک و شک و شبهت و ریب
رفته ز و بر عطا چو چرخ کبود | تا بگردن در آفتاب فرو د
ذوق و شوقش ز نیک و بد کوتاه | چشم چشمش ز روح و روح آگاه
همه خلق و وفا و بسط و فتوح | شرح این نعتها الم نشرح

فی انشراح صدره علیه السلام

سینهٔ او گشاده روح بخست | هر چه جز پاک دید پاک شست
در ز هر داشت در زمان از وی | در ز یکسان ادوی همچنان ادوی
سینهٔ را که حق حکم باشد | در ز یکسان دلش چه کم باشد
بهر آن تا کند دلش بنیاد | چون ز نو بیند از ز نو گرید
از پی جبرئیل گشت درست | آن جراحت بامر ایزد چست
دل او بود ی از خیانت پاک | چون ز اشکال بند تخته خاک
رقم اوست قسمت جان را | تخته خاک امر یزدان را
انبیا گرچه محتشم بودند | هر یکی صفر آن قسم بودند
پیش بودند نز پی دونیش | پیش بودند بهر افزونیش

گرچه پیش اند و بیش از بین چیزهاست | بیشی صفر بیشی رقم ست
جان یکی فرع او هفت اندیم | او یکی شرع او هفت اسلیم
شور نی انگیخت ظاهر و معلوم | همیش از بوم و بام کلب الروم
همچو پیکان سوی هدف پیکان | پر برآورده تیر بی پیکان
بهر پیکان تیرش از تعلیم | نقش داده حق کتاب کریم
گفت دیدم بهشت و وی را | سدره و عرش و لوح و طوبی را
دیدم از دل بدیده لاهوت | در جوامع صوامع ملکوت
لطف فردوس اپسندیدم | قهر زندان عدل هم دیدم
هر چه یکنون غیب حضرت بود | بکم از ساعتی مرا بنمود
داند آنکو دلش ز ریب تهیست | کین همه غیب عالم علویست
واسطه کیست پیش پرده سرای | جز از و در میان خلق و خدای
گر شریف اند و گر وضیع همه | کرم او بود شفیع همه

فی مرثیة حضرت امیر المؤمنین علیه السلام

نور کز خلق او بعرش رسید | چشمه آفتاب و کوثر شد
پیش آن مقتدی رحمانی | عقل با حفص شد دبستانی

نور یکه از خلقت او تا عرش و فرش فایض شد الخ — عقل با حفص شد دبستانی یعنی حفص کنیت امیر المؤمنین عمر رضی الله عنه

قدم صدق یافت نقل از وے | از عقلیات برست عقل از وے
چون در آمد بمرکز سفلی | گفت دین را هنوز تو طفلی
دایگی کرد دین یزدان را | تا بپرورد نور ایمان را
پیش او گوش گشته عقل همه | پس از و فاش گشته نقل همه
هر مصالح که مصطفے فرمود | عقل داند که گوش باید بود
عقل در پیش حکم اوست رهی | زانکه زو یافت عقل و دو بهی
عقل در مکتب هدایت اوست | زیرکی عقل از بدایت اوست
کیده مهان زبیم گمراهے | عقل کل را بامر الله
عقل داد و دوار در محراب | پیش او خرّ راکعاً و اناب
پیش او عقل قد خمیده رود | تو بپای آئی او بدیده رود
نقل جان ساز هر چه وشد نقل | که بایمان رسی بحق نه بنقل
رهنمای تو نور ایمانست | عقل در کار خویش حیرانست
عقل تو در مراتب دل و تن | زندگانی نه هست بی زندان کن
عقل تو در کار سر سری نکند | لیک با دین برابری نکند
عقل و فرمان کشیدنی باشد | عشق و ایمان چشیدنی باشد

این دو بیرون عقل و جان خیزد | این برآن آن برین نیامیزد
شرع او روح عقل و نعمت است | رای تو بایزید دیو نفسانیست
چون سران بهر چشم زخم بزن | رای را پیش شرع او کم زن
هر کجا شرع روی خویش نمود | رای در گردش اوفسود
هست با شرع کار رای قیاس | همچو پیش کلام حق وسواس
راه شرع آنکه نفس اسوزد | رای عقل آنکه شعله افروزد

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ

چون تو بیماری از هوا و هوس | رحمة العالمین طبیب تو بس
هر کرا از کمال مایه بود | خرد مصطفاش دایه بود
بست دیوار بهر منت را | سیرت او سرای سنت را
گر ندا نید رای هوا کوشان | بشنوید این سخن ز خامه وشان
تا بگوید از زبان خرد | هر که دل دارد امر او نخرد
کاندرین کلبه پرازکوران | واندرین کارگاه مزدوران
ادب او به از فضائل شما | خرد او به از کمال شما
او دلیل تو بس تو راه مجوی | او زبان تو بس تو یاوه مگوی

وهم وحس وخیال را رهبر است | زان همیشه مقام تو بر بر است
مرد همت نه مرد نعمت باش | چون همه زائست باش
سخن او برد ترا به بهشت | ادب او رهاندت ز کشت
پی او گیر تا سری گردی | خرزی زود جوهری گردی
جان فدای کن تو در متابعتش | گر نداری سر معاتبش
سوی حق بی رکیب مصطفوی | نرسد پایت ار چه پس بدوی
تا قدم بر سر فلک نزنی | با وی انگشت در نمک نزنی
شرع می ساقی شراب وی است | دیده بخشش آفتاب وی است
هر چه او گفت امر مطلق دان | وانچه او کرد کرده حق دان
قول او ختم دان تو چون قرآن | لفظ او جزم دان تو چون فرقان
دل پر در را که نیر و نیست | هیچ تیمار دار چون او نیست
از کریم نژاد او نژادی | مهربان تر ز تست بر تو بدی
بر تو از نفس تو رحیم تر است | در شفاعت از ان کریم تر است
سوی جان پاک کی پوید | هست او پاک پاک را جوید
پاک شو پاک رستی از دوزخ | کور را ندیده تا از ان بر و رخ

باز آن کز حرام دارد غور — دوزخ او را ز خلد اولی تر
گر تو خواهی که گردی او را یار — از حرام و سفاح دست بدار
در حریم وی ای سلامت جوی — شرم دار از حرام دست بشوی
نه خدای جهان بأهل نفس — گفت مولای مؤمنانم بس
تو که جز در غم قنینه نزی — سینه کم کن که پاک سینه نه
سینهٔ را که سنت آراید — دل آن سینه شرع را شاید
سینهٔ و دل که جای غی باشد — خانهٔ دیو و خیک می باشد
ای فرومانده زار و وار و خجل — در جحیم تن و جهنم دل
غضبت گه فرو برد بجحیم — گه دهد شهوتت شراب حمیم
گه کشد شیر کبر و خوک نیاز — گه زند مار حقد و کژدم آز
گه شرار غضب شود باشیر — گه کشد غل و غش ترا بسعیر
در شکن بوم بام قلب سلیم — بکلاغی و در گذر ز کلیم
در دوزخ فراز کرده و پس — می پزی در بهشت نیک هوس
از برون سوقت ز غفلت شاد — وز درون عقل و جانت با فریاد
مصطفی بر کناره بر ز نخ — روی آویخته در دوزخ

تا رهاند ترا ز دوزخ زشت — پس رساند ترا بصحن بهشت

گر ترا دیده هست و بینائی — چون ز دوزخ سبک بدون نائی

سنتِ او بر دهاست هین برخیز — در ردای محمدی آویز

گاه سالست احمد مرسل — آوش آخر آخرش اوّل

امتحانش چو قطرهٔ باران — کا دل و آخرش بود چو میان

دایهٔ جان بجز دی خوانش — دفتر از ایزدی دانش

اندرین کارگاه گون و فساد — کار و بارش دو بود فقر و جهاد

چون نیم مرد فرش ایوانش — من غلام غلام دربانش

با حسابم خوش از فقد لکم اوست — من غلام سقر چو مالکم اوست

مالک ملک دین چو داد دست او — هر چه بایست داد داد دست او

تا مرا دانش ست دین دارم — دانش را ز دست نگذارم

پی او گیرم و سرے گردم — بر سر شرعش افسرے گردم

فی الصلوٰت علیہ

تا بجشرای دل ارشاد گفتی — همه گفتی چو مصطفےٰ گفتے

نام او بردی از جهان مندیش — حور و ندان کنان خود آید پیش

دوزخ از نام او رمد چو نان | که ز لاحول لعنتی شیطان
هر چه دانی ز آیت او دان | وانچه یابی عنایت او دان
عقل از ان نامدار و مشهورست | که درین کارگاه فرزورست
جان از ان در مقام عز و بقاست | که از ان روی در رهید فناست
جان که آن روی را نخواهد دید | نیست جان بلکه پاره گلیست پلید
خاک او باش و پادشاهی کن | آن او باش هر چه خواهی کن
کانکه او خاک نیست بر در او | گر فرشتست خاک بر سر او
عقل چون بر دو شخص او را نام | نفس کلی کشد زبان در کام
عقل کل بی بهاش چیز نشد | تا نشد چاکرش عزیز نشد
زین در ار هیچ عقل بگریزد | همچو پرده اش فلک بر آویزد
عقل و جان را مدد ولایت احمد | از بقا ساختند جیش ابد
جوهرش چون ز کان کن نگسست | در کمرگاه آسمان زد دست
ز آسمان گرچه بر فراز نشد | تا زمینش نکرد باز نشد
که در آمد بجز محمد حر | از جهان تهی بعالم پر
کیست جز وی بگو شفیع رسل | بر سر جسر نار و بر سر پل

گفته در گوش جانش جانب ما — کای شهنشه سر از گلیم برآر
پنج نوبت زدند بر عرشت — سانتند از جهان جان فرشت
فرش را در جهان جان گستر — عرش چون فرش زیر پای آور

فی بدو شانه علیه السلام

انبیا از آسمان پیاده شدند — ودو ساده بسوی ساده شدند
از پی تجلیات آدم از دل و جان — بر درت ربنا ظلمنا خوان
نوح در حصن عصمتت جسته — روح در چاکری میان بسته
تاج بر بر نهاده میکائیل — خاشیه بر کفش بامده خلیل
موسی سوخته بر آذر تو — از قفی گوی گشته بر در تو
با ثنای تو عقد بسته بهم — در عرب خانه عیسی مریم
بر گرفته ز عرش پرده نور — بر دهان نامی مانده خوانچه صور
منتظر مانده بر سر راه مین — با طبق روح قدس و روح امین

رفعت ادریس از بهر ثنای تو یافت
سدره جبریل از برای تو یافت

خضر آتش بباد سینه سپرد
آب حیوان ز خاک پای تو برد

بسته بودی نقاب درویشی
چون کشادی تو قفل درویشی

شرف قاب قوسین از آن نقاب فزود
رفعت عرش ثبت از تو ربود

جان روحانیان دل تو بدید
دیده بر سر نهاد و پیش کشید

اهل هفت آسمان نهان مانده
سر انگشت در دهان مانده

هشت در چار طبع بی فریاد
بر صهیب و بلال تو بکشاد

هفت در مهر کرد امت تو
بر دل عاصیان رحمت تو

روی روحانیان سوی درست
کامشب آمین عرش لشکر تست

شده از یوسف رخت نو و لهنون | آمد از بطن حوت و بحر برون
صالح و لوط و هود منتظرند | حال پرسان ز یوشع و خضرند
هست داود قاری خوانت | جمله اصحاب کهف مهمانت
هست لقمان بدرگهت بر پای | چون سلیمان ترا وکیل سرای
پسر آزر ست فرش افگن | پسر مریم ست مقرعه زن
ایستاده ملک یمین و یسار | با طبقهای نور بهر نثار
چشم روشن بروی تست اسحاق | چون اسمعیل شهره آفاق
شده یعقوب مستمند ضریر | از قدوم تو تیز بین و بصیر
یوسف اندر ره تو استاده | ابن یامین بره فرستاده
انتظار تو کرده پیر شعیب | رفته اندر درون پرده غیب
چرخها را لقب زمین دادند | اختران نور بهر دین دادند
از زمان آمدند بهر شمات | جمعه و بیض عید و قدر و برات
وز مکان آمدند قدمها خم | مکه و یثرب و حرا و حرم
منتظر مانده در سرای قرار | طبق آسمان و دست نثار
ثقل ارواح گشته نقل از تو | تخته از سر گرفته عقل از تو

بیان انتقال گفته اند که چون حضرت عیسی علی نبینا و علیه السلام
بچهارم آسمان رسید ملک الموت را دید

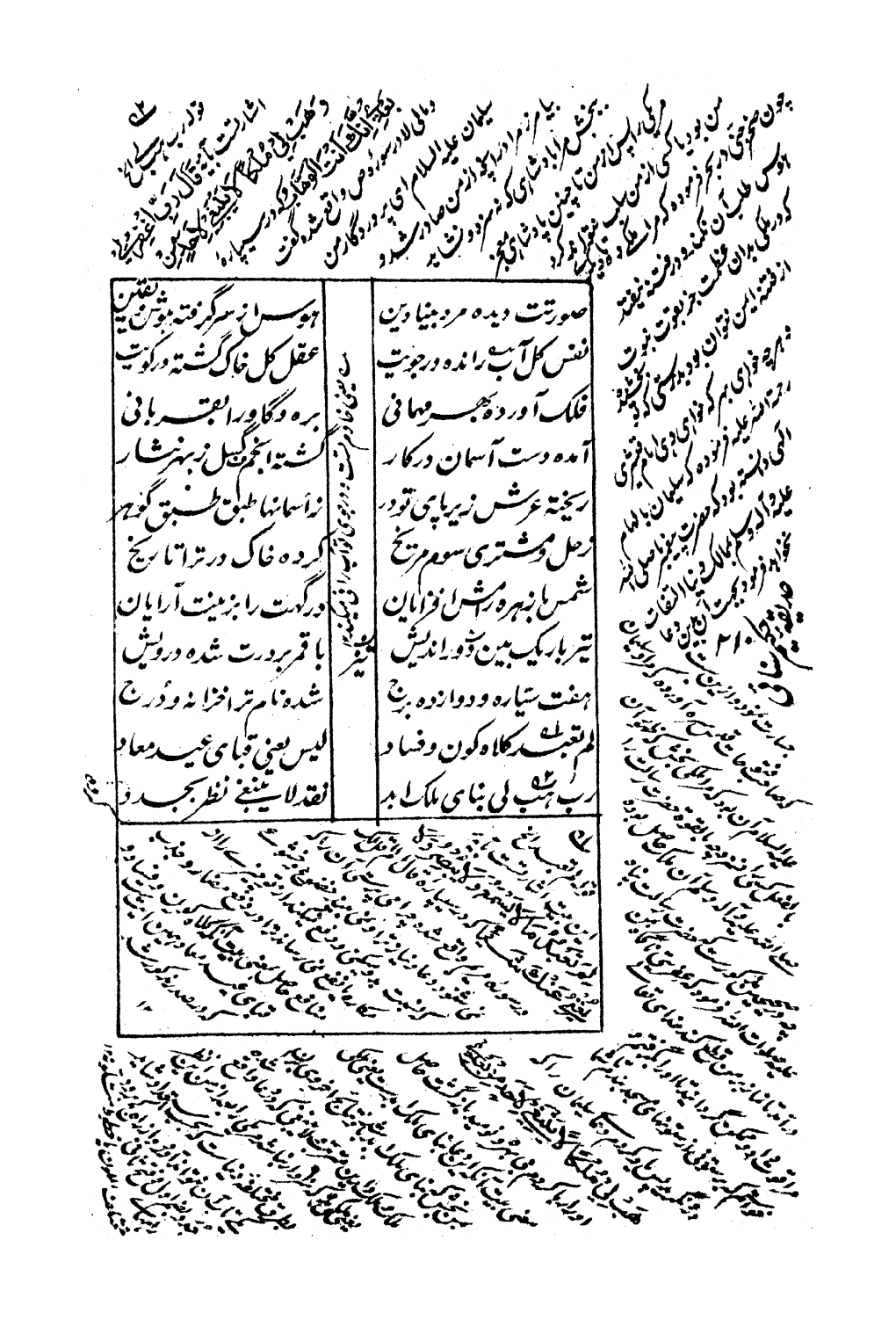

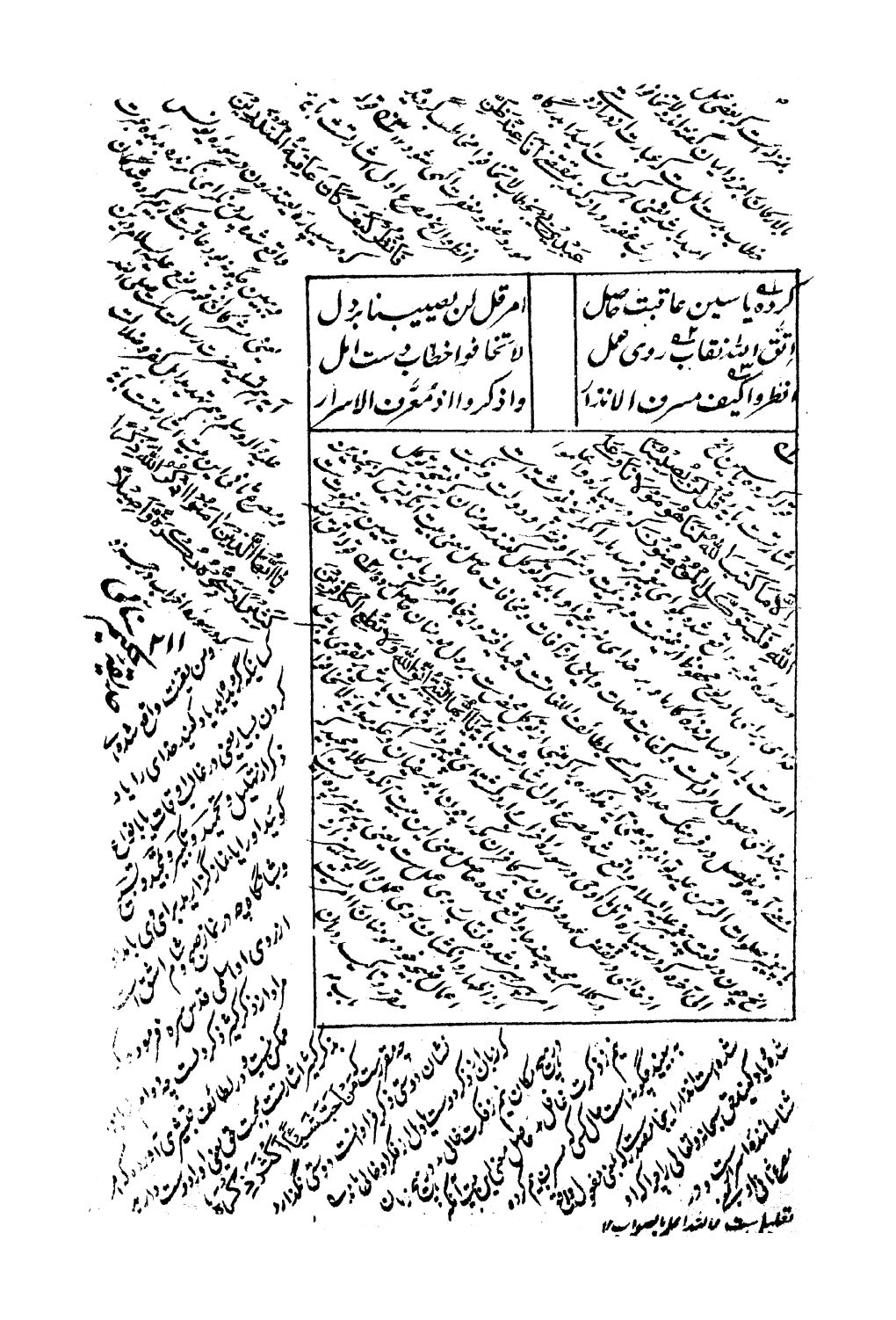

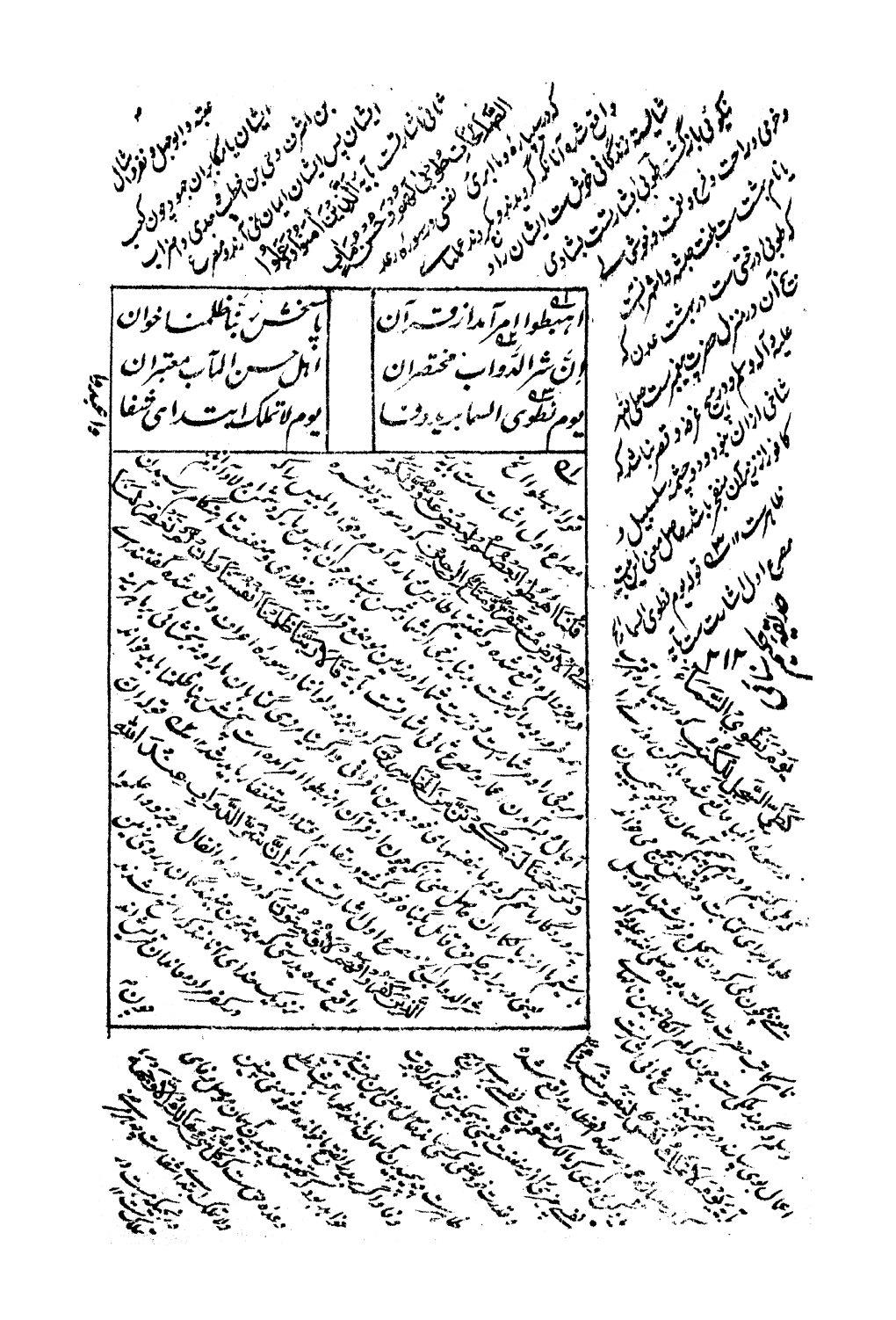

تعرج الیّ رایت قدرت	تعرج اللیل رایت فطرت
قوت جان قافیه قتل هو	مر بهم عقل میم ما ترکوا
اندران قاف قیل و قالے نه	واندران میم میل و مالے نه
اذکروا فی قوام ذات وخرد	واعبدوا فی مقام داد و دستد

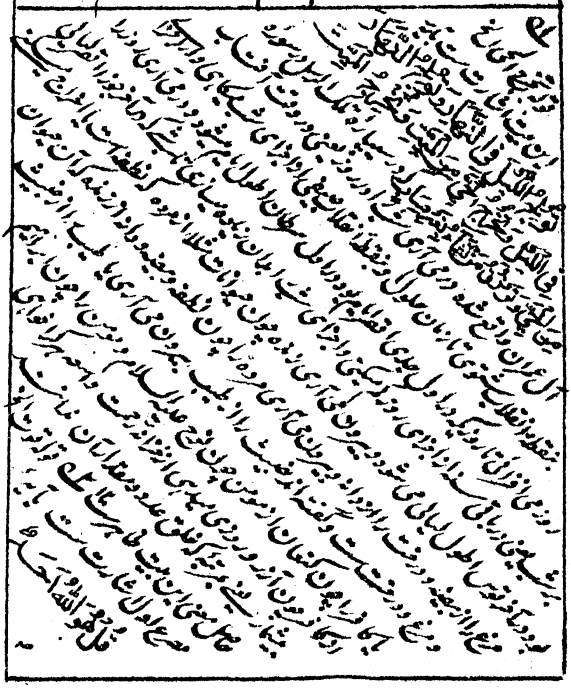

زده صدره یکیهم خرگه ... در سرا پرده یکیبو نه

لام لا تقنطوا الوانی و سنج ... الف اسنوا جزای سرج

دیدم آن پیشوای عالم را ... گهر کان نسیص آدم را

خضر و موسی به پیشگاهش در ... لوح تعلیم برگرفته ببر

دولتش برده زهره زهره را زهره ... دهر را استده زکف مهره

کرده تقدیر سپه قدرش زین ... عاشیه برکتف روح امین

صدر او صدر ملک استغنا ... قاب قوسین قلبش او ادنی

از تعمر کلاه تشریفش	قم فاندر قبای تکلیفش
صابرین بر یمین ایمانش	صادقین برزه گریبانش
قانتین بر یسار اثبارش	منفقین بر طراز دستارش
لقد استغفرین فراوانش	در بن جیب چاک دامانش
مرکب اقمت ارکعوه بزین	بر در دین برای یوم الدین
جان در آویخته ز فتراکش	عقل جان داده بر سر خاکش

عقل داند که جان چه میگوید | عقل خواند هر آنچه جان گوید
گفتم ای نقش خاتمت صولت | واسطه عقد گردن دولت
نکته‌ئی مختصر بفرمائی | منهج روی راست بنمائی
گفت از بهر قوت و قوت جان | در نبی آمن الرسول بخوان
کن بتا لوا پی نظام انام | لا تعولوا پی حلال و حرام
این همه طمطراق بهر حیات | این برون از خیال و خاطرهات
قبّه بر فرق آفتاب زده | راه را جبرئیل آب زده
ظاهرش آن نماید از رو دل | کین گل دل کز برد از دل گل

گفته در گوشش انتیاز ازل
بی ربطهای علم و خار عمل

کای شهنشه دین نشیب و فراز
فر آزت فزود و یفراز

تا زند خنده آسمان یقین
صبح ایمان بسوی مشرق دین

تو دری کاخ و بام عالم را
تو بری تخم و نسل آدم را

راست گوئی ای سپهر پرنگ و نگار
وی جهان خموش پر آوازه

کی توان نغز روی زشت و بیم
اینچنین نوبتی بزیر گلیم

چه کنی با نقاب عالم انس
نور رخسار تو نقاب تو بس

ای بیا قوت گفتن و گردن
نرد زبان سیان ان و گردن

کافری گشته از قدوم تو دین
کفر یکسر فروشده بزمین

دین و کفر از تو موسی و قارون
دین برون کفر در شده بدرون

مغز پر جان همی کند مویت
گوی پر گل همی کند رویت

از تو و لفظ تست گوش بشر
چه عجب زانکه هست گوش از سر

خانه پنج در که جان دارد
از پی چون تو میهمان دارد

زامر تو متفق چهار امیر
مرکز و خضر و هوا و اسیر

ادهم و اشهب از برای تو است
آن سرا و این سرای تو است

برخیز ای شاه عالم و آدم — داغ بر ران اشهب و ادهم
ز اقتلوا المشرکین کمر بند — از لکم و سنکم ولی دین چند
گیر دین پیشت مشرکان بشکن — بیخ کفر از بن جهان برکن
تیغ را العمل کن به خون عدو — مهتری چون شوی ز بون عدو
از تو ایزد کجا پسند کند — انتظار تو هر چه پسند کند
قفل دین است برکشای نقاب — میز بانیش کن بفتح الباب
در بیابان فرو خرام از پیل — آبها گل کن و منیلان گل
کوه سنب از خدنگ قاف شگاف — چرخ دور از سنان نامو کلاف
شرک پادار شد هلاکش کن — کعبه تنجانه گشت پاکش کن
مرحلی را تو این عمل فرمای — تا نهند بر عزیز کعبت تو پای
کعبه از بت بجمله پاک کنند — مشرکان را همه هلاک کنند
متحمل کن از زبان سرور — دو جهان را چه گوش و گردن و بر
از تو چون گفتی از ره فرمان — مرده جهل در پذیرد جان
زانکه در خدمت دم آدم — جان و فرمان رو عدم بر دو بهم
هر عروسی که مادر گیتی زاد — همتت جمله را تبر داد داد

یافت زان پس هزار گونه فتوح
جانش بی زحمت سفارت روح

هر که گفتی ثناش را احسنت
صدق گفتی بدو که لله است

زو گرفتند قوت و پیرایه
خرد و جان و صورت و مایه

فی منقبته علیه السلام

برده بر بام آسمان رختش
سایه بخت و پایه تخت

صورتی را که بود اصل فضول
کردش از صورت طلب مشغول

نسبت از عقل آنچنانی داشت
هم معالی و هم معانی داشت

در جبلت جلالت اورا بود
با رسالت بسالت اورا بود

در رسالت تمام بود تمام
در کرامت امام بود امام

کعبه وادی حرم او بود
غرض حکمت قدم او بود

سپنج با کمال بی شرکی
شجرے پر ز برگ بی برگے

روی او خوب و رای او ثاقب
ازلش خوانده حاشر و عاقب

صحف او شرع و عقل او صحاے
خوانده محیی العظمش ماے

صیت صوتش برفته در عالم
نه پرش بوده در روش نه قدم

وصف این جمال مصطفے دارد
بوی خوش ماپی و پر کجا دارد

صاد و دال آب و صادق را — عین و شین عشوه داد عاشق را
هر چه از تر و خشک بوی آورد — این سپید سیاه روی آورد
کشته زاده اندر ارکانش — پدر عقل و مادر جانش
مایه و سایه زمین او بود — گوهر شبچراغ دین او بود
مفخر جمله انبیا او بود — خسرو میر مرتضی او بود
از درون رفتنش نداشته باز — پرده دار سرای پرده راز
پس چو آمد ز شاهراه عدم — نور هاشم خواست مصطفی زادم
آبش نوری چو پیش کشید — جان او جام مصطفی بچشید
منهج صدق در و دوا بر داشت — مدح عشق در و گیسو داشت
عقل کل زو گرفته حکمت رای — سایه از آفتاب یابر جای

۲۲۱

پیش آنکه اصل بدخو بود — بسته چشم و گشاده ابرو بود
شرع را دست عقل کی سنجد — عشق در ظرف حرف کی گنجد
آنکه شب اسپیده اند کرد — چون از تن عقل بر نیارد گرد
چیست جز شرع او بنجانه راز — بر قبای بقا طراز طراز
رخ او میزبان صادق بود — رلفش اجری ده منافق بود
رخ و زلفش صلاح عالم بود — خلق و خلقش وجود آدم بود
غرض او بد زگردش عالم — خوانده او و طفیل او آدم
یافت تشریف سجده ملکوت — نیز تشریف ید قوت و قوت
زان دل نه مذه و زبان فصیح — دل یارانش مین و شاق مسیح
جمله یاران او در دانش و علم — گیسها دوخته زحکمت و حلم

نقش نامش بگاه دانش و رای — از در غیب ریب عقل گشای
همه سادات دین از و مرحوم — همدنا محرمان از و محروم
مرشد طبع سوی عقل از ی — داعی عقل سوی رشد از ی
چون محمد بگفتی ای درویش — شو بنزدیک عقل و در اندیش
تا ترا عقل هم زروی صواب — پشت پائی زند مگر در خواب
گویدت معنی محمد راست — مح و مدست و هر دو بر و عطاست
محو کفر از سرای پرده دین — مدا طناب شرع تا پروین
هم ستاننده از که از احمق — هم دهنده بکه بصاحب حق
آنکه را از غذی او فور ست — از غذی زمانه مهجور ست
جان عاقل جهان بدو دیده — زانش بر جان خویش بگزیده
خلق بنده خدای و چاکر او — قبله شان او و قبله بر در او
هر که یکدم نبوده بر خوانش — عقل او خون گرسنه بر جانش
طینتی نه از و محکم تر — سا یکی نه از و مشتر تر
اوست بر کفر چون گرفت شتاب — نور توزی گدا ز چون مهتاب
ملک دین را معین و ناصر اوست — تخت اشراف را عناصر اوست

۲۲۳

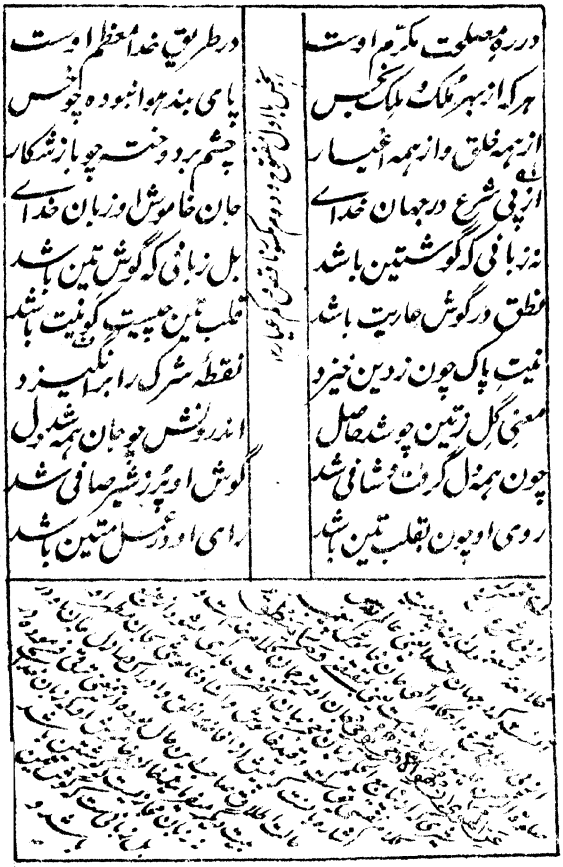

جان گل پیر می شود به فسود — خون دل شیر می شود به صعود
باز گشتم به نعت سید قاب — بر گرفتم ز روی صدر نقاب
تو از و هیچو شیر در بیشه — من از و هیچو دل در اندیشه
دل در اندیشه روشن و حمایت لیت — بیشه دین را شیر شرع خلیت

نبوت

فکرت اندر صنایع صمدی — در نبوت و دایع احمدی
گرچه در تعلیق شکل گوساله است — به ز تکرار ذکر صد رساله است
اخترش قهرمان راه ملک — عصمتش پاسبان شاه فلک
دست گر دجهان بر آورده — هر چه جز حق همه بدر کرده

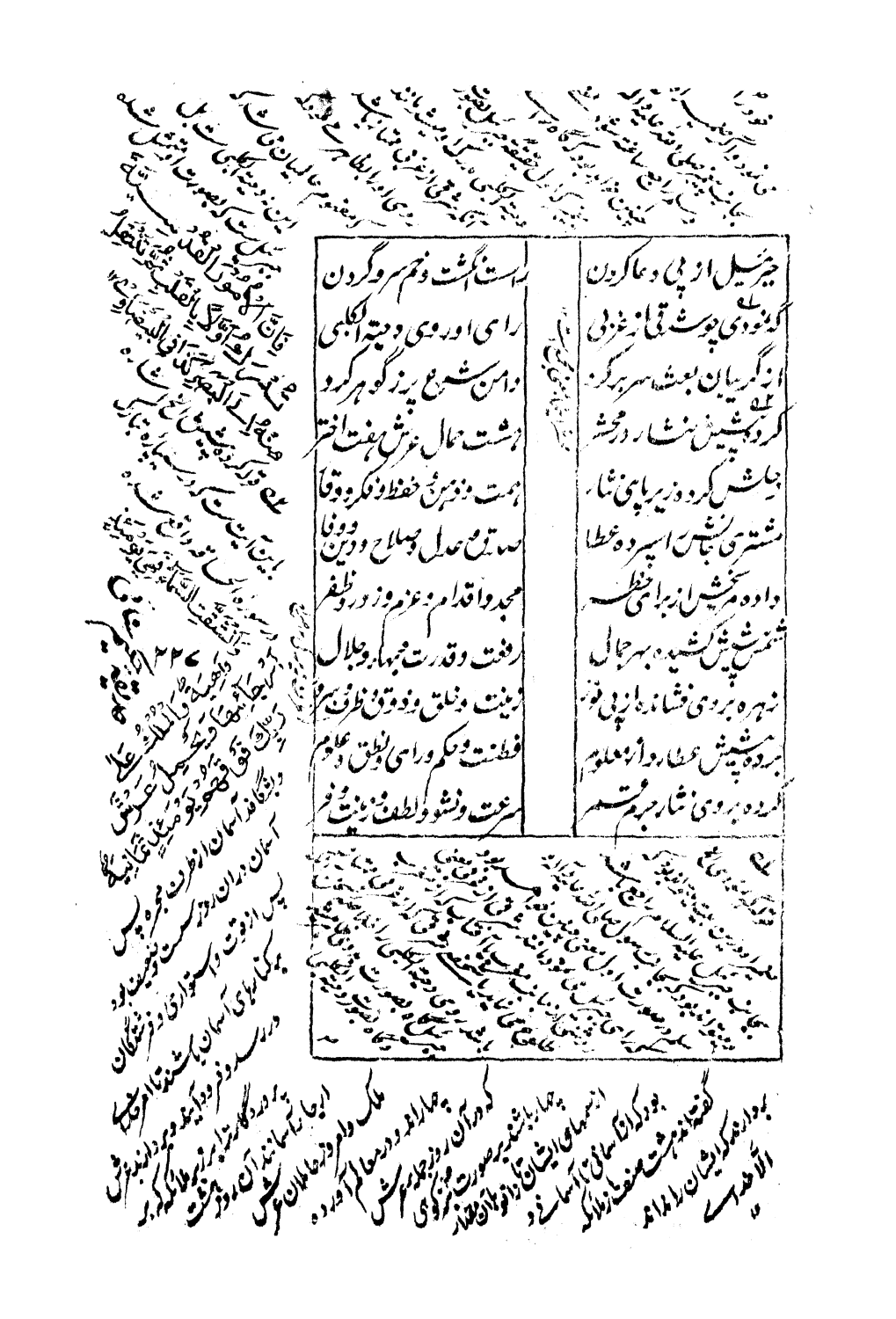

آمده باهزار عزو مراد | بر سر چار سوی کون و فساد
در جهان خدای دزدیده | ماه نودین بروی او دیده
لاجرم در جهان کمین بکشش | شده نیک از جمال او شکنش
برگزیده بفضل بی یاران | کله از تارک وفاداران
همه را در طرب طلب کرده | پس بمازاغ شان ادب کرده
بوده یاران او زروم و حبش | با صهیب و بلال عیشش خوش
بوده اصحاب صفه یارانش | همچو ابری که عفو بارانش
جان فدایی کرده بهر زوال | اهرقومی بگفته نادان را
در فنا راعی رمه شده او | از همه گشته تا همه شده او
وان چهاری که پیش خوان بودند | مغز و دل دیدگان و جان بودند
هر یکی زان چهار چون مردان | اندرین ساحت و درین میدان

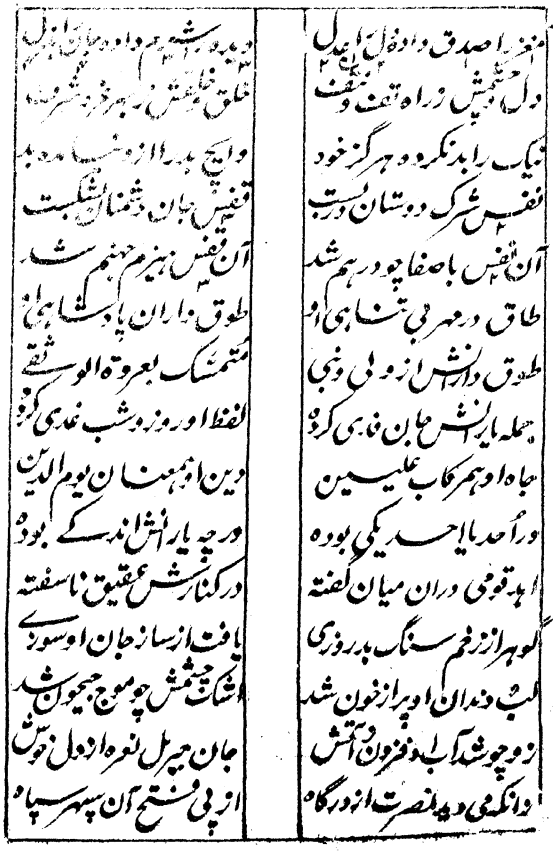

فرقه کافران براوج شده — نخر هر یک چو بحر و موج شده
که فگندیم سر و را از پای — سرو بستان فروز شرع آرای
مشله انگنده حمزه و میدان — همچو نقشا دوزان جوانمردان
خواجه ابلیس نعره زن بر کوه — کایت فتحی بزرگ و کاه شکوه
گشته شد نقطه امید و امل — روی یاران به پشت گشته بدل
هند هند و مهار و برسر کوه — کافران پیش او گروه گروه
بانگ میکرد کین نه از حد رست — بلکه این کان کمینه بدرست
دست احمد بدیده شک آبی — سر حربه ش بوده جان آبی
ماه بود آن امام عالم قاب — پیش رویش ز جلال بسته نقاب
که بدیدندش آشکار و نهان — دیده سعد و سینه سلمان
باز بودند عیب را عیبه — صخر و بوجهل و عتبه و شیبه
زان همه کور و بی بصر ماندند — کاندرین راه مختصر ماندند
کرده بر روی کشتگان نیان — در دروازه قیامت باز
اندرون و برون بلطف و بیان — بسته بر دیوده دریچه جان
بوده در بندگی بجا طرزی — سرو آزاد جویبار خدای

چشم دین روشن از بقایش بود | نور خورشید از لقایش بود
بدل خون ز بهر سر یقین | دین روان کرده در نگاه تگین
ماه بود آن سپهر فرخنده | کز خور از روی او زند خنده
خنده مه ز رقص خور باشد | خور مه جامه مختصر باشد
کرده از بهر طفل بی فرمان | دایهٔ طبع را سیه پستان
وز خرد سوی جان شیر کرم | مرگ را دوست دوی کرده چو غم
چون درخت بهار لطف قدم | آتش و آز گیش هر دو بهم
شمع بود آن همای فرخنده | از درون سوز و از برون خنده

فی حسن خلقه صلوات الله علیه

عندلیبان باغ آن خوشخوی | در ترنم تبارک الله گوی
بر زمان حکم چون شهان کرده | بر زمین نان چو بندگان خورده
نان جو خورده همچو مختصران | پس کشیده ز حلم بار گران
خلق او خلق را نوید گرست | نور ماه از فروغ جرم نور ست
کنج همسایه بد دل پاکش | سنج سایه بود بر خاکش
صد هزار آه از و شنید حرے | نه الف بوده در میان نه سے

جبرئیل آمده زسدره برش
بود وه سوگند صعب حق بسرش

جز ازو کس ندیده در بشرے
در طلب گریه خند خنده کرے

خلق او زیر ایه سراپرده
زخمها خورده رحمها کرده

سالها زیر چرخ بی مهرے
ناگوارنده خورد جانش همے

گلشکر داشت با خود از دل خود
زان نشد هیچ ناگوارش

خود کسی را که آن زبان دارد
ناگوارنده کے زیان دارد

چون زبان از زیان خلق بست
رفت بر فوق فرق عرش نشست

قامتش چون خم رکوع آورد
عرش در پیش او خشوع آورد

بشهد دمے چو بنشستے
گر کوه قاف بگسستے

بهره دادی وجود را تمام
زان لب دیدها بسین سلام

بود وه بحری همیشه محرابش
آتش عشق لم یزل آبش

واندران بیکرانه دریا بار
صد هزاران نهنگ مردم خوار

چون دم از حضرت سجود زدے
آتش اندر همه وجود زدے

چون جهان جملگی طفیلش بود
انس و جن کمترین خیلش بود

ماه را هش خسوف نپذیرد
شمس شرعش کسوف نپذیرد

برتر از فرش و عرش قدر تو بود — قبهٔ عرش زیر صدر تو بود
در ره مصطفیٰ نشد هیچ نیست — برتر از قدر او بلندی نیست
تا ابد نور وحی رهبر تست — پای بسته بماند در خم شست
گر کشایند چنبر افلاک — شرع او را ازان نیابد باک
اسپ گردون بماند از تک و دو — مفرش شرع او نگیرد گرد
ملطی جانش چون قفس بشکست — رفت و بر فرق جبرئیل نشست
زانکه در پیش داشت آن هفت — زان همی آن رفیق الاعلی گفت
بود مشتاق حضرت خلوت — سیر بود از سرای پر آفت
از پی جود تو برای سجود — صدر را و آب بغل برده ز جود
حکم او هیچ حکمت ست روان — عمر او هیچ دولت ست جوان
همتش بر صلاح خلق نثار — خلق را بخش بخش نوش گوار
زان درختی که باز جبریل ست — شاخ تنزیل و میوهٔ تاویلست
شیخ رهبان و سوزه داده چو شاب — خاک را آبروی داده چو آب
دین او در جهان رفیع شده — از پی امتان شفیع شده
تا بیفتد ز سایلان تشویر — هر چه خواهند زود گوید گیر

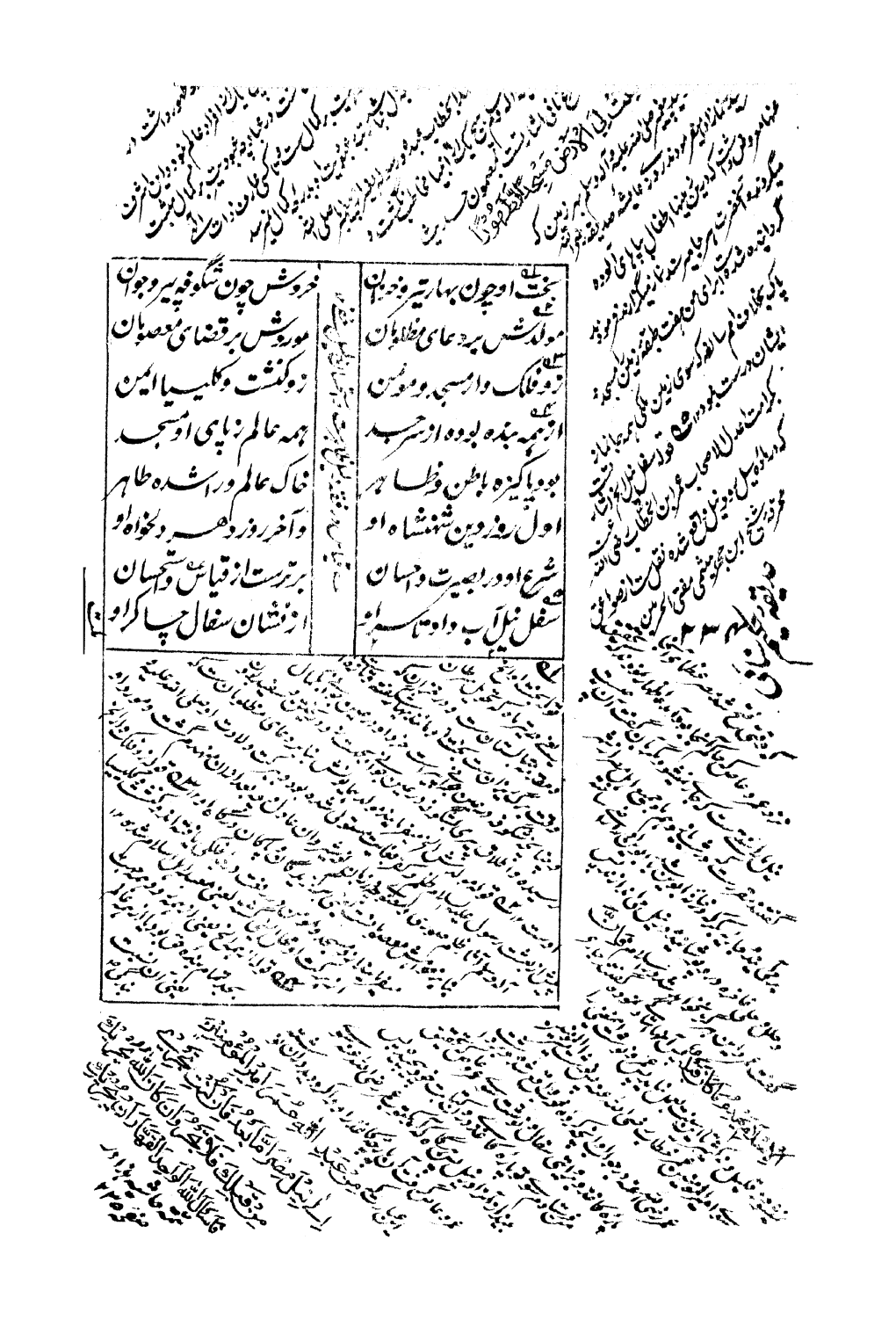

ملت دود همه پیاز گلش | معنی نور انبیاز دلش
نفسی کز هوای عشقش خاست | طاقت آن نفس نخاق کراست
شود از تف آن نفس چو نمود | موج دریا چو آتش فزود
راه پیدا نبود جز بآه | کی نهفت | راه او جز نهفته نتوان رفت
از پی جان آن سر سادات | اشتر بارکش بداده زکات

فی وفات نیاکه بعالم سایر الانبیاء و معراجه

شب معراج چون بحضرت رفت | با هزاران جلال و عزت رفت
چون بر فرق رسید روح امین | خلعت فرقت مصطفی گزین
جبرئیل از مقام معلومش | بازگشت و بماند محرومش
گفت شاها کنون تفرد و بخرام | کمرا بیش ازین نماند مقام
بیش ازین گر بیایم انگشتی | یا بزین روی آورم پشتی
همچو انگشت سوخته سر و پشت | گر دوم پا و پنجه و نگاشت
جبرئیل این سخن روایت کرد | با ملائک همین حکایت کرد
گفت نزعجز بازگشتم من | یا بگردنیا و گشتم من
مصطفی را صفات قرب و کرام | بر درود و جلال والا کرام

چون ز کونین بدر نهاد قدم
حدثان را بماند و ماند قدم

تا سفر بود در حدث ما را
مشکلش نبود چون عبث ما را

سائل او نبود و من و مسئول
هر دو همراه حامل و محمول

او ز من حالها همی پرسید
من همی شرح دادم آنچه بدید

چون قدم بر نهاد بر کونین
مر مرا گشت دوخته عینین

گفتم از زین سپس سوال کنند
هر چه گویم مرا زوال کنند

حدثان را جوابم آسان بود
لیک جان از قدم هراسان بود

بیخبر بودم از حدیث قدم
گشت ما را ضعیف پیر و قدم

بیش ازانم نماند تاب جواب
گشت ازان حال کار من دژ آب

او برفت و بدید آنچه بدید
گفت با حق سخن چو با حق شنید

من ز نادیده و نه دانسته
باز ماندم شدم قدم بسته

بیش ازان مر مرا مجال نماند
حدثان را ازان قال نماند

زین سبب قاصر آمدم ز ان راه
که نبودم ز حال راه آگاه

مر مرا تا بخلق راه بود
چون گذشتم ز خلق آه بود

زان مقامی که من بماندم پس
نرسد هیچ وهم و خاطر کس

چون گهر رفتنش فرو باز آمد | بسوی حضرتش نیاز آمد
جان دین بر پرید و جسمی ماند | معنی شرع رفت و اسمی ماند
جسم در رسم پر خلل کوشد | اسم در قسم لم یزل کوشد
آهی دریغا که در دهان سخن | سرد در انگشت میکشد ناخن
هر کجا این شراب دین پالود | پسر بوقحافه قحفش بود
جان او با دلش بعلیین | تن او با تنش رفیق و قرین
روز و شب سال و ماه در همه کار | ثانی اثنین اذ هما فی الغار
بوده حق را بسول چون از نیک | صدق صدیق را سلام علیک

فی مناقب امیر المؤمنین الصدیق الاکبر والشیخ الاظهر والکوثر الانور
الفجیع الاقمر العتیق الازهر الصاحب فی الغار المؤمن فی الشدائد
والاسرار المنفق لرسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اربعین الف
دینار حبیب حبیب ملک الحبار الذی انزل الله تعالی فی شانه الذی
جاء بالصدق وصدق به اولئک هم المتقون ابی بکر رضی الله عنه
قال النبی صلی الله علیه وسلم من احب ابا بکر فقد اقام الدین من
سید اکهول اهل الجنة من الاولین والاخرین الا النبیین

والمرسلين يا علي ولا تجزعهما وقال عليه السلام أنت عتيق الله
من النار فسمي عتيقا وسئل الجنيد عن قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم
لأبي بكر أنت عتيق الله من النار لم سمي عتيقا قال لأنه عتيق
من مشاهدة الكونين لا يشاهد مع الله غير الله وقال عليه السلام
لا تبك يا أبا بكر إن من أمن الناس علي في ماله وصحبته أبو بكر قال
صلى الله عليه وآله وسلم لو كنت متخذا خليلا لاتخذت أبا بكر خليلا ولكن
أخوة الإسلام ومودته ولا يبقين في المسجد باب إلا سد إلا باب
أبي بكر وقال عليه السلام لو وزن إيمان أبي بكر بإيمان أهل الأرض
لرجح وقال حسان بن ثابت في النبي وأبي بكر وعمر عليه السلام
ورضي الله عنهما ثلثة هم زوا بفضلهم * نصاهم ربهم إذ أنشروا وأقلس
من مؤمن لهم نصير ينكر فضلهم إذا ذكروا وما شوا لذا فوق ثلثهم اجتمعوا والمات قافر

چون نهفت آفتاب در زیر غرب
کرد ماه خلافت آخر چرب

آفتاب کرم چو در بربست
قمر نامیان کمر بربست

خواجه با خلاص و با اخلاص
جانش آزاد کرد مجلس خاص

دیگر ای سرور مونس و یار
ثانی اثنین اذ هما فی الغار

از زبان صادق و زمان رفیق
چون نبی مشفق و چو کعبه عتیق

بوده از پاشنه طریقت سای
پیش جان سوال را افسای

همه خویش کرده در کارش
همه آغشته بهر دیدارش

بوده بار از عشق پرورد ش
همره و هم مزاج و همدردش

حرعی بگذاشته چو دل سخنش
پوست بگذارده چو مار تنش

هر پیه حق بر دل محمد خواند
بر در و در باغ جان او بنشاند

چون نهال نهاد او بر جست
غنچه بگشاد و میوه عقد به بست

هر یکی شاخ میوه دار فره
نام آن میوه ها وصدق به

بهر میل آمدی بر مهتر
بعیادت ز حق پیام آور

کای محمد ز بهر خاست نشست
در رود و ندان خواجه بهتر هست

مهترش گفت چون بابه خود بگریخت
وحی در جام جانم ایچ نریخت

گه ز من آن شراب در سینه اش
ریختم بهر عهد دیرینه اش

بل بفرمان حق باستحقاق
ریختم نزد ره ریا و نفاق

پیش از اسلام قابل دین بود
پیش ازین رمزها سخن این بود

صدق او از پی سلامت راه
بوده ساحر شناس کاهن گاه

بوده بر شه ره امانت صدق
قدم صدق ره بمقعد صدق

بر فشانده بعشق عقل نوی
در قدوم رکاب مصطفوی

از بلوت بجان دانسته
هم بنا بر نده هم رسانسته

مشورت را وزیر پیغمبر
وقت خلوت دبیر پیغمبر

دانش بادی گرفته روح رسول
زانکه بد فارغ از طریق فضول

جهان فدی کرده بود در دین — زانکه بود از نخست آگه دین
گرده بود انتظار خسرو شرع — بر دلش تافته ز وحی پرتو شرع
سوی دل مصطفی آزاده — صدق او را دریچه‌ای بگشاده
سوی میدان سر پیمبر او — همه[۹۱] درها بسته جز در او
زایچ امت ندیده نیز دانش — هیچ ایمان پذیر چون جانش
پیش دین بنده هوش او بوده — حلقه در گوش گوش او بوده
گر دلش را و خاندی بهوش — کس نبودی زمان دین آگوش
خواجه با وقار آهسته — دست صدقش شکست بسته
جد صدقش بگوش مرد و ستور — کرده او را ز غول رائی دور
قائل صدق و قابل ایمان — عامل علم و حامل قرآن
درد دل را سبینه درمان او — خوان دین را نخست مهمان او
انچه بشنید زو و با او داشت — شرع را هفت عضو در نوردداشت

فی تخصیص ابی بکر رضی الله عنه علی کافة الناس بعد النبیین علیهم السلام

دل[۹۲] احمد ز کون بود نقطه — آدم و جمله انبیا بمثل خط
انبیا[۹۳] خط دائره بودند — همه بر خط جمال بنمودند

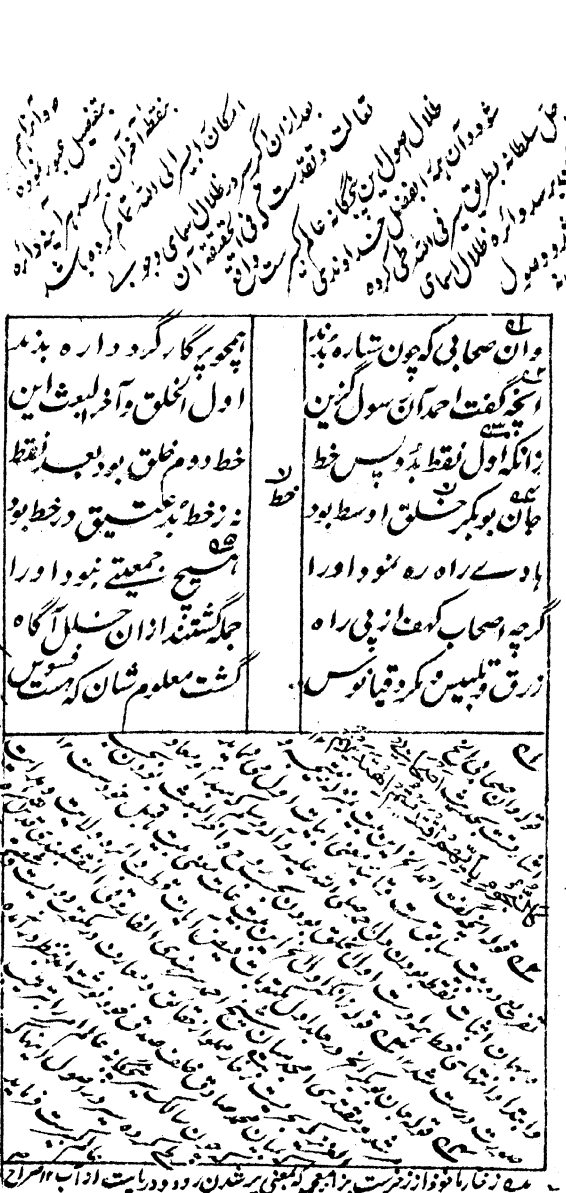

آنکه از گربه رمان باشد | کی خدای همه جهان باشد
یا سیه پنج یا نه هفت بدند | بود جمعیتی چو جمع شدند
بعد ازان سگ متابعت بنمود | تا ازان یک قدم ورا نبود سود
گاه بوبکر خود نه بد جمعی | از هدایت بیافت او شمعی
لفظ سید چو در زمان بشنید | در شب داج راه راست بدید
بیکی لفظ وی بداد اقرار | گشت از اصنام و زشتی بیزار
لاجرم در میان امه بود | بی زیان مرد را بر آمد سود
انبیا بر خط و رسول بر لفظ | جان بوبکر در میانه خط
صد هزاران ترحم و رضوان | از سنائی بجان او پرسان

فی قربته مع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم

چون زدی گوش شرع روح امین | چشم بر گوش او نهادی دین
بفدا کرد جان شایسته | از دهان دل نمود چون پسته
بر قدا در رضای یزدانی | دوخت پیراهن سلیمانی
بوده چندان کرامت و فضلش | که اولوا الفضل خواندند و الفضلش
جز عطیت نبود حاصل او | تا چه دل داشت یار با دل او

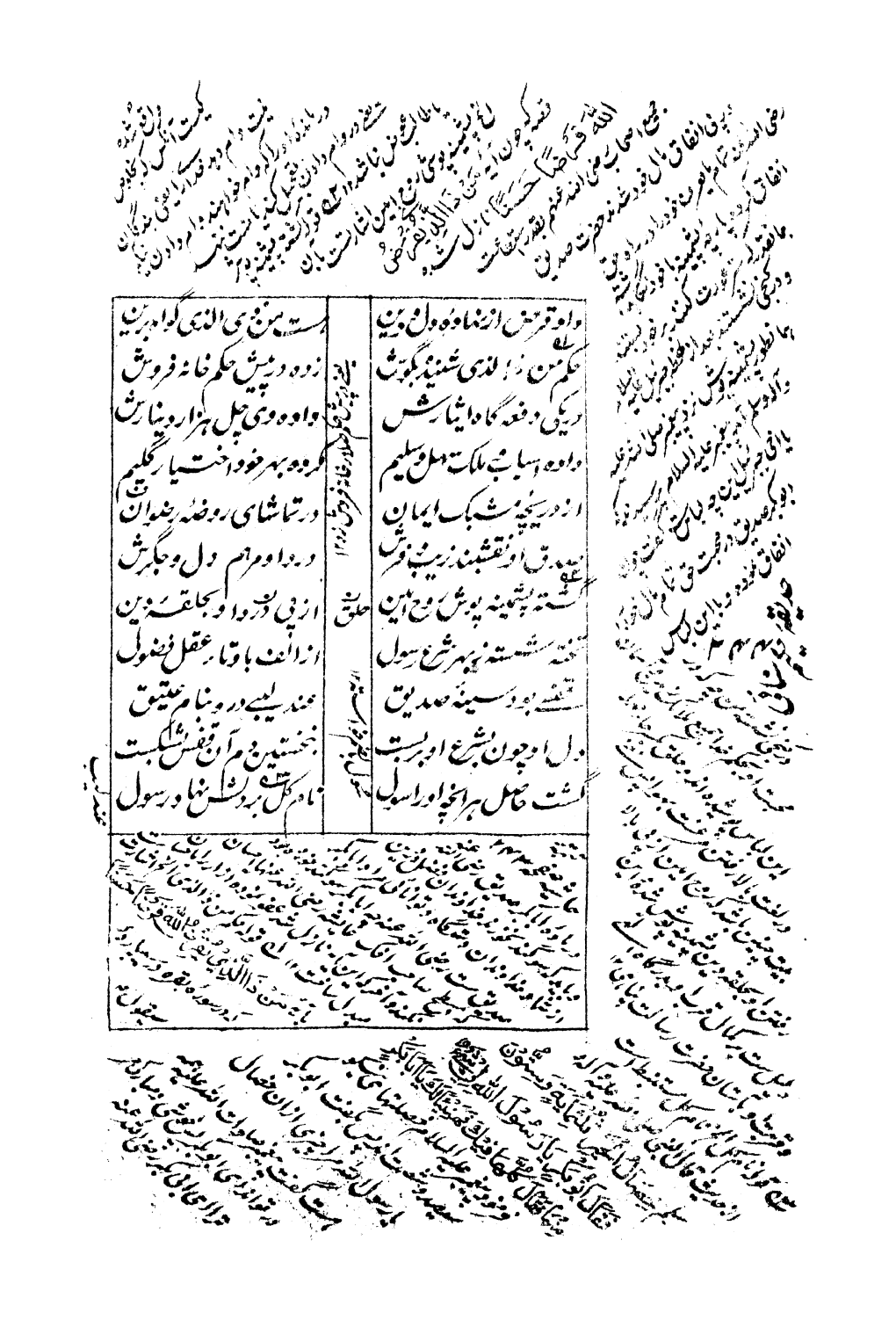

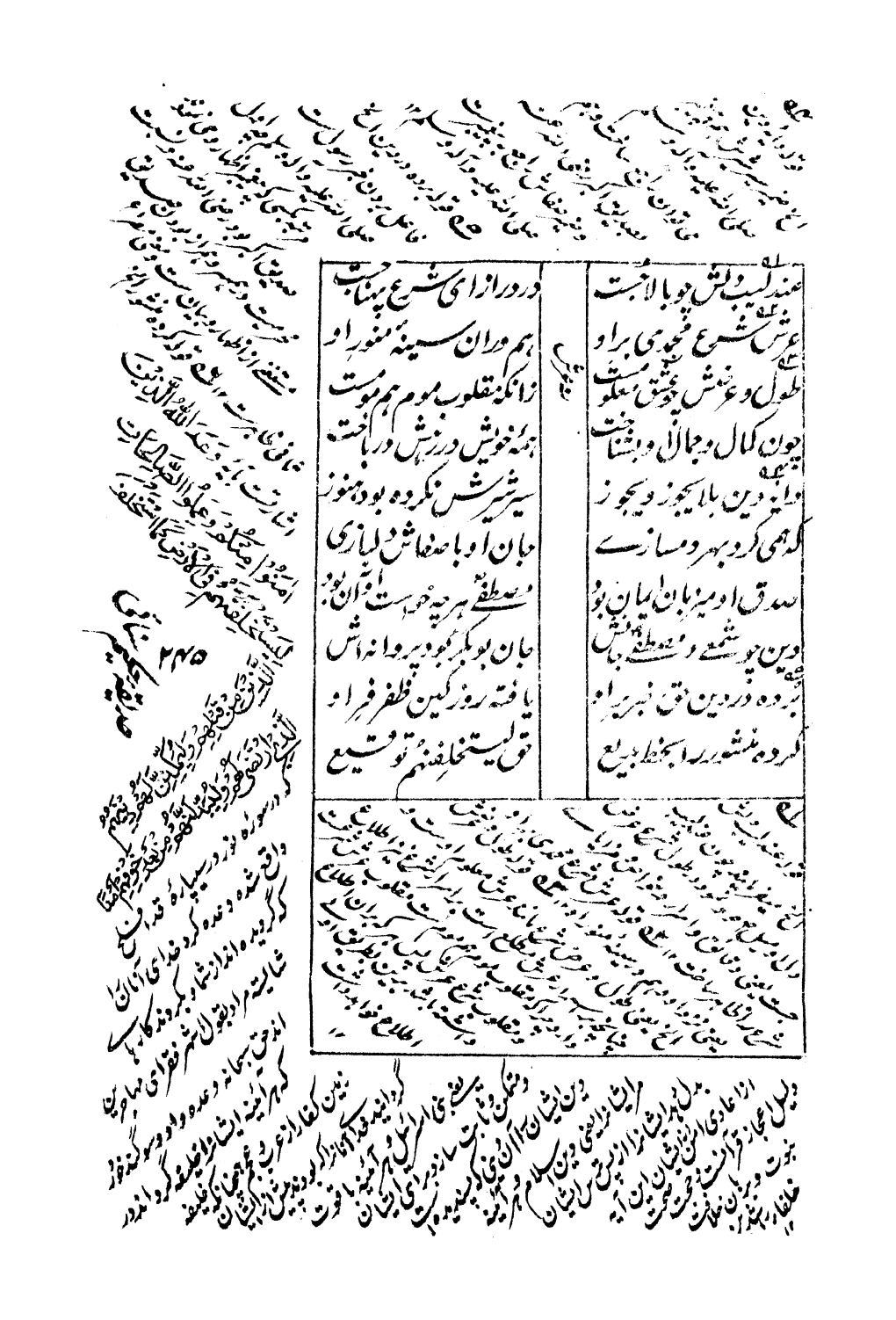

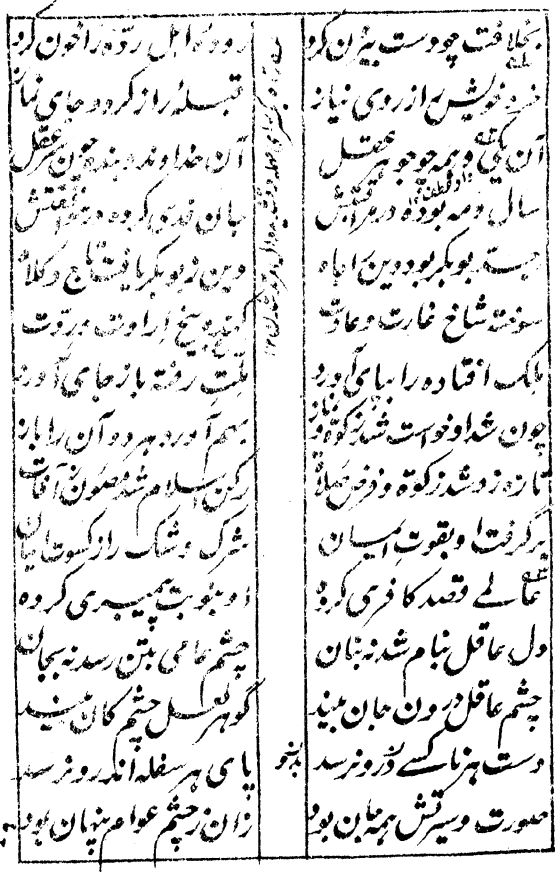

چشم مومن جمال حق بیند — نور کی چهره نکو بیند
جان پر کبر و عقل پر بکرت — کی نماید جمال بو بکرت
تو بدین چشم مختصر بیش — چون توانی بدیدن آن خویش
چشم بو بکر بین از دین خیزد — نه ز فضل و هوا و کین خیزد
کرد بو بکر کار بو بکرے — تو نه مرد عیار بو بکری
حور صدر قیامتش خواند — رافضی قدر او کجا داند
ای ندانسته صدق بو بکری — تو چه دانی صلاح بی مکری
دشمنش را اجل دوان آورد — که هوا مرد را هوان آورد
تا هوا را دریچه نگار تو شد — مار و موش اجل شکار تو شد
سر بریده چو بیند از خود سیر — گوید او با هزار شر انا غیر
رافضی را مثل آن نبود — وانچه او ظن برد چنان نبود
تو چه مرد علی و عباسی — مصلحت از جهل نشناسی
آنکه ابلیس وار تن بیند — همه را همچو خویشتن بیند
او چه داند که تابش جان چیست — چه شناسد که مرد ایمان کیست
آنکه جان بهر خاندان خواهد — کی علی را بجان زیان خواهد

از برای فضول و جاهلیے — تا رخواند ز بغض چون علیے
آنکه نستد ز حق حلال فلک — کی بجوید ره و دهد حرام ندک
گر نه جانش لطافتے بودے — ور نه صدقش خلافتے بودے
مصطفے کی بدو سپردے ملک — یا ز حیدر چگونه بردی ملک
آنکه جان را ز ضربتش بستاند — کی ز بیم عدو فرو ماند
آن علی کو کشد ز اعدا پوست — با چنین دشمنے نباشد دوست
تو بدین ترهات و هزل و فضول — مر علی را همے کنی معزول
گر مداهن بود روا نبود — بخلافت خود او سزا نبود
ور بود عاجز و جبیر بود — پس منافق بود نه میر بود
مصلحت بود آنچه کرد علی — تو چه دانی که ماه با جدلی
مکر و کبر و هوا برون انداز — تا دهد جانش مر ترا آواز
شد چو شیر خدای حرز نویس — رخت برگاو بر نهد ابلیس
تا علی با چو تو ولی چه کند — با هوا و هوس علی چه کند
از بد و نیک به گزین کردن — زشت باشد حدیث دین کردن
برگذشت او ز مقتضاے قدم — در رسید او بمنتهاے همم

پیش او رفته اند تا درگاه
حور و غلمان بجد و گیسو راه

رافضی را بمانده در گردن
چیچک و مرگ و بهک و جان کندن

بر براقی که مصطفی پرورد
رافضی را یضی چه داند کرد

بود بوبکر یاسر علی همراه
تو زبان فضول کمتر کوتاه

آفرین خدای بی همتای
بر ابوبکر باد و شیر خدای

صورت صدقش اندریچه فضل
دیده فاروق را علم و عدل

بود عدل عمر زبی مکری
آینه صدق و مدیر بوبکری

کان اسلام و زین ایمان بود
صدق و عدل و عقل ارکان بود

دین بوقت عتیق بود هلال
پس بفاروق یافت عز و جلال

ذِكْرُ مَنَاقِبِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ أَبِي حَفْصٍ الْفَارُوقِ الْمَذْكُورِ بِأَفْضَلِ الْخِطَابِ
الْحَاوِي لِلثَّوَابِ أَلْمَاحِي الْعِقَابِ الَّذِي فَرَّقَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ
وَالْقَتَلَةِ وَالْقَاتِلِ الَّذِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي شَأْنِهِ
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَعْنِي عُمَرَ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عُمَرُ سَرَاجُ أَهْلِ الْجَنَّةِ
وَلَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيًّا لَكَانَ عُمَرُ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ

أَحَبَّ عُمَرَ اَمِنَ الْخَطَرِ مَنْ اَحَبَّ عُمَرَ فَقَدْ اَوْضَحَ الطَّرِيقَ

آنکه ره آنها رشس داده	وانکه یاسین امارتش داده

طاطلب کردم عمر یافت	از میان طهاره بروی تافت
دل چون زرق محقق شد	صدف دُر رُویت حق شد

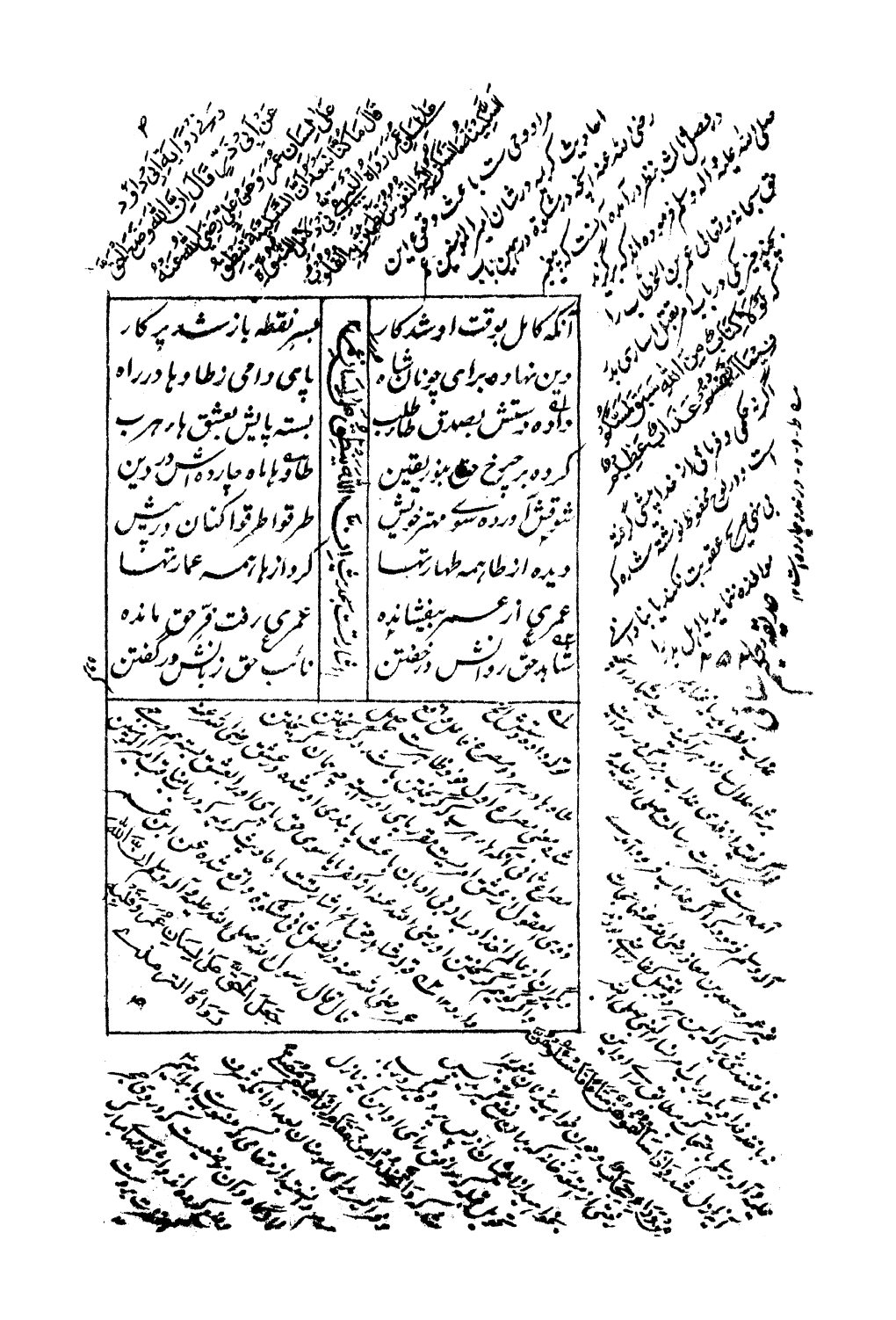

گرده در عز و دولت سلجوقی
نعره‌ی زابدل بعسکر افتاد

بود و نیسر شهنشه دین
جان فدا کرده مال در ره دین

از پی دیو در زمانه او
سایه او سلیح خانه او

گر بگفتی زبانش شاهد حق
ور بخفتی روانش شاهد حق

کرده بهر رسول یزدانش
حسبک الله ردیف پایانش

در ره دین دل فروغ افروز
باغ فردوس اچراغ افروزی

زد ز تیغش درین سرای خراب
آتش اندر سلیح خانه آز

از پی حکم نافذش دشتا
نامه را بخوانده آب چو آب

خون دل آبادم و فا بشست
نیل بر نامه بر سندان نوشت

نیل تا نامه عمر بر خواند
آب چون نامه گرد دو دیده بر اند

راند فی کاندرو نبود و تو و صف
خواند فی کاندرو نبود حروف

کرده پیوند دلق نوشین برگ
دیده زان برگ نوش یو آرش برگ

بهتر از هر زمان زمانه او
سر ابلیس بر ستانه او

بر وی او سند عتیق آزاد
رای او سر و باغ دین پیراست

دست بسته ز حضرتش تلبیس
کوچ کرده ز کوی او ابلیس

۲۵۳

چرخ مالیدرگان نکو نوازد و | عمر مالیدرگان به نیروازد و
گرده خورشید را جدا ز منیش | سایه نور و رق هفده منیش
بر فلک ستاره کرد فرش | پیش شمش سر نگون کرده سرش
گشته قیصر نگون ز تخت رفیع | ذره در دست او داده بقیع
کرده تلقین پی ضرورت را | سوره سنت اهل صورت را
از پی مومنان به تیغ و کمند | خار شبهت ز راه ایمان کند
روح کرده زراح سرمستش | امر حق داده ذره در دستش
ز اضطابش در اعتدال بهار | گل پیاده بماند و باده سوار

تیغ شاهان فرس باختری
کشته کمتر ز دره عمرے

خانهٔ یزدگرد گر و خسراب
کرد تاراج جمله آن اسباب

شاخ و بیخ ضلالت او بر کند
کافرا دست و پای گرد به بند

روی چون سوی آسمان آورد
گل چو مل پای در رکاب آورد

نفس حسی ز هفت بند بجست
عقل انسی ز چار میخ برست

در بخواهی کرامتے بشکوه
قصهٔ سار یه بخوان بر کوه

بر پسر حدر بر انداز پی دین
شد روان پسر به علیین

آری این زخم هم ز مرهم نیست
وز چه فرزند نازنین نیست

از عمر عالمی منور شد
زهره آفاق پر ز پنبه شد

هست پیدا ز بهر تیز حشی
در ترا موج پر ز ماهی هست

خانه می خراب گشته ازو
ز هره ز زهره آب گشته ازو

شده از غیرتش فریشم تن
بر فلک از زهره فریشم زن

وزره وار از پی اقامت حد
وز زهره احمد از بهای اوست

زره را برای مستوری
زره و زره جز بدستوری

ناصر الله در رعایت حق
حکم حق کرده در ولایت حق

عدل او بود با قضا همبر
نکم او بود تیز رو چو قدر

پیشه بر کرده متحد هم
تا پر مرغ کرده پیوارم

کرده از عدل او بلبوری
گرگ با جان میش خویش پوری

هر بزرگان چو حکم دین راهی
چرخ بر کشش آفرین خواهی

زهره او بر و زرستاخیز
بوده چون زهره خرمی انگیز

بوده در زیر دو پیش از نشر
عدل او نایب تراز وحشر

بوده عالش معانی انصاف
پایه و مایه اش بنود گزاف

گرد ده کم بیش شمسی و قمری — متساوی خلافت عمری
عجم و شام را بباس و بداد — چون دل و دست و طبع خویش گشاد
تبدا عدل او و شوکت او — خسته یار و زنگار دولت او
بصلابت کشاد روم و عجم — بستد از شام و حمل زر و درم
سعد وقاص عمر و معدی را — آن دو آزاده و ان دو هادی را
بعجم هر دو را فرستاد او — بدل ظلم داد با داد او
در نهاوند چون قوی شد حرب — کفر و اسلام در شد و در ضرب
او بفرط کیاست از سر درد — آنچنان حمله بجا می آورد
حیلت کافران بدید از دور — از فراست بدان دل پر نور
روز آدینه بر سر منبر — گفت یا ساریه ز خصم حذر
الجبل الجبل که لشکر کفر — حیله کرد ست جمله بر ره کفر
سعد وقاص لفظ او بشنید — وان کمینگاه کفر جمله بدید
کوه بشگافت سعد عمر آواز — بشنیدند و فاش گشت آن راز
زان کمینگاه شان شدند آگاه — باز گشتند از ان مضیق تباه
کافران زان سبب شکسته شدند — هم بدگشته زار و بسته شدند

بتسهیل یافت نامه مسعود — روح گرفت کالبد شعر و سال فوتی او

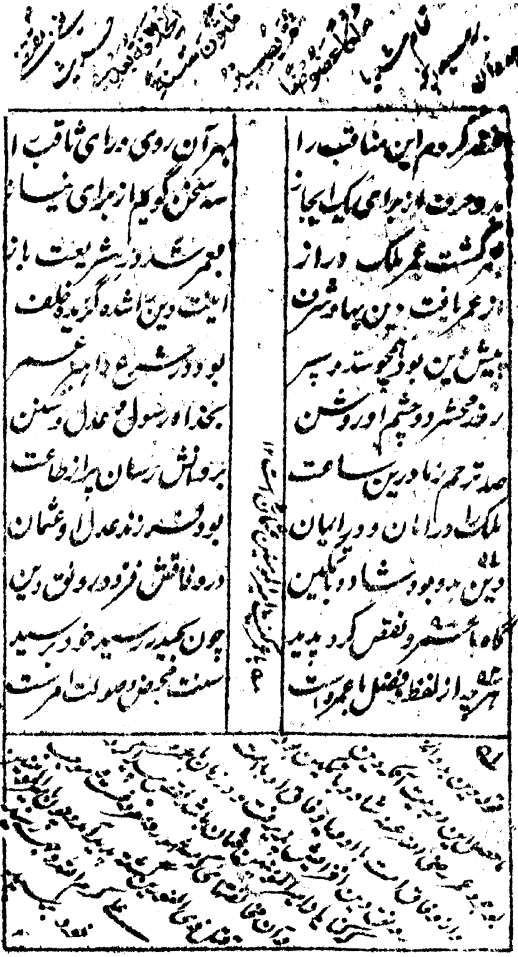

فی مناقب امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ الشہید القتیل
المظلوم ذی النورین المکرم فی المنزلین ختن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بابنتین امر کلثوم ورقیۃ المبارکتین الکریمتین
جامع القرآن الشاہد یوم التقی الجمعان الذی انزل اللہ تعالی
فی شانہ امن ھو قانت آناء اللیل ساجدا وقائما یحذر الاخرۃ
ویرجو رحمۃ ربہ وقال النبی علیہ الصلوۃ والسلام عین الایمان
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ وجہز جیش العسرۃ وقال ایضا
علیہ السلام حکایۃ من اللہ تعالی استحییت من عثمان بن عفان
وقال علیہ الصلوۃ الحیاء من الایمان وعثمان عین الحیاء

آنکہ بر جامی مصطفے نشست — بر لبش شرم راہ خطبہ بست
چیست دارمی از گفتہ پسر — شرم عثمان ز رعب پیغمبر
آن رکیکست بود و بود از شرم — زانکہ دانست جانش این آزرم
زانکہ بجای احمد مرسل — از پی وعظ و از طریق مثل
گر رسد عقل سر و زاند آنم — ور رسد روح مایہ در بازو
در نکہ پیش وہمی از زمان جہان — نطق چون قطن گشت پنبہ دہان

گفت عثمان چو بسته شد درش | بگشا واز میان جان آتش
که مرا بر مقام پیغمبر | بی وحی از عیش مرگ نیکوتر
گشت امین رهِ ممالک از و | سر بپر در کشد ملایک از و
شرم و حلم و سخا شمائل او | هر سه ظاهر شد از فضائل او
این سه خصلت اصول ابنیاد | بد و دخت رسول را داماد
شد اقارب نواز درگه او | وان اقارب عقارب ره او
شربت غم چو جان او بچشید | آن ستم از بنی اُمیه کشید
سیرت داور اچو دو گردند | با چنین نیکمرد بد کردند
راستی از میانه بر بودند | بیکران کژی بیفزودند
شامیانی که شوم پی بودند | اهل آزرم و شرم کی بودند
شوری اندر جهان پدید آمد | قفل شان بسته بی کلید آمد
عقل اگر چند صاحب هنر است | گفت یارب چه بی نمک شور است
عین ایمان که بود جز عثمان | حجت این کالحیا من الایمان
دست مشاطه پسندیده | کحل شرمش کشیده در دیده
دائم از شرم صدر پیغمبر | ژاله و لاله بارخش همبر

شرم او را خدای کرده قبول — شده خشنود ز و خدا و رسول
مدد از خلق جوش عشرت را — عادت از مال عیش عشرت را
از پی ساز مت طلقی شب و روز — بوده منفق کف و ناطق سوز
بذل و عدل سر و آزادش — بد و چشم و چراغ دامادش
کرده در کار ملک و ملت ملک — در قرآن کشیده اند سلک
دل و جان اعتقاد عثمان — ساخته درج مصحف قرآن
صورتش خوب و سیرتش کامل — قائل صدق و عالم عامل
علم تنزیل مروه احاصل — دل او بسته وحی را محمل
عاشق شکر او تلید و طریف — زائر جود او لبیب و ظریف
همه ز اسلاف مهتر آمده او — در کنار شرف بر آمده او
دل و چشمش ز شوق در محراب — چشمه آفتاب و چشمه آب
در قرارت همه ثنا و ثبات — با قرابت همه نیا و حیات
بذل او پشت ملت نبوی — شرم او روی دولت اموی
دل او با نبی موافق بود — نور جانش چو صبح صادق بود
شرم او کار ساز خوبشاوند — گرچه بد برد از و رسم پیوند

از کلیات نظامی گنجوی طبع بمبئی

شوخ چشمی زبانِ ایمانست | شرم دیده زبان ایمانست
دو دوئی محفل راست پیچاپیچ | چشم ایمان دوئی نه بیند هیچ
قابل آمد چو آینه ایمان | پیش او بد همان و نیک همان
عقل بی نقل تیر و شب نکند | ور نه توحید به تبر نکند
بد و نیک از دو رویان چو بگیرد | دیو را چون فرشته پذیرد
نه ز توحید دل ز شرک و شکیست | که بزد تو دین کفر یکیست
چشم اعمی چه کور و علت کور | پیش چشمش چه زمرد و چه بلور
دل همان چاشنی بدش گوهر | کاچ باطل نگر و حق هر گز
روی آئینه را که بنود رنگ | رنگ نپذیرد و نگیرد زنگ
هیچ کژ هیچ راست نپذیرد | راست کج را براست برگیرد
فتنه نه را که خاست از تصحیف | از ذوالارحام بود و داد عصبیش
آن نه زو بود و نه ز کینه و کین | زشت زنگی بود نه آئینه
خلق را از انچه عالی اند و خسیس | شرم و ایمانش عذر خواه بس اند
خلق عالم ز آنکه نیک بد نه | همه در جستن هوای خود ند
هر همه نیک بود و نیکی یافت | سوی یاران خویشتن بشتافت

آنچنان ابر بر این جهان بگزید | زانکه خود نیک بود نیکی دید
وای آنکس که سعی در نعوشش | کرد و این خواست ای ملولش
زانچنان خون که خصم از وی تاخت | فسیکفیکهم خلوق ساخت
سر او عمر و عاص داد بباد | سر او پیش دشمنان ننهاد
او ذوالارحام را گرامی کرد | طلب مهر و نیکنامی کرد
از دل خود نگه بدل شان کرد | تکیه بر اصل آب و گل شان کرد
دل صادق بسان آینه است | راز ها پیش او معاینه است
دشمنان را چو خویشتن پنداشت | بی غل و بی غش از من پنداشت
بود وصی با محمد بوبکر | همچو بوبکر بی بدو بی مکر
بر گرامی بسان فرزندش | غایله کرد خویش و پیوندش
آنکه بوبکر را چو جان بودی | کی بفرزند او زیان بودی
دشمنان ساختند غایلها | تا پدید آورند جایلها
هر که او بدولست و بدکارست | گرچه زنده است کم ز مردارست
بد دلی کار هیچ عاقل نیست | دل که پر غایله است آن دل نیست
خالق ما که فرد و قهارست | از حسود و حقود بیزارست

آفرین خدای عزوجل | باد بر روی چنبر واول

فِي مَنَاقِبِ زَوْجِ الْبَتُوْلِ وَابْنِ عَمِّ الرَّسُوْلِ أَبِي الْحَسَنَيْنِ وَالْحُسَيْنِ
الْمُبَارِزِ الْكَرَّارِ غَيْرِ الْفَرَّارِ غَالِبِ الْجَحْفَلِ سَيِّدِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ
أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ مَنْ أَحَبَّ
عَلِيًّا فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى الَّذِيْ أَنْزَلَ تَعَالٰى فِيْ شَأْنِهٖ
إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ
وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ وَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَا
مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا وَقَالَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ
مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ
وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهٗ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهٗ
وَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا دَخَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَعَنْ أَبِيْهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا تَقُوْلِيْنَ فِيْ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
عَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ فَاطْرَقَتْ مَلِيًّا ثُمَّ رَفَعَتْ
رَأْسَهَا فَقَالَتْ بَيْتَيْنِ ۵

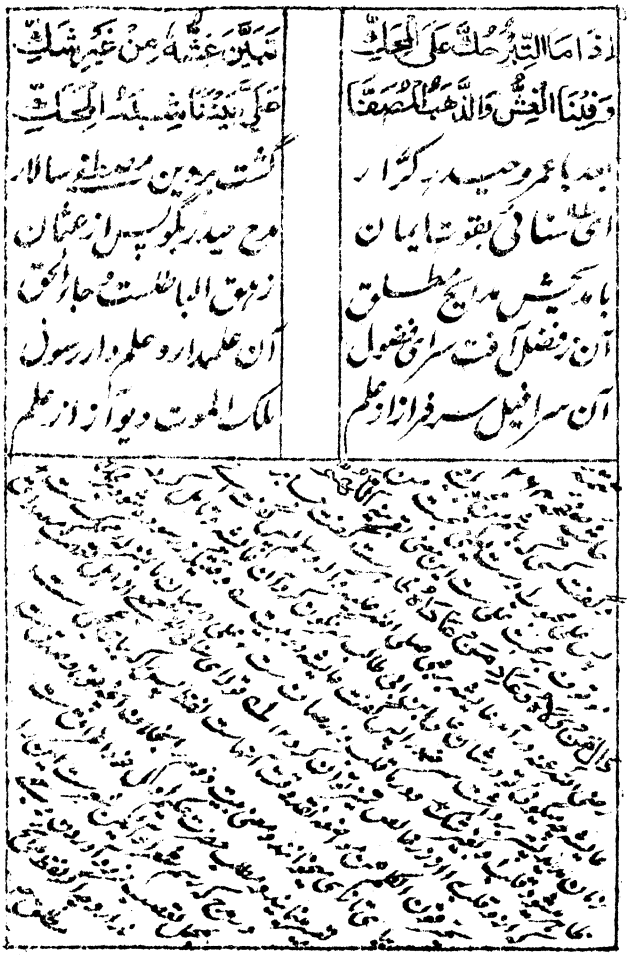

دیگرے ذوالفقار بُرّان بود — کآفت جان شیر غرّان بود
بد و تیغ او بد و ذوالفقار و زبان — کرد یک تیغ همچو تیر جهان
زان دو تیغ کشیده در عالم — شرع را کرد همچو تیر و قلم
نور علمش کشنده کوثر — نار تیغش کشنده کافر

در صف رزم پای او محکم — وز پی رفر جان او محرم
دست و تیغش چو پای کفر بست — هیبتش گردن عدو بشکست

هر که ناطق نبود قائل او — وانکه قابل نبود قاتل او
کرده از دشمنان دین چو سحاب — خامهٔ ریگ را بخون سیراب

کنده زورش در جهود کده — دُر علم و عمل بدو سنده
حس او چون خطا نمیم بود و کبیر — گشت مقلوب و سحاب اثیر
خیبر از تیغ او خراب شده — سر آبش همه سراب شده

هم مبارز بعلم بیم و امید — هم مبارز چو شیر و چون خورشید
در مصافیکه پای بفشردے — آنت دولت که دست او بردے
شب بلد اسراج او بودے — روز میجا هیاج او بودے
دل و بازوش اندیده بچشم — دستبردی و پایمردی خشم

گر شده گوش فتنه از گوشش
کرده فتح و ظفر زمین بوسش

کس ندیده بزرم در پشتش
منهزم شرک از یک انگشتش

آل یاسین شرف بدو دیده
ایزد او را بعلم برگزیده

مر نبی را وصی و هم داماد
جان پیغمبر از جمالش شاد

کشب نادیده خواند او بدل
علم و دو جهان در او شده حاصل

بفصاحت چو او سخن گفته
مستمع زان حدیث در شگفته

لطف او بود و لطف او تعلیم
صنف او خصف شیر شرزه نر

خوانده در دین و ملک مختارش
هم در علم و هم علمدارش

جان آزاد مردی تن دین
خسرو سنت و شهنشه دین

شرع شرع و دو ایه دین او
صدف دُر آل یاسین او

آمد از سدره جبرئیل امین
لافتی کرده مر ورا تلقین

ذوالفقاری که از بهشت خدای
بفرستاده بود شرک زدای

آوریدش ببزد پیغمبر
گفت کین هست بابت حیدر

تا بود دست آشکار کند
لشکر کفر تار و مار کند

مصطفی داد و مرتضی را گفت
که بدین آزمین برون نهفت

ه قصیده بند شمشیر دکارد و سوراخ بینی فوک ۱۲ صراع

نه جگر بود و داغی مروتش | نه ظفر باعث جوامردیش
آنچنان آهنی زبانی گین | کاچ تا وان نه بود راه زین
چون نه از خشم بود از ایمان بود | آن و کافر کشیش یکسان بود
در صف رزمگاه اجلم | وز پی مزد جان او جستم
زور او بشکن از نبرد ازل | دست او تیغ زن بر اوج زحل
کرده در عقد دین به تیغ و قلم | با شجاعت سخاوت اندر هم
نائب مصطفی بروز غدیر | کرده بر شرع خود مر او را میر
قابل راز حق ز رأفت او | مهبط وحی حق امانت او
نفس نفسش کشنده تنزیل | جان جانش چشنده تاویل
عرصه کرده بران جمال و سرشت | هفته هفت فرهشت بهشت
جسمها چشمها ز دیدارش | سمعها شمعها ز گفتارش
تیر او تیرگی چرخ را نهان | بود خانه و بال را چو کمان
هر کجا کان دل و زبان بودی | نطفت تیر چون کمان بودی
هر که دیدی حسام او مسلول | نفی گشتی بر و طریق حلول
تو کشیدان ز کافری پندار | تیغ در روی حیدر کرار

۳۶۹

سر بعجت بزد بتیغ زبان
بهر او گفته مصطفی با آله
کرده او لعل و در کرامت را
کرده از بهر بان اهل منه
بوده با آسمان ثناش قلیط
در دیار عرب برعجت او
کرده خورشید و ماه را بدو نیم
صدف صد هزار بحر دلش
محرم او بوده کعبه جان را

روی سنت بشست ز آب ایمان
کای خداوند وال من والا
پر گهر دامن قیامت را
درج هر یک سخن چو درج گهر
بر بساط زمین چو بحر بسیط
در زمین معجم شجاعت او
نور اقلاش اندران اقلیم
شرف صد هزار عرش گلش
محرم او بوده سر قرآن را

این بر هنه شده ز رحمت طرف | وان برون آمده ز پرده حرف
تا بدان حد شده مکرم بود | لو کشف مرور اسلم بود
دولت دین چو طرف جانش زد | زحمت حرف پیش او نگذاشت
کاتب نقش نامهٔ تنزیل | خازن گنج خانهٔ تاویل
علم او را که صخره کردی موم | بود چون محرم عرب محروم
عالم علم بود و بحر همه | بود چشم و چراغ یثرب
هر که خواست مخالفت در دین | کرد او را ز بیخ خاک نشین
بحر علم اندرو بجوشیده | چاه را به ز مستمع دیده
راز دار خدای پیغمبر | راز دار پیمبرش حیدر
حیدری کش خدای خواند شیر | کی زند بر معاویه شمشیر
شیر روباه را نیازارد | لیک صد گور رنده نگذارد
عقل در آب و خاک آغشته | سهو در گرد و میش ناگشته
لفظ قرآن چو دید در پیش | خویشتن جلوه کرد در پیش
ذات باری از آن ستم دیده | تاش ندیده ناپرستیده
کرده از رمزهای عقل انگیز | طبع و بازار ذهن و خاطر تیز

مصطفی را مطیع و فرمابر
همه شنیده رمز دین یکسر

عشق را بحر بوده دل اکحان
شرع را دیده بوده دین ایمان

مصطفی از برای جان و تنش
زبر اسرای کاه و پیرهنش

نام او کرده در ولایت علم
علی از علم و بوتراب از حلم

فضل حق پیشوای سیرت او
خلق او عشرت عشیرت او

دیو گریزنده در مدایحتش
عقل خندیده در متابعتش

کی خدای زمانه چاکر او
خواجه روزگار قنبر او

بازدانسته بی جهان نوی
در دل نفس نقش راز نبی

فرش توحید جان مستش بود
سید اسلام تیغ دستش بود

کی شود آنکه ماه دین با او
تبع و تابع ثریا او

از پی سایلی بیکدم رغیف
سوره هل اتی در اشریف

مرد را عقل رای زن باشد
شعبه فال گوی زن باشد

مر قضائی که گرد یزدانش
همه جان مصطفی جانش

در سفر پیش آن قوی ایمان
بوده چون لاشه گرد بر آن

هر دو یک قبله و خرد شان دو
هر دو یک روح و کالبد شان دو

هر دو یک دُر زیک صدف بودند — هر دو پیرایهٔ شرف بودند
دو برادر چو دو ستاره و هارون — دو برادر چو موسی و هارون
هر منظوم پادشاه کامکاش — لوح محفوظ مصطفی جاکش
سایهٔ چاکر انش از ره علم — قدوهٔ عاشقانش از سر علم
سر توحید اندرین گلشن — پیش جان عزیز او روشن
در ره خدمت رسول خدای — اندرین کارگاه دیونمای
با کسی علم دین نگفت استاخ — زانکه دل تنگ بود و علم فراخ
سایلان را ز آب شکار و نهفت — جز بمازاده علم شرع نگفت
در خیبر بکند شوی بتول — در دین ابد و پسر و رسول
چون تو انست چاه کفر انباشت — جاه دین هم نگاه داند داشت
قوت حسرتش ز فوت نماز — چرخ را داشته ز گشتن باز

بیت اشاره باین قصه است

تا دگر باره برنشامه بزین — خسرو چیرخ را بهتن دین

با نماند ز دل علی هر سوی — عرش و کرسی چو نیم دانگ و سوی

زمزم لطف آب نامه اوست — کعبهٔ اهل فضل نامه اوست

خامهٔ او چو یار شد با دست — سمط لولو زیک لفظ پیوست

هر یکی غین و صد هزار غرر — هر یکی دال و صد هزار درر

زانکه غینش ز غیب آگه بود — دال با در و دینش همره بود

شصتمی یاد کن ز نیک نامه — خام کی باشد آنچنان خامه

آن سخنها که در ضیافت یوسف — بفرستاد سوی محفل یوسف

هر یکی لفظ کو دا گر دست — سر انگشت مصطفی کردست

نه بهنگام کودکی پدرش — برد نزدیک صاحب خبرش

مهر انگشت در دهان آورد — قطرهٔ آب بر زبان آورد

سر انگشت خویش را تر کرد — آنگهی در دهان حیدر کرد

داد مردی و علم و حفظ و سخن — سر انگشتش از زبن ناخن

گشت از بهر سود و سرمایه اش — سر انگشت مصطفی دایه اش

سر انگشت مشکناف آمد — نطق او همچو کوه قاف آمد

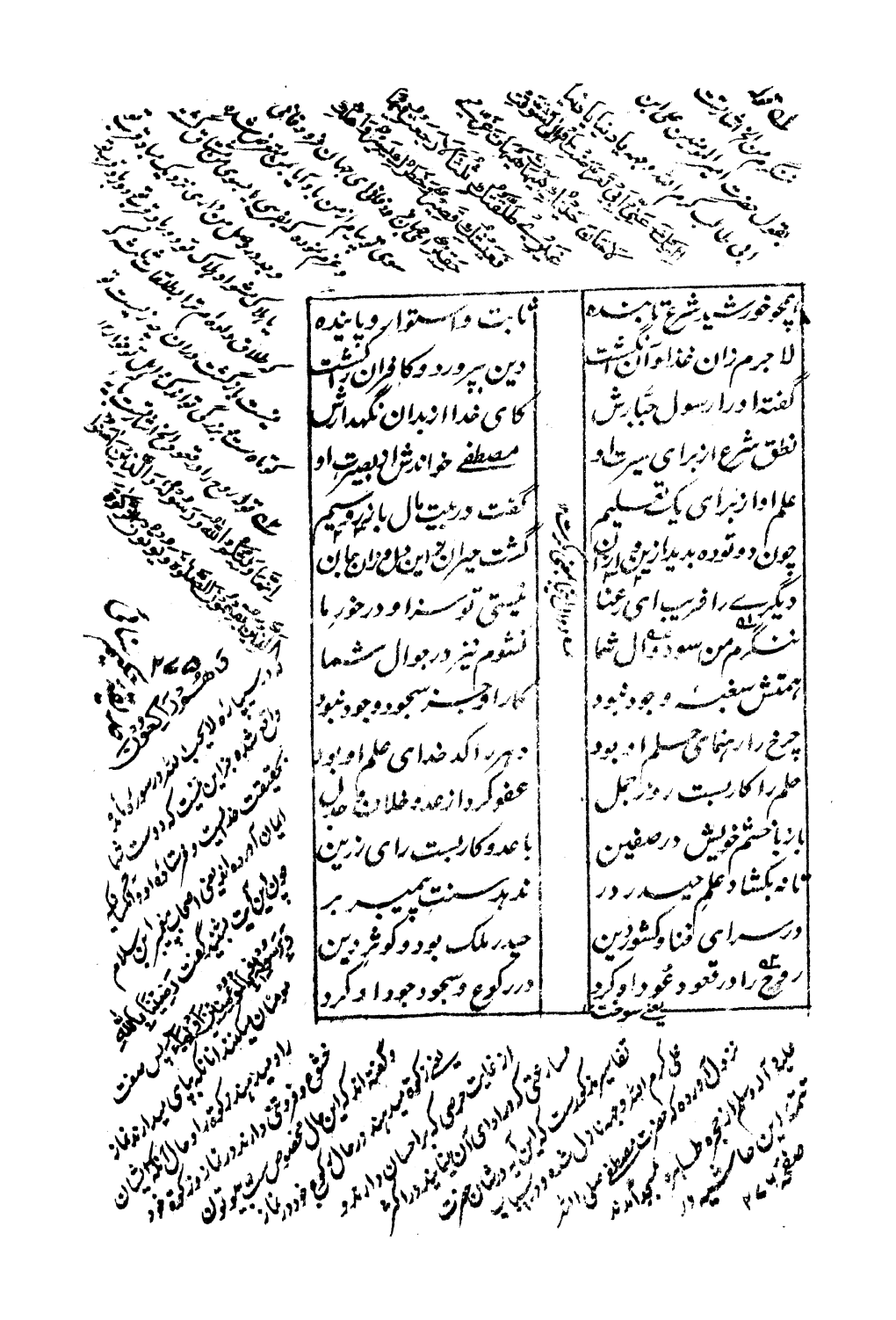

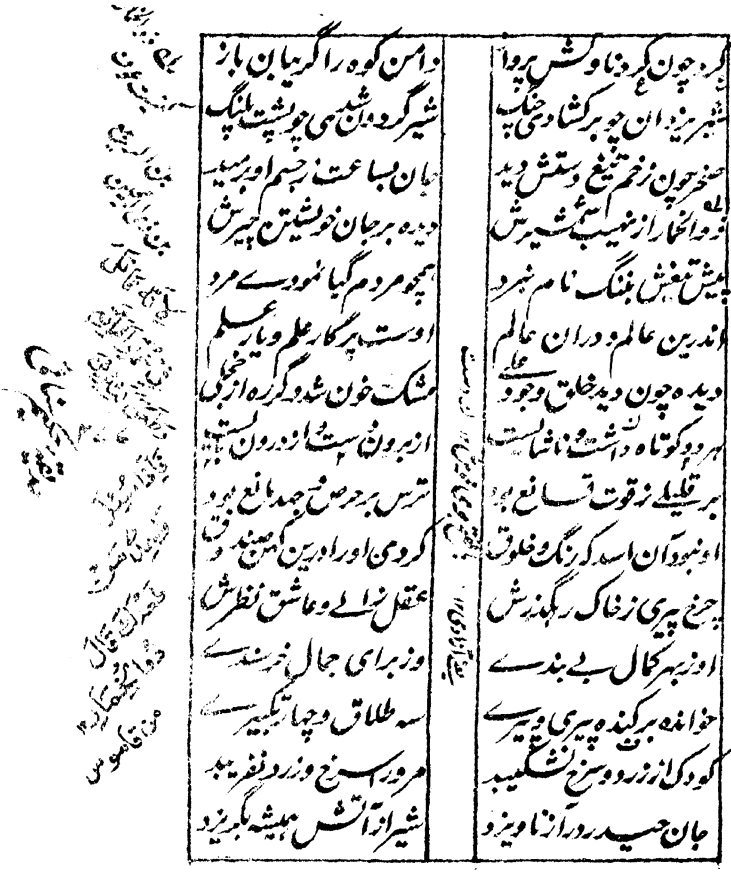

حکم و عزت با بت علی باشد — شیر را تب زیر دلی باشد
عالمی بود همچو نوح استاخ — عالمی بود همچو روح فراخ
دل او عالم معانی بود — لفظ او آب زندگانی بود
بود پیوسته در عقیل دخیل — تا کجا تا بدرد چشم عقیل
دل او را چو رای برهان کرد — چرخ را شرع تنگ میدان کرد
عقد او با بتول در سلوی — بود در زیر سایه طوبی
نبی که این عقد پیش از این کرده — از ازل تا ابد قرین بوده است
با ثریا ثرے برابر شد — چون علی با نبی برادر شد
تنگ آن شد بر و جهان بزرگ — که جهان تنگ بود و مرد بزرگ

بحرب صفین و قتل عمار بن یاسر

روز صفین چو حرب پیوست — گرم شد کار زار دستادست
زود عمار یک آمد پیش — که فدا کرد خواهم این سر خویش
آلت و ساز جنگ پیش آرند — ور شوم کشته زنده انگارند
از پی دین چو جان کنم ایثار — روز محشر بگر نمانم خوار
سال او در گذشته از نود و پنج — تیغ را بر کشیده زود برنج

چشم خود را عصابه بربست — به بسے رنجبار بر اسپ نشست
در مسلمان آمد و بگفت شتاب — که منم شیخ دین و پیر عرب
گرد جولان و گفت تکبیرے — سفله مروان و رابزو خیرے
سبک از اسپ خود بزیر افتاد — در زمان جان بدر دوزخ داد
چون بدیدند مرورا از انسان — زود برخاست آن میانه فغان
که شنیدیم ما ز قول رسول — که بگفت این سخن بشوی بتول
گفت عمار بس همایونست — قاتل او بدانکه ملعونست
این زمان کشته شد چه چاره کنیم — دل درین درد و رنج پاره کنیم
همه تیغ و سپر بیفگندند — خود و مغفر ز سر بیفگندند
عمرو عاص این حدیث چون بشنید — بجز از کار هیچ چاره ندید
گفت فرزند شما خطاست چنین — اینهمه گفتگو چراست چنین
آنکه صد سال را بسحر آرد — بیشکے زود کشته انگارد
پس علی هست قاتل عمار — نیست جاے ملامت و گفتار
جمله را خاطر شد و دل شاد — رونق کار خود دران دیدند
آنکه را مکر زین نمط باشد — مردخوانی ورا غلط باشد

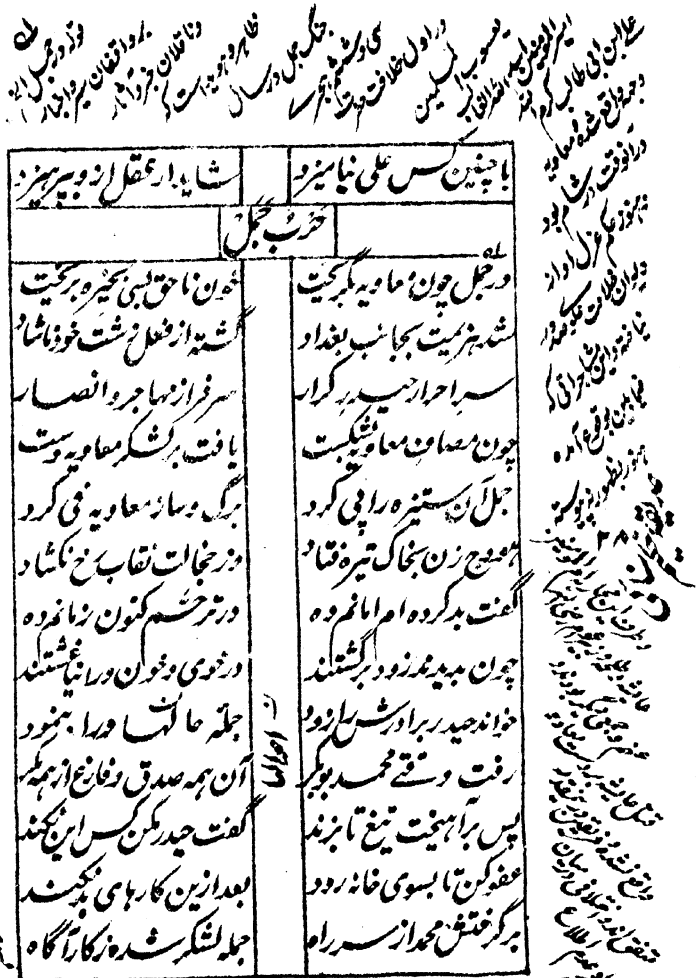

بسوی که زود بفرستاد — در تواضع محل او ننهاد
با هزاران خجالت و تشویر — رفت زی که جفت گرم فریر
عاقبت هم بدست آن باغی — شد شهید و بکشتش آن طاغی
آنکه با جفت مصطفی زنیسان — بد کند مرورا بمرد مخوان
چون ازین گشت فارغ آن بدمرد — قصد جان امیر حیدر کرد
تا برآورد و زو بحیله دمار — تو مر این شخص را بمرد مدار
پس چنان اگر بد و بد کرد — آن بدی دان که جمله با خود کرد
چه زیان آفتاب را از ابر — کی شود جفت با مسلمان گبر
او ز خصمان چو نام بود از ننگ — او ز مردان چو لعل بود از سنگ
زان از و خصم او فروتر بود — که خر و را امام حیدر بود
مرد را چون نبی پس بود خورشید — سایه پیشی کند بر و جاوید
او امامی ضیا گزیده همی — سایه زان پیش او دویده همی
او چو خورشید بود و خصمش میغ — میغ کوتاه کرد ازوی تیغ
او ز خصمان سپر نگیرندی — حلم را کار بست نگیرندی
خصم را روز چند مهلت داد — لاجرم خصم پایدار نزاد

حدیث من کنت مولاه فعلی مولاه

قصهٔ مقتلهٔ رضی اللہ عنہ

پسر ملجم آن سگ بی دین — آن سزاوار لعنت نفرین
بر زنی گشت عاشق آن مشئوم — آن نگویم بسان مجوسی راهب وم
بود آن زن ز آل بوسفیان — منعم و مالدار و خوب و جوان
مرد مفلس چو گشت عاشق او — گفت شد در میانه عاشق او
گشت زین سر معاویه آگاه — مرد و گشت جمله کار تباه
گفت کار تو ما بکمال شود — وینچنین زن ترا حلال شود
گر تو در کار خویش شیر دلی — هست کابین حزه خون علی
گر تو فارغ کنی دلم زین کار — بفزودت ببزدمن مقدار
زن ترا با هزار زینت و زیب — نرساند ترا کسی آسیب
اسپ و مرکب دهم ترا پس از آن — بزنی در جوار من آسان
مرد مدبر ز بهر عشق زنی — اندر افکند در جهان محنی
آنچنان اهل جهل منبلئے — خیره بگزید خون چون علیے
رفت زی کوفه از پی این کار — آنچنان خاکسار بیمقدار
این سخن جمله با علی گفتند — وینچنین فتنه هیچ ننهفتند

کین بدا فعال را بگیرد و بکش | داد شان پس جواب مرد بهش
گفت دیگ بقتل قاتل خویش | کس نکرد ست سعی رو بندیش
مرد فرصت نگاه داشت بکار | کرد بر فعل زشت خویش اصرار
شب آدینه رفت در مسجد | آنچنان ناحفاظ از سر جد
رفت وقت سحر ز بهر نماز | میر حیدر چو شد بخفته فراز
مرد را خفته دید گفت ای مرد | گاه روز ست برو از این بر برد
سفله از خواب خوش چو شد بیدار | تر صد نشست از پی کار
میر چون در نماز شد مشغول | آن ستمگر مرد بفت بتول
رفت و زخمی زدش بسان بدست | که بدان زخم صعب مرد بکشت
مردم از هر سوی فرا رسید | پرده بر مرد بد کنش بدرید
بگرفتند مرد را در حال | کرد از و میز زخم خورده سوال
که که فرمود مر ترا این کار | داد بر لفظ خویش مرد اقرار
که مرا این معاویه فرمود | کار کردم کنون ندارد سود
جان بداد آنزمان علی در حال | خاندان ان سبب گرفت زوال
همه گویند مرد را بس ازان | رفت او را سوی جهنم جان

وانکه فرمود شادمانه بزیست | این چه حکمت یارب این چه بود و چیست

فی مذمت اعدا

حال بابود خصم او حالی | لیک خالی ز خیمه ها خالی
خال مشکین نبود بر خورشید | خال بر دیده بود لیک سپید
آنکه مردود و ملعبیس ست | آن نه خال و نه غم که ابلیس ست
وانکه خوانی کنون معاویه اش | وانکه در هاویه ست اویه اش
شیر حق زینجهان بپرهیزد | سگ بود کز کلیچه نگریزد
تابش روح خواهد و قوت صمد | روز خود بدر خواهد و شب قدر
آنکه جز ابله و منافق نیست | شرم مخلوق و ترس خالق نیست
گر دو چشمان او چه بندد چه خرد | مطبخ اینجا و دوزخ آنجا پر
هر گردی بزیر چرخ کبود | کیسه با کاسه پر تواند بود
چه خطر دارد آل بوسفیان | که برآرند نام شان بزبان
آل مروان و آل سفله زیاد | که نرفتند جز براه عناد
با علی کی بود بخشش و دست | کی زبیر عوام بابت اوست
در ره دین یکی یاد بدند | طاغیان همچو قوم عاد بدند

دور دور ند مرشد دوستست | باغبانش ز باغهای بهشت
دین چو باغی بمیان خوف و رجا | طمع لقمه دان و بیم قفا
هر که او به عمل برون آید | روز محشر بگو که چون آید
هر که باشد خوارج و ملعون | واجب آنست کش برزی خون
پس تو گوئی که خرم و حلم و وقار | بود با حالت معاویه یار
بغی کردن بحق نه حکمی نیست | علی آزردن از حکیمی نیست
مصطفی گاه رفتن از دنیا | چون پسندید منزل عقبا
جمله اصحاب مرورا گفتند | که چه بگذاشتی برا شفتند
گفت بگذاشتم کلام الله | حرمتم را نکو کنید نگاه
آنکه ز ابلیس حیله جوید و غدر | او مرا در پس چه داند قدر
نه علی از خسان ز بون بودی | شیر با گاومیش چون بودی
صورت ملک را که روح نداشت | از پی مرد صورتی نگذاشت
ملک معنی گرفت و نیک برآند | آیت غزل اینچنان برخواند
نشنوی تا تو از بنی هاشم | وز ید الله فوق ایدیهم
داد حق شیر ایمنان همه را | جز فطامش نداد فاطمه را

دور کرد آن دو گهر ناخوش را | سیر کرد آن دو گوهر آتش را
جانب هر که ها علی نکوست | هر که گوید پاش من ندارم دوست
کی بود آگاه از سلیم که او | در دکان دماغ شش پهلو
گه ز بهر لوت و باد بروت | سینه را همچو کاه الوت
از برای دو سیر روغن گاو | معده چون آسیا گلو چون ناو
خال ما داد بهر دنیا را | زهر قمر نور چشم زهرا را
هر کرا خال ازین شمار بود | مر ورا با علی چه کار بود
گر همی خال باید ناچار | پور بوبکر را بجای خال انگار
عایشه بهترست خواهر او | خال ما به بود برادر او
حفصه زینب و دوم زینب | آنکه او جفت زینب بوش است
باز میمونه بود در کیانه | که شد آراسته بدو خانه
چون فتادی بدست بوسفیان | که ازو گشت خاندان ویران
اینهمه جفت مصطفی بودند | جمله گی مادران ما بودند
هر یکی را برادران بودند | مصطفی را بسان جان بودند
از چه مخصوص شد بخالی ما | ابن سفیان بخال حال ما

جای تطویل نیست در گفتار	اقتصار اندرین سخن بیش آر
ای سنائی سخن دراز مکش	کوتهی به ز قصهٔ ناخوش
بگذر از گفتگوی بیهوده	تا شوی سال و ماه آسوده
ای سنائی بگوی خوب سخن	در ثنای گزیدهٔ حسنین
قرة العین مصطفای گزین	شاه اسلام و شرع و خسرو دین

فِی فَضِیلَةِ الْاَمِیرَیْنِ الْعَادِلَیْنِ وَالسِّبْطَیْنِ قُرَّتَیِ الْعَیْنَیْنِ سَیِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِمَا وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ اَوْلَادُنَا اَکْبَادُنَا فَاِنْ عَاشُوا حَزَنُونَا وَاِنْ مَاتُوا قَتَلُونَا وَقَالَ اِیْضًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّاکِبُ وَنِعْمَ الْجَمَلُ وَاَبُوهُمَا خَیْرٌ مِنْهُمَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْ وَالِدَیْهِمَا

وَمَنَاقِبُ اَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ذِکْرُ الْمَسِیرِ یَذْهَبُ الْحُزْنَ

بوعلی آنکه در مسام ولی	آید از گیسوانش بوی علی
در سیادت دل مؤید اوست	در رسالت رسول سید اوست
نسبش در سیادت از سلطان	حسبش در ریادت از سبحان
چون علی در نیابت نبوی	کوثر داعی و عدوی وعی

ایزد نصرت و ظل ایمان بر او باد
خدای از ایشان راضی باد
دو یکدیگر فرزند
حسن بن علی

نامهٔ دوست جاکی دل اوست | دوست آنست به نامهٔ دوست
قرة العین مصطفی او بود | سید القوم انبیا او بود
آنچنان در دوران صدق او بود | اصفیا را الحق خلف او بود
جگر و جان علی و زهرا را | دیده و دل حبیب مولا را
منبع صدق و دودهٔ آل او | مهتری راست در مخایل او
بوده مانند جد خلق عظیم | پاک عرق و نفیس خلق و کریم
فیلذوده بوده از دل زهرا | جرثومهٔ او خدیجة الکبری
زهر قهر عدو هلاکش کرد | فقد ترياک درونا کش کرد
باک ناید ز مرد مبتلاک | عود ناید ز رود چوب اراک
ماه در چشم او هلال نمود | زهر در کام او زلال نمود
وانکه زان واسطه چشید نه زهر | وان ز دشمن بسی کشیدن قهر
بجهانید جانش از ره خلق | برهانید شان ز ذلت خلق
روز باطل چو حق شود پنهان | اهل حق را تو به ز گور مدان
پای باطل چو دست برتابد | دل دانا بمرگ بشتابد
چون جهان خیر را امیر کند | زال زر روی چون زریر کند

صاحب اقبال
بوقت جمع
فیلذوده
باقصی الجنان
۲۸۶
حرره الفقیر

گرچه این بدبر وی او آمد | پشت اقبال سوی او آمد
بود با آن دژم دلی همه روز | همچو خورشید در سپهر افروز
خواسته چون خرد ز بهر پناه | شرف از منصب گرمش جاه
خاطرش همچو بحری اندر شرع | راسخ اصل بود و شاخ فرع
چون بهارست بر وضیع شریف | منصف و خوبروی و پاک و لطیف
خلک جامه کوب چهره دواج | قمر تخت مهر پروین تاج
مسند و مرقدش براز افلاک | مشرب و منهلش ز عالم پاک
مشرب عرق و منهل جگرش | باشد از حوض جد و پدرش
مانده آباد از سخای کفش | خاندان نبوت از شرفش

فی صفة قتله رضی الله عنه

گرد وه خصمان بر مهمان دواج | تنگ همچون در و نگه در واج
بی سبب خصم قصد جانش کرد | او بدانست و زان امانش کرد
بار دیگر بقصد او برخاست | بیگناهی ورا بکشتن خواست
تا سوم بار عزم کرد درست | شربت زهر همچو بار نخست
راست کرد و بداد آن ناپاک | که جهان باد از چنان زن پاک

۲۸۹
نفائس اردو
داری شفاخانه
بانکی پور پٹنه
دار دوا

صد و هفتاد و اند پارهٔ جگر | بدر انداخت زان لب چو شکر
جان بدادا و اندران غم و حسرت | باد بر جان خصم او لعنت
گفت با او ستوده سیر محمدین | آن مرا شیران اچو زینت و زین
زهر جان مرترا که داد بگو | گفت عمر از منی بود نه نکوی
جدّ من مصطفی امان زمان | پدرم مرتضی امین جهان
جدّهٔ من خدیجه زین زنان | مادرم فاطمه چراغ جنان
جمله بودند از خیانت و غمز | پاک و پاکیزه خاطر و دل و مغز
من هم از بطن و ظهر ایشانم | گرچه جمع از غم پریشانم
نه کنم غمز و نه بوم غمّاز | خود خدا داند آخر و آغاز
هست دانا بباطن و ظاهر | چون تو انا بأول و آخر
آنکه فرمود و آنکه داد جزا | خود جزا یابد او بروز جزا
ور مرا روز حشر ایزد یار | بدهد در جوار جنت بار
نروم در بهشت جز آنگاه | که نهد در کفم کف بدخواه
از چه گویم بر مزد وصف الحال | کاندرین شرح هست جای ملال
حق بگویم من از که اندیشم | آنچه باشد یقین شده چشم

جعده بد بنت شعث آن بدزن | که ورا جام زهر داد به فن
که فرستاد مر ورا بر کوی | بر زمین زن سبوی بر لب جوی
آنکه بودش که یافت این صحبت | که برو باد تا ابد لعنت
که پذیرفت از و درم بالوف | زر و گوهر که نیست جای وقوف
لولوهند و عقد مروارید | که ز میر اشهای هند رسید
کاین نکو عقد مر ترا دادم | بتو بخشیدم و فرستادم
گر تو این شغل را تمام کنی | خویشتن را تو نیکنام کنی
به پسر مر ترا دهم بزنی | مر مرا دختری و جان و تنی
تا بکرد انچه کردنی بود دش | لیک زان فعل بد بد و مفوش
انچه پذیرفته بود مسیح نداد | مر ورا در روان مار نهاد
چون پدر گفت با پسر که زنت | جعده باید که هست ای فرزند
گفت آن زن که با چنین وه با | سنگ زد بر روان او زنهار
بد روی دهد سرش بر باد | از جدا ورسول نارویاد
من بر و دل بگو چگونه نهم | بر فریش رضا چگونه دهم
با چو او کس چو کرشه هوا باشد | با هنش راستی کجا باشد

۲۹۱

جان سپردہ کرد در سر کار | تا ابد ماند در جہنم خوار
رفت و با خود ببرد بدنامی | چہ بتر در جہان ز خود کامی
صد ہزار آفرین بار خدائے | بر حسن باد تا بروز جزائے
خبر آن دل پر آذر او | نشنوی جز کہ از برادر او

فی مناقب امیر المؤمنین الحسین بن علی رضی اللہ عنہ وذکر الحسین
یضیٔ العینین سلالۃ الانبیاء ولد الاصفیاء والاوصیاء وشہید
الکرب والبلاء قرۃ عین المصطفیٰ بضعۃ المرتضیٰ کبد فاطمۃ الزہراء
قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ عز من قائل فی محکم کتابہ ان الذین یؤذون
اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذابا مہینا
واولئک ہم الخاسرون وقال النبی علیہ السلام ترکت کتاب اللہ
وعترتی فاخبر ان وعد اللہ حق

پسر مرتضیٰ امیر حسین | کہ چنو نے نبود در کونین
بازوانند ہمے بصیرت او | شجرہ ہر یکے ز سیرت او
ہم تقی اصل و ہم نقی گہرت | ہم زکی تخم و ہم بہی ثمرت
منبت عز و بنا ہت شرفش | حشمت دین و ہیبت طرفش

یعنے اگلا ۱۲

مشرب دین اصالت نسبش — منصب دین نزاهت ادبش
اصل او در زمین علیین — فرع او اندر آسمان یقین
اصل و فرعش همه فتوح عطا — عفو و بخشش همه سکوت و رضا
خلق او همچو خلق پاک پدر — خلق او همچو خلق پیغمبر
گرده چون مصطفی ز اصل و کرم — شرف عرق و خلق هر سه بهم
عشق او اول است بی آخر — راز او باطنی ست بی ظاهر
چون طبا شیر وقت تاثیرش — جگر گرم را طبا شیرش
چشم از اصل او ندارد چشم — او جگر گوشه پیمبر و چشم
شده عقل شریف با شرفش — سایه سایه ز آفتاب کفش
پیش چشمش حقیر بد دنیا — نزد عقلش وجیه بد عقبی
امت او ورای قمه عرش — نام او گسترده در همه فرش
مصطفی مر ورا کشیده بدوش — حق تعالی پرورده در آغوش
بر رخش انس یافته زهرا — گرده بر جانش سال و ماه دعا
مزرع اصل و فرع او دل و جان — منبت بذر روز زرع او ایمان
آن نبی طلعت بزرگ نسب — آن ز علم و ورع چراغ عرب

۲۹۳

نبوی جوهری ز بحر جلال
یافت از کمال صدق جمال

بسر و روی و سینه در رویدار
راست مانند احمد مختار

دُرّے از بحر مصطفے بوده
صدف پشت مرتضے بوده

اصل و از ورائے مختصی
بود جان نبی و صاحب وصی

او ز حیدر چو خاتم از جمشید
او ز احمد چو نور از خورشید

در صوان هدی صیانت او
کون و دین زیر مایت او

عقل در بند عهد و پیمانش
بوده جبریل مهد جنبانش

بود او سر و جویبار مهدی
سر و با تاج و با دواج و ردے

اصلها ثابت اشارت حق
سوی این سر گفتمش مطلق

اندر و پیش سرو پیش گیا
بوریا و ز نیست بوے ریا

با و بر دوستان او رحمت
با و بر دشمنان او لعنت

فی صفة قتله

دشمنان قصد جان او کردند
تا دمار از تنش بر آوردند

جگر گرم او ز آب زلال
منع کردند اهل بغی و ضلال

عمر و عاص از قضا و رائی زد
شرع را خیره پشت پائی زد

بر یزید پلید بیعت کرد — تا که از خامدان بر آرد گرد
شرم و آزرم جملگی برداشت — جمعی از دشمنان برو بگماشت
تا مر او را بنامه و بحیل — از مدینه کشید در منزل
کربلا چون مقام و منزل ساخت — ناگه آل زیاد بروی تاخت
ره آب فرات بر بستند — دل او از عنا و غم خستند
شمر و عبد الله زیاد لعین — روح شان جفت باد با نفرین
بر کشیدند تیغ بی آزرم — نه ز خدا ترس و نی ز مردم شرم
سرش از تن به تیغ ببریدند — و اندران فعل سود میدیدند
بدمشق اندرون یزید پلید — منتظر بود تا سرش برسید
پیش بنهاد و شاد و بانی کرد — تکیه بر دینی و امانی کرد
بیتی از قول خویش املی کرد — کین دیرینه جست انتقمی کرد
دست شومش بران لب و دندان — زد قصب از نشاط و لب خندان
کینه خزرج و حدیث اسل — وان مکافات زشت و بست عمل
شهر بانو و زینب گریان — مانده در فعل ناکسان حیران
سر برهنه برآشتر و پالان — پیش ایشان ز درد دل نالان

علی الاصغر ایستاده بپای	وان سگان ظلم را بداده رضای
عمر و عاص و یزید و ابن زیاد	همچو قوم ثمود و صالح و عاد
بر جفا کرده هر یکی اصرار	رشته از عقد بر ده انکار
هیچ ناورده در دلش بیداد	مصطفی را و مرتضی را یاد
یکسو انداخت مجاملت را	فرشت کرده ره معاملت را
کرده دوزخ برای خویش معد	بوالحکم را گزیده برجمد
ره آزرم و شرم بربسته	عهد و پیمان شرع بشکسته

فی صفة الکربلا

حبذا کربلا و آن تعظیم	کز بهشت آورد نخلق نسیم
وان تن سر بریده در گل و خاک	وان غزیان بتیغ دلها چاک
وان گزین همه جهان گشته	در گل و خون تنش بیاغشته
وانچنان ظالمان بدکردار	کرده بر ظلم خویشتن اصرار
حرمت دین و خاندان رسول	جمله برداشته ز جهل و خجول
تیغها لعلگون ز خون حسین	چه بود در جهان بتر زین شین
تاج بر سر نهاده بدکردار	که ازان تاج خوبتر منشار

زخم شمشیر و نیزه و پیکان — بر سر نیزه سر بجای سنان
آل یاسین بداده یکجا جان — عاجز و خوار و بی کس و عطشان
کرده آل زیاد و شمر لعین — ابتذال چنین تبه بر دین
فاطمه جامه جمله بدریده — خون بباریده بیحد از دیده
مصطفی رو بها خراشیده — علی از دیده خون بپاشیده
حسن از رخم کرده جامه کبود — زینب از دیدها بباریده دود
شهربانو بی پیر گشته حزین — علی الاصغر آن دو رخ پرچین
عالمی بر جفا دلیر شده — رو به مرده شرزه شیر شده
کافرانی در اول پیکار — شده از زخم ذوالفقار نگار
همه ابر دل از علی صد داغ — شده یکسر قرین طاغی و باغ
کین دل باز خواسته ز حسین — شده قانع بدین شماتت شین
هر که بدگوی آن سگان شاه — دانکه او شاه آنجهان شاه

التمثیل فی امراة صالحة خیر من الف رجل سوآ

بود در شهر کوفه پیرزنی — سالخورده ضعیف و ممتحنی
بود از اولاد مصطفی و علی — ممتحن مانده بی حبیب و ولی

۲۹۷

کودکی چند زیر دست و یتیم — شده قانع ز کربلا به نسیم
زال هر روز با مداد پگاه — کودکان را فگندی از ره راه
آمدی از میان شهر برون — دیده از ظلم ظالمان پرخون
بر ره کربلا بایستادی — برکشیدی ز دل دمادم باد
گفتی اطفال را همی پویید — وین نکو بادرا بینبویید
پیشتر از انکه در شود در شهر — برگزیدی ز نسیم مشک بهر
شود از هر دمانی آلوده — باد چون گشت شهر پیموده
حفظ این جمله باد بر دارید — سوی نااهل خصمه نگذارید
من غلام زنی که از صمدم — بگذر در روز بار و برد آبرو
قدر میر حسین نشناسد — از جفاها همی خصم نهراسد

صفة اصرار البکائین لغسم الله

آدمی چون بدست آرد دست — هر چه خواهی بکن که فاضل شست
هر که راضی شود بکردهٔ زشت — نزد انکس چه دوزخ و چه بهشت
مرد عاقل بر آنچه خند دو — کز پی خویش نار نپسندد
وین بدنیا بخیره بفروشد — انگند نیک و در بدی کوشد

خیره راضی شود بخون حسین | که فزون بود وقعش از ثقلین
آنکه را این شبیهت حال بود | مومنان را کی ابن خال بود
من ازین ابن خال بیزارم | کز پدر ننگ مرد و دل آزارم
آنکه را عمر و عاص باشد پیر | یا یزید پلید باشد میر
مستحق عذاب و نفرین ست | بد رگ و بد فعال و بد دین ست
لعنت و ذلت ابد بر نکس باد | که مرا و را کند به نیکی یاد
من ثیم و دوستدار شمر و یزید | زان قبیله منم بعهد بعید
هر که راضی شود به بد کردن | الفتش طوق گشت در گردن
از سنائی بجان میر حسین | صد هزاران ثنا ست و آفرین

فی فضیلة الامام ابن الهادی ابن ابی حنیفة نعمان بن ثابت الکوفی رحمة
والامام العالم محمد بن ادریس الشافعی رحمة الله علیهما ذکر النعمان
صون عن الحرمان سے فی فضیلة الامام الاعظم الزاهد
مفتاح الشریعة نظام الدین قوام الاسلام ابی حنیفة نعمان
بن ثابت الکوفی رحمة الله علیه

دین چو بگذشت ازین جوانمرد | خلق در دین شدند سرگردان

همه را باد رای نعمانی — آشتی داد با مسلمانی
آفتاب سپهر معرفتی — بدر دین بوحنیفهٔ کوفی
همه را از پی صلاح جهان — مغز سنت نهاد اندر جان
بوده در زیر گنبد ازرق — حجت صدق در محبت حق
دل او چون بسر خرد هشیار — تن او چون دل قضا بیدار
گرسی او ز رای او جای او — لوح محفوظ شرع احمد او
پیشوای ائمهٔ دین بود — علم و حلم و سخاش آئین بود
چون پدر در اصول ثابت بود — چون نبی کار کرد و راه نمود
کرده توفیق پادشاهی خویش — شاه شاهان رعیت خرد خویش
از پی فطنت و هدایت او — پادشاهان بزیر رایت او
دیده بی واسطه هدایت نقل — چهرهٔ سنت از دریچهٔ عقل
حجت اصل و فرع ایمان بود — نعمت خوان شرع نعمان بود
کرده در شاهراه فتح و ظفر — شاخ بیخ هدی چو نام پدر
میکند روز و شب دعا افلاک — از دل آفتاب روشن و پاک
باد در راه جان بدعملان — دست آن چارگاه تنگدلان

دل همیگوید از طریق دعا | بتضرع چو ما در شهدا
ملکه روان ابو حنیفه زما | شادمان باد تا بروز جزا
شحنهٔ راه دین صلابت او | روح عشق نبی شمایت او
روزگارش بعلم مستغرق | جمله آسوده از جدال فرق
آسمان ای و مشتری وی دار | مفتی خلق و محتسب گردار
راه دین بر خلائق آسان کرد | همه را در اصول یکسان کرد
هر کس از خود گرفته راهی پیش | این ره دین گرفته آن کیش
برگرفت از فلک پلنگی را | دور کرد از جهان دورنگی را
علم او کرد جمله را یکرنگ | گشت ناپیز زرق و حیلت و رنگ
تاج بر فرق هر خطیب او بود | تخت در زیر هر ادیب او بود
زان عنان سکر آسمان برتافت | تا چو خورشید در جهان در یافت
تیغ از روی خشم برنکشید | سپر از بیم خصم برنکشید
قابل تابش نبوت بود | لوح محفوظ شرع و سنت بود
بود مفتاح گنج خانهٔ جود | بود مصباح آسمان وجود
صورتش دیو را پری وش کرد | سیرتش مغز نافه را خوش کرد

چون درآمد بباغ دین نبی
گرد روشن چراغ دین نبی

در طریقت دواج است بود
در شریعت سراج است بود

کرم وجود شرا شتاب نوال
از جهان برگرفته رسم سوال

در رهِ بوحنیفه کوفی
پایتان همچو حرف کوفی

باز بهر کمال و کسب یسار
دستتان چون قبای زر بهار

باز پای جهان بوقت صبوح
در رهِ او چو دست و دل مفتوح

صدق او در فضای قدوسی
بازگشته چو بال طاووسی

خلق پیش وی از طریق صواب
مانده حیران چو گوی در طبطاب

همه غور اگرفته اند چنگ
همه با دین و سنت اند بجنگ

داده او را برای دولت دین
دل و جانش بفضل و علم یقین

چون نشد آدو کبرت از املت
پس نه علم تو باد و نه عملت

نقش معنی ز خط او در صدر
بود روز نهفته در شب قدر

خرم از علم او روان سهول
کوه برمثت نگاه دشت اصول

بر روانش ز ما درود و سلام
با دو یم حشر کن بدار السلام

هر امامی که گفت خواهد قال
تا قیامت ورا بوند عیال

۳۰۲

ذِكْرُ الشَّافِعِيِّ فِي حَالِ النَّاشِئِ فِي فَضِيلَةِ الْإِمَامِ الْعَالِمِ الْعَامِلِ قِوَامِ الدِّينِ نِظَامِ الْإِسْلَامِ مُفْتِي الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ سَنَدِ الْعُلَمَاءِ وَالْفُقَهَاءِ مِفْتَاحِ الشَّرِيعَةِ سِرَاجِ السُّنَّةِ كَنُوزِ الْأَحَادِيثِ أَبِي عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدٍ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيِّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

چون فرو شد چراغ دین نبی — روی بنمود ماه مطلبی
از پس پرده دین شه دیرینه بود — آفتاب زمانه چهره نمود
رو بجوار زد و دیده در طلبی — راه شرع از امام مطلبی
اصل او در قواعد و بنیان — فرع نسل معدنین عدنان
نسبش با رسول پیوسته — ادبش از فضول بگسسته
درس دین ساخت از پی تقدیس — صدر سنت محمد ادریس
از پی طالبان نور یقین — خویش را وقف کرده بر دین
بر خود از عقل خویش هیچ نساخت — در ره شرع خویشتن در باخت
مصطفی گفته او شنیده بجان — زان نموده بشرع او برهان
تا حدیثی بپیرا و خوانده — بر خودش اعتماد نامانده
آنکه نارد بپیش صنائع دهر — کرده فرمان دین حق را قهر

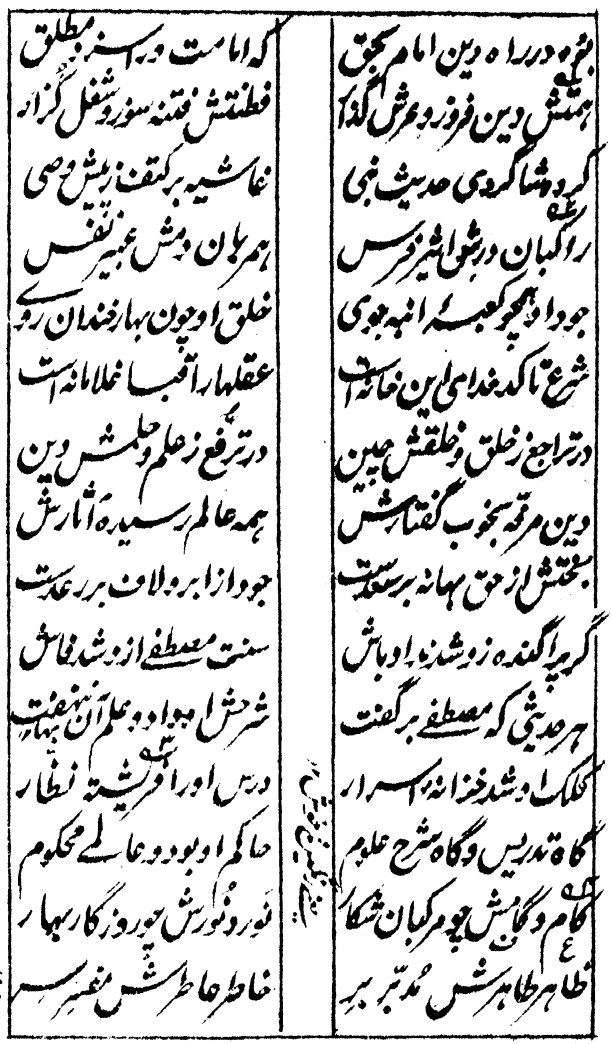

واعظ عقل و حافظ تنزیل | محرم عشق و محرم تاویل
خیل طالوت را سکینهٔ حلم | امت نوح را سفینهٔ علم
معدنش عین علم و دانش بود | زانکه بس پاک خاندانش بود
خاندانی که از قریشش بود | بیشکی سرفراز جیشش بود
هست کوته ز بهر شرع و شعار | دست او همچو زیر پوش بهار
سخنش پکر و لفظ دوشیزه | مذهب او درست و پاکیزه
بافته حلهٔ صفا و مصاف | دست و کلکش بطبع دیبا باف
از غرور سپهر موسن ظن | وز مرور زمانه ایمن تن
گرچه کرسیم تم بگویم راست | که سخا و مروت ایشان راست
دین از و یافت زینت و رونق | در ربع متفق شد ند فرق
بندهٔ اوشده وضیع و شریف | عالم و عارف و وجیه و عفیف
علم دین تا بدو سپرد بقا | جهل از اسلام بر گرفت قفا
زندقه از علم او هزیمت گشت | طالب علم با فضیلت گشت

فی ممناقبها رحمة الله علیها

هر دو همراه راه دین بودند | هر دو همکاسهٔ یقین بودند

آن یکی قد نهاده مرقد خویش | وین ز آسایش کرده مسند خویش
آن یکی گرفته مسند پایه | وین ز سنت بسته پیرایه
مبتدی اوست پایه جانرا | متقتدی اوست عقل و ایمان را
آن یکی پیشوای راه صواب | وین دگر مقتدی بگاه جواب
آن یکی زیب و زینت محفل | وین دگر یافته ز علم محفل
آن یکی آفتاب نورافزای | وین دگر رهنمای دین خدای
آن یکی آفتاب محفل و صدر | وین دگر بدر لیل و شب قدر
آن ز اسرار قابل اسرار | وین ز اخبار قایل اخبار
آن کج آکور کرده خانه دین | وین بیاراسته بنقش یقین
این قرشی بآل و آن کوفی | این بسنت فقیه آن صوفی
آن امام و مدرس وزاهد | وین دگر با دیانت و عابد
بدعت از قهر تیغ آن بهرب | صفوت از لعف جان این بطرب
هر دو بودند از جنابه قوی | آسمان ستاره نبوی
مر ورا آن بفطرت بشرف کرده | طفل را این بلطف پرورده
آن بحجت حراس دین رسول | وین بنسبت جمال آل بتول

آن شده حکم شرع را حاکم | وین شده علم محض را عالم
کو فی اندر طریق دین کافی | شافعی در ره جهل را شافی
لطف آن دادبخش دین آب | قهر این کرده قصر کفر خراب
تو که اندر خلاف هر دو بوی | از بد و نیک هر دو تن چه دوی
تو که دین را بکین بدل کردی | پس چه دانی حدیث کید دینی
همه نیک اند بد تو فی تو من | نیست در دین دوئی دوئی تو مکن
هر دو در راه دین چو شمع و چراغ | هر دو در باغ دین چو گلشن و باغ
هر دو در راه دین دلیل و گواه | هر دو بر چرخ شرع زهره و ماه
ماه جاه ابوحنیفه ثبات | مهر او شرع را ز نگ سقط یافت
زهره شافعی چو طالع شد | خرد او را ز دل متابع شد
هر دو مهتر یکی بذوق و مزاج | گر تری ای خواجه با هوا و لجاج
گوش کر را سخن شناس که دید | دیده کاژ را راست بین که شنید
هر دو ان همچو جان و دل بشمل | جان بدل دل بجان بکی کرده بدل
هر دو را دل بشرع حاذق بود | هر دو را شرع صبح صادق بود
آن بدل تیغ جنگ را ولی ست | وین چراغ محبت الوثقی ست

مسلک این نهاد هر جان را | مذهب او ثبات ایمان را
حجت اوست و حجج واثق | نکته اوست لائح و لائق
تو چه دانی که بوحنیفه که بود | چه شناسی که شافعی چه شنود
هر دو نیک اند بی حکومت تو | بد توئی وان سگ خصومت تو
کاشف شبهت تو قرآنست | واضح حجت تو فرقانست
تو که باشی بگو مر ایشان را | چه شناسی تو بر ایشان را
گم کن این گفتگو ز بهر خدای | بگذر و شو ساعتی وثرا شو خای
توبه بیهوده گشته مشغول | پیش ما آ و بجای فضل فضول
گر کسی چیزی آمد و بد خواه | شافعی را درین میان چه گناه
ور خری استرال می ورزد | او بر بوحنیفه چه نرزد

فی مذمت اهل التعصب

دست دین از روی جهل مکن | پیچ و از پشت پای مزن
او برای قبول عامه مساز | پیچ و از خیره مهره مباز
بهر مشتی خراب شرع مبر | بی گه و پنبه دانه گاو مخر
از پی شاخ بیخ شرع مکن | وز پی جاه راه خلق مزن

دور شفف
میاورست کیمیه
نمی حاضر باشد
آوردن
وفری
بیک سوشدن
وازیجاست

سنگ کین از بغل برون انداز | سنگ نباشد روا بجای نماز
قامت شد بد و تا زبد خوئی | کہ چرا قامتش تو نیک توئی
تو بد و تا کردہ با قامت راست | کہ چرا قامت فلان کم و کاست
تو فشانی بنا قدہی ایشان | خیمہ زن نزد درویشان
با سلاطین گدای بی نیرو | شاید ار کم زند بکین پہلو
خیرہ با جہل تا کی آویزی | رنگ تا بر تا کی آمیزی
عمر از کوی عقل رفت برون | در غم آنکہ این چہ یا آن چون
چون وچہ آلت عداوت تست | سنگ بر شیشہ از شقاوت تست
سخن از کوی عقل باید گفت | در معنی بعقل شاید سفت
نیو مردم ز پند من دور است | خرنہ بیند فرشتہ معذور است
تو سر آوردہ دست بر دہان | کہ چرا دست می برآرد آن
دیو حقدت گرفتہ اندر چنگ | حسد و حقد کردہ آلت جنگ
بخدا از رسی بدین خدای | تو بدین خوی زشت شہوت رای
کی کند جلوہ عشق اللہ | قدس لاہوت بر دل لاہی
دور دور است شاہی از شاہی | ہمچو راز است لاہی از لاہی

سنگ کین از بغل برون انداز | سنگ نباشد روا بجای نماز
قامت شد بد و تا زبد خوئی | کہ چرا قامتش تو نیک توئی
تو بد و تا کردہ با قامت راست | کہ چرا قامت فلان کم و کاست
تو فشانی بنا قدہی ایشان | خیمہ زن نزد درویشان
با سلاطین گدای بی نیرو | شاید ار کم زند بکین پہلو
خیرہ با جہل تا کی آویزی | رنگ تا بر تا کی آمیزی
عمر از کوی عقل رفت برون | در غم آنکہ این چہ یا آن چون
چون وچہ آلت عداوت تست | سنگ بر شیشہ از شقاوت تست
سخن از کوی عقل باید گفت | در معنی بعقل شاید سفت
نیو مردم ز پند من دور است | خرنہ بیند فرشتہ معذور است
تو سر آوردہ دست بر دہان | کہ چرا دست می برآرد آن
دیو حقدت گرفتہ اندر چنگ | حسد و حقد کردہ آلت جنگ
بخدا از رسی بدین خدای | تو بدین خوی زشت شہوت رای
کی کند جلوہ عشق اللہ | قدس لاہوت بر دل لاہی
دور دور است شاہی از شاہی | ہمچو راز است لاہی از لاہی

تو بتوسیح افی واهوای جدل
وزپی عامه کار کرده و مشکل

جز هوا و هوس نخیزد و کین
شافعی آن و تو حنیفه این

گر ترا بوحنیفه دیو نمود
او سوی دین بجز فرشته نبود

شافعی گر بر تو بولهب بست
بسوی حق این حق طلبست

هر دو خفتند باطل از من و تست
باطل از خبث این دل من و تست

ور نه در باغ دین بنور یقین
سنبل سنت اند و سوسن دین

من ز روی نصیحت این گفتم
آمدم پند دادم و رفتم

ور تو پندم دهی تو بد روزی
عیسی راطبیبی آموزی

صورت عقل پند بنیوشد
جاهله جهل خیره پوشد

آتش خوی تو چو خاک نشست
آبروی تو زان چو باد هوا ست

گر نه بد گیرد بر من کین
ور چنینی چنین مکن در دین

بده از دست پس بشهوت کین
از پی بانگ عامیان دل دین

از پی عامه کس مری نکند
خر عامه بجو کری نکند

من بگفتم نصیحتی در دین
گر بهی ور بدی تو در دم زین

اے هوا کرده زیر بار ترا
با چنین یاوه ها چه کار ترا

از برای سگان و گرگان را
این چنین سیرتها مگو بزرگان را

من نمودم ترا طریق نجات
گر نخواهی تو دانی و ترهات

گر نخواهی نصیحت دیگی
به فضیحت جزای خود بینی

گر ز من نشنوی تو پند پذیر
تو دو دیو تو مین ز من مگیر

چون ترا چشمهای بینا نیست
این غرامت بر اهل دنیا نیست

همه از آب این دو روزه نهاد
تازه و تر چو رود و پژمرد باد

از هوس گفت هیچ معنی نه
چون جرس بانگ و جز که دعوی نه

هر که را چشم عقل کور بود
نبود آدمی ستور بود

مرد باید که عیب خود بیند
نه بره روی و غیبه نشیند

تو اگر عیب خود نمیدانی
نه از عامه بل جهان نانی

ز چنین ترهات دست بدار
کار کن کار بگذر از گفتار

گر ترا از نهاد خود خبرست
درد باید که دردرا اهبرست

وین طلب کن گرت غم دین ست
که کلید در دولت این ست

هر که را آه درد دل نرسید
مرحبا گوش جبرئیل بود

آن ترش کرده روی بر مهمان
که زدودی چو جان شما دونان

۳۱۱

ناسمحم قول من نکو بشنو ... ورنه کم کن سخن بدفرخ رو
چون زعلین پر گهر شود فلکند ... چون جهان بیمزه شود نکند
این همه از عیان الله اند ... باز آنها که داعی جاه اند
نه نمک بلکه شوره خاکند ... زان همه بی برند و بیباکند
بنده ام بنده من امامان را ... نشنوم قول خام خامان را
شهره ام چون بنام ایشانم ... خواجه ام چون غلام ایشانم
پا بی در پایم از خجالت رب ... دست بر دست چون نهم بطرب
شهره ام تا رسد پیام و سلام ... خواجه ام تا بوم غلام غلام
بو حنیفه ترا چو نیست پسند ... خویشتن را بسوز همچو سپند
شافعی گر بر تو بولهب ست ... بسوزمن این حق طلب ست
بر من هر دو مهتر ند و امام ... بر روان شان زمن درود و سلام
آن بمعنی مثال بحر محیط ... وین بفتوی جهان علم بسیط
آن بمعنی امام قرآن ست ... وین بدعوی دلیل و برهان ست
آن بکردار تلمذ خضر ... وین بگفتار حیدر صفدر
آن بسان ستاره کیوان ... وین چو آوش بنور خود رخشان

شرع زین یافتست رونق و زور
زنده قرنها یافته ازان آسیب

آن یکی شرع را چوار کانست
عین مر اسلام را تن و جانست

هر دو را اجتهاد بوده درست
این باخر رسید و آن نخست

شاه زیشان روان پیغمبر
سعی ایشان بشرع کرده اثر

یافته دین ز سعی شان رونق
نزد عاقل امام بوده بحق

جان من هر دو را فدی باد
روح را قول شان غذی باد

با دیر دان ز هر دو ان خشنود
که بسی خلق یافت ازیشان سود

خایب و خاسر آنکه را دان
که بگفتار شان نیافت امان

تا نگردد شتر بپالانده
ندود گرد لورده و کنده

تا نگردد تباه کار سفیه
ندرد پوستین مرد فقیه

تو که یک مسئله ندانی حل
با سخندان چرا کنی تو جدل

مرد جولاه چون سوار شود
یکم از ساعتی فگار شود

مرد نادان چو قصد دانا کرد
از تن خویشتن برآرد گرد

هر که او از دلیل ماند باز
ماند بیچاره در چه صد ساله

دستگیر خلائقی یارب
بنده را روزده ز ظلمت شب

بیشکے آنکسے کہ بد کارست — بجہنم درون سزاوارست
یک جہانند زیر این افلاک — کام پر زہر و خانہ پر تریاک
ہمہ چون نطق گنگ بی معنی — ہمہ چون پای لنگ در دعوی
سوی جان ہمچو تیر زنبورند — سوی دل ہمچو عطسۂ مورند
زان ہمہ دست و پای آشوبند — کہ سر و سینۂ خرد کوبند
بہر نانی ہزار بانگ کنند — تا دو تسو مگر دو دانگ کنند
من نگویم از کمال یقین — در حق جملۂ ائمۂ دین
ور چہ چشمم بتن بجس بصر — از ثنای ہمہ زبانم تر
گر ہمہ خلق دشمنم دارند — دوستی را بہرہ پندارند
من ز نقد خلیفتے در حال — بدہم جملہ را جواب سوال
گر مرا عمر سام و نوح بود — در بقای تنم چو روح بود
از بنای ثنای ایشانست — کہ بنانم چو شمع رخشانست
من اگر جمع گر پریشانم — ہر چہ ہستم از آن ایشانم
من بمنزل درم چہ ره جویم — نیستم من جنب چہ سر شویم
حاضر آمد و من شده بگریا به — ماهی او من طپیده برتا به

فی الزهد والحکمة

غرمت از حضرت نبی دو بیت — در لحاف خلاف خفتن چیست
کودکان را بهشت فرش و بستر خواب — مرد را ذوالفقار همچون آب
وقت نامد که از رهم آزرم — وارد از مهل دوست جهل تو شرم
مهر مکن بر ملک ملک جهان — از اکم یاکن زاد ره بستان
زاد راه تو دانکه تجرید است — زانکه تجرید جفت توحید است
قصه توحید کی رسی چو مرید — نازده گام در ره تجرید
شو تبرا ده آفرینش را — تا به بینی عروس بینش را
توجه دانی عروس بینش کیست — سر صانع در آفرینش چیست
آتشی بر فروز عاشق وار — خانه را در بسوز و ده بر آر
تا ز دود تو سود و چیز کبود — ز زیان زر روی گردد زود
چار تکبیر کن چو خیر الناس — بر که بر چار طبع پنج حواس
شاخ و مدانه محال بزان — پنج بتخانه خیال بکن
در ره حق بلا نمی هستی ز وجوب — هر چه جز هستی خدای بروب
در جهانی که طبع بر کار است — دیو لاحول گوی بسیار است

چون ز لاحول تو نترسد دیو | نیست مسموع لا به نزد خدیو
دیو و دین را ز اعتماد بقول | منهزم کن بسیلی لاحول
دیو و دین آنگهی ز تو بر مد | که ز تو کمتر معصیت ندید
لیک مستی تو در همه کردار | کنده و بی طهاره چون مردار

فی الرائحة الکریهة علی غیبة اخ المسلم

گفت روزی مرید خود را پیر | که ز غیبت بکن تو چهره چو قیر
کاشکی معصیت بدادی کند | تا که منعاب اشدی چون بند
هر کسی دم ز غیبه بر بستی | هر کسی مهر غیبه بشکستی
ور نشستی گر ایجاب کریه | گنده گشتی میان جمع سفیه
زان خجالت دگر بغیبت کس | نزدی نزد خلق هیچ نفس
هست غیبت بسان لحم اخیه | نخورد لحم اخ مروت چیه
بجز از ابله و حقیر و سفیه | ننماید شره بلحم اخیه
نخورد لحم اخ که گفتار | جز که مردار خوار چون کفتار
ای برادر حذر کن از غیبت | از یقین ساز توشه نزد میت
گفت کم کن سبک بکار در آی | چون ز دریست خیره یا فه و رای

نه زانا نامنوا سیر بفگن | نه زلا تقنطوا قفس شکن
همو مردان درای و رنگ و بو را | تحقق گفت ذالک دی بشوی
علم لشکر جف القلم کن | قلم نقشبند تن شکن
مکن صبر نفس تو ناپاک | کما باوا آتش ست و باد ش خاک
که سپید و سیاه دفتر راه | دیده دارد سپید و نامه سیاه
در گفتار ببسته در بسته | بقضای خدای شو خرسند
چون نگوئی سپید نامه شوی | رستی از رنج و خویش کاره شوی
ور بگوئی بسانی اندر رنج | بشنو این پند و خیره با د مسنج
شیر گردون سطبر ازان دارد | که رسولی بنجرس نگذارد
راهبی در ره رهائی باش | از خودی دور شو خدائی باش
چون شوی چون ستور و دیو و دد | چار سیخ اندرین گدای کده
نیست در وی ز معنی آلت و سان | همه جا به ست و گندگی چو پیاز
گر نه چرخ برگذشتن چیست | گر دراین خاک تود گشتن چیست
در هوس عالمی نه بینی سود | از هوا زنده نه میری زود
کار کن کار بگذر از گفتار | کاندرین راه کار دارد کار

۳۱۷ حکیم سنائی

گفت کم کن که من چه خواهم کرد | گوی کردم مگو که خواهم کرد

حکایت

گفت روزی مریدِ پاکیزه | که درین راه چیست تدبیرے
کار این راه بر مجاهده نیست | در ره جهد خود مشاهده نیست
کار توفیق دارد اندر راه | نرسد کس بجهد سوی الٰه
پیر گفتا مجاهده کردی | شرط شرعش بجای آوردی
جهلگی بندگی بسر بردی | پای در شرط شرع بفشردی
شد یقینم که ناجوانمردی | در رهش بذرفی نه بدمردی
آنچه بر تست رو بجا آور | وز سخنهای جاهلان بگذر
بندگی کن تو جهد خود مسکین | راه رو راه و پیش کار سخن
جهد بر تست بر خدا توفیق | زانکه توفیق جهد راست رفیق

فی تمثیل الصبیان والمعلمین وحالاتهم فی التادیب والتادیب وشهد بهم من الاخلاق المذمومة الی الاخلاق المحمودة

خلق را زیر گنبد دوار | دیدها کور و خواندنی بسیار
هر که از خواندنی کرانه کند | اوستادش بمکتبخانه کند

نیست اندر جهان نکو نفسی | نه کسی ماند چرخ را نه کسی
خواجه لاحول گوی در کویت | زان بماند ست تا گند مویت
اندرین کارگاه باسمره | تو بلا حول شان مشو غره
کاندرین روزگار بالهبیس | نان لاحول می خورد ابلیس
تو چنانی بحیلت و تلبیس | کز تو اعراض میکنند ابلیس
وانکسانی که راه دین رفتند | چهره از ننگ خلق ننهفتند
واسطه عقد نفسیان بودند | نه خرد ری نه مرجبیان بودند
پخته از حسرت طلب گل شان | سوخته زاتش دل شان
گرده از بهر جذب فایده شان | شهپر جبرئیل مایده شان
هر چه اندر جهان پریشان بود | لاجرم زیر حکم ایشان بود
چون نسبت بدند یا زنده | عالمی بود زان گره زنده
همه رفتند گان هم در دولت ماند | همه مردند نام و حشمت ماند
وین گروهی که نور سیده ستند | عشوهٔ جان و دل خریده ستند
سر ماغ و دل زمین دارند | کی دل عقل و شرع و دین دارند
همه از راه صدق بگریزند | آدمی صورتند لیک خرند

کمتب شرع را ندیده هنوز
بدرِ عقل نا رسیده هنوز

همه دیوان آدمی رویند
همه غولان بیرهی پویند

معنی دیو چیست بیدادی
تو به بیداد پس چرا شادی

ماهرویان تیره هوشانند
جاه جویان دین فروشانند

همه رعنا و سرهتی تازند
کبر و ناز و شتر و کر و خر آوازند

از هم آواز خود بپرهیزند
هم ز آواز خویش بگریزند

اصل بگذاشتند از پی فرع
بر عوام و بهانه شان بر شرع

همه باز آشیان و شاهین خشم
همه طوطی زبان و کرکس چشم

همه در راه آبخانی کور
بندهٔ خور و خفت همچو ستور

همه بر اکل و بر جماع حریص
از شان سال و ماه کرده قریص

همه گشته نفایه میم و دغل
آنکه گفتش خدای بل هم اضل

همه خونخوار و آزور چو مگس
همه فرزین بکژروی و فرس

بجدل کوشرو و بعلم ابتر
بسخن فربه و بدین لاغر

بی فراغند و بی فروغ همه
گه دریغ اند و گه دروغ همه

آنکه نیک از حدیث بگذارند
وانچه باشد شمع بردارند

بوالفضولان برای تمکین را — همه کاسه کجا شهم دین را
بسنجد از شرع ره روانند — بی نصیب از حیات دو جهانند
زندگی شان بتر ز مرگ بود — مرگ را از انکسان چه برگ بود
چون کمیز شتر ز بازپسان — رسخه دارنده تر ز خرگسان
همه جویای کبر و تمکین اند — همه قلب شریعت و دین اند
سر بپره گرفته زیر بغل — آنگمان خواجه امام اجل
گرده با جان شان خرد جفتی — نز پی دین برای کین مفتی
در سر آن تا که زیر پای شود — تا که با جان و جاه و جای شود
داده فتوی بخون اهل زمین — از سر حقد و جهل و ز سر کین
گشته گویان ز بغض یکدیگر — کین فلان ملحد آن فلان کافر
همه در علم سامری دارند — از برون موسی از درون دارند
علم در دست یک مه رعنا — همچو شمع ست پیش نابینا
همه بسیار گوی و کم دانند — همه چون غول در بیابانند
دیو وزا فعال شان حذر کرده — انچه او گفته زان بتر کرده
در نفاق و خیانت و تلبیس — در گذشته بصد درج ز ابلیس

بوالفضولان برای تمکین را
بسنجد از شرع ره روانند
زندگی شان بتر ز مرگ بود
چون کمیز شتر ز بازپسان
همه جویای کبر و تمکین اند
سر بپره گرفته زیر بغل
گرده با جان شان خرد جفتی
در سر آن تا که زیر پای شود
داده فتوی بخون اهل زمین
گشته گویان ز بغض یکدیگر
همه در علم سامری دارند
علم در دست یک مه رعنا
همه بسیار گوی و کم دانند
دیو وزا فعال شان حذر کرده
در نفاق و خیانت و تلبیس

در سخن چون شتر گسسته مهار	چون شتر مرغ جمله آتشخوار
مال ایتام داشته بجلال	خورده اموال بیوه و اطفال
هیچ نایافته ز تقوی بوی	تهی از آب مانده همچو سبوی

فی الاجتهاد و طلب التقوی

عبد الله ربا جه یار رسول	کرده بودی ورا رسول قبول
بود و یار گزیده در همه کار	اختیار محمد مختار
بر سید مقدق صحبت داشت	یکزمان خدمتش فرو نگذاشت
آنزمانی که جبرئیل امین	آیت آورد بر رسول گزین
که بود امت ترا ناچار	بر جهنم بجاده را بگذار
نیک و بد وارند در آتش	خواه خوشدل انشین خواه ناخوش
چون شنید این حدیث عبد الله	گفت افتاده گیرد اغوثاه
رفت در خانه و برون نامد	عوض آب چشم خون آمد
زن ورا گفت خیر و بیرون رو	تخمهائیکه کشته بدرو
غیب باشد بخانه اندر مرد	مرد را کار و شغل باید کرد
مرد گفتا چو این شنیدم من	طمع از خویشتن بریدم من

جهد آن کرد باید م لابد — که کنم عاجزی چو کوه احد
گرچه ضعیف ست مرمرا کلیب — هست ترس و نهیب نا مهیب
مگر از شرع چاره سازم — که در آتش چو روی نگدازم
آمد آیت[۵۲] وگر که یافت فرج — آنکه را محتیست ثم نجج
الذین اتقوا و راست نجات — زنده دانش گرچه از اموات
گفت بی تقوی اگر انباریم — راه تقوی مگر بدست آریم
راه تقوی رویم و ننشینیم — که زیاران بمنزلے پیشیم
آنکه بی تقوی ست در ره دین — آدمی نیست هست ریو مهین

فی سوال موسی فقال ما ربک ای شی خلقت افضل من الاشیاء

در مناجات با خدا موسے — گفت یا کردگار یا موسے
از هرا نچه آفریدی از هر کون — چیست بهتر در خلقها در کون
گفت کز خلقها ایا موسے — نیست بهتر بعالم از تقوے
سر هر طاعتی یقین تقوی ست — متقی شاه جنت المأوی ست
داعیانی که زاده زمن اند — بیشتر در هوای خویشتن اند
از خودی خویش زیخبان برتر — و زبدی از اجل گلو برتر

کذا فی النسخ

پرده بر دیده بسته کین همه هست
کینه در سینه گشته کین هم هست

همه چون از کتاب فهرستند
جز ترا سوی خویش نفرستند

روی شان همچو پیاز لعل و نخوت
چون نکو بنگری بود همه پوست

چون پیاز از لباس تو برتر
لیک چون سیر گنده و بدخو

هم رشته خورند و قافله خر
زیر بار زند و خوار همچون خر

از یتیمان و بیوگان دینار
کرده دائم بطون شان پرنار

تا زبان در جدل جری گردد
عقل را عاشق کری گردد

این کدو کرونان بی پر و بال
چون کدو روز و مال موزو بال

پست بالا چو نقطه جاه همه
تنگ میدان چو قطب راه همه

گشته ماهر ولی بجلد زدن
مستحق سیاط و جلد زدن

هوش شان در سرای بی فرمان
باز چون گوش گربه در زاد

کرده از بهر جاه و مال و مدد
سر ز شرد ذل حسد زحسد

از پی کسب صد پره و مصره
صدق الله گوی و بو مره

شاکر از فعل شان شد ضحاک
پیش هاروت در نشسته بخاک

از پی شرط شرع برگشته
تشنه خون یکدگر گشته

قصه

قصد کرده بخون سادهدلان — اینچنین ناکسان مستحلان
از پی صید رعایی وخامی — ساخته شرع وصدق اوهامی
همه اندر بدی بهی دیده — همه از باد فر بهی دیده
گرچه با یکدگر نه اصحاب اند — شُغلها بر مثال سیماب اند
همچو سیماب بر کف مفلوج — از پی مال خلق وحرص فروج
بلرم کاهل و دِرَم مائل — جهل شان پیش عقل شان جائل
پیش مردان دین چه لافزنند — که عیال یتیم و بیوه زنند
چون حریص و حسود و دون و دَنی — بلکه فانی بسیلد گر بوپیند
هر کرا دون و خود نه از فضل و لی پای — دست اشوبست شرع بار خدای
همه از جاه و مال در رشوه و آشی — همه یوسف فروش نابینای
همه بی مغز و دشمن عنبر — همه بیمار و عیب جوی هنر
همه رشتان آینه دشمن — همه خفاش چشمه روشن

فی اصحاب الغفلة والجهال

یافت آئینه زنگیی در راه — واند رو کرد نقش خویش نگاه
بینی کج دید و روی زشت — چشمی از آتش و رخی زنگاشت

این کتاب از آرشیو ... پخش میشود

چون بروبیند آینه منعت
برزمینش زد آنزمان و بگفت

کانکه این زشت را خدا او بست
بهر زشتیش را بیفگند دست

گر چو من پرنگار بودی این
کی درین راه خوار بودی این

بیکسی او ز زشت خوئی اوست
مُحل او از سیاه روئی اوست

اینچنین جاهلی سوء دانا
اینت رعنا و اینت نابینا

نیست اینجا چو مرخر و را برگ
مرگ به باچنین حریفان مرگ

فی النظر الشور

مثلت همچو مرد در کشتی ست
زان تر فعل سال و مه زشتی ست

آنکه در کشتی ست در دریا
نظرش گر بود چو نابینا

وطن چنان آیدش بخیره چنان
ساکن او یست ساحلست روان

می نداند که اوست در رفتن
ساحل آسوده است و آشفتن

مرد دنیا پرست از نیسانست
همچو کودک ضعیف نادانست

تو بگفتار غرّهٔ شب و روز
لیک معلوم تو نگشت هنوز

بیش مشنو ز نیک و بد گفتار
انچه بشنیده بکار در آر

ای ندیده ز رحمت و فر تو
خر عیسی بخواب جز خر تو

عزو علم ست نخوت و بودیت | کبر و عجبت خشم و حشنودیت
علم داری عمل نه دان که خری | بار گوهر بری و کاه خوری
داشت است کار بستن کو | خنجرت هست صف شکستن کو
بوی ایمان کوی خود نیابی از آنک | کاین فلان مذهب ست و آن بهمان
تو بروان کرده از بطر تحریر | کاین فلان ملحد آن فلان کافر
ور نگر خواجه در گریبانت | تا بجا مانده ست ایمانت
غم خود خور ز دیگری مندیش | تو بره خویشتن منه در پیش
این همه مظلمت چه باید برد | گر یقینی که می بباید مرد
علم با کار سود مند بود | علم بی کار پای بند بود
علم داری ولی بسود و ریا | مولعی لیک بر فساد و زنا
علم مخلص درون جان باشد | علم دوروی بر زبان باشد
چون قلم دار گفت جفت قدم | ور نداری تو نون بوی ز قلم
تا ز کی دانش از صواب آمد | فرهی ماه از آفتاب آمد
ماه بی آفتاب تاریک ست | ور چه آنجا مسافه نزدیک ست
هر که او آتش ست آب نگوار | وانکه او همت ست وزور گروار

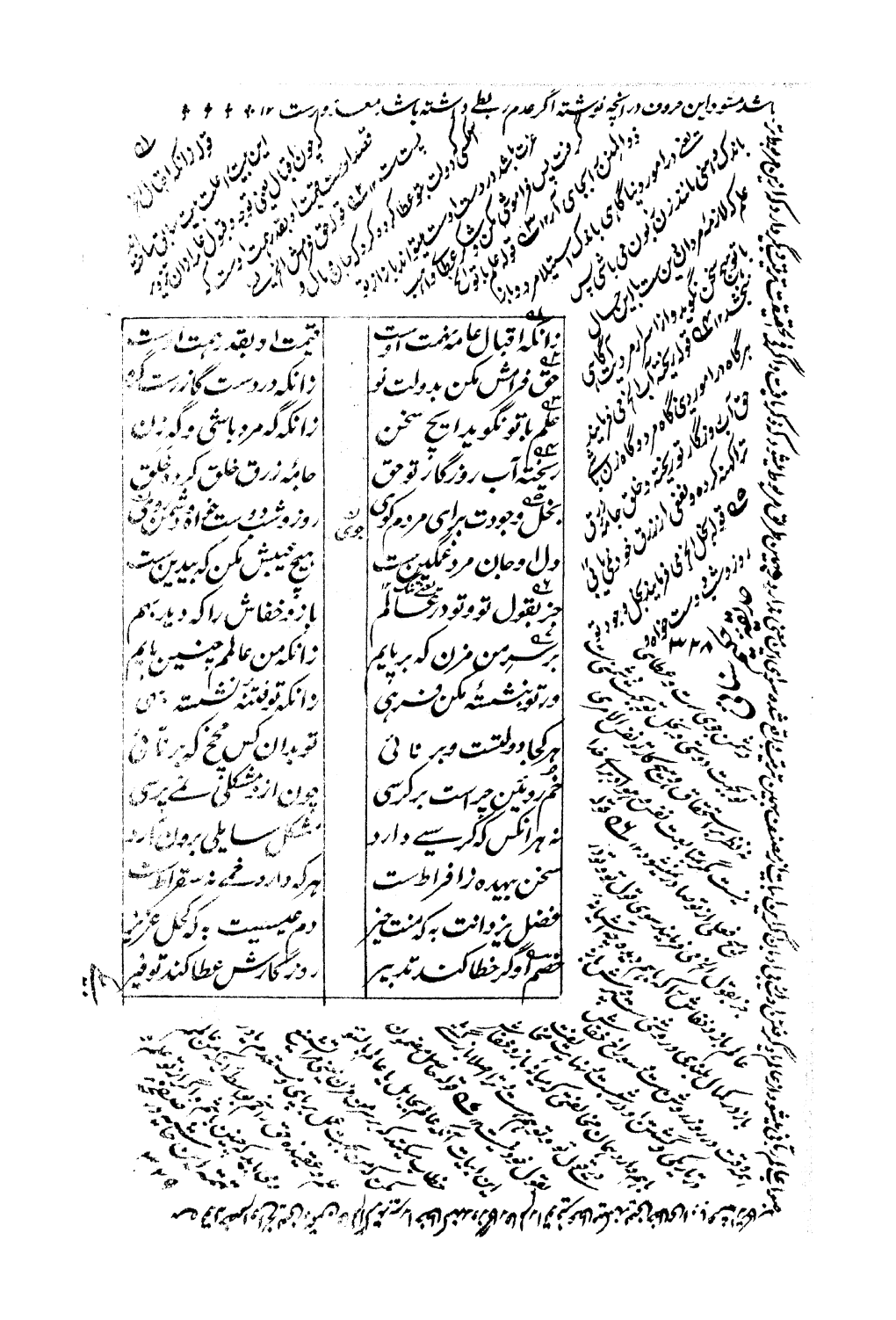

نیکی بام و در پیش چون داری | بد و خانه خویش چون داری
نیکی خانه خود نداری تاب | وز وجود تو خانه گشته خراب
قاف کوه ست و بس گران باشد | هر که احمق بود چنان باشد
بر دل خلق کان کبر و گزاف | نبود هیچ کمتر از کوه قاف
خصم خود را تو چون حبیب مدان | مرد مصروع را طبیب مدان
تشنه کاو بلعبی جواب دهد | زر هی دان که باد و زاب دهد
خود ندارد هیچ تدبیرے | زره آب طاقت تیرے
کی ستاند حکیم فرزانه | دارو صرع را ز دیوانه
چون نباشد براه هیچ پیچ | عاقل از چشم بد ترسد هیچ
خضری از غول چشم چون ندارد | آنکه او خضری از ورون ندارد
گر ترا نیست جاهلی در راه | گام در نه حدیث کن کوتاه
هست بر لوح ماوت مدت | باد تا عقل و جان اگفت و حدت
تا فرود آمد از زبر فرمان | عقل بر نفس و نفس بر انسان
عالم مظلم از نزولش نور | یافت رخشنده شد چو طلعت حور
نعت و فضل رسول شد گفته | در عقل فعال کن سفته

بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین محمد وآله وصحبه اجمعین

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِي صِفَتِ الْعَقْلِ ذِكْرُ الْعَقْلِ اَوْجَبُ كَانَ

تَنَاهِيَهُ اَعْجَبُ مِنْ لَا عَقْلَ لَهُ لَا دِيْنَ لَهُ وَاَحَقُّ اِلٰهِ

وَاَفْعَالِهِ وَغَايَةِ عِنَايَتِهِ وَسَبَبِ وُجُوْدِهِ قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْعَقْلُ

هر چه در زیر چرخ نیک و بدند — خوشه چینان خرمن خردند

چون در آمد ز بارگاه ازل — شد بدو راست کار علم و عمل

هم کلید امور در دستش — هم ره امر بسته در دستش

مایهٔ نیک و سایهٔ بد اوست — سبب بود و مهست و باشد اوست

در خرد فی که پرده نقل ست — آخر شرع اول عقل ست

از برای صلاح دولت و دین
چشم عقل اولیست آخر بین

مر ترا عقل جمله بنماید
آنچه بود و آنچه هست و آنچه آید

سخن عقل صوت و حرفی نیست
زانکه تاریکی از شکرفی نیست

هر کجا نطق عقل برزد دم
حرف و آواز در خزد بعدم

عقل هم گوهرست و هم کانست
هم رسولست و هم نگهبانست

خشک بندی نه دیدنیکوتر
هم مسیح خاموش از و سخن گوتر

جسم را جان و برد باری ده
نفس را علم بخش و یاری ده

نه بزوری فسون و افسانه
سخنی گویمت حکیمانه

مشرق و مغربی که عقل ترا است
فوق فی تحت فی نه از چپ و راست

مشرق آفتاب عقل ازل
مغرب او خدای عزّ و جل

دو ربینی شناسد این معنی
که خرد هیچ جز بر و بر نی

کاین زرین منزل فریب هوس
هست بهر شکست بند قفس

عقل در منزل ازل زائول
آخرش اول است هیچ ازل

که برین روی پشت دین آمد
آنچنان بود و آنچنین آمد

زان درین پایگاه آمده و غم
از پی شادی بنی آدم

۳۳۱

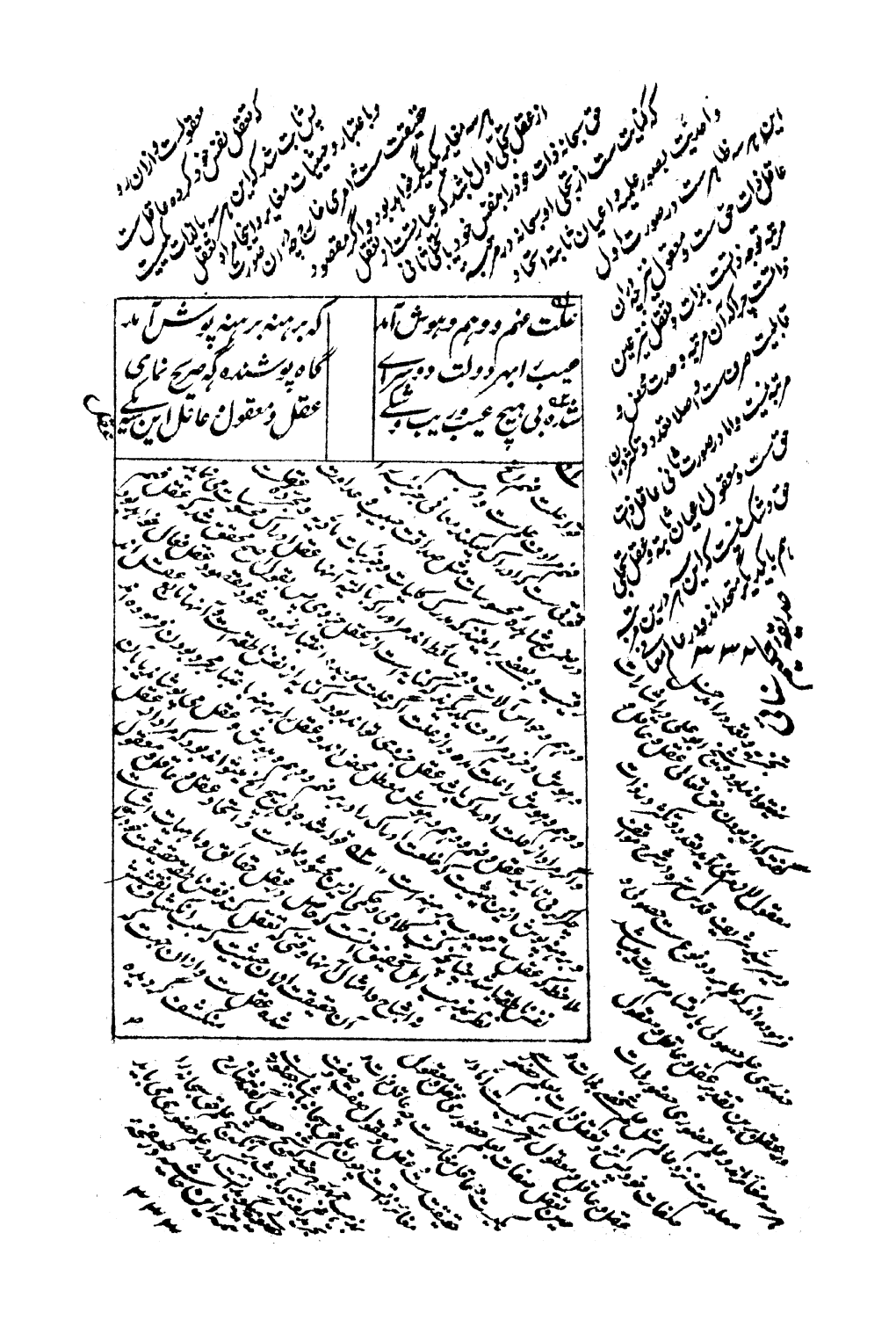

عقل در راه حق دلیل تو بس — عقل هر جا بگه خلیل تو بس
چنگ در زن بعقل تا برهی — گر نگردی رهی او نرهی
کن مکن در پذیر و از فرمان — پس بجان گو بدین یکی بکن آن
خوانده از قدرت صانع عرب — ذات او را مدبر الاقرب
عقل فعال نام او کرده — پنج حس را غلام او کرده
حس و اتباع خوانده اورا میر — نفس کلی ورا بسان وزیر
فیض او نقشهای جانی شو — فعل او نقشهای صانی جو
از پی مصلحت نه بهر هوس — بیشتر میل او بود بدوس
تا بتائید خیر و عادل — یا بتوحید عالم عامل
ارچه اصل او جوهر است و عرض — لیک اشیان متابع غرض اند

زانکه بی این دو ملک دین نبود | هر کجا آن نباشد این نبود
بر مجرد رعایتش بیش ست | بر خلیفت عنایتش بیش ست
انس وارد همیشه با زهاد | زانکه زهاد برترند از عباد
جوهری همچو عقل باید و بس | کز پی نفس کم زند چو نفس
وارث رسم شرع و دین باشد | از ازل تا ابد چنین باشد
زیرکان اندرین سرای کهن | هیچ غمخوارهٔ مدان چو سخن
عقل را گر سوی تو همت ست قرار | با بان حکمت فزای را بگذار
از جهالت ترا رهاند عقل | بحقیقت کسی نداند عقل
مر ترا عقل دستگیر بس ست | عقل راه ترا خفیر بس ست
عقل مر نفس را دهد پیغام | کای زمن مر ترا درود و سلام
هر که مر عقل را نیندیشد | از حدیثش همه نکت رویند
مرد عاقل همیشه تندرست | مرد جاهل ذلیل و غمخوار ست
دل جاهل ز طمع باشد پر | طمع از مال خلق جمله ببر
آنچه خود را بزیر پای در آر | عقل را جوی و جهل را بگذار
آنچه بیرون ازو هاست مردم خوار | تا نداری تو آنچه خود را خوار

آزمانند خرس و خوک شناس | آز بگذار و از کسی مهراس
سینهٔ تو درین هوس دائم | چون سراست و هم از و بیم

فی ان العقل سلطان الخلق و حجة الحق

عقل سلطان قادر خوشنخوت | آنکه سایه خدای گویندش اوست
سایه با ذات آشنا باشد | سایه از ذات کی جدا باشد
سایه جز بنده دار کی باشد | سایه را اختیار کی باشد
عقل کل تخته ایست زیر گل او | هر کجا امر امر قل دارد
عقل تا پیشکار فرمانست | سخنش مقترن قرآنست
فیض او در صفا سکینهٔ روح | فضل او در وفا سفینهٔ نوح
هر چه از بارگاه فرمان نیست | آن همه در دلست دربان نیست
عقل بر تر ز وهم و حس و قیاس | بر ترست از فلک ستاره شناس
در مصالح مدبر جان اوست | بر ممالک وبیر یزدان اوست
عقل کل مرترا رهاند زود | از قرین دیو و آتش و دود
عقل را حائل جحیم شناس | مهر و مهچو فر مهی آماس
رحمة الله نهاد عالم را | حجة الحق سرای آدم را

عقل اندر سرای پرده کن — از برای قبول کن و مکن

مقبلی بود مدبری شد باز — باز اقبال یافت از پی راز

قابل نور امرش بهمه — در خور خود نه در خور کلمه

هر که او را مخالف از خود جست — وانکه او را متابع از همه رست

با خرد کن چو مشتری تدبیر — چون قمر وین ز بهر غلبه مگیر

نفس رونده و در رعایت اوست | نفس گوینده در هدایت اوست
او ست از جود کاشف النعمه | حضرت او نهایت النعمه
عقل داند اسامی هر چیز | او کند در به و بتر تمیز
کد خدای تن بشر عقل ست | از همه حال با خبر عقل ست
پاک و مردار بر یکی خوانست | جز بعقل این کجا توان دانست
هر که با عقل آشنا باشد | از همه عیبها جدا باشد
یافت غافل ز روی خود فلاح | در سرای فساد همین صلاح
سخن عاقل از طریق قیاس | دُر دین ست و ذهن او الماس
گرچه مرد هنر بیابانی ست | جان او سرّ لوح ربانی ست
هنر از مرد همچو روح از تن | بی هنر مرده جان زنده بدن
شربت عقل بر دوبار چشد | خر چو بی عقل بود بار کشد
عقل چون ابجد حق از بر کرد | جامه با طلش ز سر بر کرد
هر که با عقل خویش نا اهلست | علم او زور و علم او جهلست
هر که در بند قیلها افتاد | عقل او در عقیلها افتاد
مرد بی عقل جز ضیالی نیست | بید بی برز و بی خیالی نیست

مغز عقلست و اختران نفلند — پوست عقلست و خاکیان نفلند

دایهٔ عقل آمد از برای سخن — مجتهد را بگاه هوازهٔ ظن

عقل هم قاعدست هم مقدور — عقل هم آمرست و هم مامور

بر تر از صورت و مکان و محل — در دروازهٔ جهان ازال

عقل شاهست و دیگران حشمند — زانکه در مرتبت ز عقل کم اند

همه تشریف عقل از اللهست — ورنه بیچاره است و گمراه است

عقل کل را بسان بام شناس — نردبان پایه سوی بام حواس

عقل تخته است و نفس نقش نمای — نقش امرست و نقشبند خدای

عقل را داد کردگار این عز — ورنه کی دیدی این شرف هرگز

عقل کان رهنمای حیله تست — آن نه عقلست آن عقیلهٔ تست

سومی تو عقل صلح یا کین ست — اینت ریش ار سوتو عقل اینست

از برای صلاح دشمن را — عقل خوانده حواس روشن را

منگر آن روشنی که هم بغرور — کشت پروانه را چراغ از نور

عقل را هر که بادی آموخت — لاجرم عقل جست و او آموخت

آنچه عقلت نمود آن ره گیر — رخ و اسپیت چو شد کم شه گیر

آشنا نیست هر که بیگانه است
هر که را عقل نیست دیوانه است

گنگ باید مرید پیر نیاز
تا شود عقل از و سخن پرداز

چون سخنگوی گشت عقل مرید
مرده بر در رساند و یور مرید

هر که در عقل اهبجی مسلمان شد
وانکه ویو دلش مسلمان شد

لاجرم چون ز عقل یافت کمال
سه بیابان بزد و بسیصد سال

هر که را ای و روی سلمانیست
آخر منزلش مسلمانیست

نیست از عقل در سرای غرور
تا بشش از تا بشش دم انگور

وز خرد نیست در میان سرای
می و شطرنج و نرد و بربط و نای

خرد از بهر امن امر آمد
نز پی خمر و زمر و قمر آمد

عقل فرمان پادشاهی راست
نز پی لاهی و ملاهی راست

ز آنچه بر زمر و ناهی خمر اوست
آنکه بشنیده او بوا الامر اوست

وین سلاطین که نز ره دین اند
به سلاطین که آن شیاطین اند

عقل کز بهر مال و جاه بود
دانکه عطار نیست تا کیده است

عقل طرار و حیله گر نبود
عقل دوروی و کینه ور نبود

عقل از اشعار عار دارد و عار
عقل آباد و روغ مهرزه پیکار

عقل بر هیچ دل ستم نکند — طمع قصد مدح و ذم نکند
عقل خود کارهای بد نکند — هرچه آن ناپسند خود نکند
عقل خبر خواجه محقق نیست — عقل صوفیچه مبقبق نیست
عقل هرگز بکذب راضی نیست — عقل هرگز وکیل قاضی نیست
عقل جز راست گوئی کمتر نیست — حیله ساز و دغلگو بر نیست
عقل هرگز خطا نیندیشد — با من و تو بلا نیندیشد
عقل را جز صلاح نبود کار — عقل را در صلاح هر ره دار
تا بدانی بر استی نه بروی — که دل از پشت چشم بینند روی
زانکه اندر نگار خانهٔ جان — از پی پنج حس چهار ارکان
هر هوائی که ناپسند یدست — حس انسان ز عقل دزدیدست
هرچه نیکوست کز بدست بدست — آن از و نیست گم شده خرد دست
عقل در دست یک رمه خودرا — چون چپ است و طهارت جایی
عقل دغبار زور و بهتان است — پرده پوش فلان و بهمان است
گرد چون پای ورنهاد بقبیل — دست حیدر سزای عقل عقیل
در و ایتام و مانده اطفال — آورید ش طمع ببیت المال

این همه زرنمای خاکده اند
همه عطار شکل تاکده اند

عقل ز ین کارها کرانه کند
عقل کی قصد دام و دانه کند

کرم کردار گرد خویش تند
زانکه در بند حیل خویشتنند

گرچه از زرق خارغه تلبیس
وز پی شادی دل ابلیس

از گل نو بنفشه رویانند
تیره رایان و خیره رویانند

آنکه زایشان حکیم تر در کار
در نهان گشته دوست پیدا یار

در سخا کند و در جفا تیز تند
همچو بهمان بهمن انگیزند

آنچه زین روی عقل مردوزنست
این نه عقل استراق اهرمنست

نهن قلاب و کاهن و ساحر
رای وزر و مشعبد و شاعر

این همه فطنت و دهاو حیل
از عطای عطارد ست و زحل

خود پدید ست تا به بمکاری
چه دهند دی و طراری

وز هش تیز بخشش کیوان
گوشه گشتست کند همچو کمان

دیو زین عقل گشت با شر و شور
تا بخراق لعنتی شد کور

بگذر از عقل خدعه تلبیس
که غر از یل ازین شدست ابلیس

خر دی را که آن دلیل بدست
لعنتش کن که بیخ و خرد ست

عقل دانست خوی بخل از جود | عقل نشناخت بوی بیدار غود
در گذر زین کیاست او باش | عقل دین جوی پس روار و باش
عقل دین مر ترا نکو یاریست | گر بیابی نه سرسری کاریست
عقل دین جز بهدی عطا نکند | تا نبردت بحق رها نکند
عقل دین مر ترا چو تیر کند | بر همه آفریده میر کند
نفس بی عقل احمقی باشد | لوح بی نوح زور قی باشد
عقل مردان رسیده تا در حق | شده از بند نیک و بد مطلق
سوی عاقل چو دیو و دد باشد | هر که در بند نیک و بد باشد
جز ازین نیست عاقلان را برخ | نیست از هفت میر و زنه چرخ
چون همه نیک دید بد نکند | زانکه بد والی خرد نکند
والی چرخ و دهر کیست خرد | عالم شرع و داد چیست خرد
نیست اندر مقام راحت و رنج | بر سر گنج به ز مار شکنج
وایه زیر این کهن بنیاد | نیست کس را چو عقل ما در زاد
عقل تو روز و شب حوطه آفاق | بر سر چار سوی صرافان
خیره می پوید و همی گوید | که فلان کون نه نیک میشوید

وان فلان مست و آن فلان مست
وان این میان شوره و وان زمین مست

گل این خار و آب آن سرمست
دل این خسته عقل آن سرمست

این یکی عیسی آن دگر خر سول
این سوم خضر و آن چهارم غول

این بلندست و آن دگر کوتاه
این یکی سرخ و آن سپید سیاه

این همه بیهده است بگذر ازین
شاه جان القب بکن فرزین

تو ندانی طریق هشیاری
زان خر دراز روغن زاری

پرده از روی عقل برتر کش
چه زنی دست خیره بر ترکش

چون نه مرد کار روز مصاف
شب روی را بمان و خیره مناف

مرد درمان درد بی ترجمه
دیر یابد ولیک زود خورد

زاول خلقت و بآخر عمر
بوده در کار عقل جاهل عمر

صفت عاقلان دین نو باغ
کهنه نوکرد و دست پیش چراغ

گرد باید ز بهر کسب معاد
کاسه چون کیسه خرد پر باد

بر در غیب ترجمان خرد است
شاه تن جان و شاه جان خرد است

هر که بهر هوا خرد راند
از میان دو خر بیاده بماند

گرچه بر بی خرد هوا چیرست
بر در خانه هر سگی شیرست

عقل کل را مصطفی و او صدیق
اثر از نور عقل گیرنده
هم پذیرنده هم رساننده
شده زین سو بان از آن سو گوش
گرچه باشد پسر پدر گردد
جرم و شکل سها چو ماه کند
آفتابی شود ز سایهٔ عقل
برتر آید یکے شود با عقل
خلعت شوق یابد از اللہ
عقل کل را زره بر انگیزد
زو کنون عقل گشت امر پذیر
بشنود کارجعی الی ربک
علم حق در حدیث او یابند
نکمره لبیشتر ز معرفت
با گل و با گلاب کی بودے

۳۴۹

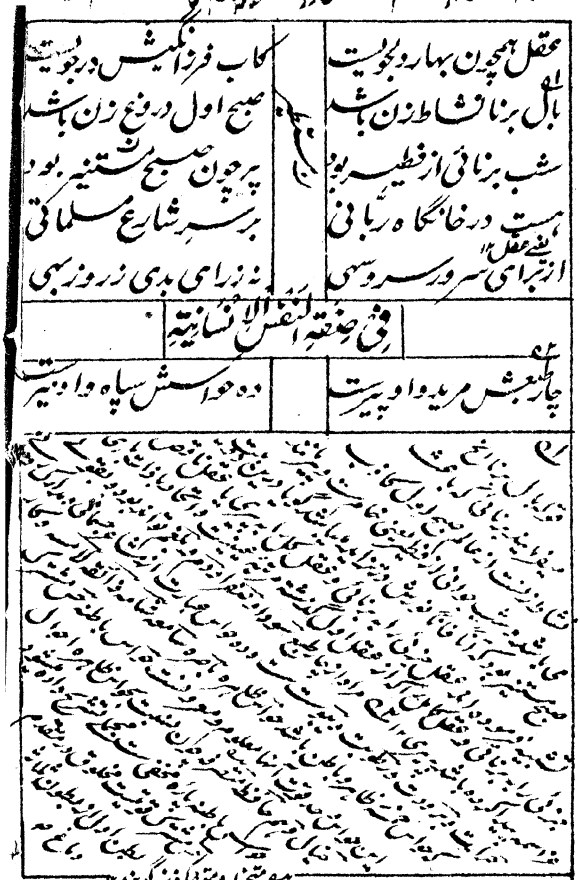

رنگ پنداشت از تخته آزر | رو بشویش تا بدل نیاز
زانکه اندر سواد شارع شرع | اصل دین را برای نکته فرع
مایه داد از پی در رنگ ترا | سه قوی چار گونه رنگ ترا
جان چو در عالم درنگ آمد | خود ازین رنگها ش ننگ آمد
از پی جستن سلامت جان | اسپ تن را درین محیط مران
دان انگس که اهل دین و ذکاست | که سلامت بساحل دریاست
دست و پایت ببند و غل قضا | هست بسته درین فسیح فضا
پس تو با پای و دست بسته او | روی دریا مجو به پشت کدو
آشنا را اگر نمیدانی | خر بدریا درون چه میرانی
ور ندانی تو آشنا بشنو | خیره بیهوده بر منار مرو
در سیاحت اگرچه استادی | پیش من زین قبل برو استادی
نه چو کشتی شکست در دریا | شد سیاحت وبال ای رعنا

جز زروی کمال عقل و خرد	سه گز اطلس به ورم که خرد
نزد آن دل که معدن خرد ست	همه نیک فلک بجمله بدست

فی عزت العقل

عزت عقل هست سوی روان	نزد روشن ضمیر پاک روان
در دل و جان آنکه هشیار ست	بر سر و چشم آنکه بیدار ست
پل تو بود بر دو سوی آب سره	چون گذشتی ترا چه پل چه دره
در اضافت سوی زبانه لطیف	با اضافت بسوی عقل کثیف
اول و آخر و غریزی و دلیل	علوی و سفلی و قبیح و جمیل
غرض چرخ و دایهٔ آدم	عرض نفس و جوهر عالم
هم ورای مراتب اسمی	هم پذیرای صورت جسمی

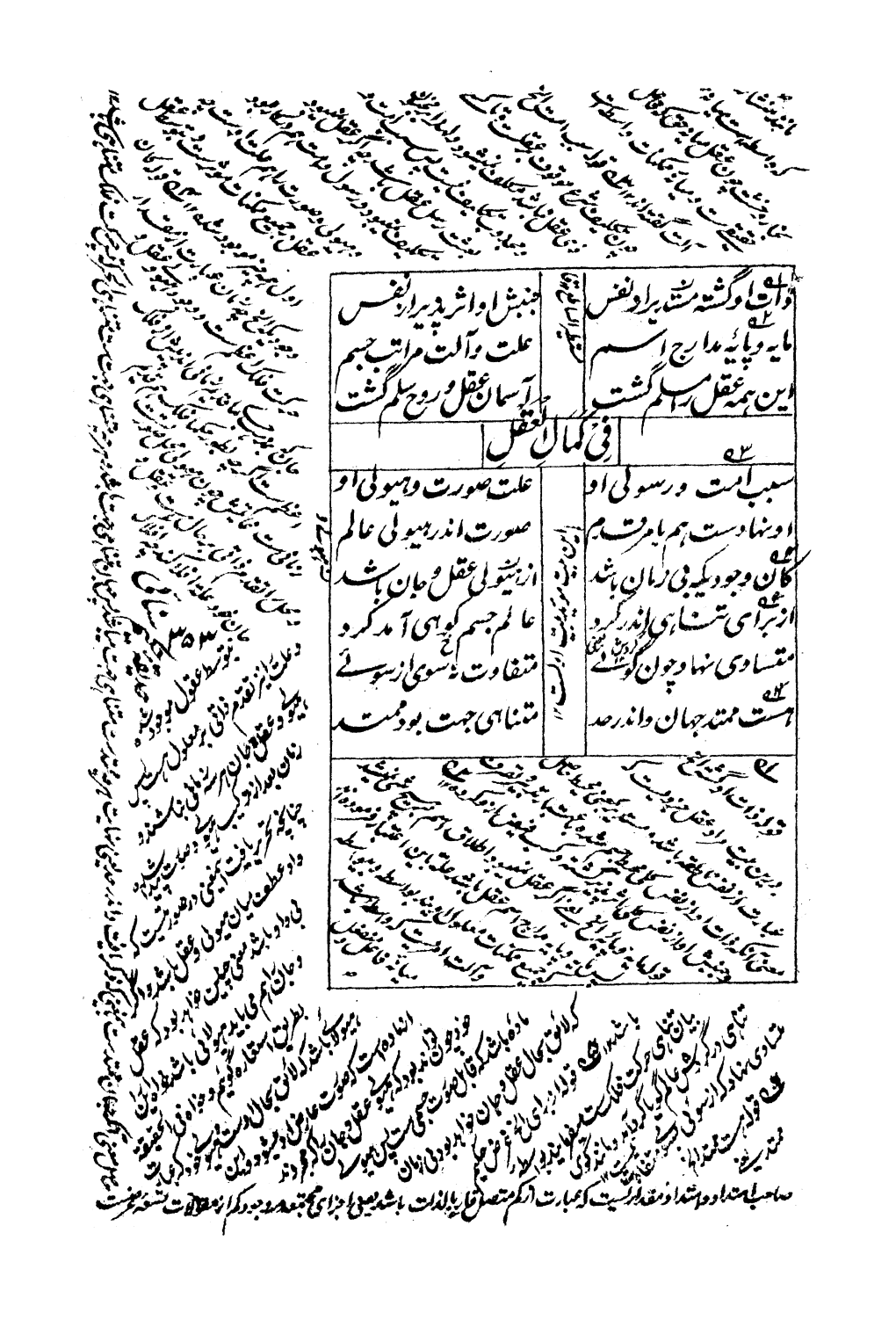

بعد ازان در ولایت تصویر — مرتبه نفس دان و نقش پذیر
ز اول جان و آخر مرجان — فاعل و منفعل درین دو میان
در سرای صفت پذیر فنا — از پی رفعت تصور و بنا
عقل در بند امر بنشسته — نفس در شوق عقل بگسسته
صورت از بهر مایه اندر بند — نه فلک ابدست هفت گسند
وز درون فلک چهار گهر — همه در بند و خصم یکدیگر
سه موالید ازین چهار ارکان — چون نبات و معاون و حیوان
چون نباتی غذای حیوان شد — حیوان هم غذای انسان شد
نطق انسان چو شد غذا یابی — تا بدین بر دوی باز شد بفلک
ورنه در عالم یقین و گمان — ز ابهان بودی و حکیم ابهان
نطق زیبا ز خامشی بهتر — ورنه از جان فراشی بهتر
در سخن دُر بها بایست سفتن — ورنه گنگی به از سخن گفتن
گنگ اندر حدیث کم آواز — به ز بسیار گوی بیهده ساز
گر ز عقلت نصیحت محکم — که نکو گوی باش یا اکم

فی المراتب الجسمانی

هست اعضا چو شهر و پیشه وران — عقل دستور و دل وزیر و سلطان
خشم شحنه است و آرزو عامل — این یکی ظالم آن دگر جاهل
عامل از هیچ شرط بگذارد — خرد او را بشحنه بسپارد
شحنه گر هیچگاه سگ الدبد — وین موکل بر و بود ز خرد
نفس سلطان اگر بود عادل — باتن و عقل و جان شود بیدل
ترجمان دلست نطق زبان — مر زبان تنست سود و زیان
ترجمان چون نه روی دور زنان — پشت یابد ز قوت سلطان
گر بیابند زینکه گفتم بهر — خوش بود با دشاه و خرم شهر
در همه طالبان کام شکوهند — ملک و ملک ناتمام شوند
گر نه در امر عقل و دل باشند — همه هم خوار و هم خجل باشند
عقل و دل را اگر مطیع شوند — در حضیضش فنا رفیع شوند

فی صفة القوی النفسانیة

نفس کو مرترا چو جاندارست — بی تو در جسم تو پی کارست
گرچه آن پنج شحنه بیکارند — سه وکیل از درونت بیدارند
آن کنند بهنم و این کند بسمت — آن برد شغل و این مر نعمت

۳۵۵

آن نمایندره این کند تدبیر | این شود حافظ آن کند تقصیر
آن نه بینی که چون بخواب شوی | فارغ از رحمت و عذاب شوی
از برای فراغت خوابت | وز برای صلاح اسبابت
اندرین خاکدان نه آتش و باد | ز ابروی تو پیر خاک نژاد
تا ترا بر سر سریر خرد | بنشاند ز بهر آفت خود
تو بر آسوده و خرد بر کار | تو بخفته درونت او بیدار

فی الجمع بین العقل و الشرع

عقل چشم و پیمبری نور ست | این ازان آن ازین بسی دور ست
نور بی چشم شاخ بی بر دان | چشم بی نور جسم بی سر دان
این که در دست شهوت و خشمند | چشم بے نور و نور بے چشمند
این تواضع نمای پر تلبیس | وان تکبر فزای چون ابلیس
این ز دست امیر چیز دهد | وان ز کون رئیس تیز دهد
نیست جز شرع و عقل و جان و دماغ | خلق را در دو خطه چشم و چراغ
چون ترا از خرد هوا بلست | خندت آید ز هر چه جز حد لست
چون خرد سوی هر دلی پوید | وز دل هر کسے سخن گوید

از پی مصلحت درین بنیاد — کاولش آتش ست و آخر باد
قهرمان امین یزدانی ست — بهرمان نگین انسانی ست
نقل جز داد و جز کرم نکند — که او لوالامر خود ستم نکند
عقل چون پرکشاد زاغ هوس — درکشد چون تذرو سر در خس
راکبی کز خرد عنان دارد — اسپ انجام زیر ران دارد
چهره را که روز بد نبود — هیچ مشاطه چون خرد نبود
از خرد بد گهر نگیرد فر — کی شود سنگ بد گهر گوهر
مده ای خواجه روزنیک بباد — باخرد باش روز هوا بگریز
کون بی تجربت فساد بود — تجربت عقل مستفاد بود
خرد از اهل عاطفت باشد — ختم عمرش برین صفت باشد
خرد از اهل برّ و احسانست — زانکه خود خلقتش برین سانست
حرف بد بر زبان نبون باشد — هرکه با دین بود نه دون باشد
ملک عقل از عقود کافی به — پادشاهی ز پاسبانی به
عقل جز هیچ مدح نتوان گفت — جز بدو در مدح نتوان سفت

نقش کتاب نظیات
را از فرد و یات بشناسد
که هرگاه فواید اکتساب
نظریات از فرد و یات
و از فرد و عقل مستفاد
عبارت از اکتساب
نقش ناطقه نظریات

شعور ها کن جهان فانی را | تا بدانی جمال باقی را
آنکسی کو بملک عقل رسید | هر دو عالم چنانکه هست بدید
از برای حصول نعمت دل | در دل آویز خاک بر سر گل
ای خداوند خالق سبحان | من رهی را بملک عقل رسان

الباب الرابع فی فضیلة العلم و الذین اوتوا العلم درجات

سخن عقل چون تمام آید | علم را در جهان نظام آمد
علم سودی در آکه برد | نه سوی نفس و مال و جاه برد
انچه دانسته بکار در آر | پس دگر علم جوی از پی کار
علم باید بخست پس علمت | برخوراز علم خوانده باحلمت
علم بی حلم خاک کوی بود | علم با حلم بر سوی بود
جان بی علم تن بمیراند | شاخ بی بار دل بگیراند
جاهل از علم جاه جوید سود | مرد آجل بجا جل آرزود
مرد بی علم لیف دُرد بود | در زبحر بزرگ خرد بود
هر کرا علم نیست گمراهست | دست او زان سرای کوتاهست
مرد را علم ره دهد بنعیم | مرد را جهل در کشد بجحیم

علم باشد دلیل نعمت و ناز
فغنک آنرا که علم شد غماز

روزگار اهل علم و هنر
سینه شان چیخ و انکته شان اختر

صبر مردان چو حفت شد با علم
چون هدایت خلق باشد و حلم

علم از حلم نیک پی گردد
سنگ بی سنگ لعل کی گردد

رفی وضع اشی بغیر موضعه

آن شنیدی که ابلهی بر بام
سر گذشتی ز خیری اندر خواب

کو بگو سر گذشتی ای بهمان
گفت رفتم ز خیر ناخ مزن لهه هان

کسی از خیر سر گذشت بخت
خیر را گون گذشت با شد پست

گوش سوی همه سخنها دار
وانچه زو به درون جان بنگار

هر چه یابی صفا بدان ده روی
وانچه بینی کدر بکن از وی

حجت این ست در کردن
خواندن علم و کار نا کردن

گرده همچو کوزبن گردن
از چه از عشوه و قوفا خوردن

مخر آن عشوه کا مدرین منیاد
عشوه تن پرکنده و لیک نهاد

مشک پر بادی از سر دام تن
ریسمانی عشوی بیک مخورن

در جهان خراب بی فریاد
کس گرفتار باد عشوه مباد

۳۵۹

قبلهٔ اول ز قبله باز شناس — تا بدانی تو فرهی ز اساس
چند ازین در نقاب محتالی — چشمها در دولاف کحّالی
هر که مغرور بانگ غولانست — احلش زیر ام غیلانست
علت از جان و مالیت ازین تست — آن دو معشوقه این دو شیرین تست
پاک شو تا ز اهل دین گردی — آنچنان باش تا چنین گردی
رهروان را ز نطق بنمود و ساز — پیل فربه بود ضعیف آواز
علمدان کد خدای دو جهانست — وانکه نادان حقیر و خیرانست
حکما بار جمله بر بستند — جمله فرستند زین هوس رستند
تو گل و دل درین جهان بستی — ای نه هشیار چون چنین مستی
علمدان خاصهٔ خدا آمد — علم خوان شوخ و نرگدا آمد
بهر دین بر سفیه رای مزن — رگ قیفال بهر پای مزن
بد زنکان سلامتی نشود — که ز بیجا ده قیمتی نشود
در دو بینی برای ز زبر بند — با سلیق از برای سر بزنند
آنکه را علتی بود در پشت — چون بنالد ز پنجه و انگشت
چون تو بر سر منی و در هم هم — نقراید ز مزمش مرهم

۳۶

آن حکیمان کز پی دانا بدند | بر کمال دین و دولت بیخسانیدند

فی الجاهل و لیس العالم

۱ افتخی را عوام در تفت گفتند | میزوند از بهر ای حمیت دین
یکی از سر کذر در آمد زود | بیش از آن کز آن گره زود بود
گفتم از میزوند ایشانش | بهر اشکال کفر و ایمانش
تو چرا باری ای بدل سندان | بیخبر کو فتی دو صد چندان
جرم او چیست گفت دشنونیک | من ز جرمش خبر ندارم لیک
سنیان میزوند من بدمش | زفتم از بهر مزد میزوندش
علم خواندی نگشتی اهل هنر | جهل زین علم تو بسی بهتر
علم را نیست هر که آماده | مثلش چون کهست و بیجاده
سنگ بیجاده گر بطبع درشت | برتر آمد ز خاک خرسن و کشت
گرچه در جذب کاه کربا هیچ | کهربا از که چه خیزد هیچ
عالم علم عالمیست دراخ | نیست آن خطه خطه خط و حرف
عالم علم عالمیست شگرف | که ترا خود بآدمی خواند
چون ترا جهل قول نپسندد

علم خوان گرت زاوست رگے
فرانکه شد خاص شه بعلم سگے

از صفات سگی تهی کن رگ
ورنه در رستخیز خیزی سگ

ننگ دارد بسی بطبع و بدل
سگ عالم زآدم جاهل

چون نباشد چو خر سرافگند
تیز خر به زرشیں خر بندد

علم دین بام گاشن جانست
مزبان عقل و حس انسانست

از پی دوست راه دشمن را
علم جان را به و عمل تن را

سوی عالم نه سوی جاهل ظن
دانش جان به از توانش تن

حلقهٔ دام تو توانش تن
هست شبها بروز را تسبتن

فی العالم والمتعلم

از عمل مرد علم باشد دور
مثل این مهندس و مزدور

آن ستاند مهندس دانا
بیکے دم که پنج مه بنا

وآن کند در دو ماه بنا کرد
که نه بیند بسالها شاگرد

باز شاگرد آن چشد بسر با
که نیاید بعمر با مزدور

مزد این کم ز مزد آن زانست
کین بتن کرد و آن بجان دانست

این بکرده بدیده قسمش را
وان نکرده بمانده سهمش را

بوده بیند کسی که جانور است | وانکه نابوده بیند آن دگر است
هر که شد جان ز علمش آسوده | بوده و نابوده دید یا بوده
جان عالم بود تا لی بین | دیدهٔ جاهلست جا لی بین
ز انکه نازیدگان و طرّاران | گل فرستند سوی گلخواران
باز عالم چو بیند شش با گل | سر و گردانندش گل اندر دل
لذت گل بدلش سر بکند | دلش از گل بحیله فرو کند
از پی مصلحت بروخندد | کاخ اخی در بروت او بندد
چون ترا از تری دل بتر است | آنکه شیر خرت دهد ز خر است
نیک نادان در اصل نیکوتر | بد دانا ز نیک نادان به
کار یک ساله را بها دو درم | علم یک لحظه را بها عالم
آن کشد زین و این کشد زان بار | که عمل مرکبست و علم سوار
چه کنی علم در میانهٔ گنج | کار باید که کار دارد و پنج
علم نزاید و عمل زاده | دین و دولت ازین دو شد زاده
عالمان خود کم اند در عالم | باز عامل میان عالم کم
ز عفران خوار تازه روی بود | ز عفران سای یافه گوی بود

شادی دل شراب خوار خود — آمد دل شراب ار برگرد
چند پرسیم چون گرانجانان — کز عمل چیست با خبر دانان
مرورا زه ز حال برخیزد — حال باید که قال برخیزد
از سخنگوی قال پرسش حال — از زره گرز ره طلب جوال
زاد این راه عجز و خاموشیست — قوت و قوت مرد کم کوشیست
رهروان را چو درد راهبرست — آنکه را درد نیست کم ز خرست

فی شرح المحبة

آن یکی خیره ز اشتری پرسید — که مرا در چنان مسخر دید
که چرا با چنین قد و قامت — کودکان را همیکنی طاعت
همه کلت بس شگرف گاه طلاع — کودکان را چرا شوی مطواع
داد ش اشتر جواب گفت ای مرد — من شدستم چنین متابع درد
من خود از کودک ار چه بگریزم — بمهابت رسن کمی نگرم
در دگر دست مرمرا کردی — من شدستم متابع دردی
هر کرا درد راهبر نبود — مرورا زان جهان خبر نبود
مرورا درد عشق راهبرست — آتش عشق مونس جگرست

گرچه حاجی مناسک آموزست — عمل و علم او ره افروزست
پوست عالم ز بهر آلودست — وز درونش بشک اندودست
عالم آنکس بود که معنی بگیر — آورد او برون ز اندیشه فکر
گر محدث بود ندیمش دان — ور محقق بود حکیمش خوان
در ره از آبهای جا لکهاست — پل نگهبان بود نه همراهست
لاجرم دیده بایدت ناچار — اندرین ره ربا طیان بسیار
زان همه هیچ هیچ همرهی مطلب — توشه جوی از برای خود در کب
گر خود از بهر آب دندان نبود — همره حج نگاهبان نبود
بهر ما پیش ست مار بر سر گنج — نرپی آنکه گیرد از وی خنج
ناطق عقل صدق دانا به — مستمع در عمل توانا به
کار بی علم بار و بر ندهد — تخم بی مغز بس ثمر ندهد
ورد بی علم تخم در شوره است — علم بی ورد سنگ کوره است
دانشی کان فزون ز کار بود — همچو درویده انتشار بود
علم کان زیر دست مزدورست — آن نه علمست کان همه ورست
مزد دین تا بجنت دیدارست — همچنانکه ورست و بیمارست

نسخه خوب و صحیح و مقابله شده

علم را چون تو خوانی از بازی
آلت جاه و سازره سازی

کشف آن علم جانت دارد باز
بدل تاج دین کند تاراج

باز گر علم مر ترا خواند
بر براق بقات بنشاند

تا بدانجا که چشم او بیند
تا نه بنشاندت نه بنشیند

علم کز بهر دین و داد بود
آتش و آب و خاک و باد بود

علم کز بهر بانج و راغ بود
همچو مردار اچراغ بود

علم کز بهر حشمت آموزی
حاصلش رنج دان و بدروزی

زانکه جان آفرین چو جان نبود
حلمدان همچو علمخوان نبود

نیک خواند و لیک بد گردد
ره برد و لیک رد گردد

نردبی کاره داشت علم ابلیس
داشت بهر تکبر و تلبیس

قدر دین تو دیو به داند
که دهه عشوه دینت بستاند

تو ز ابلیس کم نه ای خر
زانکه تو دین فروشی و دین خر

چون تو در دام او برآویزی
از خدای و رسول بگریزی

هر که است کرد و گفتارش
تا ابد کس ندید هشیارش

آنکسی از خدای برخوردد
که حدیث و حدث یکی شمرد

علم در مزبله خوار و نماید | که قدرم با حدث نگزاید
روز اول چه هیزا چه فزا | شب آخر چه پادشا چه گدا

فی الاخلاص فی الریا

شبلی آنگه که شد درین ره صید | رفت یک روز پیش پیر جنید
دید ها کرد بر دو رخ چو دو جوی | یا مرادی و یا مرادی گوی
پیر گفتش خموش باش خموش | بر ره او بر و سخن مفروش
در ره او سخن فروشی نیست | در رهش بهتر از خموشی نیست
در رهش رنج نیست آسایست | بیزبانی همه زباندانی ست
بگذر از قال و حال بیش آور | قال قیدست از و سبک بگذر
آنکسانی که بسته حالند | برگذشته ز قیل و ز قالند
در مناجات بیزبان آیی | هر چه خواهی بگوی لب نگشای
بگذر از قال و قیلهای محال | ذرهٔ صدق بهتر از صد قال
راه تقلید و قول رو بگذار | وز هوسها بجمله دست بدار
گر مراد تو اوست خود داند | پس گرا و نیست اینت نشاید
از هوس گفت جز که دعوی خ | چون جرس جمله بانگ و معنی خ

مرد معنی سخن ندارد دوست — زانکه بوی دوست مغز یار اوست
از مقلد مجوی راه صواب — نزد بان پایه کی بود محراب
هر که از علم صدق جست ببرد — هر که از وی هوا گزید بمرد
علم مخلص درون جان باشد — علم دوروی بر زبان باشد
علم با کار سود مند بود — علم بی کار پای بند بود
علم حق از درون اهل صواب — همچو در جوی خرد روشن آب
که بهر جا رسد چو در ناشش — بد هر بر مزاج او جانش
زین بطیار کار باید ساخت — برگ باشد گواه جان درخت
علم در مغفرت و عمل در توست — همچو نور چراغ و روغن اوست
که کند به چو نیست یک صادق — پیر را فالج و جوان را دق
نیست یک مرد صادق اندر کار — لیک هستند مدعی بسیار
دانش آنجا که رخ بخلق آرد — مزد دانش بخلق بگذارد
دانش آن خوبتر که بهر بسیج — زود بدانی که می ندانی هیچ
نیست از بهر آسمان ازل — نزد بان پایه به ز علم و عمل
گر برای خدا ست اندک بس — ور پی مال و جاه هست هوس

شبلی از پیر روزگار بپرسید — کز دو نیکو سوای از پی صید

گفت پیرا نهاد جمله علوم — مر مرا کن درین زمان معلوم

تا بدانم کز راه عقبی چیست — مرد این راه از چنین خلق کیست

گفت برگیر خواجه زود قلم — تا بگویم ترا ز سر قدم

شبلی اندر زمان قلم برداشت — وانچه او گفت همچنان بنگاشت

گفت بنویس بعد از بسم الله — چون نبشتی حدیث شد کوتاه

گفت دیگر چه گفت نیست جز این — خود همین بست کردمت تلقین

علمها جمله زیر این کلمه است — هست صورت یکی و لیک همه است

علم جمله جهان جز این نشناس — بشنو فرق فرو بهی ز آماس

این بدان وز قیل و قال گریز — جمله امنیست وز ان وگر پرهیز

هر دو دانی که چشم سر دارند — دیده بر پشت را نبر دارند

روی در خلق مقتدی نه رواست — که نه راه خدای راه هواست

تو بدو داده او و او بتو روی — هر دو همره چو حلقها در موی

بهر او ترا تو بهر او را دوست — بت پرستی تو بت پرستی اوست

نیرو بنای عشق را قامت — که موزون بگفت قد قامت
عشق گوینده نهان سخنست — عشق پوشیده بر همه تنست
عشق بیچ آفریده را نبود — عاشقی جز گزیده را نبود
آب آتش فروز عشق آمد — آتش آب سوز عشق آمد
عشق بی چار میخ تن باشد — مرغ دانا قفس شکن باشد
جان که دور از یگانگی باشد — دانکه چون مرغ خانگی باشد
کش بسوی حرم سفر نبود — پر بود لیک با مرج پر نبود
همتش آن بود که داند خورد — قوتش آنکه گرد خانه برد
بنده عشق باش تا برهی — از بلاها و رشتی و تبهی
بنده عشق جان حر باشد — مرگ کشتی نه مرد در باشد
سر کشتی ز آرزو دان پر — قعر دریاست جای طالب در
طمع از دره آبدار ببر — خرزهی را چه رود بوذر در
عزم خشکی بر اسپ دبر خر کن — چون بدر بار سی قدم سر کن
مرد در جوی را بدریا بار — میان میدان همیشه پای افزار
سفر آب را بسر شو پیش — اندر آمو مرو بسایه خویش

فی کمال العشق

عشق چون روی داد ذیشت شکست | پای عاشق دو دست خرج نیست

عاشقی ایکی فسرده بدید | که همی مرد و خوش همی خندید
گفت کاخر بوقت جان دادن | چیست این خنده و خوش استادن
گفت خوبان چو پرده برگیرند | عاشقان پیش شان چنین میرند
عشق را رهنمای ره نبود | در طریقت سر و کله نبود
عشق معشوق اختیاری نیست | عقد زانسانکه تو شماری نیست
عشق را کس وجود نشناسد | هر دلی را و طن نپرسد
گر نکو بنگری نه جای شکست | عشق را ره و رای و نه فلکست
راه نارفته را نیافتن است | عشق بی خویشتن شناختن است
عاشقی خود نه کار فرزانه است | عقل در راه عشق دیوانه است
در ره عشق کائنات همه | ستد از عجز خود برات همه
عرش و فرش از نهاد او حیران | بازگشته ز راه سرگردان
کس ندادست نشان ز جوهر عشق | هیچکس نانشسته هم بر عشق
نقد عشق از سرای ما رواست | نه ز اشخاص صرف شکل و اشباحست

نسخه‌ی عشق را دلی و طن نیست

کفر و دین عقل ناتمام بود | عشق با کفر و دین کدام بود
هر چه در کائنات جزو و کلست | در ره عشق طاقهای پلست
هیزم و میوه دار و خار و خدنگ | همه را گر در آتشی یکرنگ
بید و عودی که سوختی همبر | دود اگر دو یکیست خاکستر
مرد آنکس که عشق رهبر اوست | کفر و دین هر دو پرده در اوست
مرد صورت پرست را گه کار | کفش دستار دان کمر زنار
سوی آن کفر و دین نقش بندد از خرد پوست | که ز دین نقش بندد از خرد پوست
هر چه آن نقد و در گرو دونست | از سر ضرب عشق بیرونست
عشق برتر ز عقل و از جانست | لی مع الله وقت مردانست
عقل مردیست خواجگی آموز | عشق درویست پادشاهی سوز
طفل را باز عشق پیر کند | پشه را عشق باشه گیر کند

فی قصة آدم و عشقه

دل خریدار نیست جز غم را | آن نه بشنیده که آدم را
غز علمش سوی جنان آورد | دل عشقش بنجا کران آورد
چون ره علم رفت سلطان شد | چون پی دل گرفت عریان شد

چون همه لطفها بدید از حق
عشق جانش ندر شنید از حق

گرچه ذاتت بعقل فرزانه است
عشق مگذار کو هم از خانه است

زیرکی دیو و عاشقی آدم
این بمان تا بدان رسی دم دم

عشق در پیش گیر و دل بگذار
کز دل خیره بر نیاید کار

مرد را عشق تاج سر باشد
عشق بهتر ز هر هنر باشد

عاشقی بسته خرد نبود
علت عشق نیک و بد نبود

آدم از عشق اهبطوا منها
آمد اندر جهان جان تنها

عقل عزم احاطت وی کرد
غیرت عشق پای او پی کرد

برگزیده دو مرغ بهر دو کار
عقل طوطی و عشق بوتیمار

قدم عقل نقد حالی جوی
شعله عشق لا ابالی گوی

باشد عقل صوفه گیر بود
گر کس عشق باز پیر بود

در ره عشق ما همه طفلیم
عاشقان صافی اند و تا قلیم

بالغ عقلها بسی یابی
بالغ عشق کم کسی یابی

در جهانی که عشق گوید راز
عقل باشد دران جهان نمّاز

تا تو بمانده و عقل تو بماز
تو چو بگسلی و عشق همچون باز

حق پژوهان که راه دل سپرند — عقل را لاشه دان برشمرند
عقل در کوی عشق نابیناست — عاقلی کار بوعلی سیناست
محدث خلقت از قدم که بود — روز کور از سپیده دم که بود
چون ترا عشق نیست کی دانی — مزهٔ نان نخورده کی دانی
عشق را جان بوالعجب دانند — زانکه تفسیر شهد لب دانند
صورت عشق پوست باشد پوست — عشق بی صین و شین و قاف نکوست
در ره عاشقی سلامت نیست — اضطرابست و استقامت نیست
صفت عاشقان ز من بشنو — وز ندانی برو مرا بدو جو

فی ایجاب العشق

دعوی عشق عقل و گفتارست — معنی آن را محک و معیارست
بنه از هیچ عشق آن داری — در میان آنچه بر میان داری
بر تو چون صبح عشق بر تابد — نه تو کس را و کس ترا یابد
چون ترا عشق نیست همچو زمرد — عاشقی باش تا نمیری پیش
که اجل جان زندگان آبرد — هر که از عشق زنده گشت نمرد
آتش بارد و برگ باشد عشق — ملک الموت مرگ باشد عشق

هر کرا عشق آن جمال بود
در دو دل وا رهی و وا رهد بود

گرچه بیرون طرب فزون دارد
نوحه گر عاشق از درون دارد

مرد عاشق کبود و بر باشد
مرغ دولت بریده پر باشد

در رخ خلق و کام اهل هنر
از پی کام جستن غم کمتر

هست حلوا مذاق تلخ بلاش
هست عذب آب سایغ داغ قضاش

گر هوی لعل مایدت کان کن
ور هوی عشق مایدت جان کن

مرد تاریک رای روشن دل دی
گر دو از لذت عشق جوشن و دی

عقل و نفس و طبیعت ادنی چیست
همه در جنب عشق دانی چیست

نفس نقشی و عقل نقاشی
طبع گرد و عشق فراشی

عقل حق بین نقش لبت نفس ستیز
عشق چون رهبی داد طبع بمیز

در طریقت سر و کلاه مدار
ور بدارهی چو شمع دار از نار

تا دولت زیر چرخ گردانست
هر چه زی تو بدست نیکانست

بگذر زین سرای هزل و هوس
مر ترا آن سرای خلد نه بس

در جهانی چه باید بودن
که به نیکان تو اش همیونن

آدمی زیر طبع کی شاید
چار حمال مرده را باید

---

۱ قوله
۲ بجای فرود الطاف
۳ ملن آسانی و فرفتن ایشان
۴ ادکات
۵ ایشان بخت را نمذرو
۶ از لذت عشق دم میکنند
۷ دریچه را دارد نفس تازه

خلق را تا از عشق معزولیست | اُحبتن وحسبتن این دو مشغولیست

فی اشراق العشق

اینچنین خوانده ام که در بغداد | بود مردی و دل ز دست بداد
در ره عشق مرد شد صادق | ناگهان گشت بر زنی عاشق
بود نهر المعلّی این اباب | آن زن کبیح آب جلد گشته حجاب
هر شب این مرد آتش دل خویش | راه و جلد سبک گرفتی پیش
زهره کردی شدی بخانهٔ زن | وز خنجر گشته او ز جان و تن
با دهٔ عشق کرده ویرانست | وز وقاحت سیاه کرده بدست
چون بر این حال دیدی بگذشت | آتش عشق اندکی کم گشت
خویشتن را در ان میانه بدید | گر و چون و چرا همی گردید
بود خالی بر ان رخان چو ماه | مرد در خال زن چو کرد نگاه
گفت کاین خال هیچ بی آمد روی | با من احوال خال خویش بگوی
زن بدو گفت کامشب اندر آب | منشین جان خود هلا در یاب
خال بر روی ست مادر زاد | آتش عشق تو شد ز بنیاد
تا بدیدی تو خال بر رخ من | پر شدی زین جمال فرخ من

مرد نشنید و شد بدجله درون — بتهور بر سخت خود را خون
غرقه گشت و بداد جان در آب — گشت جان و تنش در آب اسیر
مرد تا بود ماند اندر شکر — بود راه سلامت اندر شکر
چون ز مستی عشق شد بیدار — کرد جان عزیز در سر کار
مرد را تا بود شرر در دل — نبود مطلع بجا صل کل
چون شرر کم شد و خبر یابد — آنگه از عقل خود خطر یابد
و آنکه او در حدیث درد عشق — شیر او هست کم ز درد عشق
هست[1] در بند تعلقه مانده — از دو معنی و خبر رانده
حال او همچو آن جوان باشد — که خجل گشته از زنان باشد
نشنیدی که آن غریب چه گفت — چون برو مرد را نمود نهفت

فی احتراق العشق و اظهاره

رفت وقتی زنی نکو در راه — شده از کارهای مرد آگاه
دید مردی جوان مر آن زن را — کرد پیدا دران زمان فن را
بر پی زن برفت مرد براه — زن ز پس کرد با کرشمه نگاه
کامی جوانمرد بر پیم بچه کار — آمد سستی بخیره رو بگذار

مرد گفتا که عاشق تو شدم | ای چو عذرا چو وامق تو شدم
بیم آنست کز غم تو کنون | بدوم در جهان شوم مجنون
شد وجودم بران جمال آزدست | شیشهٔ جان بسنگ غم بشکست
با من اکنون نه حال ماند و نه هوش | شد زیادت مرا جهان فرموش
ظاهر و باطنم بتو مشغول | گشت و ماند از جهانیان معزول
گر وصالت بروز زن دانا | زانکه آن مرد بود بس کانا
گفت گر شد دلت بمن مشغول | شد وجودم دل ترا مبذول
لیک گر تو جمال خواهر من | بنگری در زمان شوی الکن
همچو ماهیست در شب مه و چاه | بنگر آنک چو صد هزار گیاه
مرد کرد التفات زی پس و پیش | گفت کای سرو سبز توحیلت و فن
عشق و لیلی التفات زی دگران | سوی غیرے بنا فلی نگران
زد و را یک طپانچه بر رخسار | تا شد از درد چشم او خونبار
گفت کای فن فروش دیوانه | گر مدے از جهان بنبت نظر
در وجودت بمن بدی مشغول | نه بدی غیر من برت مقبول
کل تو سوی کل من تاخت | گر مجدے کی بدے ز من صاحب

جز بمن التفات کی کردے | غم زشت و نکو کجا خوردے
در نهادت مراد مطلق | بدگر اکس کجا شدے ملحق
سوی جز من چو التفات آری | از جمال رخم برات آری
مرد لافی نه مرد آلا سفے | ناف زنگی نه زنگ انافی
سست بازار و سخت آزاری | خربزه خور نه خربزه کاری
سوخته مغز و خام گفتاری | سوده سودا و ساده بازاری
هر که او مدعے بود در عشق | هست بیداد کرده او بر عشق
عشق را جیخودی صفت باشد | عشق را خون دل صفت باشد
هر که را عشق چهره بنماید | دل و جانش بجمله بربایید
کس نیابد بعشق بر پیروز | عشق عنقای مغربست امروز
عشق را گر تو نکوئی گوئی | بر رهِ عاشقی چرا پوئی
عاشقی کار شیر مردانست | نه بدعویست بل ببرانست
هر که را سر به از کلاه بود | بر سرِ او کلاه گناه بود
تا بدانجاے ما تو دانند | چون همه سوخت او و او دانند
عقل گوید جهان چو نیست مسه | بر سمد در خود و در و نرسد

قرارداد شد بین ... و ... که صاحب دیوان ... نسخ الالتفات ... کاتب این ... ۱۳۱۳ ... چو بقسم اول و ثانی پیوسته ... و او موقوف ... چون او باشد ... افتتاح الالتفات

دست جبریل از دست است بدان | تا ز تقلیب نشمری ایمان

فی حقیقة العشق

عشق مروان بود براه نیاز | عشق تو هست سوی جان تو باز
ور ره بی نیازی ای درویش | رو تو بیگانه وار ازی خویش
گوشش از تن طلب کشش از جان | جوششش از عشق و آرشش از ایمان
کی بود جز بچشم ابله فش | آنکه او جان تن ستاند خوش
بهر جان سعادت اندیشت | هشت خوانست و نقش خوان پیشت
عشق چون شمع زنده خواهد مرد | دیده و دل سپید و طلعت زرد
هر کجا شوخی و خوشی باشد | غمزه با حسن و دلکشی باشد
آنچنانی ز عشق طبع و مزیج | که نسنجی بچشم عاقل هیچ
کی درائی بچشم مرجنه | تو فروشی نفاق و نفس خرد
تا تو او را فروشی این سلعت | او بهر دم نوت دهد خلعت
سلعتش ساعتیست تا تو بس | خلعتش دام در دو بند نفس
گر ازین دام و بند او برهی | کفش بیرون کنی کلاه شهی

فی اضاعة العمر بحجاب الاعجاب

له نقد خوش
در آخر لعل آخر
متعلق بی بود کر
اول صراع آخر

نفس و پیش عشق سگ دار است | نفس در راه عشق بیکار است

فی الرضا و التسلیم

هست حق را راز بهر جان شریف | اندر اثنا حکم صنع لطیف
ماند نکس که خرده دان باشد | کانچه او کرد خیرت آن باشد
سوی تو نام زشت و نام نکوست | ورنه مخصص عطاست هر چه از اوست
هم ببین پای بند و لطف غریب | تاج سر گشت گوشمال ادیب
هست کفارت ار چه هم آری | در و پهلو و رنج بیماری
نه چو پهلوی عایشه بشکست | گفت پیغمبرش که بردی دست
خارکے را که میخلد در پای | وشگاهی بسا خست خدای
زانکه داند کرم که محض کرم | نکند ضائع آن بخنار الم
تو دعا گوئی و اجابت نه | دانکه داری دل انابت نه
زانکه داند خدای انابت را | حکمتش مانعست اجابت را
نیک نزدیل و فی زاسبابست | بد نه از قصد و قصد جلابست
نام نیکو درشت از من تست | کار ایزد نکو کند بدرست
هست عالم خدای عزوجل | که ترا چیست پایگاه و محل

گرچه باشد بظاهرت همه خوب
لیک باطن بود همه معیوب

نیک داند خدای سرّ دلت
زانکه زاول خود اوست سرشت گلت

کی شود عقل تو بدو مدرک
چه نماید ترا بجز مهلک

هرچه ایزد بود همه نیکوست
هرچه از تست سر بسر آهوست

کی بسازد بحکم مطلق تو
با دبا باد بان زورق تو

خیر و شر نیست در جهان اصلا
نیست چیزی ز زور نهان اصلا

آنچه پیدا و آنچه پنهانست
همه با دانش تو یکسانست

مرگ اگرچند بدنکوست ترا
مال و میراث جمله اوست ترا

هرچه در خلق سوزی و سازیست
اندران مر خدا یرا رازیست

ای بسا شیر کان ترا آهوست
وی بسا در دکان ترا دارو ست

بندگانرا که از قدر رخدرست
آن نه زیشان که آنهم از قدرست

قدر و تقدیر او نهاد چو چنگ
کی شناسد همی زنام و زنگ

زان چو بربط بهر خیال همی
خفته نالد ز گوشمال همی

پیش دیوان حکم حق جز مرد
شکر سیلی حق که داند کرد

که کند با قضای او آهی
جز فرومایه و گمراهی

۵۲ قوله تعالی ۳۸۵ بسم الله الرحمن الرحیم

آه تو با قضای او باد است | بر قضایش دل تو ناشاد است
با قضا مر ترا چه نسبت رضا | نشناسی خدای را بخدا
گر دون کاری بگردونی گردون | کو تواند قضای حق خوردون
گر دونی تا بیدت عذر ازلی | تا زند دست لعنتی سیلی
گر دنیائی که با خدای خوشند | حکم را سخت بیان بارکشند
چون چه خندند اگرچه دربندند | زانکه جان مسکینند و مسخیندند
تن و جان از می قضا در شکر | دل ترنم کنان که یارب شکر
هر بلائی که دل نشاید ازو | گر یکی در هزار شاید ازو
حکم و تقدیر او بلا نبود | هر چه او داد خیر عطا نبود

ذکر القلب انفع لان شانه الرفع

رهبر زندگی بود سه برستانه دل | منزل نبود و کلید خانه دل
دل شه برشوت پذیرد از جان نور | کی کان پذیرد ز دست رضوان حور

وزن سر همچو وزن سر سبکست | برگ دل همچو برگ گل تنکست
بر دل اهل دل بوقت طعام | گندمی کژدمی بود در حرام
چون نشوئی همی دل باطل | رقم کازران منه بر دل
دل که باشد سیاه چون پر زاغ | صید طاوس کی کند چو چراغ
دل نکاهد که هست بر تن شاه | جانش را هست جامه درگاه
باز چشم تو در ره اسباب | هست سوی شراب و جامه خواب
چند باشی بغفلت ای بدرگ | دل تو در گل و تو خفته چو سگ
چو سگ آبستنی تو ای جاهل | سگ دیوانه داری اندر دل
خوی و طبع بد سگان داری | همچو سگ گشته استخوان داری
سگ دیوانه را بکش بعذاب | زانکه اندر ره درنگ و شتاب
هر کرا او گزید هم به جای | شود از بیم گر به سگ بچه رای
ذرهٔ نور اگر بچنگ آری | بی تعب جسر نار بگذاری
در نداری تو نور نار شوی | پیش پروردگار خوار شوی
از درون ترا بمنزل دل | نیست جز درد دل اگر حاصل
راه جسم تو سوی منزل جان | حایلی دان تو زین چهار ارکان

پر و بال خروز جان زاید | از تن تیره جان و دل ناید
باطن تو دل تو دان مدرست | ظاهر دل برون ظاهر تست
موضع دین دلست مغز دماغ | همچو بزر و فتیله نور چراغ
دل بود همچو شمس انجم سوز | که تواند نمود چهره بروز
دل که بر نفس مهتری یابد | بر همه سروران سری یابد
نه چنان دل که از پی دینی | بفروشد باندکی عقبی
اصل حرص و نیاز دل نبود | مایه دل ز آب و گل نبود
دل که باشد چنین امانی خواه | نبود از علم ایزدی آگاه
پاره گوشت گنده باشد و بس | که مر آنرا بکس مدارد کس
بد شود تن چو دل تباه شود | ظلم لشکر ز ضعف شاه بود
ستم اندر جهان نه از آب و گلست | کین همه ظلمها ز کین دلست
گر دلت نیستی بصورت زاغ | همه طاوس گیردی چو چراغ
عاشقان را برای جستن نام | نز برای حصول لذت و کام
یک عتاب بفرق فرقد خاک | یک حدیث و بجامه چاکا چاک
زان همه کارهات بی نورست | کز تو تا نور راه بس دورست

با چنین دل سفر سقر باشد	سفلا از گرگ و سگ تبر باشد
سگ پیوسنده گرگ وزنده است	سفله سالوس لوس خربنده است
پس درین راه توشه از جان ساز	نه ز دلق و عصا و انبان ساز
خویشتن در فکن بزورق دین	کز ازین ره رسی بعلیین

فی حفظ القلب

کوش تا دلت چون قلم گردد	پیش ازان کت اجل رقم گردد
از درین که صاحب دلست	تا بدل صد هزار سالوست
هست برسالکان طریقت سیل	همچو موسی و خصم و منزل نیل
لیک بروی چو بسته گردد کار	نار گردد بعاقبت دینار
تا خدای آن رهی که در بندست	همچو زنجیر در هم افکندست
پارهٔ راه نیک داری پیش	از درنفس تا در دل خویش
راه دل مر ترا نه این راهست	عقل ازان قاصرست کو تا هست
راه جسم تو سوی دل بشل	هست چون خیر و منزل اول
که همی بر دمی ز رنجوری	گفتی ای مکه وه که بس دوری
نقش مکه سه حرف دلتنگست	جز بر فتن هزار فرسنگست

هست برسالکان بتو هیچ پیچ — راه دل همچو زلف زنگی پیچ
گیک برروی چو گرم گشت آتش — راه گردد چو طبع زنگی خوش
وانکه ره را بجد نگیرد پیش — همچو زنگی بماند او در ریش
وانکه رفت از سر طرب در ره — همچو زنگی بود بدل ابله
دین ندارد کسیکه اندر دل — مر ورا نیست مغز دل حاصل
اینچنین با خلل دلی که تراست — دود دامند با تو زین دل راست
پاره گوشت نام دل کردی — دل تحقیق را خجل کردی
تو ز دل غافلی و پنجیری — دگرست آن دل و تو خود دگری
دل بود راه آنجهانی تو — گیک دل را زده ندانی تو
پر و بال خرد ز دل باشد — تن بیدل جوال گل باشد
خشک و بی بر بماند اندر گل — چون برندارد درخت خرما دل
باطن تو حقیقت دل تست — هرچه جز باطن تو باطل تست
دین ز دل خیزد و خرد ز دماغ — دین چو روز آمد و خرد چو چراغ
آفتابی بباید انجم سوز — بچراغ تو شب نگردد روز
از تن و جاه و عقل و جان بگذر — در ره حق دلی بدست آور

آنجنان دل که وقت پیچاپیچ | جز خدای اندرو نباشد هیچ
نه چنان دل که از پی تلبیس | هست مردار گلخن ابلیس
از سر جهل و روی نادانی | اندرو فرش و طرح زندانی
اصل هزل و مجاز دل نبود | دوزخ خشم و آز دل نبود
دل یکی منظریست ربانی | حجرهٔ دیو را چه دل خوانی
دل که او را سر بدست و دست | دل مخوانش که آن دل کژدست
دل که باشد چنین اما لی دوست | نه دلست آنکه هست پاره پوست
دل که با خویش اینچنان شد خویش | وانکه زان دل دلی نیابد بیش
اینت عیبی که یک رمه جاهل | خوانده شکل صنوبری را دل
اینکه دل نام کرده بمجاز | رمه به پیش سگان کوی انداز
دل که بر عقل مهتری دارد | نه بشکل صنوبری دارد
دل که با مال و جاه دارد کار | این سگی دان نه آن دو رامرد آر
هست معراج دل بگاه فراغ | قاب قوسین عقل و عرش دماغ

۳۹

از دو جسم تا بکعبهٔ دل	عاشقان را هزار و یک منزل
خاص خواند هزار و یک نامش	عام داند هزار و یک دامش
آنکه بودند خواجه صاحبدل	پیش از قند از تو صد منزل
بنشستند بر بساط سماط	تو بمانده پیاده هم بر باط
راه دین صنعت و عبارت نیست	جز خرابی در و عمارت نیست

فی قوة القلب وضعفه

دل قوی کی کند ز زحمت بیم	جز شراب مفرح تسلیم
ایمن آنگه شوی ز زحمت تاب	که خوری شربتی ز بادهٔ ناب
تا نخوردی شراب دین مستی	چون بخوردی ز هر بلا رستی
آن مفرح که اولیا سازند	در شفاخانهٔ رضا سازند
خور اینجا گلست ازین برگرد	کانکه گل خورد روش باشد زرد
تا بدانجا ز گل نپرهیزی	چون ز گل سر خروی برخیزی
مرد گلخوار را چو باد دهد	آخر الامر جان بباد دهد
نان و جامه سپید این منزل	نفزاید مگر سیاهی دل
دل کند سخت جامهٔ نرمت	خورش خوش برد ز سر شرمت

قو مشو غره بر نکوئی بوست
تا خوشی خوب در مغز و زیبائیست
نفس حیوانی بجز دون ارزانیست
غافلان فربه از بطر ترسند
هر دلی را که غم بود مسکون
مرد نبود که گرد خود پوید
تا کی از کنج خانه بیرون آئی
دل ابله چو حرص پیدا کرد

پارسی

آن خلق بیش مرد خلق نکوست
خوی خوش با کلاه دو تا چیست
تندی سگان خوان فلک تا چیست
گر نعم نان با دجاجه کم و بیش
نیست آنکه نهد خانه خون
مرد راه نجات خود جوید
مرد کو کار بیهوده آئی
بیشتر حرص او و کم یابد

فی تشبیه اللیل و صفته الظلمة

چون نهان شد ز بهر سود زمین
دهر چون در سرای قیر اندود
پیش دیوان دون دون نکند زشت
تلهای سپهر در یاد من
گشته پر دوده دیده ها مون
شب بسان سیاهگون دریا

آتشین آسمان ز دود زمین
تو دوده دود به با تلاطم دود
زنگیان پای کوب بر انگشت
گشته در تلخ و زهر مستحکم
کرده عالم ضلاله غالیه گون
من چو گوهر صدف نهاد سرا

خفته اندر کنار آهرمن — زنگیی کش ز مشک پیراهن

زنگیانه بقیر بسرشته — شبه وساج کرده در رشته

دیو از دوده کرده خود را دلیق — شش جهت را یکی نموده بخلق

گشته انفاس گوهر مردم — کرده انفاس را نفند کم

میدمید از دهان دوده سرشت — دیو در روی زنگیان انگشت

یا تو گفتی که از جوال سیاه — زنگی کور سرمه ریخت بگاه

نور بسیار اندکی کرده — تیرگی شش جهت یکی کرده

ساقه آفتاب رفته چو تیر — قیروان اگر فته اندر قیر

شد چو شد زیر خاک چشمه خور — نسترن زار حوض نیلوفر

چشم نرگس بیاغها در باز — لیک بیگانه از نشیب و فراز

زحل از اوج خویش رخ بنمود — همچو گوئی نو نقره زر اندود

مشتری گشته از فلک پنهان — هیچ ننمود روی خویش عیان

شکل مریخ بر فراخته تیغ — گاه پیدا و گه نهان در میغ

شمس رخ در حجاب بربسته — از سیاهی نقاب بر بسته

زهره اندر حضیض ناپیدا — گشته از نور خویش جمله جدا

با فطار و نمانده هیچ رمق — هم بسبان دویت خود مطلق
ماه مستور در شبستان خوش — خفته بر روی نیلگون مفرش
چرخ پیروزه وستاره بران — چون زرسرخ و دست نیلگران
شب اندر اثیر میدان تاز — دم عقرب ز زهره چوگان باز
بوده پیش نبات نعش مهین — ماه چون نیم حلقهٔ زرین
در ثریا بمانده چشم سهیل — خیره چون مرد مانده اندر نیل
قطب در قطر چرخ پیوسته — متحکن چو پیر آهسته
ناله بیوه وغمروشن یتیم — دل بر جیبس انهاده دونیم
چرخ را کرده چون شگوفه دماغ — گاه گردون ز بخش فتیله چراغ
بهر تقویم عقد حور العین — فرقدان چون ملیسهٔ زرین
انجم اندر مجره راست چنان — که صدف ریزها در آب روان
شده شکل مجره زو پیدا — همچو موسی بحر و زخم عصا
شکل پروین چو هفت مهره بشیم — بر یکی جام می نموده بچشم
همچو جسم ضعیف شکل سها — گاه پیدا و گاه ناپیدا
گیرد شب انجم از ورای اثیر — خیل روی بگیرد زنگی پیر

کوکب از راه کهکشان پیدا — راست چون اشک چشم نابینا
مانده ساکن چو گوهر اندر درج — هفت سیاره و دوازده برج
اختر آسمان ز سینهٔ من — گشته مانند اشک سینهٔ من
چون ز سرمای صبح زنگی مست — در دمید اندر آتش و انگشت
صبحدم دهر همی برون زد نیل — گفتی جان همیکند و اللیل
تا برون کرد همچو زرین ورق — شاه گردون سر از دریچهٔ شرق
همچو من زرد روی شد عالم — چون برون تاخت صبح سرخ علم
شد جهان تازه چون دل دانا — شب شد از بیم روز ناپیدا
انجم از بیم صبح ریزان شد — زنگی از رومیان گریزان شد
صبح چون شد ز نور شاد روان — گسترید او ز نور شادروان
با مداد پگاه از در من — ناگه آمد پدید دلبر من
دلبری کو دل روان ربود — چون بکافور مشک می آمدود

الباب السادس في ذكر النفس الكلي

اندر آمد چو ماه در شبگیر — الغم الله صباح گویان پیر
گفت چشمی و ساکن ارکانی — تیز چشمی ورا فراوانی

صفتت برتر از نفس باشد | وصف کردن ترا هوس باشد
بس بگویی بصورت و پیکر | نیست در کل کون چو تو دگر
از صفت صورت معاینه | زانکه هم روئی و هم آئینه
اندر آ تسلیم دین توئی هموار | از پی راه عذر روشن شکار
طوبی مایه بخش باغ ارم | کعبه پادشاه خاک حرم
بس بهی نفس و بس قوی نفسی | عقل و جانی سری و لی چه کسی
جبذا صورتت که بس خوبی | خرما شوکتت نه معیوبی
برتر از جوهری و از عرضی | جمله کائنات را غرضی
گوهرے کز تو قابل قوت است | برج خورشید و درج یاقوت است
خورده شربها ز دست ملک | همچو پیغمبران جهنیاگ لک
عرش و فرشت سرای و بارگهت | آفرینش ترا چو کارگهت
چه کنی پیش مدبرے پروا | وچنین گنج گنج باد آورد
کلبه هیچ دیو و دد مکه دود | کردی از عکس روی زر اندود
من سهائی ندیده اندر جا | باد و خورشید این زمان و دماه
بلے اندر سرای جسمانی | تو ز من این حدیث به دانی

کاین بود فعل و خلق اسیران را | کز اسیران کنند اسیران را
این چه جای چو تو جهان بین است | گفت خود جایم از جهان این است
گر عمارت سرای رنج بود | در خرابی مقام گنج بود
جای گنجست موضع ویران | سنگ بود سنگ بجا ملی آبادان
تیرگی با عمارتست انباز | نور گردد خراب گردد باز
نبود زین سرای رنج و تعب | ماه و خورشید جز خراب طلب
گر بجای درست ما نایند | رخنه بینند و روی بنمایند
زیرک از زخم دهر خسته بهست | پوست بر مغز خود شکسته بهست
دل زیرک بسان لوز بود | دل نادان چو پوست جوز بود
مغز تا نازکست پوست نکوست | چون قوی شد حجاب گردد پوست
سنگ تا بد چو مرد کامل شد | مغز نغزت ز سنگ حاصل شد
گفتم ای جان پر از نکوئی تو | از کجائی مرا نگوئی تو
گفت من دستگرد لاهوتم | قائد ره نمای ناسوتم
اول خلق در جهان مائیم | از همه جای چهره بنمائیم
بر نااهل و سفله کم گردیم | در جبلت ز خلقتا فردیم

۳۹۹

نظر حق بباست از همه خلوص — خلقت ما جدیست از همه خلق
نیز تجمع گوهریست کانها را — موضع مرجعیست جانها را
سخن نزاع قلمیست آمدم ایدر — چون قلم کرده پای تا رک سر
کان زمین کاندران مبارک جاست — همچو خورشید آسمان شماست
سنگ او گوهریست خاکش زر — بحر او انگبین و کوه عبیر
بام شان چون فلک مسیح پذیر — بوم شان همچو نقطه قاروان گیر
وان گروهی که اندران جایند — گوهرین سر زمرمرین پایند
پاک جیبون شان سر نظالم — وحش گه پایه شان دل عالم
سرو بستان آن سرافرازان — همچو امید ابلهان یازان
همه مستغرق جمال قدم — فارغ از نقش عالم و آدم
گاه وشان از برای موضع الم — نیزه بازی کنند چو شیر علم
کشورش روز و شب فزاینده — او و هر چه اندر و ست پاینده
همه از روی معنی جاوید — بیخبر همچو سایه خورشید
اندران باغ هر کسی نیشان — از برای قبول درویشان
صاحب صد رسد ره اویست — مونس فاطمه جمال علیست

چه صفت گویم آن کره امن — همه اندر یقین جان بی ظن
عند لیبان روضهٔ انس اند — ساکنان خطیرهٔ قدس اند
بینی آن روضه را اگر خواهی — کنی از جان و دیده همراهی
بی عقوبت زمینش از ذل غم — بی عفونت هوایش از لقلقم
هم زمینش نه کوه و از گودور — هم هوایش از حوادث البجود
هر چه در صحن او مکان دارد — تا بسنگ و کلوخ جان دارد
من ز درگاه خازن ملکوت — مجتمع شمه ام در خزائن ناسوت
گفتم آخر کجاست آن کشور — گفت از کیف و از کجا برتر
جای چون گویمش که شهر خدای — جای جانست و جان ندارد جای
اینچنین نکتها چو گفت مرا — خرد اندر بصر بخفت مرا
زانکه اندر جمال آن زیبا — مانده بودم چو نقش بر دیبا
اجل از دست آن لب خندان — سر انگشت مانده بر دندان
چشم کز صورتش ندارد رخ — دیده زو بر گرفت کژدم و رخ
مرکبی کو بزیر ران دارد — آخر از راه کهکشان دارد
جان ما واله از جلالت او — مدرک کس نگشته حالت او

منتخب اللغات فلک الدین

عشق در کوی غریب حالت او
صدق در راه دین مقالت او

بر درش لشکر هوس نبود
از سوار و پیاده کس نبود

هیچ بیهوده را بدو رهبست
زانکه در قبلگاه چنو شهست

در و درگاه او چو مرقی نیست
مر و آنجا بجای خویش بایست

پیش درگاه او ذاهل هوس
نل سوار است و گل پیاده و بس

او امیرست کاندرین بنیاد
از پی خدمتش و داد و داد

روح را کرده از جواهر نور
گوش و گردن چو گوش و گردن حور

پرده ها باشد از هدایت او
حریشه دا از در ولایت او

پروز کوری ترا بخود پذرفت
کت درین لافگاه عز چه گرفت

تا نبی و نبی ز چون تو سقط
این درآمد بصورت آن در خط

جهل تو بحر قال و قیلها را
زخمه گردست جبرئیلها را

کرد این پیر گرد تا از جهل
پایت آرد ز جاه بر سر گل

طفل کو بر گرد کسی گردد
تخم کو پرورد بنی گردد

زانکه از قوت قوائم او
بهر جاوید نفس سقائم او

کس چنو کم شنید در سلطنت
بزر گرد در مزارع ملکوت

روز کوری ای لافزن چه قود
تا دان و فخش ... قود
تا بی دینی ای بی بصر اول
تا بی بیخانی کشیده کلام
خدا و قرآن و معجزه شه
و فتح اول در جای پنجم

جان من بهر این حدیث چو نوش
چشم بنهاده بر دریچهٔ گوش

نشدم سیر از آن سخندان زیر
تشنه از پرنمک نگردد سیر

جان ز دیدار روی دوست پرورد
هست چون شهد و گلشکر خوردن

معده از علوزان نگردد دست
که طعام و شوره بود همدست

بی چنو پیر در جوانی خویش
که خورد بر ز زندگانی خویش

لب چو بکشاد پیر نر زانه
سایه بیرون گرفت از خانه

پیر را گفتم از سر تحقیق
ای ترا ملک دین جد و طریق

ملکه با تو دمی بگفتم غم
بهمه عمر زنده هم آن یکدم

عمر فی دوستان نه اعمر بود
عمر فی یار عمر عمر بود

عمر با دوستی که او یکتاست
یکدمش را هزار ساله بهاست

دل زبند تو خوش بود بعذاب
چه عجب کز نمک بجوشت کباب

جان ز روی تو در ارم باشد
دل ز تائید تو خرم باشد

چون تو در مرکز حقیقت و صدق
نیست یک پادشا بمعتمد صدق

از تو صحرا حریر پوش شود
وز تو تیها شکر فروش شود

از تو یابد کلید مقفل وفا
سر صندوق صدق و دست صفا

ملکه بانو دمی بگفتم غم
بهمه عمر زنده هم آن یکدم

عمر فی دوستان نه اعمر بود
عمر فی یار عمر عمر بود

ملکه بانو دمی بگفتم غم
بهمه عمر زنده هم آن یکدم

عمر فی دوستان نه اعمر بود
عمر فی یار عمر عمر بود

از تو بیهوش جفت هوش آمد | که هیولی برهنه پوش آمد
مردم از نیک نیکخو گردد | باز چون بد بود چنو گردد
چون خرد در لبت نهان نگرم | چون قلم بر خطت بجان نگرم
آینه روشنی بدست خرد | کس دران روی دم نیارد زد
پیش تو چون سنان کمر بندم | خون همی گریم و همی خندم
همچو چنگ ار در هوات زنم | رسن اندر گلو نوات زنم
خواجه آنگه که راز مطلق گفت | رسن اندر گلو انا الحق گفت
کانکه از بیم نفس بگریزد | عشق با خون دل برآمیزد
چون ز خواجه پس از فراق تنش | وصل حق بود جمله رخنش
پشت ار روی باش و خیره مجه | بر سر دار و دست و پای منه

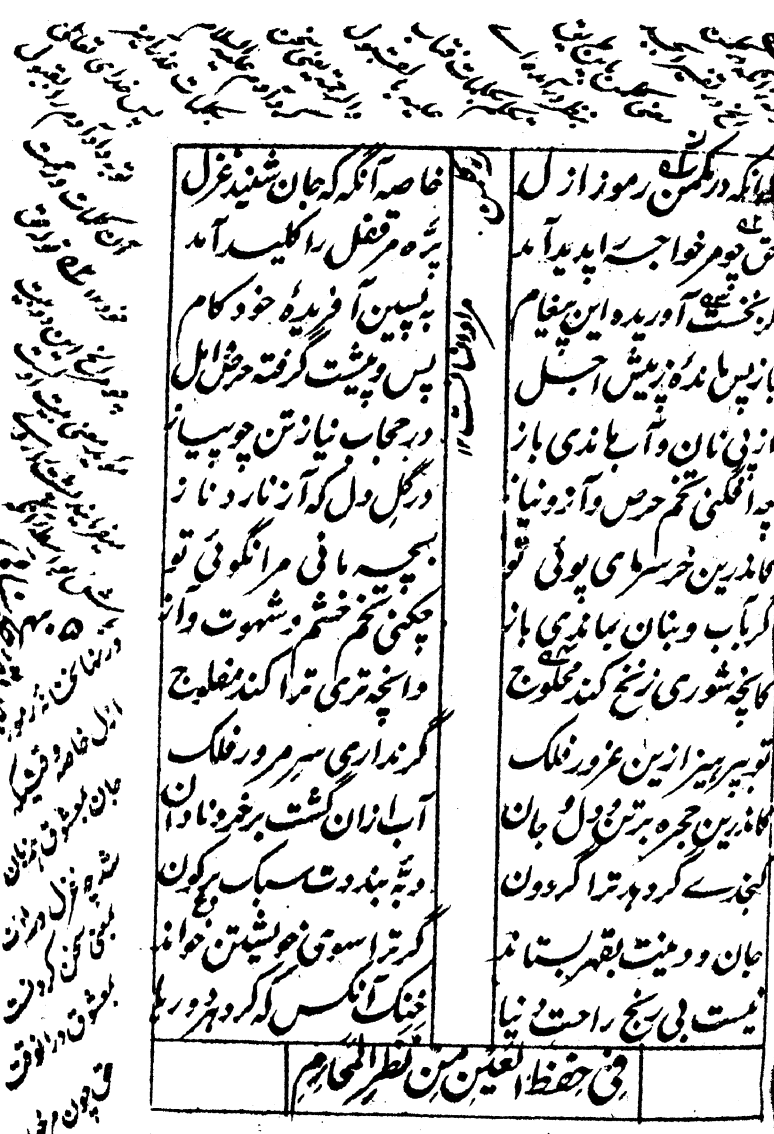

آنچه بر تن قبول برجان رود | وآنچه بر پای نیک بر سر بد
منگر اندر تنان که آخر کار | نگر ستن گرستن آرد بار
اوّلت یک نظر نماید خرد | پس ازان لاشه رفت و رشته ببرد
تخم عشق از دوم نظر باشد | پس ازان اشک و رشک برباشد

فی الفقیر المحتقر من نظر الصوفیه

آن شنیدی که در گهی عیسی | حواست باران بحاجت از موسی
رفت با قوم خود بهر استسقا | کرد هر کس ز عجز خویش دعا
تا اجابت نشد دعا مقرون | گشت عیسی ازان سبب محزون
ناگه آمد ندا که مجرم را | از میان کن برون که مکرم را
با گنهکار نیست راه رضا | نشنود از گناهکار دعا
باز گشتند جمله آن انبوه | که جهان بود ازان گرد و ستوه
جز یک اعور نماند با عیسی | جان ما باد جانش را پیشی
گفت عیسی چرا نرفتی تو | گفت چون دیگران نخفتی تو
تا تو بودی بگو نکرده کردی | نامهٔ خویشتن سیه کردی

گفت روزی همی برگذرے — سوی نامحرمے زدم نظرے
همبران جای کان نظر دیدم — طمع از جان خویش بریدم
قدم از خشم بر فلک زدم من — تا مر این چشم بر نکندم من
تا نظر یافت دیو بر چشم — چشم کردم سیاه چون شبم
آنچه از من نصیب شیطان بود — کشته مر دیو را بفرمان بود
دور کردم ز خویشتن یکباره — تا نمانم رهین خشم آله
گفت عیسی بگوی زود دعا — که توئی در زمانه خاص خدا
دست برکرد و زود مرد امین — عیسے اندر عقب کنان آمین
دست برداشت مرد دینی زود — بود یزدان ز فعل او خشنود
در هوا زود گشت میغ پدید — ابر باران گرفت می بارید
از چپ و راست سیلها برخاست — رود هاره گرفت از چپ و راست
هر کرا برگزید یزدانش — بر زمانه رواست فرمانش
گر تو فرمان حق بری ز فرمان — بدهی بر زمانه چون شاهان
نظری کان نباید ت منکر — تا نیابی تو از زمانه خطر
هر که او منکر و بناشایست — الکشد رنج و غم ز نابایست

شمعی ست از سهام یوسفین — هر نظر کان نشاید اندرین

عاشقی خود با ختیار خطاست — آه عاشق با ختیار کجاست

آب رخ زاب پشت بگریزد — کاب پشت آب و یهار یزد

کرد پیر بادت اندرین عالم — اندهٔ آب پشت و نان شکم

فی حسن الخلق و سوء الخلق

آنکه با نقشهای زیبا اند — تخته کودکان و دیبا اند

طبع او را ز روی زیبا چیست — پارهٔ خوب از دیبا چیست

هر کرا روی خوب کم خرد ست — روی نیکو دلیل خوی بد ست

روی نیکو بقدر خود بدیگست — زان خرد خوب را ندارد دوست

بر کسی کش نه دین و آئین ست — روی نیکو کدوی زرین ست

هر کرا با جمال بد نیت ست — دانکه حسنش چو ماه عاریتست

چون چراغند لیک پژمرده — نمی زنده و زودی ۶ وده

فی الوجه المليح مع الفعل القبيح

خوب از برای دست فراخ — عابدان شاخ شاخ زیر و شاخ

زشت از برای حسرت چیز — دست و دل تنگ چون گدز که تیز

گلخنی در کشیده اند بر پوست | تو گمش جان لقب نهی که دوست
آنچنان کرد شهوتت محجوب | که ندانی همی تو خوک از خوب
گر دو بادام دیدسیم تنت | دل بریان چو پسته در دهنت
هر که در دست یار سیدل ماند | تا ابد پای او فسر و گل ماند
چون برافشاند زلف مشکین را | بچه دارد چنین دل و دین را
مار و طاوس روی و موی آراست | عافیت آ دست و دل خواست
مار و طاوس کاوندند بهم | هم چو حوا بدند و چون آدم
بشکند مشک چعد او پشتت | دست عشقت کند چو انگشتت
تا تو آن وی چون گلش یابی | خار پشت کند ز بیخ ابی
گرچه باشد بروی و موی نکو | نان بی نانخورش بود بدجو

بیرو گوش و بینی اندر کوے ‌ ‌ ‌ سیهی چشم شان سپیدی رخ

خوش ترش در درون او کمینه ‌ ‌ ‌ گل گل از عکس رویش آئینه

زان دل همچو سنگش اندر تن ‌ ‌ ‌ دل تو خون گرسته چون آهن

آن بت ماهروی سیم اندام ‌ ‌ ‌ چون زرت کرد خوشرو و خوشنام

وآن غلام شنگرف دیبا رخ ‌ ‌ ‌ بت زنجیر جعد زیبا رخ

گرچه پی بر گرفت از سر بست ‌ ‌ ‌ گردنت دست او چو پای شکست

چون شود چشم تو چو ابر ارغنق ‌ ‌ ‌ لب خود را کند بخنده چو برق

فی حدیقة الصبیان و النعمان

شاه هیچ هیچ را چیزی نی ‌ ‌ ‌ ای کم از هیچ هیچ را چه کنی

ای و دیبا دام تو چو کوز گرو ‌ ‌ ‌ مانده از دست کودکان در کو

چکنی باد چون وفا جویان ‌ ‌ ‌ عمر در وعدهٔ نکو رویان

شاهان زمانه خرد و بزرگ ‌ ‌ ‌ چشم را یوسف و دل را گرگ

نقش پر آفتند چینی وار ‌ ‌ ‌ چشم را گل و هند و دل را خار

باز ازین دلبران عالم سوز ‌ ‌ ‌ عشق شان شیست و دلها گوز

گرچه از چهره عالم افروزند ‌ ‌ ‌ از شره دل درند و جان دوزند

همه در بند کام خویشتنند — عاشقان پیش شاهد همه تن
او پی دزدی رطانها را — چشم شان رفته کرده با نها را
ببرند آبروی دولت جسم — زان دو زلف چو دیو و چون خاتم
برد و رخ زلفها گواه دارند — که نمیند آدمی پرستارند
همه دیوند و ظن چنان آرند — که ز حور اهمی شرف دارند
مار با گیسوند مشتی تر — زهر در نیشک و مهره فی در سر
کرده از قفل زلف مرغولان — بهر دوسه فتنه دو لان
صد هزاران کلید بازنخیر — همه پرچین چو روی بدر منیر
جعد مفتول دل گسل باشد — زلف مرغول غول دل باشد
زین نکویان یکی ز روی عتاب — پشت غم را کمی دهد ز خطاب

فی نظر السوء الی المحارم

آن نگاری که سوی او نگری — او دولت بر داز و تو ور و بری
روی اگر هیچ بی نقاب کند — روز را با دو آفتاب کند
ور کند هر دو بند گیسو باز — سه شب قدر بر کشاید راز
وایگان زلف او چو تاب دهند — چینیان نقش خود بر آب دهند

دُرجِ[1] درشش چو نطق بشگافد — شرمش از گل نقاب بها بافد
شکن زلفش از درون سرای — مشک دست آمد و جلاجل پای
گرچه در پرده ها تواند شد — ز ایچ عاشق نهان نماند شد
بوی او عقل را کند سرمست — روی او مرگ را زند پس دست
حلقهٔ زلف او معما گوی — نقش سودای او سویدا شوی
از لبش جان کور گوهر گوش — وز رخش چشم عور دیبا پوش
دیو همچون ملک شد از رویش — روز و شب گشته زان سیه مویش
موی و رویش به از شب و روز — شادی افزای و مجلس افروز
مرده از بوی او حیات برد — ماه از حسن او برات برد
چشم صورت ز قعر نقش جان بین — دست معنی ز دامنش گلچین
وهم عاشق سوی لبش نشتافت — لب او جز بخنده باز نیافت
گاه پیدا و گاه ناپیدا — همچو نقطه بچشم نابینا
خط و خالش چو خط و عجم نبی — زیر هر یک جهانی از معنی
زلف و رویش گر آشکار شدی — شب و روز این که دوست چار شدی
در تماشای آن دو گلنار — مرد بر هم فتد چو دانهٔ نار

[1] دُرج درشش چو نطق بشگافد

چشم گوشی شود چو سازد جنگ | گوش چشمی شود چو آرد رنگ
زان خط لعل رنگ مشک فروش | مردم دیده گشته دیبا پوش
روز زیران شود همی ز شبش | بوسه گم کند همی ز لبش
وسه عاشق روان پرداز | هنش را بخنده یاد باز
نه ز غنچه دو دیده باز کند | نه ز خنده دو لب فراز کند
بند زلفش چو زیر تاب آمد | بند قندیل آفتاب آمد
خرمن مشک توده بر توده | خوشه چنیان از و بر آسوده
صورت قهر و لطف نما اولبش | عالم بسط و قبض روز و شبش
لعل او دلکشای و جان آویز | جزع مرجان پریش شور انگیز
کارخانه رخش بهار شکن | مار دانه لبش خمار شکن
جعد او عقل و روح را خرگه | چشم او چشم را تماشاگه
هر کجا زلف او مصاف زند | زشت باشد که ناولاف زند
از زمین مشکبوی بر خیزد | خون عاشق که زلف او ریزد
دیده زان چشمها که بر دارد | جز کسی کافت بصر دارد
قد او در دو دیده دلجوی | همچو سرو بلند بر لب جوی

خالش از رنگ و بوی او برماه — راست چون خال با بسم الله

شمع رخ چون ز شرم لفروزد — آهوان را کرشمه آموزد

چشم کز دیدنش ندارد نور — باشد از روی خوب خانه دور

بتوان دید از لطیفی کوست — استخوان در تنش چو خون از پوست

هم گهر با دهان او ارزان — هم سرین با میان او ارزان

جان جانست نور بر قمرش — نور عقلست لعل بر شررش

عنکبوتی بر و اگر بتند — عشق ازان حد زانیانش نرند

فی الخاشع والجاهل

دید وقتی یکی پراگنده — زنده زیر جامه ژنده

گفت کاین جامه سخت خلقانیست — گفت هست آن من چنین زانست

چون نخویم حرام و ندهم دین — جامه لابد بناشدم به ازین

هست پاکو حلال و نگین روی — نه حرام و پلید و رنگین روی

چون نمازی و چون حلال بود — آن ترا جوشن جلال بود

هر این وار دراین سرای سنج — شرهٔ پانصدش بود کم پنج

عشق او چون سر خطا باشد — کی ترا آن ز حق عطا باشد

خنک آنکس کز و بدارد دست — نبود همچو ما غرور پرست

ای سپرده بدو دل و خویش را — چه کشی سوی خود بدرکش را

کشته فرزند و مادر و پدرت — تو بدو خوش نشسته کو جگرت

اژدها را بسوی خویش مکش — که کشد جانت را بسوی تنش

پدرت را بکشت و دیو نزار — زان برآزار دارد او آزار

اندرین راه نشود دین نبود — تلبس و تالبس یقین نبود

گره تا در سرای بوزمره است — تا بصد سال نام او گره است

پدر و مادران بزرگ پسر — هر خطابش کنند بجان پدر

گر کند کوسه سوی کوسه پیچ — جده جز نوه خطش نخواند هیچ

کرده خود را بسحر خور او ش — چابک و نغز و تر و تازه و خوش

وین از روی زشت و چشم نه نیک — همچو بینی ز رنگ آمد لیک

داند رون پیش عاقلان جاوید — روی دارد سیاه و موی سپید

چون جهان در جهان نامردان — پای بر جای باش و سر گردان

عشق او زان چنین اثر کردست — کان سیاهه سپید بر کردست

جام زرین و دست پرزنگار — واندران جام زهر جان او با

چون جهان مادر و تو فرزندی
گر نه گیر عقد چون بندی
همچو گیران تو از برای جهان
خوانده اورا و دیده دل و جان

فی طلب الدنیا و امانته

هر که جست از خدای خود دینی
مرجدا لیک بنودش عقبی
هر دو بنود بهم یکی بگذار
زان سرای نفیس دست مدار

مرد را در لباس خلقان جوے
گنج در جایہای ویران جوے

مرزنان راست جامہ تو بر تو
مرد را روز نور بر بر تن

چون نباشد ملامت الفاظ
پس بود جامہ بر تنت الفاظ

مرزنان را ہر ہنگی جامہ است
خاصہ آنرا کہ شوخ و خود کامہ است

نیست زن را بجامہ خانہ ہوش
بر زعرمانی ایچ عورت پوش

عورتانند جاہلان کہ دمہ
ہر کہ پوشید تر ز عورت ہ

باقعی در قبای معنی کہ
پنبہ رو بازدہ بہ پنبہ فروش

چہ کند عقل جامہ المائو
نقش دیبا چہ داند از دیبا

چہ کشی از پی ہوس تن را
گرمی عشق جامہ بس تن را

دین بزیر کلاہ داری تو
زان ہوای گناہ داری تو

با کلاہ از نیاز تن نجہے
سر بدید آید ار کلہ بنہے

یکشبے رو بوقت شبگیران
با حذر در نہان ز خرگیران

سر خود را پدید کن ز کلاہ
تو بہ ایمنیت از گذشتہ گناہ

چون سر آمد پدید در شبگیر
پای در نہ عمارت از سر گیر

چہ شد ار بر سر تو افسر نیست
خرد اندر سر ست و بر سر نیست

نقش آنان که اهل محرابند — در جریدهٔ مجردان یابند
متاهل دو پای خود بربست — سر گردون دو دست او بشکست
گر زید و ربیع آن بدبخت — رخت و نخشش بماند زیر درخت
همچنین زنده جامه باید بود — درخور عقل عامه باید بود
کانکه از عقل عامه دور فتاد — آب عمرش بداد خاک بباد
وانکه دعوی دوستی ما کرد — از تن و جان او برآرم گرد
هیچ اگر بنگرد سوی اغیار — زنده او را برآورم بردار
دانی از بهر چیست رنج و عنا — زانکه الله الغنی ما سوا
تن خود از دین بکام دارد مرا — هر چه جز حق حرام دارد مرا
زینت الله نه اسپ و زین باشد — زینت الله جمال دین باشد
مرد یزدان نشد امیر هوس — دیده بر مردگان کند گرگس
در جهان منگر از پی رازش — چه کنی رنگ و بوی غمازش
که تواند جهان بدست آرد — همچو رازی بدست غماز آرد
نیست مهر زمانه بی کینه — سیر دارد میان لوزینه
کی سزای جهان جان باشد — هر گدا دوی دل بکان باشد

سرنگون خیز و از سرای مهاد — هر که روی از خرد بهند بگرداد
هر که اکنون ز دین کله بنهین کوی — از بتی و بتی بتابد روی
چون قیامت برآید از کوشش — روی باشد قفا قفا رویش
ای سنائی برای این صلاح — وز پی رستن نجات و فلاح
نیست دریا چو نیست اینجا حر — کام پر زهر باش و دل پر دُر
مرد گر خاک و آب دارد عار — بهوا بر نشیند آتش وار
زانکه در جان بواسطه اسباب — رفتی از خاک رُست و تری از آب
آدمی چون غلام را تبه شد — ز اثر طینان بخط کاتبه شد
گرچه جان همچو آب پاک آمد — ز رنگ مدار تر ز خاک آمد
ورنه ارکان ز خاک پاک ستند — ز رنگ مدار تر ز خاک ستند
معطیان رفت و وا زجیر زده — وا یه بیمار و بچه شیر زده
هر که در زندگی بخیل بود — چون بمیرد چو سگ ذلیل بود
سفله چون غم اندرون بمهانش — پس چه نانش شکن چه دندانش
بر در کارگاه مرد لئیم — تر پی ایمنی که از پی بیم
گرچه زنجیر حلقه نپذیرد — سفله را در بزن خود او میرد

فی محبۃ الدنیا مع محبۃ العقبیٰ

گفت بهلول را یکے دانی — جبۂ خز و بخشش خواهی
گفت خواهم دو لیست چوب برو — گفت چوبت چه آرزو دست بگو
اندرین منزل فریب و غرور — راحت از رنج دل به بینم دور
از پی آنکه در سرای سپنج — هیچ راحت نیافت کس بے رنج
جبۂ مرد زهد و سنت اوست — زانکه تصحیف صحبه جنت اوست
جبۂ مرد را چه خواهم کرد — جبۂ بخش نام او آورد
زانکه اندر سرای بازی رنج — از پی نام خود نه از سر رنج
هر چه گردون بخلق بسپرد دست — نام جامه بنزد من بردست
چه ستانی ز دست آنکس قوت — که کند درس علم مات بموت

فی کتمان الاسرار

گفت مردے در ابلهے را — با یکے بد فعال غمازے
مرد غماز پیش هر او باش — راز آن مرد کرد یکسر فاش
طیره گشت ابله از چنان غماز — گفت با مرد غمز کاری بد ساز
راز من فاش کرد نی ی ناوان — همچو آوای پتک بر سندان

دل من کرد قصد پاداشش — کافگنم در سرای توشیون
نوحه دانم یکی بشست درم — وان بهفتاد نیز دانم هم
ضائع این رنج تو بنکذارم — حق سعیت بوجه بگذارم
بی سبب مر مرا بیازردی — انچه ناکردنی بود کردی
بکنایات آن شوم مشغول — تا که از سر برون کنی تو فضول
رفت او را بداد زر خمی زد — مرد غماز کشته شد ناگاه
مرد غماز کشته شد ناگاه — کار ابله بر خشم گشت تباه
پادشه مرد را ببک بگرفت — بعوض وی بکشت ایذیت گفت
بی سبب کشته کشت خیره دو مرد — زانکه ناکردنی بجهل بکرد

فی اکل الربا بالمتن یا کل نار اللظی

گفت روزی به جعفر صادق — حیله جو در ربا نهی فاسق
گر حرامی ربا چه مقصود ست — گفت زیرا که مانع جود ست
زان ربا ده بتر ز میخوارست — کاین مروت بر آن سخا آرست
وقت اگرچه آخرش چه بست — با خدا و رسول در حربست
گر دلت هست با خرد شده جفت — بشنو از حق که یمحق الله گفت

اندک اندک چو جمع گشت با | برود جمله رو بخوان نشنید
حرص دنیا ترا چنان کردست | که خدا از دلت بیازردست
سیم و زر تو ترا چنان مشغول | که ترا هی تواز خدا و رسول
گر صد آیت بخوانی از تحریم | باک ناید ترا که باید سیم
یوم یحمی بخوانی از قرآن | وای بر جان ابله نادان

فی العارف و الجاهل

بگدائی بگفتم ای نادان | دین بدنیا مده تو از پی نان
ابلهانه جواب داد از ضعف | کز پی فرقه و جماعت و علف
راست خواهی بدین تمنگ خوشم | این کنم به که با خلق کشم
زان سوء گدیه بر دو آرد مرا | تا نباشد بکس نیاز مرا
وه که نادر جهان پر تشویش | چند خندند ابلهان بر ان ریش
ای بسا ریش کاندرین خانست | که خداوند او بقصرانست
دینی ار دوست انجم و مهرست | عاشق و دشمنان خوشتین هست
گر ترا مال و جاه و تمکین ست | حادث و وارث از پی اینست
مالت آن دان که کام را نداز تو | کانچه ماند از تو آن نماند از تو

تا که از دست روح قوت خوریم | کی نمک سود عنکبوت خوریم
آب شورست آرزو توسنی | تشنگی بیش هرچه بیش خوری
تشنگی آب شور ننشاند | صبر آنکت ازو بشکر راند
آب شورست نعمت دنیا | چون بود آب شور به استسقا
رخ بدین آر و بس کن از دنیا | زانکه دینار هست فردا مار
هر که انبار نه چو مور بود | نه همانا ز عار عور بود
مور باشد همیشه در تگ و پوی | بیم و رنج و امل ز دنیا جوی
مور باشد همیشه در تگ و تاز | مرد باشد چو باز در پرواز
آز دارد بر آستانه خویش | صد هزاران تونگر درویش
باز دار و قناعت اندر جای | صد هزاران گدای بار خدای
آز را صورت ار سرور بود | لیک سیرت همه غرور بود
از برونش بسی زیبی دان | وز درون مایه فریبی دان
مرد درویش خود ز بون آمد | بخدا ای تنی برون آمد
مرد درویش را خدای عزیز | اندرین لانگاه بی تمییز
بغنی ادبرای آن دارست | کز غنی کبر و کینه و شر خاست

بغنا زان همه بینا آید — کز غنا کبر و احمقی زاید
کی غنی با فقیر درسازد — کو بدنیا و این بدین نازد
از پی میل دل بدیده سر — هیچ در مال ناکسان منگر
هر که مال کسان بچشم آرد — با خدا لیش هوا بخشم آرد
داد پیغام حق بپیغمبر — که بدنیا و اهل او منگر
دیده بر نقش دشمنان مالای — چشمت از روی دوستان مالای
تا بود روی بوذر سلمان — چه کنی نقش این و طلعت آن
پس چو نیات سوی خویش برد — کی پیمبر بسوی او نگرد
چو پیمبر بدیده بنبوی — ننگرد سوی تو بر چه بوی

فی الاحتراز عن الدنیا

دنی ار چه ز حرص لبرست — دست زی او مبر که مادرست
گر نه کبر پس بخوش سخنیش — مادرست چون کنی برنبیش
همچو قرعه برای فالش زار — گه بمیذار ارش و گه بزار
گر چه گردم زنیش بگزاید — دارویی را بحمت بکار آید
اژدها گر ز عمر کاهانست — هم نگهبان گنج شاهانست

سیاه را خشک کرد و بسیاه مکه بر حرص را دفع می کند ۱۲

مار اگرچه بی‌حمیت بدخوست	پاسبان درخت صندل اوست
چون بانگ سگان شوی دلتنگ	سنگ برگیر و وه سگان بشکن
آن سگی را که کرد پای افگار	نان بی‌سوزنش مده زنهار
مور کی را اگر بیازاری	چیره گردی بظلم و خونخواری
از پی رستن از سرای خسان	حیله کن هیچ بد بکس مرسان
با مبرد دست شو چو چنار	با فرود دست دستان آر
باش بر دوست راست همچو نشست	و ورنه از دست چپ شناس و گنشت
راست بر دوست راست کوشستی	ور نه کج رو چو عهد بشکستی
من ندیدم سلامتی ز خسان	گر تو دیدی سلام من برسان
چون ترا گشت نوش حدت نیش	بده آن نوش را بجدت نیش
با خسان خوی زشت خاست مکن	قطع کردن روی راست مکن
پس اگر نا گهی درافتادی	سازگاری بهست و دلشادی
ای بلندان بعقل و رای شریف	نکنید این بلند را تصحیف
در کفایت بلند رای شدید	آن بلندی چرا بلید کنید
خویشتن را ندیده اید همه	آدم فوریده اید همه

همه را در ولایت یزدان ... راستی قالبست و فرمان جان
زین زیان جز کسان آدم را ... نردبان نیست بام عالم را
پایهٔ کفر و مایهٔ دینست ... نردبان پایهٔ خردانیست
اینهم از فعل تست کاندر تاب ... از سر آب رفته بسر اب
سر آبت سراب شد چه کنی ... عقل و دینت خراب شد چه کنی
میوهٔ این و آن همچین میوه ... چون درختان میوه دار تست
نور خواهی بدست موسی و آر ... دست در گیرد جیب خویش برآر
راه مدین نرفته پیش شعیب ... چند گردی بگرد پردهٔ غیب
ناشده ساعتی شبان رمه ... چون برآری عصا بگرد همه
دل برآن نه که باشد از خانه ... مشک خود به که مشک بیگانه
نبود چون تو قابلی هیچ بخیل ... کآب لیسی همی تو بر لب نیل
خوانت از هر چه نعمتست پرست ... لیک در دست موش مشت پرست
همه نعمت تراشده حاصل ... تو ز اسباب خان و مان غافل
زهد اصلی رساندت در وصل ... زاهد مشتهی ندارد وصل
هر چه از سعی طبعی فلکست ... ملک تو نیست ملک ملکست

۴۲۹

چرخ تا فرش در نوردیده است	همچو او کار ها شگردیده است
هیزم مهیده مخواه از کس	هیزم آتش دل سیاه تو بس
باشد از بهر بخشنگی دروبش	هیزم خشک آتش دل خویش
آتش جانش را بهنقاد آب	شسته اند اقران بدست صواب
جنبش چیز خلق عالم راست	جنبش اختیار آدم راست

فی بیان شرف نفسه شرف رتبه

تو بقوت خلیفه نگهر	قوت خویش را بفعل آور
آدمی را میان عقل و هوا	اختیارست شرح کردمنا
آدمی را مدار خوار که غیب	جوهری شد میان شسته غریب

از عبث[1] میدان ورای پرده چرا | اختیار اختیار کرده ترا
تا تو[2] از راه خشم و قلاشی | یا دَوی یا بهیمه باشی
از سه گونه ستور و دیو و دد[3] | سر و گردن یکی دو یا دو دست
سگ[4] و اسپست با تو در مسکن | آن گزنده است و این دگر توسن
آن مروض کن این معلم کن | پس درآی و حدیث آدم کن
عمر دادی بکبر و شهوت و زر[5] | چه تو مردم چه دیو و دد چه ستور
با همه حیلت و فغان و غریو[6] | پای عقلت به بسته اند نه دیو
با سه دیو ار زآدمی یک دم | تو همان کن که دیو با آدم
آنکه بیرنگ زد ترا بیرنگ[7] | در تو بنهاد حرص و شهوت و جنگ

[1] عبث میدان ورای پرده چرا اختیار اختیار کرده ترا
[2] تا تو از راه خشم و قلاشی یا دَوی یا بهیمه باشی
[3] از سه گونه ستور و دیو و دد سر و گردن یکی دو یا دو دست
[4] سگ و اسپست با تو در مسکن آن گزنده است و این دگر توسن
آن مروض کن این معلم کن پس درآی و حدیث آدم کن
[5] عمر دادی بکبر و شهوت و زر چه تو مردم چه دیو و دد چه ستور
[6] با همه حیلت و فغان و غریو پای عقلت به بسته اند نه دیو
با سه دیو ار زآدمی یک دم تو همان کن که دیو با آدم
[7] آنکه بیرنگ زد ترا بیرنگ در تو بنهاد حرص و شهوت و جنگ

داعی خیر و شر درون تواند | هر دو در نیک و بد زبون تواند
از رهِ خلق خوب و سیرت زشت | هفت دوزخ تو فی بهشت بهشت
همه مقصود آفرینش کون | تو فی ای غافل از معونت و عون
و زدرون تو هست از پی دین | صد هزار آسمان فزون زمین
جز بهی تنت را بها ندهد | جز بدی جانت را گدا ندهد
خشم و شهوت بهر کجا خیزست | سبب نفع نیک دفع بدست
شهوت اسپست و خشم سگ در تن | معتدل دار هر دو را در فن
میفزای هر دو را مبگاه | دار بر حد اعتدال نگاه
زانکه داند کسیکه رایض خویست | کانکه در سگ نکو در اسپ نکوست
از پی نفع و دفع و قوت و جاه | با تو به خشم و آرزو همراه
آنکه را خشم و آرزو نبود | در کیاست چنان نکو نبود
نر بود جز که ابله و بدخو | در سفر بی سلیح و بی دارو
آدمی شد بمیز عقل عزیز | نبود پای میز را تمییز
عقل و جان تو کد خدای تواند | چار طبع تو چار پای تواند
کد خدا را که نیست بانگ کوب | گر چه را دست باشد او معیوب

چار یار را اگر نکو داری		عقبات کوه بگذاری
ور نه ای اری نکو بساده شوی		زود زود از دو خر پیاده شوی
پس تو مانند کد خدای مخسپ		خیره بر دست چار پای مخسپ
چون تو با آفتاب مه خویشی		سایه بر تو چرا کند بیشی
ور ترا هست ماه یار بدو		تو زپی اژدها دو رو داری به

فی معرفة النفس و معرفة الحق

معرفت ر اشرف پناه شماست		مغفرت را علف گناه شماست
آدمی بهر بیغمی ر انیست		پای در گل چو آدمی ر انیست
همه مقصود آفرینش اوست		اهل تکلیف و عقل و بینش اوست
عرش و فرش و زمان برای وست		وین تبه خاکدان نه جای وست
او درین خاک توده بیگانه است		زانکه با عقل یار و همخانه است
شادی از اهل عقل بیگانه است		آدمی را خود اندوه از خانه است
خنده و گریه آدمی داند		زانکه او رنج و بیغمی داند
غم درانست کز کم آسانی		بیغمی را تو غم همیخوانی
غم ترا میخورد بخطیری		تو چنان کس نه که غم بخوری

چون ترا خورد گشت فربه غم
غم تو شد فزون و مردی کم

علف غم تو دی درین عالم
چون تو رفتی علف نیابد غم

ای همه ساله هم نمایه دیو
بوده از بهر طبع دایه دیو

ایزدت خواجه خرد کرد و درست
نفس شومت غلام و دو کرد و دست

آنکه زو عقل کل بود کالیو
چه کند نقش نفس و مایه دیو

با دد و دیو عقل نامیزد
از دد و دیو عقل بگریزد

شو بپرداز خانه از خاین
در مبند و مشو ز دز واین

کز در بسته نفس دیو بگریزد
لیک در باز دست بهم برآمیزد

پنج حس تو پنج در دارد
روح و عقلت یکی گذر دارد

خانه پنج در منافق راست
خانه یکدری موافق راست

پنج حس پنجره دام تواند
عقل و جان تا ابد غلام تواند

فی الدعوی بغیر المعنی

فاقه منمای بیش ازین جان را
خوب دار این دو روزه مهمان را

عیسی جان تو گر سنه چو زاغ
خر او میکند ز گنبد کاخ

جانت لاغر ز بی معنی
تنت فربه ز گفت پر دعوی

۱۵ قوله
۲ قوله
۳۴ قوله

چون جرس پر خروش و معنی خ
جسم بیجان بسان خاک انکا
تن ز جان یافت رنگ و بوی و خط
مردم از نور جان شود جاوید
بی روان شریف و جان پاک
خاک را مرتبت ز روح بود
خوان جان ذروه فلک باشد
جان تن هست و جان چنین هنرو
غذای جان تن ز جنبش باد
جان پاکان غذای پاک خورد
آب جسم تو باد و خاک دهد
جان دانا ز دین غذا سازد
جان خ دین شد مرفه و باقی
حدثان اچه کار با قدمست
حدثان خود پدید اشد

چون دل پر فغان و دعوی نه
ور چه عالیست چون مغاک انکا
تن بیجان چو نی بود بی بر
سنگ زر شد ز تابش خورشید
چه بود جسم جز که مشتی خاک
ور نه بی روح خاک نوح بود
ناکس خوان او ملک باشد
زنده این از هوا و آن از هو
غذای جان چنین ز دانش داد
مار باشد که باد و خاک خورد
آب جان تو دین پاک دهد
چون نیابد غذا بسنگ دارد
عقل چون این اشارت چون سا قی
تارک او فروتر از قدمست
با قدم عقل مست و شیدا شد

ع قوله جسم بیجان بسان خاک انکا
ع قوله ور چه عالیست چون مغاک انکا
ع قوله تن ز جان یافت رنگ و بوی و خط
ع قوله بی روان شریف و جان پاک
ع قوله خاک را مرتبت ز روح بود
ع قوله ور نه بی روح خاک نوح بود
ع قوله ۴۳۵ خاتمه دفتر اول از تذکره
ع قوله چون جرس پر خروش و معنی خ

جان ز ترکیب او و دانش هست — هر کجا این و هست جان آنجاست
هر چه آن باعث عیش ما باشد — نز قدم دان که از حدث باشد
تنت از چرخ و طبع دارد و سازه — آن و این ساز خویش خواهد باز
جانت حق داد و جاودان ماند — زانکه حق داد باز نستاند
کانکه او خود سرشت خاک نکرد — وانکه او خود نگاشت پاک نکرد
زانکه بد حکمت اقتضا نکند — هر چه حکمت کند بجا نکند

صفت بهیمی و انواع شهوت

سبب خشم و شهوت از لقمه است — آفت ذهن و فطنت از لقمه است
مرد شهوت پرست را در خیم — بتر از بت پرست خواند حکیم
بنده بطن و لذت و شهوات — بتر از بنده خری و سنات
کهین ز خوی از بدی نسازد باز — وان ز شهوت بدید گراید باز
خشم و شهوت خصال حیوانست — علم و حکمت جمال انسانست
تو بگو هر خلیفه ز خدای — بسگی و خری فرو میای
تا تو از خشم و آز رو مستی — بخدا گر تو آدمی هستی
کرده با دل و جگر درهم — خشم ابلیس و شهوت آدم

تا بین دو قوت بگاه نام و نبرد — بسباع و بهیمه ماند مرد
عفت و حلم آلت خرد و زند — شهوت و خشم آفت خرد و زند
نوم و یقظت که دید دریک مرد — زانکه اضداد جمع نتوان کرد
یا بود خفته یا بود بیدار — هر دو در یک سویه چشم مدار
سر بحکم خدای خویش درآر — تا مگر آدمی شوی یکبار
ای ز شهوت طغار آلوده — زیر دست چهار زن بوده
خشم و شهوت بزیر پای درآر — آر زور او آز را بگذار
ای مقیم ار دد و دیو و دیوانه — شهوتت چیر و خشم مردانه
همچو آژه و گرگ و روبه و خوک — آنت زین سو کشنده این زان سو
این کند لطف لیک با تلبیس — وان کند کبر لیک چون ابلیس
ای شده شاه بر همه حیوان — تا کی اندوه جامه و غم نان
چون ترا نیست بر خدای وثوق — نیست جانت برزق او مرزوق
مر ترا این نیاز نیست کند — دل و دین تو آز نیست کند
غافل از کردگار و از کارش — کرده اختیار آز ارش
آنچه گفته مکن بکرده همه — وانچه گفته مخور بخورده همه

ناشنیده زمنی گردون — آیت الرجال قوامون

مرد خوی بد زنان چه کند — پنبه در دوک و دو کدان چه کند

فی ذکر الحشر کما تعیشون تموتون

تا تو زین منزل آدمی نشوی — وانکه اندر دم سقر گردی

باش تا خلق را برانگیزند — تا کیندار در رون چنان خیزند

گرچه اینجا قبا و پرویزی — چون عوانی زکل سگی خیزی

ور چه اینجا امیری از زر و زور — از تکبر زخاک خیزی کور

ور چه اینجا ز غر شهنشاهی — یا بی از ظلم دست کوتاهی

ور فقیهی و لیک شور انگیز — دیو خیزی بروز رستاخیز

ور بوی زهد و رند لیکن تنگ — هیزم دوزخی و لیسکن تر

ور بوی عالم و نه عامل تو — دوزبانی بوی نه کامل تو

چون تو با سیرت بدی یزی — وانکه بر صورت دوی خیزی

ور بوی قاضی و ستمگاره — روز محشر شوی تو بیچاره

ور طمع چون سگان ذلیله بوی — ای کم از گربه دست و دی لیشوی

گر به هم روی شوی هم در دست — لاجرم زان سرای بیمز دست

هوش را موی منت چون سنجاب — لیک پاکی نیابد از دریاب
نپذیرد دباغت ار چه نکوست — نشود پاک همچو دیگر پوست
نامی و چنگلی که گربگمان دانند — موش را خود بر قص نگذارند
مور حرص از نه درون سینه برار — تا نگردد این مور زود گردد مار
بارسن[۵] دزد خانه کن باشد — مور هم دزد و هم رسن باشد
چون[۶] بشهر آنکسان که خر بندند — کمر از بهر خواجگی بندند
رو قناعت گزین که طالع دون — در دو گیتی ست با عذاب الهون
معنی از خانه چون بکوی آمد — نقش دلها بسوی روی آمد
کند از بهر جلوه مبدع چون — قوت از اندرون نقش برون
بد و نیک تو بر تو باشد مه — از بد و نیک کس کسی را چه
نیکی افزود آب باز پسان — از بدی خاک بر سر گسان
اینقدر بس ترا درین کلبه — هوس موش و دانش گربه
گر تو نیکی مرا چه فائده زان — ور بدم من ترا ازان چه زیان
گر[۷] بدی خود روانت مهر است — ور بدی اهرمنت پر یاسد

فی یوم القیامة فلا انساب بینهم یومئذ ولا یتساءلون

روز دین دست و دسترس نبود	کس بکس شفیع کس نبود
نقد تو چون ترا برانگیزند	همه در گردن تو آویزند
بوته خود گویدت چو پالودی	که زری یا مس زراندودی
گر بدی آتشت بپالاید	ور بوی صافی از تو آساید
چون رسیدی بآتش موعود	پس بدانی که چند فی یا عود
آدمی گرچه بر زمانه مهست	زاد مرخام دیو پخته بهست
در زمانه ز هر چه جانور ست	مانشد پخته آدمی بتر ست
کادمی زاد و تا نشد مردم	گه پری گه دو دست گه کژدم
هست ترکیب نفس انسانی	عقلی و نفسی و هیولانی
از دل و جان و نیر و فایت	حد او حی ناطق ما میت

دل و گل دان سرشتهٔ آدم | آن بدین این بدان نشد همدم
هر چه جز مردمست یکرنگست | با همه صلح یا همه جنگیند
روح انسان عجائبیست عظیم | آدم از روح یافت این تعظیم
بو العجب آنکه روح انسانیست | که درین دیو خانه زندانیست
گاه با امر سوی حق یازد | گاه با دیو خانگی سازد
ملکی زیر دست او پویست | او خود از دست خویش در بهت است
پای بند اندرین دو یکی در جان | متحیر بمانده چون مرجان
دل و گل آدمی چو نخجیرست | هم ز بونست و هم ز بونگیرست
گاه عاجز ضعیف تن زنمی | گاه همچون سبع پر از شبغنی
تن ضعیف و قوی دل آدمیست | آفریده تن از گل آدمیست
لیک دارد میان گل گوهر | نیست از خلق میرد او هرگز
اعتقاد ترا بخیر و بشر | چشم قیامت مباد قیمتگر
نیست از بهر طامع و خائف | هیچ قیمتگرے چنو منصف
نفخهٔ صور سور مردانست | هر که زان سور خورد مردانست
روح دل را غرور روان آمد | بهرهٔ چار طبع جان آمد

روح چون رفت خانه پاک بماند | کالبد در مغاک خاک بماند
هر که زین جرعه طامح شمل ست | عقل او شبچراغ روز دل ست
راز اگر چون زمین نگه داری | آسمان وار بهره بر داری
در شب وصل پرده گر باشد | راز در روز پرده در باشد
رود باشد قوید دل و غماز | با ضعیفان بشب بر آید راز
زانکه مقلوب روز زور بود | مرغ خیسی بروز کور بود

فی خلقة الانسان الحکیم جمیع الاشیاء

پیش از آدم زدست کوتاهی | دو پیلستی داشت مرغ با ماهی
هر یکی در مقام خود ساکن | آن فراخ و فارغ این بشست امین
آدمی در زمین چو پر آگند | ماهی از مرغ دل برکند
گفت پدرود باش رو بفراز | که شدم من بقعر دریا باز
که بعالم نهاد نسلی ره | کز سر حیلت و ز شر شره
هم ورا در سیاب نگذارند | هم ترا از هوا بپست آرند
همه را حاجلست گردانند | بر سباع و دود و مگسی رانند
کاهی را بهم دوراندیش | جبر مش از ما کست و جبر شن بلیش

مال‌شان از برای حیلت‌هاست — عقل‌شان از پی عقیلت‌هاست
کز و نیست زر او آهن و نی — گرد و انبار حق باد فی شی

فی الانسان انه کان ظلوما جهولا

آدمی زاده نازنین جانست — قهر و لطفش بواسطه زانست
گه بیانگی ضعیف گام شود — گه بدانگی خدای نام شود
گاه تن را گذارد از کیوان — گاه گردد ز خار کی حیران
گاه ایوان برد به پنج چهار — گاه گردد ز نیم گرم افگار
گاه مسند نهد بر فرقد — وز حریر و قصب کند مرقد
گاه گردد بخون و خاک دفین — بستر از خاک و ز خشت بالین
سابقه زو نهفته در اول — خاتمت زو بمهر حکم ازل
نحجی سخت سر شود بمجاز — بغمی سست پای گردد باز
سابقت زو نهفته در راندن — خاتمت زو بمهر از خواندن
آنکه مانده‌ست همتش از تقدیر — وانکه رفته‌ست همتش از تیسیر
این همه چیست صنعت تقدیر — وان همه چیست حاصل تیسیر

فی وصول العقل بالانسان

موقوف سعی و ارتکاب اعمال صالحه است تا عمدی ورزیده و انتظام کار خانه شرع • حرف از هم می پاشید ۱۲

از هوا و ز طمع در انسان | دعوت عقل پست تر از همه ان
کز پی جسم و جان آدمیان | در سراسر عجب چه داری این
دختر طفل را سه پیمانه | ده دلش اجتهست و پس فرزند
نه در آید بوقت عقیقش گل | گر به در باغ مست نالد بلبل
داند آنکس دل خود مسند است | کاندرین باغ تا بدان چند است
فرش دانند مردم شیدا | باغ خرم ز غلغل و موسیقار
هیچ بدنامی آدمی را بیش | نیست از جهل و از ظلومی خویش
چه حدیث است هر چه پیش آید | همه از جهل و ظلم خویش آید
حق پسندست عالم و عادل | بنده هم ظالمست و هم جاهل
آدمی با گنه شکسته ترست | پای طاووس چشم زخم پرست
گر کنگر گوید منم شده معصوم | اوست بر نفس خویشتن مشوم
دانکه خود را شکسته دل بیند | خویشتن را ز خود خجل بیند
اوست شایسته خدای کریم | وایمنست از عذاب نار جحیم
گفت داود را خدای جهان | که منم یار شکسته دلان
جان پاکان خزانهٔ فلکست | جسم نیکان نشیمن ملکست

شکرداری شکر خوار زپی نی | صبر داری صبر خوار زپی قی

فی لذة الدنیا مع شدة العقبی

آن نبشنیدۀ که در راهے | آن مغنث چه گفت با داهے
که همی شد ببره کشاده گره | بهر بیبے بسوے زاهده
تا مگر میوه سست شاخ شود | راه زادن برو فراخ شود
چون مغنث بدید هندورا | زو بپرسید و او بگفت اورا
گفت بگذار تر هات خسان | رو بپیبی سلام من برسان
پس بپیبی بگو که از ره درد | با چنین کون هایله نتوان خورد
چون چشیدی حلاوت گاوان | بکش اکنون مشقت زادن
تو ندانسته که خوردن کیر | نام و ننگے ندارد اندر زیر
سگ اگر جلد بودی و فربه | یک شکارے نماندی اندر ده
غافلند از نهاده خود مردم | هیچ ندهند داد خود مردم

فی الجبن و الشجاعة

مثلست این که از عذا بگذه | حذر زده به بود که بیم زده
مرد را بیم جان زند هم تیر | وز دو گز زخم تیر و تیغ و تبر

مرد را از اجل بود تاسه — مرگ با بد دلست همکاسه
چون بحکم ازل نگردیدند — دوزخ نقد بدولان خریدند
اندران صف که زور دارد سود — مرد را مغز دل نباید بود
مرد کو روز رزم بی مایه است — دامن خیمه بهترین دایه است
مرد پر دل که شد بجنگ فراز — بهترین بعد نیست عمر دراز
هر که در جنگ بد دل و کم است — سپر و جوشنش دوم عمرست
مرد بی دست و پای جوشن دار — همچو ماهی بود بدشت و بغار
تیغ با مرد مایه ور برگست — مرد نامرد سایه گرگست
ورق خیر با جبان مسلم نیست — تیغ را جز شجاع محرم نیست
تیغ بهتر ز خود و مرد مردانه است — وز جبان تیغ تیز بیگانه است
مرد را آهنین زره کرست — اجل نامده قوی زرست
از زره بود پشت حیدر فرد — گر دو مصحفش سوال گفتا مرد
تا بود روی به زره باشد — چون دبد پشت کشته به باشد
آب باشد نه مرد چون پولاد — گو زره پوش گرد و از هر باد
مرد مرد انه همچو که باشد — که از و باد ها شکسته باشد

تا نگفت دل ز کینه نفرورد — کی تن از بوی شجاعت آسود
غم ناآمده مخور بدو دل — زان بسیجر غم نیاید پیش حاصل
لقمه تا هیچ جان زندانیست — از ان ندارد دنیه نه پهلو

فی الشهوة فی الاکل والحرص

نه پرسید از مجی چیزی — کز حلی و حرم بگو چیزی
گفت یا وی مجی که زنده چیست — در دلم بغض و کینه کس نگذاشت
شش شهوت لقمه آنچنان نرم کرد — کز تعصب شدم بیکره فرد
هر مرا کار خورد و خفت آمد — با دلم اکل و شرب جفت آمد
هر کرا بیش خورد بیش رسید — نه چو لقمان ز لقمه بیش رسید
مرد با مال بی یقین باشد — سیر خورده گرسنه دین باشد

فی الحرص بالاکل والشهوة

اولین پیشه در ره آدم — بود نای گلو و طبل شکم
بهترین بندهت نای گلو — کند طبل بطن شش پهلو
طبل نایست اصل فتنه و شر — هر دو یکه ار ذار و خرد بگذر
هر کش امروز قبا بتنگ شد — وانکه فردا شکم جای دوزخ شد

آدمی را درین کهن برزخ
هم ز مطبخ دریست در دوزخ

شربهٔ جا بنور زکار آمد
تا نیاید مراد نا رآمد

گر همی نام معده خم نکنی
کم طرق تا طریق کم نکنی

چون سگ و گربه آب شرم برد
تا ز خلق آب و نان گرم برد

کم خورش تخم ضبط و بطنت نیست
هر کجا بطنتست فطنت نیست

کم خورش مرد گردنی باشد
مرگ دو نان ز خوردنی باشد

بهر کم خوردنست و بی آبی
ذهن هندو و نطق اعرابی

این بود وزیر کآن نباشد غم
این نه بیمار و آن نه اندک غم

چون خوری بیش پیل باشی تو
کم خوری جبرئیل باشی تو

کم خوری ذهن و فطنت و تمییز
پر خوری تخم خواب و آلت نیز

خفت زاد راهب اندر دیر
دارد ش در صلاح و خاطر خیر

هر که بسیار خوار باشد او
وانکه بسیار خوار باشد او

باز هر ناطقی که کم خوارست
بحقیقت بدانکه کم خوارست

منتجب کی شود بعلم غریب
جز بقلب خفیف و بطن رقیب

خورد اندک فزون کند حکمت
خورد بسیار کم کند علمت

خورده بسیار مردک کمدان | | بیکی قی بمرد چون حمدان
گند گردد سرای و خانه ازو | | معده گون گردد و بهانه ازو
مرد و زن را که مرض گون گلاست | | نام شان کد خدا و کدبانوست
گر نبایدت[۱۵] چهره چون گل زرد | | گرد افراط اکل بیش مگرد
صحت تن بودت در پرهیز | | ازره استلا سبک برخیز
همچو ماه دو هفته پیکر ترگ و پوی | | در بدر هر دوان و روی بروی
خور اینجا گلست ازو برگرد | | کانکه گل خورد زرد باشد و سرد
باید اینجا ز گل بپرهیزی | | تا ز گل سر خروی برخیزی
برده چون طاعت از دل بودت | | باده تلخ عمر شیرینت
کوی پر درد و شهر پر آشوب | خانه | پاسبان را چه خورش بود خشخاش
مرد دینی شراب تا چه کند | | بط چینی سراب تا چه کند
چیست حاصل سوء شراب شدن | | اولش شر و آخرش آب شدن
گرده تو بخاک کوی گرد | | مزخ عمر چو باد خویش و دو جو
ز آتشی کان بودت لونا لون | | تکیه بر آب روی چون فرعون
تو بدان آب دل مگردان خوش | | که ازان آب تفته در آتش

[۱۵] نبایدت

گرچه بر روی قلندم از رشتی
مشکل خمر خوارگه پیوست
هست چون حقه باز بی آزار
در دل از سور او سروری نیست
چون کند عربده ولی شکنست
مست کو را و دوخوش سخن باشد
مست چون صبح کاذب است بفعل
او سرت را گرفته زیر و زبر پای
تو بدو دین و بجز دی دادی
تو از و آن خوری که پستی تست
عمر دادی بباد از پی مے
بنشاط و سماع مشغولی
فارغ از مرگ و ایمن از کوری
چنگ در دنبی زبون زده
حبّذا نزدست کوه احد

بر سر بحر میروی و کشتی
نزد عاقل کزین میانه بدست
گر دهد کامه بر سر بازار
هر چه او داد جز غرور نبود
ور سخاوت کند دروغ زنست
نور صبح دروغ زن باشد
روز و شب عمر جاودانه بفعل
تو ز جان ساخته تنش را جای
او بتو دیری و دی داده
و از تو آن برد کو هستی تست
غافلی زین شمار کز عملے
دیگرے را بقا تو مغروری
من چه گویم ترا بدل کوری
دل پاکیزه را بخون زده
سیم باید که باشدت لابد

ور نباشد خداوندین شاید | و بود دینی همینیت فرماید
هیچ حضمت بتر ز دنیا نیست | با که گویم که چشم بینا نیست

فی التحذیر و ترک الدنیا

روح را چون ببرد روح امین | چرخ چارم فرود آرد تا زمین
داد مر جبرئیل را فرمان | خالق و کردگار هر دو جهان
که بجویند مر ورا همه جای | تا چه دارد ز نعمت دنیای
چون بجستند سوی وی دیدند | برزه دلق او بپرسیدند
گفت کز بهر ستر عورت من | گفت کز بهر چیست با تو این سوزن
قانعم ورچه نیستم خاقان | که سخاقان ز زینت خلقان
هست محتاج رشته و سوزن | تا بود زنده ژنده پیراهن
بر همه حالها تو دانائی | جمله گفتند خالق مائی
نیست چیزیش بیش ازین دنیا | برزه دلق سوزنیست ورا
که کنندش دران مکان موقوف | نه بنی آدم و را ز درب کوف
چرخ چارم ورا بود مسکن | بوی دنیا همی دمد زین تن
بر سریری بزیر عرش آله | گر نه این سوزنش بدی همراه

سوزنی روح را چو مانع گشت | بمکان منعوت قانع گشت
بازماند از مکان قرب و جلال | سوزنی گشت روح را بوبال
ای جوانمرد پند من بپذیر | دل ز دنیا و زینتش برگیر
تا مرفه بدان سرای رسی | بسر و سر و عز و بهای رسی
ورنه با خاک تیره گردی راست | راه عقبی ز راه کام جداست
زهر قاتل شناس دنیا را | رو تو پازهر ساز عقبی را
زانکه دنیا پرست بر خیره | هست چون بت پرست دل تیره

فی روح اللہو و ترک الدنیا

در اثر خوانده ام که روح اللہ | شد بصحرا شبی برون ناگه
ساعتی چون برفت خواب گرفت | بسوی خوابگه شتاب گرفت
سنگ افگنده دید بالش ساخت | خواب با یار گشت و پیش نتاخت
ساعتی خفت و زود شد بیدار | دید ابلیس را در ان هنجار
گفتش ای رانده وی سگ ملعون | بچکار آمدی برم بفسون
جایگاهی که عصمت عیسی ست | مر ترا کی در ان مکان ماوی ست
گفت بر من تو زحمت آوردی | در سرایم تصرفی کردی

با من آخر تکلف از چه لنی
در سرایم تصرف از چه لنی

جملہ دنیا ہمہ سرای منست
جای تو نیست ملک جای منست

ملکت من بدست چون گیری
تو بعصمت مرا زبون گیری

گفت بر تو چہ زحمت آوردم
قصد ملکت بگو کہ کے کردم

گفت کین ننگ را کہ باش دست
نہ ز دنیاست چون گزینی ست

عیسی آن سنگ را بسبک بنداخت
شخص ابلیس از آن سبب بگداخت

گفت خود رستی و مرا راندی
ہر دو ما را ز بند بر ہاندی

با تو زین پس مرا نباشد کار
ملکت من تو رو بمن بگذار

تا چنین طالبی تو دنیا را
کی توانی بدید عقبی را

رو تو زو دنیا طمع ببر یکسر
کہ ہر و زر ترا و تو خاک شمر

خاک بر سر ہر آنکہ دنیا خواست
مرد دنیا پرست باد ہوا ست

ہست بسیار خوار ہمچون گاو
معدہ چون آسیا گلو چون ناو

گرد و از رانی صواب و سخیف
خیرہ بسیار خوار کرکس و شیف

نہ فلک را فروختی بدو نان
لقمہ دہ سیر کم مزن بر خوان

تا ترا روزگار چون کوبد
لقمہ در معدہ ات بر آشوبد

روزگار تو از پی پندا شت — شادی شام بر دو اندوه چاشت
زان همی را یگان بمیری تو — کز پی لقمه در زحیری تو
هر که چون عیسی از شره بجهد — غم بادو بود خود بر نهد
همنشین زمره ملک بیند — با م خود پنجمین فلک بیند

فی حب الدنیا و آفاته

مل همی خوری بیوی گل بهار — باش تا بر دمد ز گور تو خار
ای چو فرعون شوم گردنکش — از ره آب رفته در آتش
چه کنی در میان رنج خمار — کار آبی که آتش آرد بار
ز آبشخوان خون که از لگد ریزد — پس ز تابوت خم برانگیزد
نه گزیده شوی گزنده شوی — از لگد کشته چه زنده شوی
چون چو شیران بگرد خود نچری — همچو روباه خون ز چه خوری
عشق بیرون برد ترا ز خودی — بیخودی را بدان ز بیخردی
با خرد میل سوی مل چه کنی — سپر خار بر گ گل چه کنی
آنکه دارد خرد نخواهد مل — وانکه باشد حزین نبوید گل
از می هوش بر مگردان میل — خاصه مستی و خانه بر ره سیل

چون برافی نداری اندرده — لاشه خررا بدست دزد مده

بدبود خواجه را درین بازار — واندرین گلشن و درین گلزار

خانه خالی و شحنه پر ماتم — شرع خصم و ندیم نامحرم

گوی پرورده مردم منفری — تو همی کوک و کوکنار خوری

دزدم خود کن که دزد ترا از خانه است — خازنت خائنست و بیگانه است

ای کمی بوده تر کمی بودن — دان بگرفت آدمی بودن

اندرین سور پیر زشور و شغب — دل پر از غم نشین و مهر بلب

باده خوردی ولیک ماهی نه — دوغ خوردی ولیک راهی نه

چون شدی مست هستی ای سیاه — خیک باده چو خوک افتاده

چه کنی باده کاندرین فرسنگ — بار شیشه است پیخ و خرلنگ

خرلنگ و ضعیف و بار گران — تنزلت سنگلاخ و تو حیران

راه تاری چراغ بی روغن — با دو صد تو با دو خانه شکن

سر بمیغز و پای محکم نه — مال همدست و یار محرم نه

خوابگه ساخته ز شاخ درخت — نامنهاده قدم بجایی سخت

تا ترا اندرین سفر زگزاف — باشد اندر خیال خانه لاف

شب سر خواب و روز عزم شکار — تا کند جز که ملک و دینت خراب
تو بشادی و آدمی اندر رنج — اینت بد مهر و ناخلف فرزند
گرچه شادی نمای اول اوست — کیسه گم شده مقتول اوست
کیست بدبین خاکدان ویران دو — کیسه لاغر کن است و تن فربه
داند آنکو گشاده رگ باشد — که میان بسته تیز تگ باشد
مرد فربه چو نیچ گام برفت — هفت عضوش چار طبع تفت
تو چو پیچی حساب از و برگیر — چون بپوشند جامه شبگیر
گر گریبان چو دامن و تیر نیز — عطسه و خوی گرفت و سُرفه تیز
آز را از درون خود بیوست — خاک بر سر شمار و باد بدست
آز را مار دان که در عالم — نشود جز بخاک سیر شکم
صورت طمع کافت بشرست — بوزنه سگ و مست گربه سرست
ظلم را چون سگان دیو انگار — نجس و آبریز و آتشخوار
خشم در زیر خامه نقاش — سگ لاشه است و دیو آتش باش
صورت آرزو چو طاوس است — بال مسعود و پای منحوس است
هست نقش حسد سیه احرار — گرگ یوسف در فرشته خوار

هست نقش را چو صورت شمع — تنش او را قالبش اندر جمع
هست در نقش و شکل کبر و نقم — شکل کناس و آکمه و ابکم
نقش اعجاب هست در سینه — قبّه بشش جهت در آئینه
همه در نفس ناسپاس تواند — همه در پرده هواس تواند
باش تا روی بند بگشایند — باش تا با تو در حدیث آیند
تا کیان را گرفته در بر — تا کیان را نشانده بر در
گر بمیری نگشته ایشان را — گم کنی ملک و ملک خویشان را
چون شوی در جهان پاینده — با تو مانند جملگی زنده
از پی پنجروزه راهگذر — آبروی حیات خویش مبر
راد مردان که رخ بخاک آرند — بره آورد جان پاک آرند
توره آورد چون بخواهی مرد — دد و دیو و ستور خواهی برد
کینه و کبر و بغض و بخل و حسد — شهوت و خشمت از درون جسد
هفت در دوزخند در پرده — نام شان عاقلان چنین کرده
هر که از هفت این سرای نجست — کی تواند ز هفت آنجا رست
وانکه در جانش نفت باشد تفت — هر که هر هفت کرد ازین هر هفت

بیش باید که از خرد بری — تا بدان قبلهٔ لقا برسی
کاندرین خطه زاهل نفس و هوس — میر میر و دگر نمیر و بکس
میر این زندگی بصد تدبیر — هم بدینجای باز گشتش از شیر
زنده آنجا بگه مبر تن خویش — آب حیوان مده بشمس خویش
حرب قائم شده میان دو تن — چه دهی تیغ خویش را بشمن
که چو این چشم اجل فراز کند — پس از آن عقل چشم باز کند
تا نه بینی نهاد عالم را — تا نه بینی جهان آدم را
تا نه بینی یکی بچشم نهان — چیزها را چنانکه هست چنان
تو هنوز از جهان چه دیدستی — ز نیجهان نام او شنیدستی
قصهٔ داماد و عقبی است عروس — سوی دنیا نگه مکن بفسوس
غافلی از جهان و از کارش — نازموده بفعل کردارش
ترسم این غفلت از همه مقصود — بازدارد ترا که موعود
پیش سلطان سپاسبان منگر — نظر شاه مر ترا بهتر

فی اصحاب الغفلة

آن شنیدی که در طواف زنی — گفت با آن جوان نکوسخنی

چون ورا در طواف دید آن دود
گشت لختی ز صبر و دانش فرد

گشت عاشق بیک نظر در حال
گفت با زن ز حال خویش احوال

گفت با آن جوان زن از دانش
آنچنان زن زمرد به دانش

کای جوان نیست مرتر معلوم
کز که ماندی درین نظر محروم

اندرین موضع ای جوان ظریف
آن به آید کز اوست مرد عفیف

وز بحای ز خالقت نیاید شرم
که بیک سو نگفته آزرم

خالق تو بتو شده ناظر
تو بدل ناشده بر شرش حاضر

این نه جای تمتع و بطر است
جای ترس است موضع خطر است

گرد گار تو مرترا نگران
تو بشهوت متابع دگران

مرد را شرم به بهر کاری
نیست چون شرم مرترا یاری

شرم دار از خدای خالق خاک
وانگه از خلق هیچ باک مدار

هر که از کرد گار ترسنده است
خلق عالم از و هراسنده است

روز بیاری ای تن ار تو خواهی یار
شرم دار از حرام دست بدار

دوزخی در شکم که این آز است
سگی اندر جگر که این راز است

در خرابی نشسته کین چنیست
رسم گبران گرفته کین ینست

از دو های هزار سر در بر
چیست این ملک و جاه و غر و ظفر

داده کوران مست راز و یقین
چیست این جاه علم و قوت دین

از برون پاک وز درون مغاک
کیست این مست هم صوفی چالاک

گر به بیرون سگان و در درون جوال
چیست این کار گرد و کست حلال

با سگ و دیو گرده انبازی
چیست این لشکری و آن غازی

داده در دست دزد شمع و چراغ
هست این شمع شرع و نور دماغ

زور قی با نقاب در جیحون
کیست این دخت ناده قارون

جامهٔ هفت رنگ چون طاوس
کیست این مرد خرقه و ناموس

نعره برداشته چو کبک از کوه
کیست این هست عار و بشکوه

بلکد بام خانه کرده خراب
کیست این مدعی بجز رو و خواب

بامی در خود زده چو مردم مست
چیست این دست موزهٔ دل پست

خوشتن را لقب نهاده مسیح
وز درونش صد هزار سینه جریح

بر خود افسوس کرده چون دجال
گه بهند گاه خرقه و گه جال

این همه خشم و جنگ و ظلم و شرور
دد و دیو اند در نقاب غرور

چون برافکنده بر آب سپید
می نداری بسان مست خبر

بسرای بقا ازین کشتی ... بار رو کز دمم ببر بدین زشتی
این همه بدفعال و بی دینند ... چه توان کرد مردمان اینند
غم خود را ی خلق را مبند ... راه بی را ی خلق نگزیند
یا بغربت بجوشد لی تن زن ... یا بدینها بساز و جان می کن
عز طلب کردنم ز همت دوست ... که نیم همچو سفله خواری دوست

فی صفة الربیع و الریاحین

شکر انصاف بر زبان بهار ... گفت عالم چو مردم هشیار
شکر عدل بهار پیش آگه ... دل گل گوید از زبان گیاه
دشتها پر لحاف بی بالین ... باغها پر عروس بی کابین
گفت قرآن بلفظ همچون دُر ... مرد و آمن کشیده را فا فطر
تا ببینی بچشم عقل پژوه ... بر گریبان دشت و دامن کوه
از پی نقشهای جان آویز ... اختران نقشبند و رنگ آمیز
باغ پر شاخهای سقلاطون ... راغ پر فرشهای بوقلمون
شاخها حلّه پوش و مشک آغوش ... دشت عنبر فروش و دینا پوش
باغ از بوی مشک عطر آگین ... راغ مانند زلف حور العین

اشک من چون با ماه روی تو همتا
روی چون با ماه روی گیتیا

سرو چون حور سبز پیرهن
مشک و عنبر دمیده پیرامن

عنبرین گشته از نسیم صبا
از مسام زمین مشام هوا

نامه بر کار کرده دست بهار
زلف کوتاه کرده دست بهار

چشمه اشک چشم من بشتاب
تا در باغ رفته از لب آب

بیا بیا دست گردش بی باک
زلف شب اگر فته کش سوی خاک

گر بخواهد بحسن خلق کمال
خون کند مشک و مشک خون در حال

صفت گل کنون بقوت زال
گفت بلبل چو مرد عاقل

دشت ها را لباس ها رنگین
باغ ها را ز خلعت آذین

کوه پر نقشها همه زیبا
اختران نقشبند بر دیبا

شاخ مانند عقد پر لولو
باد مانند نافه آهو

باغ پر حقهای دُر و گهر
راغ پر شقه‌های نقره و زر

گنج قارون بدامن سنگے
زیب حورا عیان ز هر رنگے

قطره باران چو دانهای گهر
بر شقایق چکیده همچو دُرر

قمری و فاخته ز شاخ چنار
بُرده از عاشقان شکیب و قرار

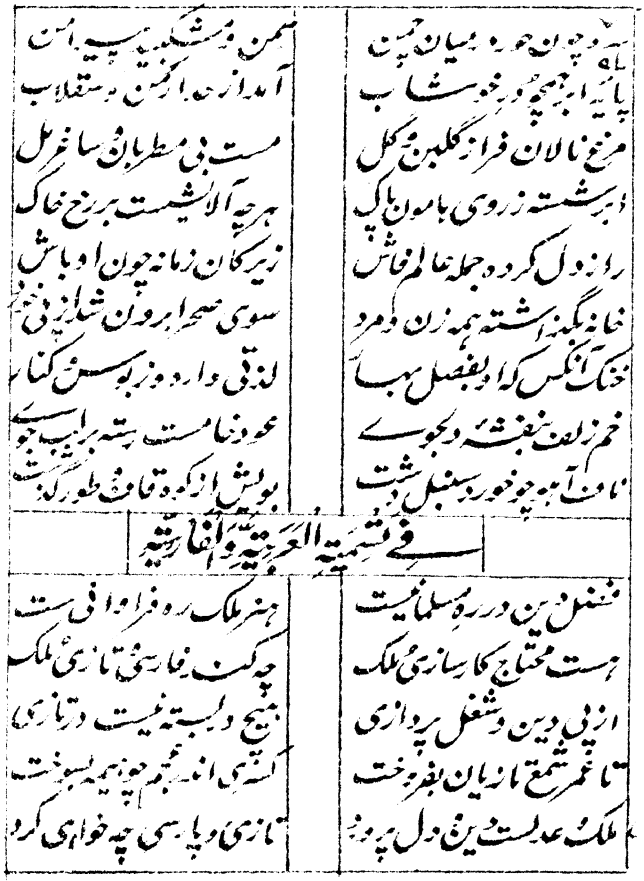

پارسی بهر کار سازی تست
تازی از بهر گرده تازی تست

گر تبازی کسی ملک بودی
بولهب آفتاب و ماهستی

تازی ار شرع را نه پناهستی
چه ز اهل عرب چه ز اهل عجم

مرد را چون هنر نباشد کم
نه بدان تا تو خواجگی سازی

بهر معنی ست صورت تازی
چه کند جان و صورت بوجهل

هر که شد جان مصطفی را اهل
نز پی صورت مجازی را

بهر معنی ست قدر تازی را
روح را پارسی و تازی کیست

روح با عقل و علم داند زیست
که تو تازی همی ... دانی

اینچنین جلف و بی ادب دانی
مر ترا افضل بوالفضول کند

علم خوان تات جان قبول کند
لیک قد قامت الصلاة نشنود

بولهب از زمین شرب بود
بر در دین همی سپرد قدم

بود سلمان خود از دیار عجم
آب خواهد چو تشنگی پویست

علم گر بهر خود کنی بر دست
ظن تخییل و حیلت و شغبست

کی رساند بحکمت و ادبت
دل سیه کرد و جان سپید نکرد

چون ترا جز هوا امید نکرد

پس درین راه با سلاسل و غل — چار قل حرز تست بر سر پل
نیست جز نبوت ره نبوی — نقل نحوی و شعبهٔ لغوی
کی شد از بهر پارسی مهجور — تاج مینا ز فرق سلمان دور
گر دو چون اهل بیت خود را یاد — دل سلمان بلفظ مینا شاد
باز بوجهل گرچه نزدیکست — دوستی دور دوست تاریکست
نسبت دین درست باید و بس — زانکه دولت شکسته شد ز هوس
دولت از زهدی شدت صولت — کوه ام وزدان و فر دالت

در صفت شراب و خواص آن گوید

مرسران را چو طامع و میخوار — بهر چه دوست سر دهم چو خمار
می چو با بسم در نهاد شود — آتش و خاک و آب باد شود
ران برو چار طبع دست نیافت — کز فی پنج پای خود بشتافت
هست می در نهاد خود پیوست — در شکست پای عقل و بر سر دست
شاه می بر جمال تن چیره است — مار عقل از کمال می خیره است
پای گرمی اشک سردان اوست — زان پی زرمحک مردان اوست
از کف پر چو معجز موسی ع — مرده زنده گشت چون عیسی ع

ام قرآن
چنین بخلق خدا قرآن است کل
وزبان در دو اندر غلط است اینجا
مقصود من از انسان شود
چنین بخلق خدا قرآن است کل
نداند و صورت شیخ اول طبیعت
بنگاه طبیعت اجتماع
ارباب بعضی را تعریف
بنده کرده اند و صورت
مراد از شیخ
کتاب جمل بخش
واقع شده اند و صورت
بطبایه
حرف ه مذور بصورت
رفع آن باشد
بباده دست نیافته
و در طبیعت غالبست
کز فی
شد کی
انجمن عالم

مرد را عقل دیده و داد است | غمدی روح باده و باد است
زیرکان را درین سرای خراب | هیچ غمخوارهٔ مدان چو شراب
باده در پیش اندیشه استاده است | زانکه غمخوار آدمی باده است
عقل را گر بتو هست شاه | باده عقل دوست را همکاره
از پی تف نشان حفظ آب | در نفس نقش سوز سودا آب
اندرین باغ خوب و راغ فلک | وز پی چند نفس و زاغ فلک
گل چو بر دست گل بیامیم دهد | تا بدو بوی خویش وام دهد
بشام آنکه گل همی بوید | از مشامش نشاط گل روید
هست در راه فکرت عاقل | از پی کشف فطرت غافل
مدد عشرت جوانمردان | نقد محران و ناقد مردان
اندکی زود عزیز و تند است | باز بسیار خوار و زود است
تا تو او را خوری عزیزش دار | چون ترا او خورد بدانش خوار
دل با حکام دین سپردن به | باده خوردن ز وقف خوردن به
هر دو چون ره بگیردت بصراط | پس چه باده خوری چه وقف باط
دیده کان ز طمع باشد پر | گرده داند نشان پای شتر

آبت از روی بردو عقل زرای | تو همه نان هنوز آتش پای
آنکه نانست و دل و جانش | با دلی باده داد مهمانش

فی دار الغرور و دار السرور

مال بر کف چو نیل در گشتیست | مال در دل چو پیل در گشتیست
مال مصلح چو آب زیر منص | فکر کاید ز تحتش گرامت تن
وآن ممتاک چو آب در فلکست | کو بود دشمن مقام ملکست
مرد را چون دم و درم باشد | آن نکوتر که خیرام باشد
تا بدینجاش کس جگر نخورد | نه بدان جای حسرتی ببرد
گرچه دنیا بجز لطافت نیست | لیک بودش بی این آفت نیست
بحلال از خدای مشغولی | بحرام از خدای معزولی
پسر عوف را ز بهر حلال | ببر مصطفی نبود مجال
بود خود حکیم شبهت جوئی | از حلال زمانه دست بشوی
گرچه نور جسم را پناه بود | لیکن انهم حجاب راه بود
در زر و سیم اگر صوابستی | کی قرین سگ و دوابستی
مال اگر بائل خران نشدی | حلقهٔ فرج استران نشدی

آدمی مرده در غم نانی | وان دوال رکاب چون کانی
آدمی پیش اسپ بی درست | وان دوال رکاب محتشمست
دینی از دین همیشه آزرده ست | کاب دنیا جمال دین بُرده ست
مرد دین باش و مال ایله کن | پیر دنیا بحیلگی حله کن
مال سوی حکیم کے یازد | زشت با کور به فرا سازد
دور دار و شب اخود از رفتن | که بترسد که بشکند پوزش
هر دو انجا که سخت و فرهنگست | در نگنجند از انکه ره تنگست
نبود مال جز بدون مائل | جاهلی مال و جاهلی سائل
دون و دنیا بوند هر دو قرین | محبّ آن و طلبانی این
دیده و ریل بزیر گام کنند | کور بر پشت پل مقام کنند

فی اصحاب الغرور

آن شنیدی که بود مروی کور | آدمی صورت و بفعل ستور
رفت روزی بسوی گرمابه | ماند تنها درون گرمابه
بود تنها بگوشه بنشست | خرزه آن غرزن آوریده بدست
دل و گل کاه کوره از تف و تب | آذر از خایه وز پشت اصدب

چون کدو خایه و خیار انگشت | خربزه در مرشت خربزه برپشت
زرنج پند اشت کور خود کامه | نکند خایه در و چون جامه
سوزنی تیز در گرفته بچنگ | گر دری خایگان خویش آهنگ
سوزن اندر خایه در خایه | آنچنان کور جلف بی پایه
چون ز سوزن بجانش در آمد | باول خویشتن در بر آمد
از دل آتش ز دیده باد آورد | علت جهل خویش باد آورد
هر زمان گفتی ای خدای غفور | هستم اندر عنا و غم رنجور
مر مرا زین عنا و غم فرج آر | کز خجالت مجستم نماند قرار
سوزن تیز و خایه نازک | برهانم بفضل خود لیکن سبک
گر دمردی دران میانه نگاه | گشت ازان کور بیچاره آگاه
گفتش ای ابله کذبی و کندی | ای ترا سال و ماه جهل نهندی
سوزن از دست بفگن و رستی | کز ازین جهل جان و دل خستی
تو ز دنیا هم آنچنان نالی | کانچنان کور دل ز محتالی
دست از دنیی بدار تا برهی | خیره در کار خویش می سستی
گه بپای از خودش بیندازی | گه دو دست از طمع بدو یازی

۱۷۴

می‌خوانی جهان لیک بقول — ای همه قول تو بخیس چون بول
ای همه قول تو نفاق و دروغ — پیش دنیا تو کردن اندر یوغ
خشک آن کز زمانه دست بشست — خشت دنیا بسوی دل نگذاشت
در دو نیست دار و مومن — که بدو گردد از جحیم ایمن
تکیه بر لذت جهان کردن — چیست ای خواجه خون دل خوردن
وقت لذت بترسی از سلطان — وقت عصیان نترسی از یزدان
دل منه بر جهان بی معنی — که ثباتی ندارد این دنیا

حکایت

آن شنیدی که در ولایت شام — رفته بودند اشتران بچرام
شتری مست در بیابانی — کرد قصد هلاک نادانی
مرد نادان ز پیش او بگریخت — از پیش مید و دید او مست
مرد در راه خویش چاهی دید — خویشتن را در و پناهی دید
شتر آمد بنزد چه ناگاه — مرد بفکند خویش را در چاه
دست با او بخار زد چون ورز — پایها نیز در شکانی کرد
در ته چه چو بنگرید جوان — اژدها دید باز کرده دهان

دید از بعد محنت بسیار | زیر هر پاش خفته بصد مار
دید یک جفت موش بر سر چاه | آن سفید و دگر چو قیر سیاه
می بریدند بیخ خار بنان | تا در افتد بچاه مرد جوان
مرد نادان چو دید حالت بد | گفت یارب چه حالتست این خود
در دم اژدها مکان سازم | یا بدندان ما ر بگدازم
از همه بدتر آنکه شد کین خواه | شش تنست نیز بر سر چاه
آخر الامر تن بحکم نهاد | ایزدش از کرم دمی بگشاد
دید در گوشهای خار نحیف | اندکی زان تر نجبین لطیف
اندکی زان تر نجبین بر کند | کرد پاکیزه در دهان افگند
لذت آن بکرد بیهوشش | مگر آن خوف شد فراموشش
تو مگر آن مرد و جاهت این دنیی | چار طبعت بسان چار افعی
آن دو موش سیه سپید ذرم | که برند بیخ خار بن در دم
شب و روز ست آن سپید سیاه | بیخ عمر تو میکنند تباه
اژدهائی که هست در بن چاه | گور تنگ ست و زان نه آگاه
بر سر چاه نیز اشتر مست | اجل ست ای ضعیف کوته دست

خار بن عمر تست یعنی زیست | می ندانی تر بجبین تو چیست
شهوتست آن تر بجبین ای مرد | که ترا از دو کون غافل کرد

فی استحقار دار الغرور

خواست وقتی زعجز و بیداری | از یکی مالدار دینداری
انگه آن مالدار بی هنجار | مهر بر لب نهاد و دل مردار
یکدو بارش چو گفت سائل رد | مالدار نجس جوابش داد
گفت اگر حق پرستی ای تن زن | دین و دنیا ز حق طلب ز من
گفت دین هست خوب و دنیا رد | نیک از و خواستن بداز تو سزد
که مرا گفته اند کز پی دل | حق ز حق خواه و باطل از باطل
چون تو بر باطلی و من بر حق | از تو جویم نصیب خویش الحق
زانکه نفس ار چه گوهریست شریف | کار او باطلست و رای سخیف
دل بدین داده ام که حق پرورد | باز گردد بسوی حق پر درد
گل بنزد تو زان فرا آمد | که گلورا بگل نیاز آمد
دین نیابی گرت غم بدنست | زانکه کابین دین طلاق تنست

حکایت

بلبلی بود در شهر بلخ بقالی
بیکران داشت در دکان مالی

هم شکر داشت هم گل خوردن
عسل و خردل و خل اندردن

زاهل حرفت فراشته گردن
چابک اندر معاملت کردن

ابلهی رفت تا شکر بخرد
چونکه بخرید سوی خانه برد

مرد بقال را بداد درم
گفت شکر مرا بده بکرم

برد بقال دست زی میزان
تا دهد شکر و برد فرمان

در ترازو ندید صد کان سنگ
گشت دلتنگ ازان کرد آهنگ

که ازان گل یکی کند پاسنگ
تا شکر بدهدش مقابل سنگ

مرد ابله مگر که گل خورد سی
تن و جان را فدای گل کردی

از ترازو گلک همی دزدید
مرد بقال نرم نرمک دید

گفت مسکین خبر نمیدارد
کان زیانست و سود پندارد

هر چه گل کم همیکند زین سر
شکرش کم شود سر دیگر

مردمان جهان همه زینسان
گشته از بهر سود جیفت زیان

خویشتن را بباد برداده
آنچنان را بدین چنان داده

چون نمودم بدین سخن برکان
سخن آغاز کردم از نسیان

الباب السابع فی الغفلة والنسیان والتهور فی امور الدنیا ونسیان الموت وما بعده

خندهٔ هرزه کار عمر بود — خندهٔ برق را چه عمر بود

بیخ عمرت زمانه برکنده — چون همه ابلهان تو وخنده

آنکه را الحد و تحفره کنده بود — مرورا خود چه جای خنده بود

مکن ای دوست بسرای عمل — عقل را اخرج در غرور امل

نه چو مردی نماند بوی فوگار — پس تو الکار مردی آن بگذار

ماه نو پر و بال تو برکند — پس تو بر مه مخند بر خود خند

هر قبی کان زمانه بر تو شمرد — روزی از زندگانی تو ببرد

در رخ ماه نو کسی خندد — که از و سود و مزد بر بندد

پس تو باری چرا نگریی خون — کت از و جان گمست و والم فزون

خانمان خفته زیر کان نالان — قهر بالش سزا تر از بالان

زیر کان را چو روز رمعلومست — که شب و روز خانمان شومست

سال چون مرحله است و مه فرسنگ — روز و شب گامم زخم و عمر تنگ

چون بمنزل رسید مرد از راه — از زه رفته پس شود آگاه

بازپس خود نیاید آنچه گذشت | درج اعمار تو زمان بنوشت
با تو صد درج در زمانه صفت | خانه پر درد و تو خوشک خفته
عمر چیست انکه عمر مورو مگس | امل افزون زعمر ده کرکس
در ره دین شده قلیل عمل | بهر دنیا شده طویل امل
محلی کان اجل نهد چه بود | املی کان زحل دهد چه بود
که بود غافل از قضای اجل | کوته اندیشه در ازا امل
نخورند از برای سود و زیان | تب لرزه بنسیه گفتگران
خلقی از عمر خود شده مغرول | تو بدین عمر مختصر مشغول
تو همی رنج دل بجان بخری | خشمت آید چو گویمت که خری
با قناعت کش از کشی غم و رنج | ورنه بگذر ز عشق و عشق الفنج

فی طول العمر والحسرة مع ذلک

نوح را عمر هم زده صد بود | حرص و امید او بدان نرسود
چون گذر کرد هم صد و پنجاه | ورقد لک بحسره کرد نگاه
گفت آوخ که بر من این بیهد | بود کمتر ز روزگی ده بد
کرد و پیر اسوال روح امین | سر ز بالا نهاده بر بالین

کامی ترا عمر از انبیا افزون — چون گذر کرد بر تو دنیی دون
بر جهان یافتی جهان را تو — چون سپاری کنون روان را تو
گفت دیدم جهان چو تیم دود — آمدم از درے شدم زدگر
تو زنا سوده تن زسیر سبیل — کاندآ کو از پر نهیب رحیل
میبرد هم جوان و می برد حسرت — شربتم ضربت و شفا شدت
عمرش ار بد دراز و در کوتاه — رخت بربست و ران کشاد براه
عاقبت هم برفت و پیش نماند — آیت غزل خویشتن برخواند

فی طول العمر و قصر الامل

داشت لقمان یکی کریجی تنگ — چون گلوگاه نامی و سینه جنگ
شب دو در بسنج و تاب بدے — روز در پیش آفتاب بدے
بوالفضولے سوال کرد ازو — چیست این خانه شش بدست و سه پے
همه عالم سراو بستانست — وین کریجت بتر زندانست
در جهان فراخ و با نزهت — چه کنی این کریج پر وحشت
عالمی پر ز نزهت و خوشی — رنج این تنگنای از چه کشی
باد دم سرد و چشم گریان پیر — گفت هذا لمن یموت کثیر

در ربا طی مقام و من سفری
بر سر پل سرای و من گذری

چه کنم خانهٔ گل آباد ان
دل من اینا تکو نوا خوان

چون در آید اجل چه بنده چه شاه
وقت چون در رسد چه بام چه چاه

گر به رود چون زنم شانه
بر ره رود چون کنم خانه

آهن سرد چند کوبم من
خانه ویران و چند رو بم من

پیش صرصر چراغ چه افروزم
پوستین پیش شیر چون دوزم

خلق را زین سه نفس پر شر و شور
چار دیوار گور بهتر گور

هلک المشقلون بخواند و پس
خانه و جای سازم اینت هوس

چه کنم جفت و خانه بو بنیاد
مونس من نجا المخفون باد

خانه کز راه و رنج و حیله بود
همچو زندان کرم پیله بود

که چو قبر بود در درونش نهان
گشت هم قبر تن و راز نهان

خانه اینجا که بهر قوت کنند
مور و زنبور و عنکبوت کنند

قوت عیسی چو از آسمان سازند
هم بدانجایش خانه پردازند

بر فلک زان مسیح سر بفراشت
که درین خاک توده خانه نداشت

چه کند روح پاک خانهٔ ریح
فلک پنجم ست بام مسیح

خرد و جان و تن چون ز جود خالیست | حلم جود او ازان عالیست
خاک و آب و باد و آتش عهد | کی نگهدار و دار تو سازی مهد
مرگ را چون شکر فرو چالاست | سوی ناپاک و پاکیزه پاست
نه تو مردی و مرگ بی زورست | شیر او شیر و گور او گورست
زانکه اینجات یکدو دمه مجلست | نه بمثبت آن بمدت علست
با جل بازبسته اند این کار | بی اجل نیست کار را مقدار
فرش عمرت نوشته در شوئی | این دو قراش زنگی و رومی
ای نیاموخته ادب ز ادیان | ادب آموز زین پس از بلوان
ادب آموزت زمان پس ازین | چون نیاموختی ز خلق زمین
کی کفف باشد از بلای قبت | که کفن بافت و ز و سبت
چندی اندوه پیرهن باشد | تو کرت آن پیرهن کفن باشد
تو بدرزی شده به پیرهنت | گاز زآندم بگوفت کفنت
با تو این طمطراق و لاف و گزاف | با دم آخرست همره و بس
بعد ازان راه کفر و دینت بود | نیک و بد مونس و قرینت بود
نیک تو روضه شود ز نعیم | بد تو حفره شود ز جحیم

تو ز حرص و حسد میان سعیر | گرد تو چون سرای پرده اثیر
با خودی از اثیر چون گذری | هیزمی از سعیر چون گذری
خویشتن را وداع کن رستی | عهد با حور و غلمان بستی
ای فگنده بجهل و خوی سرشت | رو به اندر رزو ملخ در کشت
آرزوی ضیاع و اسباب | روز آبت ببرد و شب خواب
آرزو را بزیر پای در آر | هوس و آرزو بره بگذار
آرزو و هوس کجا جوید | آنکه او را بخود پوید
آنچه جد چون لعب همی شمری | و انچه حق چون کذب همی شمری
لعب بازی برای کودک راست | مرد را لاعبی نیاید راست
بسته با عقدهٔ تمنا عقد | توبه در نسیه و گناهان نقد
گر بیابی تو در اجل تاخیر | نه ترا مسکنست قعر سعیر
فارغ از مکر و ایمن از تخویف | جرم مالی و توبه در تسویف
تو ز احوال خویش محجوبی | زان طلب کار مرد مقلوبی
بر گناهان همی کنی اصرار | خویشتن را ز مردگان انگار
خانه را گور ساز و دل را خصم | ده ده و بوار و خاک گل بد خصم

همه فعل تو از تو کرده سوال
یافته کوشمال و خورده وبال

یک بیک کرده را جزا دیده
وز شفیعان طمع تو ببریده

ناقد فعل تو علیم و بصیر
تو ز احوال خویش گشته ضریر

بر گرفته حجاب بار خدای
روز پاداش فعل و روز جزای

وه که چون آمدی برون نهفت
بسکه واحسرتات باید گفت

مثل الغرور

مثلت هست در سرای غرور
همچو آن یخ فروش نیشاپور

در تموز آن یخک نهاده به پیش
یک خریدار فی واو در ویش

هر چه در داشت از دیخ و دریاخت
آفتاب تموز یخ بگداخت

یخ گدازان شده ز گرمی و مرد
با دل درد ناک و با دم سرد

این همی گفت و اشک می بارید
که بسی مان نماند و کس نخرید

زانکه عمر گذشته تابی داشت
آفتاب تموز ریش نگذاشت

قیمت روزگار آسانی
بسر روزگار اگر دانی

چیست عقل اول ایچنان دیدن
پس بسیشت بر یخیان بدن

بر گ دنیا خرد نه پسندد
مرگ بر برگ و اینچنان خندد

چون نترسی تو از اجل خردی | آن ز غفلت شمر نه از مردی
تو نه بر اجل دلیر منوز | گور گور ست و شیر شیر منوز

فی صفة الموت

جز دورنگی نشد ز مرگ هلاک | مرد یکرنگ را ز مرگ چه باک
مجلس و عظ رفتنت هوس ست | مرگ همسایه وعظ تو بس ست
مرگ را در سرای پیچاپیچ | پیش تا سایه افگند بپیچ
زادگان چون رحم بپردازند | سفر مرگ خویش را سازند
تقیه پیری ز مرگ نندیشی | ملک الموت را اگر خویشی
اگر امید دون که خویشی تو درست | هست بادی بآخر و نخست
نکند سود جز زیان ندهد | که ورا نیز اجل امان ندهد
سوی مرگست خویش را آهنگ | دم دمون گام و روز و شب فرسنگ
جان پذیران چه بیوفا چه ببرگ | همه در کشتی اند و ساحل مرگ
هستی حق زوال نپذیرد | آنکه مرگ آفریدگی میرد
پیش آنکس که قدر دین داند | سر گذشت اجل خواند
از ثریا تا باوج چرخ اثیر | همه میرنده اند دون و امیر

چه حدیث ست امیر کی میرد | کی اجل مر اجل گلو گیرد
چه نحسی سر گذشت طرازی | سر گذشت اجل شنو بازی
تا بگوید چگونه سازم جاه | تا بگوید چگونه سوزم شاه
تا بگوید بغا فل گرو گور | بگذارم زکه ستدم زر و زور
تا بگوید که گردنان را سن | چون شکستم بسر وری گردن
تا بگوید چه تاختم بر تخت | تا بگوید چه باختم بر بخت
بخت آن از چه سان نگون گردم | تخت این از که پر ز خون کردم
چه نخ و بخیها بکند دم من | چه شخ و شاخها فگند دم من
خسروان را چگونه کردم پست | قصر هاشان چگونه کردم پست
تا بگوید ز انبیا و رسل | چون گرفتم بقهر بر سر پل
تا بگوید که شیث و آدم را | چون بریدم ز جسم شان دم را
تا بگوید ز کشتن هابیل | که ستم کرد و بر تنش قابیل
تا بگوید ز نوش و نوح و ملک | مردن زار و مور خشتن هر یک
تا بگوید ز هود و ز صالح | راحت و رنج ناصح و طالح
تا بگوید ز حال ابراهیم | جور نمرود و آن عذاب الیم

حال اسحاق و حال اسمٰعیل | با هجر و سارہ و آل اسرائیل
قصۂ رنج یوسف از اخوان | صبر یعقوب و خانۂ احزان
تا بگوید ز مبتلا ایوب | دل و جان در عنا و ذا مکروب
حال الیاس و یوشع و ذوالکفل | یافتہ ہر یک از کفایت کفل
تا بگوید ز موسی و ہارون | آل عمران و حوت با ذوالنون
تا بگوید ز گریۂ داؤد | نالہ و آب چشم و طول سجود
تا بگوید ز ملکت پسرش | سایہ از بر مرغ گرد سرش
انس و جن مر ورا شدہ مطواع | باد چون مر ہوی مطیع و مطاع
تا بگوید ز اسمویل و شعیب | پاکشان جیب و دامن از ہمہ عیب
کالب و دانیال و لوط و خضر | شدہ ہر یک ز قوم خویش صفدر
پند لقمان و سرگذشت یسع | دل و دین در ورع بری ز طمع
تا بگوید ز شکر گفتار | ز کریا بریدہ از منشار
تا بگوید ز عصمت یحیے | تا بگوید ز نالۂ عیسے
تا بگوید ز سید سادات | کہ ز ما بر روان او صلوات
احمد مرسل آنکہ فضل احد | گردہ بر جملہ انبیاش او حد

ذکر حال اسحاق علیہ السلام
ہاجر و والدہ حضرت
اسمٰعیل علیہ السلام
و آل اسرائیل
مادر اسحاق سارہ
اسمٰعیل علیہ السلام
ہاجر
آل عمران
گذرانیدہ و از و
اسمٰعیل علی نبینا
و علیہ السلام حاصل
شدہ و آن قصہ
مشہور است ۱۲

آفتاب مساجد و خلوت — از حق او را صلوة در صلوت
میر بوبکر و عمر و عثمان — حیدر آن شیر خالق سبحان
تا بگوید ز حال میر حسن — آن سرافراز شرع و زین من
واندران کار پور بوسفیان — یک زمان مرور انداده امان
از زنی خواست استعانت و عون — تا شد او هم جلیس با فرعون
تا بگوید ز کربلا و حسین — آن نبی را چو قلب و همچون عین
تا بگوید ز قوم بی شرم و شین — شده راضی بقتل میر حسین
شده در نار قاتل و مقتول — شده با مرتبت بنزد رسول
تنش از تیغ خصم پاره شده — آل مروان ورا نظاره شده
کربلا گشته گورخانه ورا — کرده تیر عدو نشانه ورا
آن یزید پلید بداختر — بسر آب بر فگنده سپر
کین آبا بتوخته ز حسین — خواسته کینهای بدر و حنین
زان برآورد ن هلاک و دمار — از نژاد امیه خونخوار
تا بگوید که بهر آتش و آب — آب فرعون چون بیرم از آب
تا بگوید ز موت و بعث حشر — از بشر آن رمح آوریده بکیفر

حال اصحاب کهف و قیاس تو ای
تا بگوید دعا دو عاد و نشاد
تا بگوید ز رستم ناگاهان
زان در آوردن رسول از دور
زان بیرون عروس نیکوروی

قصهٔ تنجلوس و شهر فسوس
که بیاد ش چگونه کردم یاد
بر سر رهبران گمراهان
زان برون کردن فضول از سر
ناگهان از کنار زیبا شوی

فی الماضین من ملوک العجم والحبابین

زان ملوک عجم که در تاریخ
زان سخنهای ملک کیخسرو
آل گشتاسپ و نامور لهراسپ
حال جمشید و حال افریدون

بسخروان رسانت موعظت تو بیخ
رستم زال و نیرم و جم و زو
وان همه علم و حکمت جاماسپ
حال ضحاک کافر ملعون

سرگذشت سیاوش مظلوم — پدر بی حفاظ و آن زن شوم

حال اسفندیار و ظلم پدر — حال افراسیاب بسته کمر

رستم گبر و خدعهٔ سهراب — که جهان شد ز فعل هر دو خراب

زان جفاهای بهمن دانا — که چه کرد از خروج با دارا

زان ملوک طوایف عظمی — که چگونه شدند جمله هبا

حال فیروز و اردشیر محظام — اردوان دلیر با بهرام

زان خبرهای آل ساسانی — راندن کام دل با آسانی

زان خصال سکندر رومی — که برفت از جهان نمحرومی

زان سیرهای یزدگرد عزیز | که شد از بخت بدهمه ناچیز

فی اهل الارض خاصة عامة

زان بنی آدم از صغار و کبار | که برآورده شد ز جمله دمار
زان بجان اندرون خلیدن نیش | بچه را در کنار مادر خویش
زان بریدن منزل و بسفر | خلق بر نای تازه پیش پدر
زان بودن فگندن اندر ناز | مرد را از دکان و از بازار
زان خصال سران سمر کردن | زان کلاه کیان کمر کردن
زان همه ملک با خلل کردن | زان همه خطبها بدل کردن
زان نباگاه بردن از بستر | پای بسته کشان و صد بدبخت
تا چو بشنیدی از غرور همی | دل برین عمر بیوفا ننهی
این همه قصها از و بشنو | ناز نینی مکن بدو بگرو
زین قضاهای گرم شیرین کار | گیر و دن اندر بد و مسخره وار
تو ز روی هوا و بوالهوسی | وز پی فعل ناکسی و خسی
آنچنان با غرور گشتی جفت | پیش تو مرگ خود که یاد نگفت
چه حدیث ست شاه کی میرد | کی اجل خلق پادشا گیرد

کی بود خاصه اندرون حصار | با امیر اجل اجل را کار
از توام خوشتر آنکه پیش اجل | از برای نفاق و زرق و دغل
پیش جبار همنفس با مرگ | گشته ریزان ز شاخ عمرش برگ
او کشیده ز هفت عضو خجالت | تو همی گوی هفت گنبدان
کرده ابلیس بهر طنازی | زین سخن بر بروت تو بازی
در میان گر هزار کوه باشد | مرگ یکدم چو کاه بر پاشد
زین ترش بودن تو دزدان | مرگ را کند کی شود دندان
مه ز تو که ز تو به پیش تو مرد | تو نزی خوش ترا که یارد برد
مردگان را گل سپردی تو | تو نمیری نه مرد خردی تو
خود ترا مرگ بسته کی گیرد | تو امیری امیر کی میرد

فی صفت الموت

رستگاری آخر ز چرخ پاینده | هم توسائی و هم توساینده
گر ترا از حواس مرگ برید | مرگ هم مرگ خود بخواهد دید
ها و ن ار چند چیزها ساید | هم بسوده شود چو وقت آید
مرگ اگر ریخت خون ماده و نر | هم برآرند خونش در محشر

ای جهان را بید بیازرده | وانچه به بود با بدان کرده
عمرت از آتش آسمان سوده | تو دمی زو چو او نیاسوده
بس بود زین بپس کفت کفت | که همی بر تنافت پیرهنت
در جهانی که عقل و ایمانست | مردن جسم زادن جانست
تن فدی کن که در جهان سخن | جان شود زنده چون بمیرد تن
معرفت در دولت نهاده اوست | بازکی گیرد انچه داده اوست
لعل را کآفتاب پرورد ست | از همه آفتش جدا کرد ست
شحنهٔ اوست آفتاب بلند | نرساند بدو نهیب و گزند
چون همی زاختران پذیرد قوت | خم نگیرد ز گوهران یاقوت
باز دری کز آب زاد و مغاک | لاجرم خاک شد ز خاک چو خاک
بر فلک شو که در جهان وجود | هر که برتر کریم تر در جود
این همه هستی که در بدنست | نقش نه پیر و چار پیرنست
نُه و چار ست مر ترا مایه | بر نشاید گذشت زین پایه
گر بغفلت زیی درین مسکن | جان مسکینت ماند بی ماسن
بر روی زین سرای بی معنی | گوش بر گوشوار لا بشری

که اگر با تو دم زند هوست | کمند از مهر چرخ در قفست

فی الحکمة والموعظة والنصیحة

مرغ و حور از بهشت ابد است | حکمت و دین ز بهشت یزد است
نبود جز جمال ایزد قوت | عاشقان را بجنت ملکوت
تو چه دانی که می چه گیری قوت | با چنین دل کجا رسد ملکوت
ملکوت از پی گدائی را | جان دهد از پی رضائی را
وانکه در بند حور و غلمانست | نیست خواجه که از غلامانست
تو چه دانی بهشت یزدان چیست | تو چه دانی که جنت جان چیست
چون تو بروی ز عالم دین قحط | ملک را باز دانی از ملکوت
کی برد شهوت[1] بسوی بهشت | تات حور و قصور باید و کشت
همچو بر بط رقیق و صورت زشت | جسمتان هست بهر بهشت بهشت
ای بدل کرده دین بنا مردی | چند ازین نان و چند ازین خوردی
دلی آخر بدست کن روزی | که در و باشدت ز دین سوزی
گیرم اینجا ز دیو می وزوشی[2] | عیب خود بر همه همی پوشی
چون رسی در جهان بیچونی | عیب گوید ترا که چونی

[1] نسخه نوشی از آنش ست
[2] ۱۲

تو همی پوشش بهر عامهٔ خلق
عیب خود بهر بار نامهٔ خلق

پس بدان تا هوا شود خشنود
عذر می نه که عقلم این فرمود

گرچه بر خود بپوشی از پی فرع
از ده و دون شرم دار شرم از شرع

این همه مطراق بیهودست
عقل جز راستی نفرمودست

وانکسانی که مرد این راهند
از نهاد و زمانه آگاهند

ستم دوست را چو از در راست
دوست دار نه که دوست دارد دوست

خشم را از درون محمد وار
جز برای فشار شرع مدار

حرص را سر بزن به تیغ وفا
بخل را پی کن از برای رضا

وان خرانی که بار گل نکشند
شربت ضر نکار دل نچشند

همه را بینی اندرین بنیاد
ز آتش دل دماغها پر باد

چون برین در نه سپهد ارے
کم ز سگبانی مکن بارے

گر نبرد ہے ستم در تو
کم نبوی از سگے بمجشر تو

از صفات سگی تهی کن رگ
ورنه در رستخیز خیزی سگ

گفته از سگ مباش و حق بشناس
که سبک لقمه دارد از تو سپاس

جسم را در مده بجاه و نیسار
سگ چو دیوانه شد تو زو مشمار

جسم فربه بکن بلقمه زخویش | سپ فربه شود شود سرکش
رود ده کز باد گشت فربه وتر | شود از سوزن سبک لاغر
ابلهان مانده اند بر سر پل | پای در گل دو دست اندر غل
همه از آب این دو رود نهاد | تازه و تر چو رود ده پر باد
هر عاقل که یافت عقل و بصر | فربهی دیگر و رم دیگر
بود چون بصیر مرد هنر پیر | نیست حاجت مرا بدین تقریر
گرچه آبستنی ز دور زمن | او هم از مرگ تست آبستن
تو درین خطهٔ فساد و فجور | از دل شاد مانده رنجور
گر تو هستی ز نسبت آدم | هم ز خود زای با کمر چو قلم
اصل را هم بهل باز رسان | خوش بجوش بخش ناخوشی بخشان
عقل و علمست آفت معکوس | پر و بالست فتنهٔ طاوس
هر چه گوئی نه در ره آدم | دیو در دیده گیر و اندر دم
کبک سنت ببوستان نیاز | در خور آید که در خرامد باز
گر سبکروح نیست دختر دین | هست باری چو کان گران بامین
نشود دل تهی ز پر گوئی | پس تو خون را بجوش چرا شوئی

وقف شده

فی الشره والحرص والشهوة

زان ترا گوشمال داد فلک — زیر چرخ کبود فراز سمک
تا نگوئی جواب بوالحکمان — ور بگوئی چو کبوه گوی همان
زهد و رزی برای مردارے — پس چگوئی که من کیم بارے
تو ازین زهد توبه جوی نصوح — ورنه بیدل روی بعالم روح
تو چو ستمونیا خوری بناز — آنکه از ریدنت کند دارد باز
در غم آن دمی که رفت از دست — گری و خون گری که جایز است
دور روزند یک و بی من و باش — سطح آبست حافظ روغن
آن دبیرے که خورد شیره صبر — رید چندانکه شد چو لاشه دبر
باش تا دینش باز خواست کنند — تا چو خامه چگونه راست کنند
هر که جویای عالم غیب ست — شمع در دست و اشک در جیب ست
باش تا نقش عز نماید ذل — باش تا عذر جزو خواهد کل
گلبن از جور روی نماید خار — باش تا گل نمایدت ببهار
فتوی اندر ره فتوت نیست — نبوت اندر دم نبوت نیست
چون فلک سال و مه زنامردی — گرد اجرام خویش میگردی

تو کہ این را چو جان نگہ داری | گاہ ازان عقل را بیازاری
نبود مر ترا سعے و بہی | با دلے پر ز حرص و دست تہی
چیست دنیا سرای آفت و شر | چون کلیدان ز اولے بدو در
ہست چون مار کژ زہ دولت ہر | نرم و رنگین و اندرون پر زہر
در غرورش تو انگر و درویش | شادمان چون خیال گنج اندیش
تو کہ در بند او گرفتاری | میکشش از بہر او چنین خواری
تو بامید فخر و روز بہی | از ہمہ ناکسان دہر مہی
نیست با وی وفا و معنی یار | دیدہ و آزمودہ بسیار
جہل قفس را بہ بیہری ندہد | آز کس را تو انگری ندہد
آز چون آتش ست و تن چو حطب | زاتش و فی موافقت مطلب
آز بسیار خوار و مستعجلست | پادشا صورت و گدا ہی دلست
چون سراب است آرزو فریب | طالب آن چو سیل رخ بہ نشیب
خورد و نش را کہ تشنہ کرد پدید | چون بدو در رسد نباشد ہیچ
ہست چون معدۂ مغویہ آز | کہ بخاک از تن تو گرد و باز
آتشے را کہ دیو جنباند | ایزدش جز بخاک ننشاند

حرص بگذار و ز آز دست بدار | حرص و آزست مایهٔ تیمار
حرص را هیچ خواند قهر اگه | زان ازو عاقلی نساخت پناه
گر کسی حرص را امام کند | خواب و خور را بخود حرام کند
نقش رنگین و هیچ جان نه درو | خوان درین و هیچ نان نه برو
حرص نقشیست هیچش انذر زیر | نکند هیچ هیچکس را سیر
هر کرا دیو حرص مهمان برد | تو حقیقت شمر که گرسنه مرد
آز بیرا دچون دری پیچی | که گدائیست خانه بر هیچی
هر که او آز را متابع گشت | در گذشت از ثلاث و راجع گشت
بعز وری ببرده خواب همه | نان نداده ببرده آب همه
خلق ازین گرد خوان دیرینه | دیده سیلی ولیک سیری نه
تا قیامت سخورده مهمانش | یک شکم نان سیر بر خوانش
ای دو رو دور و فرخ از درون تو بان | صورتش سوی خلق شهوت و آز
زین دو گرد رفنا نپرهیزی | در بقا از درون شان خیزی
چیست دنیا و خلق و استظهار | خاکدانی پر از سگ و مردار
بهر یک خاک تو ده این همه باد | بهر یک خاک تو ده این همه باد

هست مهر زمانه با کیسه
سیر دارد میان لوزینه

از پی گندمی درین عالم
چند باشی برهنه چون آدم

بهر گندم تو روح رنجه مدار
کادم از بهر گندمی شد خوار

در جهان بنگر از پی راه‌رش
چه کنی رنگ و بوی غمازش

اینجهان زاینجهان نمودار است
لیکن آن زنده این مردار است

جمله چون بحر و انشان بشرف
آخرش درج و درّ و اول کف

خانهٔ وان شکسته زیر و زبر
نقش دیوار پُر درخت و پسر

نه درختش میوه آرنده
نه سپر مرگ باز دارنده

راز دل هر دو بر تو پیموده
تو بغفلت زهر دو نشنوده

مانده اندر غرور او شب و روز
همچو آوینه کو و کان از کوز

صفت مرگ و عمر و دولت و زر
زیر دور زمانه دانی چیست

شاهد ابله و رقیب بهش
می شیرین و میزبان ترش

میزبان بی حفاظ و بی آزرم
خورد و نی جمله سرد و آبش گرم

پس مر زیارت چرب باید دیگ
آب در دیگ و روغن اندر دیگ

راز این کلبه نفس غمازست
عقل کل گنجخانه رازست

ده اشارت بمعنی آن اندر آن نمونه تمثیل ایجهان را

ظ
راز این کلبه نفس غماز است
عقل کل گنجخانه راز است

بدر عقل گردتا بری‌ | از بلاها و زشتی و تبهی
مرد را عقل به بود دستور | ور نه ماند چو ابلهان مغرور

الباب الثامن فی احوال النجوم و ذکر الافلاک وما فیها من العجائب احسن من المخدرات الکواعب

چند گوئی ز چرخ و مکر و فنش | بسخدای ار کری کند سخنش
چیست چرخ و زمین فراز و مغاک | جامهٔ سبز و دامنی پر خاک
شب صد چشم چیست محتالے | روز یک چشم چیست دجالے
نرشت باشد سجاحهٔ ابدال | جز بعبرت نظارهٔ دجال
روز و شب را برائی یرک و غمر | تحفه از وی غمست و غارت عمر
چیست چنبر سپهر دهر افروز | رسن پیسه چیست جز شب و روز
در فگنده بچنبر گردون | بهر کشتن زمانه پیسه رسن
زده مار فلک ترا بستیز | هست پیسه رسن از و بگریز
در غم زر سرخ و سیم سره | سبلتت سبز گشت همچو تره
تره سبز و پر آب و نعنیت | سر گنیش ز پای سر گنیت
بره چرخ هست مردم خوار | ز و خور خویش هیچ طمع مدار

۵۱ کواعب جمع کاعب دوشیزگان پستان
۵۲ دوشیزگان صید چشم
۵۳ رسن پیسه کنایت از گردش روز و شب

آفت کشت تست بر گردون | گاو گردنده از سرین و سرون
از دو پیکر مجوی سازو پسیچ | کز دو روی ایچ کس نکاهد هیچ
راه خرچنگ رای او میذیر | کژ رود کور را دلیل مگیر
نخورد شیر چرخ هرگز گور | لیک مردم ببرد سوی گور
چه کنی طمع خوشی از خوشه | که ازو برنه بست کس توشه
رو که ناید نصیب گنج ترا | از ترازوی باد سنج ترا
کی دهد باده خاصه نوشگوار | کژدم نوش خوار نیش گزار
راستی بر کمان چرخ مزن | زانکه گشت آن کمان تیر شکن
گرگ پی باش تات چون قی و بز | بز بزیر فلک نگیرد بز
دوستی ز آبریز چرخ مبر | زانکه او گه تهی بود گه پر
جگرت گر ز تشنگیست کباب | تا ز حوت فلک نجوئی آب
ماهی تشنه کو فلک سپرد | خود همه آبروی خلق خورد
بره گرگسار را بگذار | گوسپندست نه شش مردم خوار
این همه رهبرند غافل را | گرچه رهبر ترند عاقل را
گل فروزند و دل گداز همه | دیو سوزند و دیو ساز همه

خوبرویند و زشت پیوندند | همه گریه کنان خوش خندند
همه گندم نمای جو دارند | همه گل صورتند و پُر خارند
همه عطار شکل و ناک دهند | همه بزاز روی و دلق زهند
گیرد ون گردنان شکسته چو برق | تیر باران کنان بغرب و بشرق
چون گل نرگس ار چه بر گذرند | بی عجب خند بهیده نگرند
گرچه شاگرد حکم تقدیرند | همه عین خیال و تزویرند
تو نخواهی و بر تو افشانند | تو بخندی و از تو بستانند
پایت از باد مانده خاکی اند | دست هر یک ز جانت خون آلود
بنه از گاو بار و از خر خرج | نه هر آسیت این دوازده برج
دل ز چرخ و ز گردشش برداز | پای را سر بسر کند بردار
تو ز تقدیر کشت او غافل | باز تدبیرت او کند باطل
دایه آنرا که بود ما در نیست | مایه او جز آب و آذر نیست
گر به سنگ پرست دلبر اوست | مشک کافور بیز عنبر اوست
دست آنرا که کرد باده پرست | پاش بر سر نهاد و خرد شکست
ایکه بر چرخ ایمنی ز نهاد | تکیه بر باد کرده همچو ابا

از انکه این چرخ تیز گرد و کبود — هر کرا تیغ کند خود بنمود
گر بده باشد چو سیرت از زه آز — تا تو آگه شوی ز زخم پیاز
کار دین و آسمان این عالم — همچو گردون و زهره اند بهم
هست چون مار گرزه سیرت چرخ — از برون نرم و از درون پر زهر
طفل چون زهر مار کم داند — نقش او را تنی تنی خواند
روز غوغا و شهر آشفته — تو بدل غافل و بتن خفته
موج و گرداب ها بدین زشتی — تو چنین خوش نخفته در کشتی
بر نیامد از زین جهان بارے — هیچ بیمغز را ز کار بارے
چرخ اگر در نهاد خود نغز است — همچو با خفض پیر بیمغز است
گنبدے بر سر جهان زده اند — میخ سیمینش بر کران زده اند
ای بسا قامتا که چوگان کرد — مر ورا کشت و تیر پنهان کرد
غم و دانا درین ره و منزل — هیچ ناکرده ذره حاصل
تو چو گوری بجکت آگنده — پاک و مغز و لطیف و خوش خنده
بر وفاے زمانه کیسه مدوز — کاچ گنبد نگه ندارد کوز
مهر تا زود چرخ بگذارد — گوی سے کوز را نگه دارد

اینجهان نیست خوان و خوان پرور	وین سپهر نیست گوی و چوگان گر
تو گزین مرکز آن یزدان باش	خواه گو گوی و خواه چوگان باش
چون تو یزدان پرستی از شیطان	ایمنی در جهان و با سامان
هست پیمانهای کون و فساد	آید و بود و هست بهر معاد
خلق را کیل بیش و کم شدنی	رفتنه و آمدنست و آمدنی
زین سه بد عهد شخص فرسودست	زین سه پیمانه خلق پیمودست
اختران نی که عمر فرسایند	تیز پایند کی ترا پایند
اختران عمر آدمی شکرند	همه جز عمر آدمی نخرند
زیر این چرخ گنبد دوار	هست دی با بهار و گل با خار
هر کجا این بهار و دی باشد	بوی گل بی زکام کی باشد
چون بهار زمانه بی دی نیست	عمرها جز هبا ولا شی نیست
گر چه آن گل بود خوش و تر و نغز	محتقن کرد گرمی اندر مغز
بوی گل دان حیات این عالم	موت همچون زکام و هر دو بهم

فی اصحاب الغفلة

آنچنان شد که در زمین هری	ابلهی کرد رخ بزر گری

گفت با او زردی نادانی — سبکی جست در گرانجانی
گر نداری سپر مرو در تیر — پشته بی پنبه دانه کار مرا
سبلت او بگون دهقان به — وینچنین ریش هم بقصران به
زانکه پیش عقول حکمت خوار — پس خزیدن نیامدست بکار
نیست از نقطه تا خط فرمان — گنج بی رنج و درد بی درمان
هرچه بزدان کند بران گزین — وانچه گردون دهد بران نشین
گانچه او نیست کرد هست کند — وانچه او بر فراشت پست کند
نقش نفسی مقیم کی باشد — هرچه او نقش کرد بتر اشد
ور سخاوت بگو کان ماند — بدهد زود زود بستاند
خود بخندد بدو سپار دساز — خود بگرید از و ستاند باز
زود بخش سبکستان فلکست — پیر باطبع کودکان فلکست
ذوق این خطهٔ خطا و خطر — هست مانند حوض و نیلوفر
روز بدهد ز آب خود روزش — چون شب آید همون کند کورش
روز بدهد ز سوی خود شیرش قوت — چون شب آید همو شود تابوت
روز بر آبشار کند پروانه — بازشب جان بدو سپار دباز

بد و نیک فلک همه تلفست | که هبوطش برابر شرفست
گر ازین چرخ بانقاب شوی | تا کم از ماهی آفتاب شوی
دختران چون فسانه پردازند | دوک ریسند و لعبتک بازند
وان فسانه حدیث چرخ کبود | سر افسانه هرچه بود نبود
زانکه نامحرمی تو از گردون | دارد پیش خویش خوارت و زبون
هر که او بنده گشت گردون را | کرد ضایع خدای بیچون را
بندهٔ چرخ بندهٔ حق نیست | مرورا نام مرد مطلق نیست

الدنیا قنطرة فاعبروها ولا تعمروها

انچه ارکانی انچه گردونیست | زانجهان پوستهای بیرونیست
هر که اندر جهان دین باشد | هر دمش آسمان نوین باشد
مرد تا در جهان دین نرسد | از گمان در رهِ یقین نرسد
نردبان سوی کل کرامات است | نردبان سوی دل و انهارست
زمینی وان زمانه ساخته را | بینوا خوان فلک نواخته را
خوارتر کس فلک نواخته دان | وانکه با او زمانه ساخته دان
هر که با او زمانه در سازد | عقبی او را ز پیش بندازد

ای درین پست مانده همچون مست — لشکری سوی جان و دل نفرست
تو که در بند حرص و آز شدی — همچو زر در دهان گاز شدی
ای گرفته بدست حرص و امل — پیر زالی سر تو زیر بغل
در جهان اینکه سفلی و علوی است — صورت هر دو باز گویم چیست
این یکی پیر تنگ میدان است — وان دگر زال سبحه گردان است
لشکر او تسبیح میکند جاوید — بدو تا مهره سیاه و سفید
همه بر گرد او ز گمش بطواف — مرد سجاده باف کشتی باف
زابلهان راز هاش پوشیده است — لیک عاقل همه نیوشیده است
نه همیگویدت فلک ز فراز — کز خر دو نردبان کن و برتاز
همچو آدم برای آن دم را — نردبان ساز بام عالم را
در جهان خر دو بر آمی از راز — چکنی کلبه پر او غمساز
زیر این پرده کبود منوع — پند این راهب جهان بشنو
کی همیگوید از زبان مرور — که نبگذارمت بغار غرور
سه روانت ز نه سپنج کنم — هفت اعضات چار پنج کنم
پیش ازان کت پس آید این مکاو — بر دو این هفت و چار و نه بگذار

که عدد چون رسید بر سر حد	روی بنمود بارگاه احد
دل ز دنیا و مهر او بگسل	که برآرد ترا ز حاصل دل
گنج بحشم تو هست و ذخر حال	هست مکروه و زشت و حامل زال
دنیی ارچه فراغت حالیست	آفتش کبر و فخر و محالیست
مرتبت را خرد گزیده کند	باز آزت گدای دیده کند
زار ماندست مردی دنیا	نکند حبت اکبری دنیا
مده از بهر لاف احمق وار	رخصت دین بر خصت دینار
دل بی برگ را نوا نورست	بی نیاز از نضای دین دورست
ان فی ذینا بخوان و بدان	مرکبت را بران و تیز بران
صد دست شوق در سرای براق	نکشد بار انتظار فراق

فی ترک العادة بالمجاهدة

چه کنی در کنار ما در محو	آخر آن ناز نین کم از دو دو
پای در نه براه بی فریاد	بر خرد خوان که هر چه باد آباد
غرت را بدان و دست مدار	بر خرد شرع مصطفی بگمار
چون بیوبارت منگ سقر	دست بر سر کنی نیابی سر

سیم را در دل اپیچ راه مده — بملک نائه سیاه مده
قدر کسیمے کہ آز نشناسد — فرج استر ہمے نکو داند
آنکہ با میل مال و مُل باشد — تقدر دل زبیم ذُل باشد
بمل و میل مال تا چہ کمی — الفی قدر چو دال تا چہ منی
تا تو تر کی ہمیکنی با من — ہندوت نقد کشت جان بکمین
تا تو خود را منہی چو ترک محل — ہندوت سر گرفت زیر بغل
علف میش خود نکرده بکف — گرگ رکشتہ چوپش علف
تو علف کشتہ فرفنا را رو — باز داده زدست گیورکیو
تو طلبگار قوت و خصم تو بانگ — کرده بنجنجر تو در انگ

فی تسلیۃ القلوب عن الاقارب

بشوی خود را زنے بدید دژم — تنگدل شد بشوی گفت این غم
گر برای منست بادی شاد — ور برای دلست بیشت باد
از پی نان مریز آب از روے — بو جہیشی ز بو غیاث مجوے
آبروی از برای نان برود — طمع نان بود کہ جان برود
چون نہ نیکی نہ قابل نیکی — تو وکا کا و کو کو کی کی

قرار دادن بعضی از اہل
بعضی از اہل قرار دادن
رائج گاہ بہ بزرگان علماء تبریز
کشیدہ بہ بزرگان علماء تبریز
۵۰۹
کہ در ضمانہ ایشان باشد
بیوہ از شنیدن شقلات و بنگ
با دیدہ را کہ نیز کو کو بیم
ہا دو کان شکون ہر دو دو
صوا و آواز فاختہ فاکنہ
رام گفتہ اند ہر ایشان

زهد عیسی و حرص قارون بین
گفته در شان آن و در حق این

ور فعنا بنر دبان نیاز
فخسفنا زسر نشیبی آز

در نگر بی مزاج خاطر دون
زین دو معنی بعیسی و قارون

این بزهد آسمان گرفته نباز
وان شده خاک خواری ازپی آز

قصهٔ یوسف ارندانی تو
چون زقرآن همی نخوانی تو

چون ززن بود آفت دلش
راند قرآن بکام او فلمش

عقل و جان گفته ازپی زر و سیم
ان ربی بکید هن علیم

آفت آدمی زدنیادان
راحت جان و تن زعقبی دان

مرد دنیا کرا متی نبود
قیمتی جز قیاسی نبود

گر ترا خشم و آز بگذارد
در جهان موری از تو نازارد

آنچنانی مبارکت باد آن
ورنه این کن وزو جهان بستان

مرد خرسند میر کوی بود
مرد طامع بی آبروی بود

ورنه از حرص گندمی پی خورد
گرد خود همچو آسیا میگرد

حرص را برنه از قناعت بند
وانگه از دور او گری تو خند

الباب التاسع مثل الاحباب و الاعداء کمثل الدواء و الداء

ذکر الحکمة احکم فاتها بین الکائنات حکم

مردم از زیرکان دژم نشود — مهر کز عقل بود کم نشود
مهر جاهل چو مهره گردانست — مهر کز عقل بود مهر آنست
زانکه گردان و بیوفا باشد — چو هوا مهر کز هوا باشد
با هوا مهر و کین چه درخورد ست — که هوا گاه گرم و گه سرد ست
با هوا خود به نیک و بد آمیز — ور در آمیختی سبک بگریز
باز وقت و فاز نیک و زبد — نرود کینه و نه مهر فرود
هست با عشق حیلتی دیگر — صحبت عشق حلتی دیگر
دوزخ آنگه که پرده برداره — متقی دوست را نگهدارد
داند آنکس که لوث بینی نیست — کالا خلا چو لوث بینی نیست
بغض گر سنتی بود دینست — مهر کز علتی بود کینست
تو و من گر هوا دمی راده — بی من و تو تو من بوی من تو
تو و من گر همیست زود بمیز — در من و تو بابلهی تا ویز
تو تو ئی من منم سر جنگست — تو چنان من چنین همه ننگست
با خودی هر دو یوش باشیم — بی من و تو من و تو خوش باشیم

خویش بودیم اندرین گلشن ... چون ز تو تو برفت و از من من
تا تو خود را همی نباشی دوست ... بوتهٔ دشمنان و کورهٔ دوست
دشمن از دوست گاه آزونیاز ... جز بسود و زیان نه بینی باز
دوستان ابگاه سود و زیان ... بتوان دید و آزمود توان

فی المودة والاخوة الخالصة

دوستی دوست را بمهمان شد ... دوست حاضر نبد بشیمان شد
گفت زن را که کدخدایت کو ... زن ورا گفت گفتنی برگو
گفت پیش من آر کیسهٔ سیم ... زن بیاورد و کرد زر تسلیم
مرد بگشاد کیسه دینار ... بگرفت آنقدر که بود بکار
ما بقی آنچه بود زن را داد ... بدر آمد ز خانه خرم و شاد
چون شبانگاه شوی باز آمد ... زن بر شوی خود فراز آمد
گفت با شوی خویش وصف الحال ... شاد شد مرد و غم گرفت زوال
جمله بود آن نهاده صد دینار ... بیست برداشت مرد و رفت بکار
بفدا کرد زر هر آنچه بماند ... مستحق را ز رنج و غم برهاند
گفت درویش را و هم دینار ... که مرا شاد کرد نیکوکار

فی حضور من ایچنین سر مرد — مال من زان خویش فرق نکرد
همه درویش را دهم مالم — از چنین دوستی چرا نالم
هست شکرانه ام کنون در خورد — زانکه در مال من تصرف کرد
دوستان ای پسر چنین بودند — گز مراعات هم نیاسودند
مال و جان و دوست افدا کردند — راحت دوست را غذا کردند
تو بدانگے درم که دوست برد — سینه ات همچو نار پوست درد
دوست اگر زهر هم بدری تو دست — گر کند آه او نباشد دوست
چون کنی خیره دوستی دعوی — همه گفتار هرزه بی معنی
با بد و نیک وقت داد دوست — نکند هیچ نیک هرگز بد
دوست گز کاس و کاسه دور بود — از سبوس و سباسه دور بود
ور بگوئی بدوست برجه چنین — گویدت تا کجا بگو بنشین
یار بد همچو تیغ دیدار یست — نرم و تیز ست و روشن و تاریست
یار بد دشمنست رویا روی — از چنین یار زود دوری جوی
مرد را رهزن یقین باشد — هر قرینے که دون دین باشد
هر کرا در بط[illegible] نه یار بد ست — وانکه در صحن خانه مار بد ست

یار بد را مکن بخشم بتر — تا نکند شیشه کس رفو به تبر
شاخ بی برگ و میوه خار بود — یار بی دفع و نفع مار بود
مر ترا آن رفیق و یار آید — که به نیک و بد بکار آید
دوستانی که بهر دفع بوند — دوست آنهمچو تیغ و میغ بوند
یار همکاسه هست بسیارے — لیک هم کیسه کم بود یارے

فی الاخوان بغیر الاخلاص

آن شنیدی که عمر خطاب — دید قومے نشسته در محراب
کرد ازان قوم سر عدل سوال — که کیانند و چیستان احوال
جمله گفتند ما رفیقانیم — همه یکراه و یک طریقانیم
یکدگر را برادران شده ایم — یکدل و جان و یکزبان شده ایم
گفت عمر که بے حضور دگر — کمتر یکدگر کنید نظر
سیم یکدیگران بخرج کنید — یا بجمع حساب درج کنید
همه گفتند زان خویش خوریم — ور زر و سیم یار بجنبریم
گفت عمر که کار محکم نیست — وین سخن جمله را مسلم نیست
بدل انگه برادران باشید — که زر و سیم یار بر پاشید

هیچ ناید تغیری پیدا | نبود غم جدا و کینه جدا
نه یکی را بود زمال افزاج | وان دگر کس بجبّه محتاج
همه یکسان توانگر و درویش | بر رویم ناشده کم و بیش
پیش ازین دوستان چنین بودند | گر غمی یکدگر نیاسودند
جان یکی بود دی ار بدی تن دو | حال بودی یکی و مسکن دو
وین زمان دوستان از ینسانند | همه از بیم نان هراسانند
هر یکی را شدست یکتانان | مهتر از کوه قاف در میزان
همه نان کور و محجره را دانه | ریش خود میرند و شاد دانند

فی رفقاء السّوء

دوستی با مقامر و قلّاش | یا مکن یا چو کردی او را باش
دوستی کز پی سیاه گشتند | بدل دنبه پوست کاله کنند
دوست خواهی که تا بماند دوست | آن طلب کو طبع و خواهش اوست
بد کسی دان که دوست کم دارد | زو بتر چون گرفت کم دارد
دوست گرچه دو صد دو یار بود | دشمن ار چه یکی هزار بود
مرد را خصم و دشمن دانا | بهتر از دوستی بود کانا

بالشتر ۱۱ ایمان ۱۲ این یکیت ۱۳ نارسیده ۱۴ کوزه ۱۵ کالک ۱۶ کرده ۱۷ راکم ۱۸ اب دران

دوست نادان بود و نبایدش دوست — باید این حکمت از علی آموخت

خلق دشمن شود چو بگریزی — بد قرین گردی ار در آمیزی

چون[1] ترا دوستی پدید آید — عقل باید که زود نستاید

وقت عشرت ازو بکم دیدن — دیدن کم به از پسندیدن

دوست بد خو چو خاردان بد دست — که همی دامنت بگیرد چست

دوستی با مزاج و بیخردی — دور دور و هم ایدرست خودی

تا نباشی حریف بیخردان — که نکو کار بد شود زیشان

با دگر لطف اوست جان بکار — زهر گردد همی بصحبت یار

زر در روئی ز راز قرین بدست — ورنه سرخست تا قرین خود است

صحبت با غمها بفصل بهار — بادرا هر زمان کند عطار

روغن کنجدی که نامش عام — شد ز گلها عزیز و نیکو نام

چون بگلها سپرد نفس نفس — روغن کنجدش نخواند کس

این برست از سبب سوان از وی — گل ازو نیکنام و او از گل

با بدان کم نشین که بدانی — خو پذیرست نفس انسانی

ور بدی سیرتت بود مستت — که مه و به شوی ز صحبت به

[1] این بیت در بعضی نسخ نیست

خوشخوار بد خوان سترگ شود | میش چون گرگ خورد گرگ شود
اسپ تو سن زن اسپ سیاکن رگ | گشت همخوا گر نشد همتگ
هیچ صحبت مبادا با عامت | که چو خود مختصر کند نامت
صحبت عام آتش و پنبه است | زشت نام و تباه و استنبه است
صحبت عام در بهشت آباد | مرگ باشد که مرگ عامی باد
باد و عاقل هوا نیامیزد | یک هوا از دو عقل نگریزد
دوستی را که نیست با تو مجال | که نبوید حرام نیست حلال
با تو تا لقمه دید جان و دلست | چون شدت لقمه تیغ تیز دلست
دوست و دشمن برای جان باید | تن بود کش غذای نان باید
با بد و نیک جسم و اند زیست | جان شناسا که دوست دشمن کیست
شکمش چون پیاله دل پیاله ببین | وز درونش دل چو لاله ببین
با کله کی بود اخوت پاک | زانکه گفتند اخوکن من داک
جامه خون و گوشت پوست بود | عیبه عیب دوست دوست بود
نیست در هیچ یار صدق و صفا | نیست با هیچ دوست بوی وفا
چون بعلت کند سلام علیک | از بد و نیک تو شود بد و نیک

اگر کینی جفت چشم بخوابی | دوستی با خلاص کم یابی
خود ترا از دو فا نخواهد خاست | که تنور یست با تراز و راست
پس تو اکنون مه به مه بدر اباش | دامن خویش گیر و خود را باش
که بود عهد و عشق لقمهٔ نان | بی مدد چون چراغ بیوه زنان
صلح دشمن چو جنگ دوست بود | که از و مغز او چو پوست بود
دل درایشان مبند کز گیهان | همه آدم دمند و مهر جان جان
نیک را از بدان چه جاه بود | زانکه عقرب هبوط ماه بود

فی ترک المخالطة مع الاوباش

خلق جز مکر و بند و پیچ نیند | همه را آزمودم ایچ نیند
گر همه در برت فرو ریزد | مرد عاقل در و نیاویزد
گر نه همچو مه بنور گرو | همچو خورشید باش تنها رو
مهر پیوسته یکسواره بود | ماه باشد که با ستاره بود
هر که تنها روی کند عادت | همچو خورشید شب کند غارت
مرد را دل شکسته دار و جفت | تیر را پای بسته دار و جفت
با چنین تیرها و جوشنها | وانکه تنها ترا به از تنها

ملک عالم بزیر تنها یست
مرد تنها نشان زیبا یست

باکسان در نگاه داشت بوی
با خود آسوده شادم چاشت بوی

جفت باشی خدای نه دهد یار
فرد باشی خدای باشد یار

چون تو تنها نشینی از سر دین
با خودت هر چه آرد و میکن

چون نه تنها بوی زنیک و بد
کم ز تیزی بود نه یاری زد

چون دلت شد بفرد بودن شاد
تیز بی شرم کس بیاری داد

گر دو توحید گرد با تفرید
چکنی صحبتی که آن تقلید

بد[1] مے از قو اندر آویزد
پس بیا بد مے هم از تو بگریزد

تا همے در تو نیک خود بینند
با تو یک دم بر فیق ننشینند

ور شوی العیاذ بالله بد
تا چه بینی از و بجان و خرد

دل نخواهد ترا از و بگسل
گر بخیلان بخیل بهتر دل

در دهان دار تا بود خندان
چون گرانی کند بکن دندان

هر که مار انخواهد از خانه دل
گر همه جان بود ز تن بگسل

چکنی با حریف بیمعنی
بس ندیم تو شعر چون شعری

بس جلیست کتاب با خرد ست
تا نگوید بخلق نیک و بدت

نیک بدوان درین سپنج سرای — جفت بدوست ویا ز نا همتای

این یکی نامی فی کند بدودم — وان دگر پای پی زبهر شکم

یار نادان اگر ز بهر نیاز — همچو دادود برکشد آواز

صوت او صوت روح احرار است — صوت او صوت مردم اوباش

شاخ نا ذون که پر گره باشد — مرگش از بار و برگ به باشد

هیچ نروی که راست شاخ بود — سال تنگی دلش فراخ بود

فی المدعی فی المحبة الکاذبة

قصه یاد دارم از پدران — زان جهان دیدگان پر هنران

داشت زالے بروستای وکاو — مهستی نام دختری وسه گاو

نوعروسے چو سرو و نو بالان — گشت روزی ز چشم بد نالان

گشت بدرش چو ماه نو باریک — شد جهان پیش پیر دن تاریک

دلش آتش گرفت و سوخت جگر — که نیازے جزا و نداشت دگر

زال گفتے همیشه با دختر — پیش تو باد مردن مادر

از قضا گاو زال را دزدی خورد — پوز روزی بدیگیش اندر کرد

ماند چون پای مقعد اندر ریگ — آن سر مرد در ریگیش اندر دیگ

گاه مانند دیوی از دوزخ — سوی آن زال تاخت از مطبخ
زال[۱] پنداشت هست عزرائیل — بانگ برداشت از پی تهویل
ملک الموت من نه مهستیم — من یکی پیر زال مخنیستم
تندرستم من و نیم بیمار — از خدا را مرا بدوشمار
گر ترا مستی همی باید — شو مرا و را بیر مرا شاید
دخترم اوست من نه بیمارم — تو و او مست رخت برداریم
من نرفتم تو دانی و دخترم — سوی او شو ز کار من بگذر
تا بدانی که وقت پیچاپیچ — هیچکس مر ترا نباشد هیچ
بی بلا ناز نین شمرد او را — چون بلا دید در سپرد او را
بجمال نکو بد و بد شاد — بخیال بدش ز دست بداد
یار نبود که بر در زندان — چشم گریان و لب بود خندان
یار آن باشد از نیاری خشم — که ز لعبت بگند برای تو چشم
گیر دار پرسدش پسندیده — گفته ناگفته دیده نادیده
هر که وقت بلا ز تو بگریخت — تو حقیقت بدان که رنگ آمیخت
صحبتش را مجو مرو بر او — زو ز روز ان بجه نه از در او

[۱] زال پندارد

۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

من و خاکی ندیده ام زخسان — گر تو دیدی سلام من برسان
صحبت ابلهان چو دیگ تهیست — کز درون خالی از برون سیهیست
دوستی ابلهان ز تقلید ست — مزرع عقل و نفس توحید ست
پر از دوستی خلق سبک — دوستی سنگ و خلق شعر تنک
سنگ و ظرف شعر نتوان برد — بنبود دوست با عرابی گرد
چنگ و نایست وصحبت نادان — تنگدل باشد و فراخ دهان
زانکه ابله چو باشدت دلجوی — آب تهمت دواندت در جوی
تا بوی تند رست و حکم روان — دارو تلخ خویش و دوست چون تن دان
چون شود موسی از تو دیگرگون — این شود موسی آن شود قارون
سوزنی نور بینی از خوشان — راست همچون چراغ درویشان
چون کم آید براه توشه تو — ننگرد در کلاه گوشه تو
یار دانا چو شد ترا همراه — پس درازی راه شد کوتاه
دل تو با خدای و خلق ای خر — چون خوشست ای زنیم جو کمتر
گر یکی دانه بهر زر باشد — بار یکخانه بهر خر باشد
ز همیگوید فلک زفراز — گر خرد نر دبان کن و برتاز

لیک می نشنوی که کر شده
عقل بگذاشتی و خر شده

گر ترا گوش عقل بودی بان
بشنیدی چو عاقلان آواز

در تو زیرا سخن موثر نیست
که ترا از جهان مبشر نیست

در جهان خدا برآی از خاک
چکنی کلبه که آن کاواک

چون کتابیست صورت عالم
کاندرو یست بند و پند بهم

صورتش بر تن لئیمان بند
صنعتش در دل حکیمان پند

صورتش خامش و سخن دریست
تن او نو و جان کهن دریست

فی تحقیق العشق

آن شنیدی که در عرب مجنون
بود بر کیلے آنچنان مفتون

دعوی دوستی پیلے کرد
همه سلوی خویش بلوی کرد

حله و زاد و بوم خود بگذاشت
رنج را راحت و طرب پنداشت

کوه و صحرا گرفت مسکن و خویش
بیخبر گشته از غم تن خویش

چند روز او نیافت هیچ طعام
صید را بر نها د بر ره دام

ز اتفاق آهوی فتاد بدام
مرورا ناگهان برآمد کام

چون بدید آن ضعیف آهو را
و آنچنان چشم و روی نیکو را

یکه گردش سبک دام اورا | ای همه عاشقان غلام اورا
گفت چشمش چو چشم یار منست | اینکه در دام من شکار منست
در ره عاشقی جفا نه رواست | هم رخ دوست در بلا نه رواست
چشم لیلی و چشم بسته به بند | هست گوئی بیکدگر مانند
زین سبب بر احرام شد بر من | برهانش زین بلا و محن
من غلام کسی که در ره عشق | شد مسلم بر او شهنشه عشق
راه دعوی روی تو بمعنی | سخن از تو تر سم این دعوی
گر پیش آرو گفت کو ته کن | با چنین گفت گرد همره کن
ورنه از معرض سخن برخیز | چون زنان زین چنین سخن بگریز
دعوی دوستی تو با معبود | پس طلبگار لذت و مقصود
گر تو مقصود خود گری بردست | بت پرستی نه خدای پرست
گر تو فرزند آدمی پس چون | شده بر جهان چنین مفتون
ایچنان را نه مزرعه پنداشت | عاقبت خود برفت و هم بگذاشت
تو ز احوال غافلی چه کنم | بر خود و اصل جاهلی چه کنم
تو بگو هر ورای دو جهانی | چه کنم قدر خود نمیدانی

بازنان نیک هم نبردی تو | باچنین زور مردمردی تو
چه کست ای بزرگزاده ترا | در کشادست و خوان نهاده ترا
پنج نوبت نی چو عقل و چو جان | بر سر هفت چرخ و چار ارکان
گر کنی بر جهان شبگیرے | دو سلام و چهار تکبیرے

فی ترتیب الریاضة والمجاهدة

آن نه بینی که پادشازاده | که در الملکتست آماده
باشد اندر سرا و حجره خاص | بر سرش خادمان با اخلاص
تا ببازی در انبگذارند | پاس او سال و ماه میدارند
وان[۵۱] شاقان با فغان و فضول | همه بر لهو و لعبها مشغول
در سر[۵۲] اینکه بارگه باشد | زحمت و آنبه سپه باشد
همه را بر فلک سیده خروش | بارگه از فغان شان پر جوش
وان ملکزاده ساعتے بیکار | نبود بے رقیب و بی کردار
تا نپوید[۵۳] براه ناواجب | نبود بے اتابک و حاجب
نه ببازی و لهو پردازد | نه بپرسیده گفتن آغازد
آنچنانش نگاه میدارد | که یکے دم بهرزه برنارد

سر این حدیث خود تو میدانی | زانکه مقصود کار دو جهانی
مرد را تخت ملک منتظرست | وز عبث تخت و ملک بر حذرست
تو اگر نسل آدمی به نسب | پاک دار از عبث همیشه حسب
کار کن رنج کش بسان پدر | تا کهر باز گردودت بگهر
ور نه آدمی ز شیطانی | هر چه خواهی بکن تو به دانی
ای دریغا که قیمت تن خویش | می ندانی سخن نگویم بیش

فی منقبة الانسان و مناصبه

آن شنیدی که رفت نزد قاضی | تا کند خصم خویش را راضی
بود مردی دران میانه گواه | که ز آبای خود نبود آگاه
چون گواهی بداد قاضی گفت | کای تو با مردمی و را دی جفت
نه فلان را دو مرد جد تو بود | که فرزدق همی ورا بستود
از عطا بود کام و راحت روح | شعرا را بداد از کرم ممدوح
مرد گفت از فرزدق و اشعار | من ندارم خبر تو رنجه مدار
گفت قاضی چه تو زنادانی | منقبتهای خود نمیدانی
قول تو من کجا قبول کنم | من همه کار بر اصول کنم

ق ۱ نزد او گر
نسل آدمی از عبث
بفتحتین یا ادی و
بیفتد ۲ فلان
ق ۳ فرزدق

چون ندانی فرزدق و نه مدیح
من ندارم شهادت توصحیح

تو اگر آدمی چو آدم باش
راه او را به بیش و نی کم باش

آخشیجان و گنبد دوّار
مردگانند زندگانی مخوار

چه کنی در جهان بیمارش
زانکه بس بیمزه است تیمارش

بر گذر کین سرای پرحیل است
نزد بان پایه خم و خیل است

گر دو دریا ورود و جیحون گرد
ماهی از تا به صید نتوان کرد

جان بکف بر نه و دلیر آسا
قصد این آه کن درو آسا

کین دو روزه حیات نزد خرد
چه خوش و ناخوش و چه نیک و چه بد

باش تا بیخ تو بآب رسد
ما و خیمه بآفتاب رسد

گوید کی تو هنوز معذوری
زین طریق دقیق بس دوری

بسته کی گیرودت بحاصل نقل
هر که دارد کشاد نامه عقل

تو چه دانی ز آفرینش حق
چه شناسی بیان بینش حق

تو که در بند آبی و نانی
کی جهان و نهان بدانی

وقت را شکر کن که در ایام
زاده در میانهٔ اسلام

خواری و زحمت کفر دیده نه
شربت کافری چشیده نه

۲۹

سعی ناکرده در ره ایمان | پیشت آورده اند ز ایمان خوان

فی تشکر بدایت از اسلام

بود عمر گشته روزے فرد | گرد شش اصحاب صفه با غم و درد
هر یک از شادی ره اسلام | یاد میکرد و برکشاده کلام
هم کهن پیر و هم جوان تازه | برده آوازه تا بدروازه
منتے جمله یاد میکردند | نوبت ایام کفر میخوردند
بود عبد الله عمر حاضر | لیک زان در دو رنج بد قاصر
منتے کرد زود بر خود یاد | زود عمر بر و زبان بکشاد
گفت و یک چه لاف پاشی تو | خود مران این در را که باشی تو
در دو دین تو تا کجا باشد | مر ترا درد کے روا باشد
در دو ایام کفر خورده نه | خویشتن را ذلیل کرده نه
تو در اسلام زاده و دیده | تلخی کفر هیچ نچشیده
اینچنین در دو رنج ما دانیم | زان بدین رسول شاد انیم
ناچشیده تو در دو دمت عا | هیچ نا برده نول و استعار
نشناسی تو لذت ایمان | قدر ایمان چه دانی و احسان

باشنا یم کان چه دلی بود — وان چه بندی و آن چه غلی بود
شکر اسلام کردما دانیم — کین زمان مرد راه ایمانیم
شیر مردان عنانی ره برند — بتو نامرد راه بسپرند
تو بنامردی این ره دین را — جمله کردی خراب آئین را
بچه بنهم ترا بیار جواب — ای ز تو دین و شرع گشته خراب
نه زنی در ره صواب و نه مرد — نه ز خشت از انت نبود درد

فی الصلابة فی الاسلام

رفت نهی روم و هندی را سلام — تا شوند از جهل و نیکو نام
و ز هنی اقطار شاهان شکسته شدند — چند کس در میانه بسته شدند
گلویی و دانشوندی — خیز مردی و لی خردمندی
کس فرستاد شان عظیم الرزم — کرد بر هر سه شخص حکم سدوم
گفت شست مغانه بر بندید — بت بمعبود خویش بپسندید
ورنه مر هر سه را بسوزانم — بلنم هر بدی که بتوانم
بنشستند هر سه رای زدند — هر سه آن دست در دعای فزند
گفت مرد فقیه خرصت هست — بسته در چنگ خصم عهد شکست

که چو بر کفر کرد خصم انجار | نه بدل از زبان دهد اقرار
بعد ازان چون فرج فراز آید | بسر عهد و شرط باز آید
علوی گفت مرمرا است شفیع | جدّ من بر همه شریف و وضیع
خیز را گفت مرد دانشمند | کار تو گفت من شدم خرسند
مرترا علم تو دلیل بس ست | علوی را پدر خلیل بس ست
من نباشم فخنث دو جهان | گر بدین جهان شود ویران
هر چه خواهید با تنم بکنید | گو بگیرید و گردنم بزنید
بنگ و بدهست مرمرا یکسان | نام نیکو گزیده ام ز جهان
سر فدی کرده ام ره دین را | کی برم عار جای سیمین را
کشته بهتر مرا بنام نکو | که بوم زنده با هزار آهو
جان بداد و یکے سجود نکرد | بر در عار و دل قعود نکرد
ای بمردی تو در زمانه مثل | خیز مردے چنین نمود عمل
تو بمردی چنین عمل نمای | ورنه بیهوده زین قفع مکشای
هر چه جز راه حق مجازی دان | هر چه جز کار دوست بازی دان
هر چه جمعت بروح بنماید | چون تو خردی ترا بزرگ آید

عقل و جان پرده دار خرانه
چاکرانش نبات و حیوانه

انچه عقد نبات و حیوانی ست
اندر اقطاع اسیابانی ست

عقل و جان ملک پادشاهی اوست
ملک او در خور الهی اوست

عالم طبع و وهم و حس و خیال
همه بازیچه اند و ما اطفال

غازیان طفل خویش را بیوست
تیغ چوبین ازان هندبست

تا چو آن طفل مرد کار شود
تیغ چوبینش ذوالفقار شود

مادران پیش خویش ازان بمجاز
دختران را کنند لعبت باز

تاش چون شوی خواستار آید
آن بکد بانوئی بکار آید

تا چو بگذاشت لعبت بیجان
لعبت زنده پرورد پس ازان

طفل دکانک از پی آن کرد
تا بدکان رسد چو گردد مرد

اینهمه نقش دانی از پی چیست
تا بمعنی رسی بدانی زیست

اینچنان صورتست و آن معنی
اندرین جان و اندران جانی

تا برین و بران بنبازی
آدمی زاده میکند بازی

پس چو شد مرد چشم او شد باز
آید از نقشها بمعنی باز

زانکه خود نیست اندرون سرای
در و بستان عقل بازی جای

بندگان را ادیب بیگانه است | خواجه را خود ادیب خانه است
شاهزاده است آدمی نسیب | نبود هیچ بی ادیب و رقیب
هر که فرزند شاه کی باشد | بی ادیب و رقیب کی باشد
آدمی عالم مقصه نیست | همه همتا و هم همه بر نیست
تو که باشی هنوز آدم را | چه شناسی تو خاتم و جم را
که ستوبست و دیو و رپایه | هم فرومایه هم گرانمایه
خوکبی راه بخردی باشد | از ستوری و از ددی باشد
آدمی بیخرد ستور بود | گرچه دارد دو دیده کور بود
گر تو جویای عالم رازی | ای زمن باز مانه چون سازی
چند ازین آسیا و این بزن | نام این باغ و وصف این گلشن
بهر آن کرد پادشات عزیز | تا کنی نان و آب گوهر بیز
تا کی از دور چرخ دون لئیم | خورد دونان بوی چو مال یتیم
سال و مه مانده در غم نانی | وز لباس علوم عریانی
قوت خود بینی از کفایت خود | اعتقادت بدست دولت بد
رازق خویش را نمیدانی | بنده آب و چاکر نانی

ملک الملوک خواجہ بیچون بادشاہ وقت
بادشاہ بادشاہان شاہ شاہان
خواجہ خود را بندہ گوید
بادشاہ بادشاہان را بندہ گوید
بادشاہ بادشاہان را بندہ گوید
شاہ شاہان را بندہ گوید
قولہ ہر کہ فرزند
قولہ ہمان قاطع
قولہ تو جویای
قولہ اول و آخر
قولہ گر تو جویای
قولہ چند ازین
قولہ بہر آن
قولہ تا کی از دور
قولہ سال و مہ
قولہ قوت خود بینی
قولہ رازق خویش

فی الاعتماد بالصبور فی طلب الرزق

بود مردے معیل بس رنجور — شده از عمر و عیش خویش نفور
مر ورا ده عیال و کسب قلیل — گشت بیچاره زار مرد معیل
از عیال و طفول رنج بر یافت — بد گناهیت سبک بشتافت
وان عیالان بشهر در بگذاشت — راحت خویشتن در ان پنداشت
بسر چاهسارے آمد مرد — بخت بنگر که با جبل چه کرد
دید مردے نشسته بر سر چاه — دلو با جبل بر نهاده براه
مرغکے بس ضعیف و بس کوچک — کز کنجشک بود اندکے یک
گفت مرد اسبک بکن کارے — تا بر آید مگر ت بازارے
زمن ای خواجه صد درم بستان — مرغ مرا ز آب تشنگی بنشان
دلو و جبل اینک و چهے پر آب — آب ده مرغ را سبک بنشتاب
مرد گفتا که سخت روی نمود — به ازین کار خود نشاید بود
یکے دلو سیر کرد و مرغ — صد درم مر مرا شود آمرغ
دلو بگرفت و رفت بر سر چاه — خود ز سر فلک نبود آگاه
تا بگاه زوال آب کشید — مرغ سیری ز آب هیچ ندید

خسته شد مرد و گفت چه آن مرد — که تن من درین عنا فرسود
مرد را مرد گفت کای نادان — امتحان تو ام من از یزدان
تو مر این مزغ را ز چاه پر آب — نتوانی ز آب داد اسباب
وه عیال ضعیف چون داری — طفل را خیر خیر بگذاری
را ز قم من تو در میان سببی — پس چرا با فغان و با شغبی
رو سوی خانه باز شو بشتاب — کار را طفال خویش را دریاب
من که روزی دهم تو انایم — راه ارزاق بر تو بگشایم
جان بدادم همی دهم روزی — در غم نان چرا تو دلسوزی
زین هوسها چرا نگردی دور — چند دارد ترا جهان مغرور
آن جهان در غرور نتوان یافت — نرسید آنکه سالها بشتافت
حج مپسند ار گفت لبیک — جامه مفگن بر اتش از ره کیک
نه برو استاد دین پرور — نه ببازار و نه بر مادر
پیش من قصه هنر برخوان — بگدامی ترد ات نهم برخوان
نه بدینجات زر نه آنجا زور — نه ترا پیش کاشنی نه از پی گور
با حریف دغا مساز ای مگور — نه بری زو نه از مجاهر غور

قوله از قم
من الهوشنب بالفتح
فتنه و فساد و تباهی
حج پسند ار گفت
کیک بفتح اول

فی الظالم والمظلوم

کودکی با حریف بی انصاف — گفت کای سرسبز غاو خلاف
تو درازی و نیز در یازی — پس همان به که کوز کم بازی
اندرین شاهراه بیم و امید — دایهٔ جسم تست دیو سپید
شب و روز از پی غذای تنت — مانده پستان دیو در دهنت
کی هوای هلاکت اندیشت — سر پستان سیه کند پیشت
کو یکی مادرے که از سر درد — شیر یک طفل باز داند کرد
کردت ار چه چو کوز بن کردن — شیر پستان غافلی خوردن
ناگهے بینی از درِ بستان — اجل آید سیه کند پستان
شیر خوردنت امل دراز کند — اجلت خوز شیر باز کند
دل خوردی شیر او چو گاو و سبوس — برد عمای چه پارسا لوس
باز کن خوز شیر خوردن پر — طمع از شیر ماده گاو ببر
بر سر پل دل تو بهر نظر کو بود — در سرای خطر بطر چه بود
طین که ابلیس داشت اندر تنگ — تو چو دنبش گرفته در چنگ
ز آدمی قبلهٔ عقل و دین داری — نه نباتی که قبلهٔ طین داری

خانهٔ چندرا بکو شیدی | گنج آگور نقش پوشیدی
سال طوفان و خانه آشفته | تو در و گاه مست و گه خفته
نه کنون ژاله فرو بارد | خانه را بر سرت فرود آرد
روز و شب گاه و بیگه این باران | غافل از راه آب و ناودان
چون ترا برد در ستر طوفان | بر تو خندد نه نقش گرد ایوان
بر دکانی فریب و تلبیست | دستخوش یافتست ملبیست
هم ز دست خودت درین بنیاد | پای در گل بماند و سر بر باد
هست از و امر و نهی و آز و میاز | از تو پیشه است و عمر دست افزار
آنچه سود آید او برد بدرست | و آنچه باشد زیان مایهٔ تست
تا گرفته بر شوت از دین نور | را یگان دیو را شده مزدور

فی انقطاع النسب

آدم پاک را بر آر از گل | جسم روشن مدار و تاریک دل
بنجدای ار بود ز بهر شرف | از خلیفه خدای چون تو خلف
گر تو اینجا نسب درست کنی | بر خود آن راه نارست کنی
صبر کن تا درین سرای مجاز | از پی آز و عشوه از پی ناز

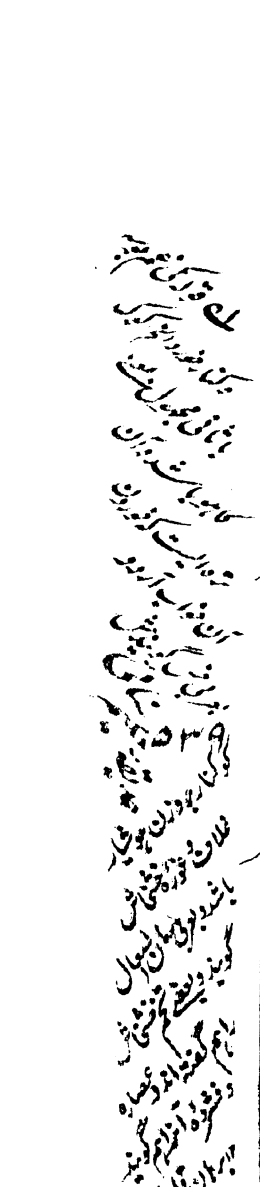

بهر کشتنت بدست عاقبتی | از سر این پوستهای عاریتی
تا چو از خاک خود برون آئی | همدران دم ز آب چون آئی
راه مردی گزین تو با دل خویش | همچو سفله مباش خواری کیش
اهل دنیا بخوبی و زشتی | خفتگانند جمله در کشتی
بادبان برکشیده بهر سفر | خاک تیز ز آب و نار شمر
غافل از روی جهل و از ادبیر | ابلقان سوار کش در زیر
کی بایستد مگر دمی بغرور | ابلق عمر تا بآخر صور
عمر بگذشت و تو چنین مغرور | از خدا و ز خلق یکسر دور
هر که گشت از غرور غفلت مست | نیکی آنجهان بداد از دست
نه شتاب آید بکار نه صبر | زانکه دشتاب و صبر کردان گبر
هادی ره بجز هدایت نیست | وان طریق اندرین و لایت نیست
کی غم بوسه و کنار خورد | هر که او کوک و کوکنار خورد
علم دین کان بغفلتی شنوی | نکند اعتقاد دو دیانت قوی
لاله غفلتی نه بنده | دل سیه عمر کوته و خنده
تا بنگذاشت عاقل از آتش | کی برآید ز جانش خنده خوش

فی اصحاب الغرور

آن شنیدی که حامد لقاف — در حریم حرم چو کرد طواف
ناگهے باز خورد بر وی پیر — آنکه در عصر خود نداشت نظیر
گفت شیخا بگو بما چونی — تا بریخ زمانه مرهونی
گفت عالم سلامت و خیرست — لفظ من سال و ما دلا اصیرست
گفت[۱] و یک سخن خطا گفتی — همچو نادان بخود بر آشفتی
آدمی خیر آنگهے دارد — که صراط دقیق بگذارد
تو هنوز از صراط ناگذشتی — خیر چون باشد ای دو دشتی
بعد ازان در بهشت چون رفتی — از سلامت تو بهره بگرفتی
ناشده[۲] در بهشت و دار سلام — چون سلامت بود دنیا فته کام
چون[۳] ازین هر دو فارغ آئی تو — آنگهے خیر را بشائی تو
ایمن از هر فنا در شت شوی — بسلامت چو در بهشت شوی
مژده است هر دو آن در پی — خویش را خیر گفته عز علی
از حقیقت چنان بدل وری — که نه او ستاد مزدوری
یک زمان از فنا دخود برخیز — در رکاب محمدی آویز

---

[۱] و گفت آری و یک
[۲] ناشده در بهشت و دار سلام
[۳] چون ازین هر دو فارغ آئی تو

یک زمان شرع را متابع شو | پس مزه بدست در بغنو
انچه گفتست شرع آمده گیر | وانچه مقدور ما بنا بده گیر

فی حب الدنیا و غرورها

خواجه را بمردمی دریست | دشمنا ساختم برو نشست
گفتمش تکیه جای باشد نوش | گفت آنرا که رسته شد ز آتش
کی سپارد بتکیه گه تن خویش | هر کرا گور و مرگ و محشر پیش
اینهمه تکیه ها غم و هوست | تکیه گه رحمت خدای بس ست
اینت آزاد مرد دین پرور | اینت محکم حدیث حکمت خر
ای سنائی سخن دراز مکش | گو بتهی به نمک از دیگ بچش
خواجه تن را طلاق نا داد | دین همی جوید اینت آزاد
اینچنان رهست بهر مغروری | خانه ویران و پرده زنبوری
اینچنان در حلی و حله نهان | کنده پیریست زشت گنده دهان
تو به نیرنگ و رنگ او مگرو | سخنان فرخ فرش مشنو
چه طمع داری از درش آبی | چه منی زیر پشته گرد ابی
صد هزاران چو تو بآب برد | تشنه باز آورد که غم نخورد

چون ازین گنده پیر گشتی دور — دست پیمان بدادی از پی حور

حور با تو چگونه پردازد — حور با گنده پیر چون سازد

سه طلاقش ده ار ترا هیچ هش است — زانکه این گنده پیر شوی کش است

چون شود دهر با تو یکدم خوش — چون جهد ناگه از خیار آتش

نوش ایجابات هر آنجایست — تری معز آفت پایست

تا بود دنیی ات نباشد حور — از معانی بدانکه دوری دور

از امانی بجمله دست بدار — همچو خود غا بشهر دست برآر

اندرین حال پند من بپذیر — تاج و تخت عدو زره بر گیر

عقل دوست دنیی ملعون — عقل خود را زدام کن بیرون

چه کنی خاکدان پر آرش — گه مه او و مه گه دم و مارش

دور شو زو که از تنگ مایه — چوزه لنگ آید ار خری خایه

بار گیر تو تازی اسپ دوان — تو خر یدار لنگ و لاشه خران

گر به دار او غذی خود زاید — غذی او مرا کجا باید

خوی شیران پذیر با صولت — همچو گربه مباش دون همت

در دو خانه است نفس حالی بین — ز و نگهدار خانه دل و دین

دزد بیرون جنبش و زد بود
وز درون خانه نفیر و زد بود

چون ظفر یافت و زد بیگانه
نبرد جز که خرده خانه

باز چون دزد خانه در نگرد
همه کالای دور دست برد

تو خوشی زانکه پیش تست قماش
زان دگرها خبر نداری باش

تا کنی دست زین خزانه فراز
وانچه بایدت نیابی باز

از درونت پلنگ و موش مهم
تو همی ترسی اینت جهل و ستم

غافل از کید و حیلت شیطان
کرده شیطان بمکر قصد بجان

در درون تو خصم با تو بهم
لفظ سید که بحری مجری ادم

با که گویم که غافلند از کار
این شیاطین و جهل و مرد مسار

در هوا عاصلی نه بینی سود
وز هوا زنده نمیری زود

دل خود را ز ننگ خود برهان
که نباید ببرد و برید جهان

پیش یاجوج نفس خود سد باش
پیش افعیش چون زمرد باش

کانکه را چار طبع شد سرکش
چار بالش نهند بر عرشش

مرد کز حب جاه و مال گسست
رفت و در مسند ابد بنشست

مرد چون رنج برد گنج برد
مرغ رحمت بباغ رنج برد

۵۴۳

رنج بردار تا بیابی گنج — رنج ما نیست خفته بر سر گنج
هر که با جهل و کاهلی پیوست — پایش از جای رفت و کار از دست
صفت کاهلان و بی‌ن در راه — هست لفظ من استوی یوماه
اسپ کودن بغیر دنبه دوان — ورنه کی داردی چو خربالان
بر تن خود نه ای مغفل بار — تا نکه باشد حلیم بد بردار
شرع ورزی نیاید از مبطل — حق گزاری نیاید از کاهل
هر که او شرع را شود چاکر — نزود چون خران براه دگر
بنده شرع باش تا برهی — ورنه گشتی به پیش دیو رهی
مر ترا گر بسوی خانه برد — ادهم و شهبنه نه برد
خام و گمنام رفته از خانه — که بود جز چنین وافگانه
گام زن همچو روز روشن باش — نه فسرده چو بام و روزن باش
آب در گشتن است خوش چو گلاب — چون نگردد بگندد از تف و تاب
هر دمی طوف کن بهر کوئی — تا بیابی مگر نکو روئی
ور نکو روئی و نکو رائی — همچو اقبال باش هر جائی
با همه خلق خلق نیکو دار — خو نکو دار و رای چون خود دار

تنگخوئی نشان ادبیرست	خوی بد رو به ونکوشیرست
خوی نیکو ترا چو شیر کند	خوی بد عالم از تو سیر کند
چند گویم که نیست بایدِ نیک	در تو مسموع نیست قول و لیک
نیست در خورد مرا دل و جان	یارب از هر دوام تو بازرهان
چیست لذت ز عمر با تکلیف	همه با هم رقیب و خصم حریف
زین همه خلق و زین همه بنیاد	بار تکلیف خویش بر تو نهاد
گشت زین کائنات جمله خصوص	احسن الصوره مرترا مخصوص
گرد و هزل و عبث چرا کردی	عمر خود در عبث هبا کردی
که ترا آفریده کرد بر دنیا	تا بدادی ز دست خود عقبی را
کار خود دیر و زود در یابی	لیک اکنون هنوز در خوابی
غافلی زین زمانه غدار	از وجود زمانه دست بدار
کین امانی نه پایدار بود	حسرت افزای و عمر خوار بود
چون من و چون تجی صد هزار این گشت	ناشده سبز یک سر انگشت
تو درین راه کودک طفلی	نه شراب ممر و قی نه شغلی
مرو راهی در آمدی مردی کن	ور نه ره گیر و ره مسپر شمعی کن

فی اعتقاد المشورة

خوشدلے از پی سخن باشی — گفت ادبار را کجا باشی
گفت باشد مراد و جا فی الحال — دل زراق و محبرہ و دراق
گفت دیگر کجات جویم بس — گفت ادبار را دو خانہ نہ بس
زانکہ گوید خرد درین منزل — ساعتے از حمار جہل انزل
تا نبوم در دو آشیانہ نبوم — یا بہا زار یا بخانہ نبوم
مدہ ای خواجہ روز نیک بباد — با خرد را گو نہ با دل خود
آن عزازیل با ہوا پیوست — زان ورا ہاویہ است جاے نشست
در ہوا سود نیست زان برگرد — تا زبود تو بر نیارد گرد
پایہ بسیار سوی بام بلند — تو بیک پایہ چون شوی خرسند
خرد همت ہمیشہ خوار بود — عقل باشد کہ شاد و خوار بود
رہبر و رہرو ان دین اوست — زانکہ فرمان پذیر اللہ اوست

فی الحث علی ترک الاوطان فی طلب الآخرة

زین زمین جبی بچرخ کسی — شب و شہ بگیر لن ملدبرسی
خاصہ در غیر عار باشد عار — از توانا تواے اندر کار

ف وز گفت باشد
ف ۱۱ وشاق بالفتح و تشدید
بمعنی قبول ادا بمعنی مخدوم اول
در فارسی بمعنی خانہ آمدہ
ف بمعنی ہیزم و سیاہی بالفتح و تشدید
ف ۱۲ وراق بالفتح و تشدید
بمعنی کاغذ نوشتہ و ورق کردہ

دل و تن را عسل داده بسیار — اگر آن عسل جز کسل نیاورد بار
اگر عسل کم خوری تن را شاید — گر می دل عسل بیفزاید
تو بکن کار جز به بستوری — مرگ اگر ره زند تو معذوری
مرد جولاهه چون شود بیکار — نکند زیر پا نگاه قرار
تو بکن جهد خود بنفس و نفس — ور مری مرگ عذر خواه تو بس
روغن گرم و سر دیده ز تاب — افسری شد ز رنج بر سر آب
روغن از رنج تن بجای آورد — آب را سر بزیر پای آورد
رنجکش را نتیجه آمد گنج — بستر خواب راحت آمد رنج
همچو احرار سوی دولت پوی — همچو بدبخت زاد و بود مجوی
قدر ره رفتن ار چه کم داند — مرد وقت سپیده دم داند
تا تو در بند آن و این باشی — سایه پرورد و نازنین باشی
نشود مرد پخته دل وصعلوک — پیش ما ماه و با دریسه و دوک
تو درین کارگاه بی سر و بن — وا ندرین لانگاه باد سخن
جامه شوئی ولیک همران را — شمع ریزی ولیک کوران را
علم دانی ولیک علم حیل — سیم داری ولیک سیم دغل

در غریبی نه کار سازو نه یار | در غریبی مه فخر دان و مه عار
راه غربت مزن که خوار شوی | زهر نادیده زهر خوار شوی
در گل ار تخم شادی انداری | ندروی جز غم ار چه به تازی
در سفر خواب جگی نکو ناید | که سفر خواجگی ببالاید
پدر اولت غریبی کرد | ز آب غربت روان و جان پرورد
تا غریبی نکرد و رنج نگشت | آمد از کاخ و سایه تا بر دشت
زیر ران تو از برای طلب | اشهب روز دان و ادهم شب
تو چو آدم ز رنگ و بوی ببر | تا شوی پادشاه بنده و حر
بطلب یابی از بزرگان جاه | کز طلب خوبروی گردد ماه
تن مزن پای دار مرتن را | زانکه بر سر زنند تن زن را
اندرین بحر بیکرانه چو غوک | دست و پائی بزن چه دانی بوک
یارب ار دوز گردودت حاصل | بسلامت رسی سوی منزل
بر تو توره رفتن ست و جان کندن | تا شود بید چوب تو چندن
در رین خانه آنکه هشیار ست | کار چند ست و کار کفتار ست
مردم انکه رسد بزیبائی | که شود همچو باد صحرائی

بسفر آب را بسر شو پیش — اندر آموز هم ز سایهٔ خویش
سفر آتش ار نخواهی کرد — تاج خلت بنه ز ره بر گرد
ز رهی دان پر آب لیک از باد — عقل و علم تو در خیال آباد
هر که شاگرد روز و شب نبود — جز تهیدست و بی ادب نبود
اندرین ره چو کند کردی خشم — دست گیر و عطا و بینندش چشم
اندرین عالم و دران عالم — هر کرا پای بیش رفتن کم
هر که در دست بد غوئی گرو ست — مار بی دست و پای تیز رو ست
باز خرچنگ در غدیر و بجاست — هست پانج پای کجر فتار
صدف ار دست دارد ی پاپای — کی شدے جای دُرّ و هر آرای
هر رهے کت خوشست آن گیر — دُم فزین بمان دُم شه گیر
شاه بی پیل و اسپ بی فرزین — خاصه بهرخ نیز دت خرزین
چار طبعست چار خانهٔ شاه — پنج حس شش جهت برای سپاه
وقد عمرت چو زی وفات شود — شاه در چار خانه مات شود
تا بدانگه که مات گردد شاه — آه میزن ز عیش عمر و گناه
هر زبان این فلک بهر ستیز — زین زمین گوید ت که خیز و گریز

در نه بر قطع گفتن پاسخ | میکش این بار و میخور این شهرخ
بی روش روی پرورش نبود | کاین کشش نبود آن چشش نبود
آولت کوشش آخرت کشش ست | از برون چاره از درون چشش ست
راه حق پر زدین پر کیش ست | گرت خوش نیست او دلش ست
درمیان ره چو سین آنسانست | سین چو رفت از میانه آن آنست
اندرین ره رفیق کو دل را | توشه کو صد هزار منزل را
تا ترا نیست لقمهٔ توشه | ندروی زین شمار یک خوشه
معرفت آفتاب و هستی ابر | راه بر آسمان و مرکب صبر
هر که رخ سوی آن زمین دارد | بر سر گبر براق دین دارد
دل گرم تو زاد رهگذرست | دم سرد تو باد ابر برست
مرد باید برای راه پناه | چیز نگریزد از میانهٔ راه
راهبر راه را پناه آید | موزهٔ تنگ دست اشاید
راه را پای جلد باید و چست | خانه را با رفیق خوشدل سست
مرد چون شد برون ز در دو دوا | به رفیق قدیمش از تازه
با خردمند ساز داد و ستد | کز قوی تر شود فروز خرد

دور ماهست و خلق را ازماه — عمر ماه ست چون هش کوتاه
هر کرا ماه پرورد بکنار — شیر خوارش دو تا کند چو خیار
بار و نده روندگان پایند — بام و خرگه بگل نمیدایند
خانهٔ جانت را بسال و بماه — پاره پاره کنند چون خرگاه
چند بر چرخ زاختر شور و شور — این چو خراق دان و آن چو بلور
میکشندت بخود بدام و بدم — پاسبانان گنبد اعظم
لیک اگر پر تکه ز عرعر سازند — هم از و خانه گهیت پردازند
با تو عمر تو القیامه خواند — زانکه و اللیل و الضحایش نماند
چون به بینندت آنزمان با ذل — راست چون در بهار نرگس و گل
لیک گه عز و گاه ذل سازند — کار و بارت همه براندازند
عقل[۱] داند بعقل باز شناخت — دیده را جز بدیده نتوان یافت
گر یکی شمع زنده کرد بباغ — بیکی بوسه صد هزار چراغ
گر[۲] کسی از اثیر در گذرد — دوربین زان شود که دید خورد
جنس[۳] از جنس باز دارد رنج — که ترا از و بود ترا از و سنج
هبر[۴] دار چند چیز ها سازد — هبر د دیگرش بفرسازد

باگرانجان نگوی هرگز راز | کاسیا چون دوشد شود غماز
خر عیسی گر سنه بر آخر | دامن راه کهکشان پر دُر
دست دیوان کشاده خاتم جم | خواب شه بسته بسحر و بدم
یار در راه چون روان باشد | بی روان مرد چون روان باشد
دوستان در ره صلاح و صواب | یکدگر را مدد بوند چو آب
مرد باید که اهل دیده بود | تا درین راه حق گزیده بود
چون[1] ندارد بصارت اندر کار | نشنود دست یا ولی الابصار
دیدهٔ دل ترا چو نیست قریر | نیستی در نهاد کار بصیر
اهل دین را جز اهل دین نگزیند | دیده را جز بدیده ره نتوان دید
یار ناجنس تخم خواب آمد | یار همجنس با پی آب آمد
دوستان همچو آب ره سپرند | کآبها پاسیای یکدگرند
راه بی یار رفت باشد زفت | جز تو با آب کی تواند رفت
یار رفیقان سفر مقرر باشد | بی رفیقان مقر سقر باشد
بس نکو گفته اند هشیاران | خانه را راه و راه را یاران
کار بد هر کرا رفیق بد است | دانکه بد رنگ عاجز از خرد است

۵۵۳

زینجهان همه سراسر غم — ولم از دل گرفت از جهان هم
آنکه زو چاره نیست یارش دان — وانکه نه یار تست بارش دان
تازگی سرو و گل ز بار انست — زندگی سرو و دل ز یار انست
دوست اگر یک سبک بلا نفرست — بهر کیکی گلیم نتوان سوخت
آب را چون مدد بود هم از آب — گلستان گردد انچه بود خراب
پس اگر این مدد بریده شود — میوه بر شاخ پژمریده شود
راه بی یار نیک نتوان رفت — ورنه پیش آیدت هزار آفت
یار نیک اندرین زمانه کم ست — زانکه غش و سمین کنون بهم ست

فی حفظ الصحبة و الشفقة الرفیق

آن شنیدی که پیر با همراه — گفت چون شد ز هم رهیش آگاه
کز مژه و سینه بهر صحبت یار — پای سازم بره چو مور و چو مار
هم رهت باشم و ز دزد و ز هر بس — کم ز سگ مر ترا ندارم پاس
بس عجب نبود ار چنین باشم — چون کنم با سگی قرین باشم
بندم از جهد و جد عشق و طلب — بر گریبان روز دامن شب
خود ز پیران نباشد ایچ محال — کین سگی کرد سیصد و نه سال

گفتند اصحاب کهف و سگ بیدار
پس همراه داشت بر در غار

راه چون یار غار دارد و یار
یار در غار مار دارد و مار

مصطفی را بدفع هر مکری
یار با لیست همچو بوبکری

آب را اگر نه آتشی یار
خاک فعلستی و هوا آثار

سر چه پوشی که در بهاران گل
راز پنهان ندارد اندر دل

با بهانه ای می زنج بهر بهی
گر ز دو عقل از عقیله به بری

گر ز تن دوست در سرای مجاز
جان برون آید و نیاید راز

راز پنهان عدم اشت هیچ لبیب
در غم و علت از مصیب و طبیب

از طبیب ار نهان کنی تو صهول
به نکردی و ماندی معلول

جمله علت بگویی راز مگوی
وانچه بشنیده تو باز مگوی

راز در دل چو مرغ و دانه بود
راز بر دل چو دود و خانه بود

دانه چون مرغ خورد شد ناچیز
وانچه بر دل نهاد شد چون تیز

با قوی گوی اگر بگویی راز
زانکه باشد قوی ضعیف آواز

اینکه گفتم چو زیرکان بپذیر
ورنه از پیل و خرقیاسی گیر

زنده سر جز بزنده نسپرده است
زانکه سر جان بخشده را پرده است

هر که مردست از مردان آ | در کند پس صدف کند جان آ
تا صدف را بکار دنشگافند | همچو دریا زموج کی لافند
تو نیابی بجا صه راز ملوک | خیره با هم نشین مپنبه و دوک

فی اظهار الاسرار مع الاحرار

آن شنیدی که گفت دسماری | با قرینی از آن خود راوی
گفت کاین راز تا نگوئی باز | گفت خود کی شنیده ام ز تو راز
شرری بود کز هوا پژمرد | از تو زاد آ نزمان در من مرد
هر زنا محرمان نهان باید | ورنه محرم چو بشنود شاید
دوست محرم بود بناز و نیاز | پیش محرم بهر باید راز
در ره سیل ورود با خفته | سخن گفته به که ناگفته
راز جز پیش عاقلان مکشای | دل خود جز با هل دل منمای
آن نه بینی که تخمها در گل | نماید بهیچ طالم دل
کم ز خاکی که خاک نعمت ساز | از زمستان نهفته دارد راز
چون هوا دست عدل بگشاید | راز و دل هر دو خاک بنماید
راز در دیرکان نهان باشد | راز دار از جهان جان باشد

لله وقد رده
سیل الخ فی نقل بایات
بقبل فتوا نبود که
این بیت آ فضال قوم
مسالک منافات
سلوک دیره بک رد
فتوا نبود که حال
صدق تحقیق

هر که در روز راز گستر دست — ابجد از لوح عقل بستر دست

سوز دلشمس چون دلش دریافت — نه ز دالليل بدر وا ربتافت

گفت این سوز پرده ساز منست — شب معراج روز راز منست

فی حفظ اسرار الملوک

بود مردی خلیل از روزنی — زان ورم بر بنا مدیش دمی

رفت روزی بنزد دانائی — زیرکی پر خرد توانائی

گفت بنگر که از چه معلولم — کز خور و خواب و عیش معزولم

مجمع الحکمة چون بدید مرد حکیم — گفت کامین نشیمن زاندوه و بیم

نیست در باطن تو هیچ خلل — مه نبینم ز هیچگونه علل

مرد گفتا که باز گویم حال — کز چه افتاد بر من این اهوال

راز دار ملوک و باشم — با مزاج ملوّن و تبهم

شه سکندر رود همه کامم — که ورا من گزیده حجامم

لیک رازیست در دلم پیدست — روز و شب جان نهاده بر کف دست

نتوانم کشاد راز نهان — که ازان بیم سر بود بر زبان

سال و مه مستمند و غمگینم — بیش ازین نیست راه و آئینم

۵۴ فوق هر کوه و سفر

۵۵ قس بالغ و رشید

۵۶ فوق در

۵۷ فوق در

۵۸ فوق در

۵۹ فوق در

۶۰ فوق در

۶۱ فوق در

۶۲ فوق در

۶۳ فوق در

۶۴ فوق در

۶۵ فوق در

۶۶ فوق در

۶۷ فوق در

۶۸ فوق در

۶۹ فوق در

۷۰ فوق در

۷۱ فوق در

۷۲ فوق در

۷۳ فوق در

۷۴ فوق در

۷۵ فوق در

۷۶ فوق در

۷۷ فوق در

۷۸ فوق در

۷۹ فوق در

۸۰ فوق در

۸۱ فوق در

۸۲ فوق در

۸۳ فوق در

۸۴ فوق در

۸۵ فوق در

۸۶ فوق در

۸۷ فوق در

۸۸ فوق در

۸۹ فوق در

۹۰ فوق در

۹۱ فوق در

۹۲ فوق در

۹۳ فوق در

۹۴ فوق در

۹۵ فوق در

۹۶ فوق در

۹۷ فوق در

۹۸ فوق در

۹۹ فوق در

۱۰۰ فوق در

۱۰۱ فوق در

۱۰۲ فوق در

۱۰۳ فوق در

۱۰۴ فوق در

۱۰۵ فوق در

۱۰۶ فوق در

۱۰۷ فوق در

۱۰۸ فوق در

۱۰۹ فوق در

۱۱۰ فوق در

۱۱۱ فوق در

۱۱۲ فوق در

۱۱۳ فوق در

۱۱۴ فوق در

۱۱۵ فوق در

۱۱۶ فوق در

۱۱۷ فوق در

۱۱۸ فوق در

۱۱۹ فوق در

۱۲۰ فوق در

۱۲۱ فوق در

۱۲۲ فوق در

۱۲۳ فوق در

۱۲۴ فوق در

۱۲۵ فوق در

۱۲۶ فوق در

۱۲۷ فوق در

۱۲۸ فوق در

۱۲۹ فوق در

۱۳۰ فوق در

۱۳۱ فوق در

۱۳۲ فوق در

۱۳۳ فوق در

۱۳۴ فوق در

۱۳۵ فوق در

۱۳۶ فوق در

۱۳۷ فوق در

۱۳۸ فوق در

۱۳۹ فوق در

۱۴۰ فوق در

۱۴۱ فوق در

۱۴۲ فوق در

۱۴۳ فوق در

۱۴۴ فوق در

۱۴۵ فوق در

۱۴۶ فوق در

۱۴۷ فوق در

۱۴۸ فوق در

۱۴۹ فوق در

۱۵۰ فوق در

۱۵۱ فوق در

۱۵۲ فوق در

۱۵۳ فوق در

۱۵۴ فوق در

۱۵۵ فوق در

۱۵۶ فوق در

۱۵۷ فوق در

۱۵۸ فوق در

۱۵۹ فوق در

۱۶۰ فوق در

۱۶۱ فوق در

۱۶۲ فوق در

۱۶۳ فوق در

۱۶۴ فوق در

۱۶۵ فوق در

۱۶۶ فوق در

۱۶۷ فوق در

۱۶۸ فوق در

۱۶۹ فوق در

۱۷۰ فوق در

۱۷۱ فوق در

۱۷۲ فوق در

۱۷۳ فوق در

۱۷۴ فوق در

۱۷۵ فوق در

۱۷۶ فوق در

۱۷۷ فوق در

۱۷۸ فوق در

۱۷۹ فوق در

۱۸۰ فوق در

۱۸۱ فوق در

۱۸۲ فوق در

۱۸۳ فوق در

۱۸۴ فوق در

۱۸۵ فوق در

۱۸۶ فوق در

۱۸۷ فوق در

۱۸۸ فوق در

۱۸۹ فوق در

۱۹۰ فوق در

۱۹۱ فوق در

۱۹۲ فوق در

۱۹۳ فوق در

۱۹۴ فوق در

۱۹۵ فوق در

۱۹۶ فوق در

۱۹۷ فوق در

۱۹۸ فوق در

۱۹۹ فوق در

۲۰۰ فوق در

۲۰۱ فوق در

۲۰۲ فوق در

۲۰۳ فوق در

۲۰۴ فوق در

۲۰۵ فوق در

۲۰۶ فوق در

۲۰۷ فوق در

۲۰۸ فوق در

۲۰۹ فوق در

۲۱۰ فوق در

۲۱۱ فوق در

۲۱۲ فوق در

۲۱۳ فوق در

۲۱۴ فوق در

۲۱۵ فوق در

۲۱۶ فوق در

۲۱۷ فوق در

۲۱۸ فوق در

۲۱۹ فوق در

۲۲۰ فوق در

۲۲۱ فوق در

۲۲۲ فوق در

۲۲۳ فوق در

۲۲۴ فوق در

۲۲۵ فوق در

۲۲۶ فوق در

۲۲۷ فوق در

۲۲۸ فوق در

۲۲۹ فوق در

۲۳۰ فوق در

۲۳۱ فوق در

۲۳۲ فوق در

۲۳۳ فوق در

۲۳۴ فوق در

۲۳۵ فوق در

۲۳۶ فوق در

۲۳۷ فوق در

۲۳۸ فوق در

۲۳۹ فوق در

۲۴۰ فوق در

۲۴۱ فوق در

۲۴۲ فوق در

۲۴۳ فوق در

۲۴۴ فوق در

۲۴۵ فوق در

۲۴۶ فوق در

۲۴۷ فوق در

۲۴۸ فوق در

۲۴۹ فوق در

۲۵۰ فوق در

۲۵۱ فوق در

۲۵۲ فوق در

۲۵۳ فوق در

۲۵۴ فوق در

۲۵۵ فوق در

۲۵۶ فوق در

۲۵۷ فوق در

۲۵۸ فوق در

۲۵۹ فوق در

۲۶۰ فوق در

۲۶۱ فوق در

۲۶۲ فوق در

۲۶۳ فوق در

۲۶۴ فوق در

۲۶۵ فوق در

۲۶۶ فوق در

۲۶۷ فوق در

۲۶۸ فوق در

۲۶۹ فوق در

۲۷۰ فوق در

۲۷۱ فوق در

۲۷۲ فوق در

۲۷۳ فوق در

۲۷۴ فوق در

۲۷۵ فوق در

۲۷۶ فوق در

۲۷۷ فوق در

۲۷۸ فوق در

۲۷۹ فوق در

۲۸۰ فوق در

۲۸۱ فوق در

۲۸۲ فوق در

۲۸۳ فوق در

۲۸۴ فوق در

۲۸۵ فوق در

۲۸۶ فوق در

۲۸۷ فوق در

۲۸۸ فوق در

۲۸۹ فوق در

۲۹۰ فوق در

۲۹۱ فوق در

۲۹۲ فوق در

۲۹۳ فوق در

۲۹۴ فوق در

۲۹۵ فوق در

۲۹۶ فوق در

۲۹۷ فوق در

۲۹۸ فوق در

۲۹۹ فوق در

۳۰۰ فوق در

۳۰۱ فوق در

۳۰۲ فوق در

۳۰۳ فوق در

۳۰۴ فوق در

۳۰۵ فوق در

۳۰۶ فوق در

۳۰۷ فوق در

۳۰۸ فوق در

۳۰۹ فوق در

۳۱۰ فوق در

۳۱۱ فوق در

۳۱۲ فوق در

۳۱۳ فوق در

۳۱۴ فوق در

۳۱۵ فوق در

۳۱۶ فوق در

۳۱۷ فوق در

۳۱۸ فوق در

۳۱۹ فوق در

۳۲۰ فوق در

۳۲۱ فوق در

۳۲۲ فوق در

۳۲۳ فوق در

۳۲۴ فوق در

۳۲۵ فوق در

۳۲۶ فوق در

۳۲۷ فوق در

۳۲۸ فوق در

۳۲۹ فوق در

۳۳۰ فوق در

۳۳۱ فوق در

۳۳۲ فوق در

۳۳۳ فوق در

۳۳۴ فوق در

۳۳۵ فوق در

۳۳۶ فوق در

۳۳۷ فوق در

۳۳۸ فوق در

۳۳۹ فوق در

۳۴۰ فوق در

۳۴۱ فوق در

۳۴۲ فوق در

۳۴۳ فوق در

۳۴۴ فوق در

۳۴۵ فوق در

۳۴۶ فوق در

۳۴۷ فوق در

۳۴۸ فوق در

۳۴۹ فوق در

۳۵۰ فوق در

۳۵۱ فوق در

۳۵۲ فوق در

۳۵۳ فوق در

۳۵۴ فوق در

۳۵۵ فوق در

۳۵۶ فوق در

۳۵۷ فوق در

۳۵۸ فوق در

۳۵۹ فوق در

۳۶۰ فوق در

۳۶۱ فوق در

۳۶۲ فوق در

۳۶۳ فوق در

۳۶۴ فوق در

۳۶۵ فوق در

۳۶۶ فوق در

۳۶۷ فوق در

۳۶۸ فوق در

۳۶۹ فوق در

۳۷۰ فوق در

۳۷۱ فوق در

۳۷۲ فوق در

۳۷۳ فوق در

۳۷۴ فوق در

۳۷۵ فوق در

۳۷۶ فوق در

۳۷۷ فوق در

۳۷۸ فوق در

۳۷۹ فوق در

۳۸۰ فوق در

۳۸۱ فوق در

۳۸۲ فوق در

۳۸۳ فوق در

۳۸۴ فوق در

۳۸۵ فوق در

۳۸۶ فوق در

۳۸۷ فوق در

۳۸۸ فوق در

۳۸۹ فوق در

۳۹۰ فوق در

۳۹۱ فوق در

۳۹۲ فوق در

۳۹۳ فوق در

۳۹۴ فوق در

۳۹۵ فوق در

۳۹۶ فوق در

۳۹۷ فوق در

۳۹۸ فوق در

۳۹۹ فوق در

۴۰۰ فوق در

۴۰۱ فوق در

۴۰۲ فوق در

۴۰۳ فوق در

۴۰۴ فوق در

۴۰۵ فوق در

۴۰۶ فوق در

۴۰۷ فوق در

۴۰۸ فوق در

۴۰۹ فوق در

۴۱۰ فوق در

۴۱۱ فوق در

۴۱۲ فوق در

۴۱۳ فوق در

۴۱۴ فوق در

۴۱۵ فوق در

۴۱۶ فوق در

۴۱۷ فوق در

۴۱۸ فوق در

۴۱۹ فوق در

۴۲۰ فوق در

۴۲۱ فوق در

۴۲۲ فوق در

۴۲۳ فوق در

۴۲۴ فوق در

۴۲۵ فوق در

۴۲۶ فوق در

۴۲۷ فوق در

۴۲۸ فوق در

۴۲۹ فوق در

۴۳۰ فوق در

۴۳۱ فوق در

۴۳۲ فوق در

۴۳۳ فوق در

۴۳۴ فوق در

۴۳۵ فوق در

۴۳۶ فوق در

۴۳۷ فوق در

۴۳۸ فوق در

۴۳۹ فوق در

۴۴۰ فوق در

۴۴۱ فوق در

۴۴۲ فوق در

۴۴۳ فوق در

۴۴۴ فوق در

۴۴۵ فوق در

۴۴۶ فوق در

۴۴۷ فوق در

۴۴۸ فوق در

۴۴۹ فوق در

۴۵۰ فوق در

۴۵۱ فوق در

۴۵۲ فوق در

۴۵۳ فوق در

۴۵۴ فوق در

۴۵۵ فوق در

۴۵۶ فوق در

۴۵۷ فوق در

۴۵۸ فوق در

۴۵۹ فوق در

۴۶۰ فوق در

۴۶۱ فوق در

۴۶۲ فوق در

۴۶۳ فوق در

۴۶۴ فوق در

۴۶۵ فوق در

۴۶۶ فوق در

۴۶۷ فوق در

۴۶۸ فوق در

۴۶۹ فوق در

۴۷۰ فوق در

۴۷۱ فوق در

۴۷۲ فوق در

۴۷۳ فوق در

۴۷۴ فوق در

۴۷۵ فوق در

۴۷۶ فوق در

۴۷۷ فوق در

۴۷۸ فوق در

۴۷۹ فوق در

۴۸۰ فوق در

۴۸۱ فوق در

۴۸۲ فوق در

۴۸۳ فوق در

۴۸۴ فوق در

۴۸۵ فوق در

۴۸۶ فوق در

۴۸۷ فوق در

۴۸۸ فوق در

۴۸۹ فوق در

۴۹۰ فوق در

۴۹۱ فوق در

۴۹۲ فوق در

۴۹۳ فوق در

۴۹۴ فوق در

۴۹۵ فوق در

۴۹۶ فوق در

۴۹۷ فوق در

۴۹۸ فوق در

۴۹۹ فوق در

۵۰۰ فوق در

۵۰۱ فوق در

۵۰۲ فوق در

۵۰۳ فوق در

۵۰۴ فوق در

۵۰۵ فوق در

۵۰۶ فوق در

۵۰۷ فوق در

۵۰۸ فوق در

۵۰۹ فوق در

۵۱۰ فوق در

۵۱۱ فوق در

۵۱۲ فوق در

۵۱۳ فوق در

۵۱۴ فوق در

۵۱۵ فوق در

۵۱۶ فوق در

۵۱۷ فوق در

۵۱۸ فوق در

۵۱۹ فوق در

۵۲۰ فوق در

۵۲۱ فوق در

۵۲۲ فوق در

۵۲۳ فوق در

۵۲۴ فوق در

۵۲۵ فوق در

۵۲۶ فوق در

۵۲۷ فوق در

۵۲۸ فوق در

۵۲۹ فوق در

۵۳۰ فوق در

۵۳۱ فوق در

۵۳۲ فوق در

۵۳۳ فوق در

۵۳۴ فوق در

۵۳۵ فوق در

۵۳۶ فوق در

۵۳۷ فوق در

۵۳۸ فوق در

۵۳۹ فوق در

۵۴۰ فوق در

۵۴۱ فوق در

۵۴۲ فوق در

۵۴۳ فوق در

۵۴۴ فوق در

۵۴۵ فوق در

۵۴۶ فوق در

۵۴۷ فوق در

۵۴۸ فوق در

۵۴۹ فوق در

۵۵۰ فوق در

۵۵۱ فوق در

۵۵۲ فوق در

۵۵۳ فوق در

۵۵۴ فوق در

۵۵۵ فوق در

۵۵۶ فوق در

۵۵۷ فوق در

۵۵۸ فوق در

۵۵۹ فوق در

۵۶۰ فوق در

۵۶۱ فوق در

۵۶۲ فوق در

۵۶۳ فوق در

۵۶۴ فوق در

۵۶۵ فوق در

۵۶۶ فوق در

۵۶۷ فوق در

۵۶۸ فوق در

۵۶۹ فوق در

۵۷۰ فوق در

۵۷۱ فوق در

۵۷۲ فوق در

۵۷۳ فوق در

۵۷۴ فوق در

۵۷۵ فوق در

۵۷۶ فوق در

۵۷۷ فوق در

۵۷۸ فوق در

۵۷۹ فوق در

۵۸۰ فوق در

۵۸۱ فوق در

۵۸۲ فوق در

۵۸۳ فوق در

۵۸۴ فوق در

۵۸۵ فوق در

۵۸۶ فوق در

۵۸۷ فوق در

۵۸۸ فوق در

۵۸۹ فوق در

۵۹۰ فوق در

۵۹۱ فوق در

۵۹۲ فوق در

۵۹۳ فوق در

۵۹۴ فوق در

۵۹۵ فوق در

۵۹۶ فوق در

۵۹۷ فوق در

۵۹۸ فوق در

۵۹۹ فوق در

۶۰۰ فوق در

۶۰۱ فوق در

۶۰۲ فوق در

۶۰۳ فوق در

۶۰۴ فوق در

۶۰۵ فوق در

۶۰۶ فوق در

۶۰۷ فوق در

۶۰۸ فوق در

۶۰۹ فوق در

۶۱۰ فوق در

۶۱۱ فوق در

۶۱۲ فوق در

۶۱۳ فوق در

۶۱۴ فوق در

۶۱۵ فوق در

۶۱۶ فوق در

۶۱۷ فوق در

۶۱۸ فوق در

۶۱۹ فوق در

۶۲۰ فوق در

۶۲۱ فوق در

۶۲۲ فوق در

۶۲۳ فوق در

۶۲۴ فوق در

۶۲۵ فوق در

۶۲۶ فوق در

۶۲۷ فوق در

۶۲۸ فوق در

۶۲۹ فوق در

۶۳۰ فوق در

۶۳۱ فوق در

۶۳۲ فوق در

۶۳۳ فوق در

۶۳۴ فوق در

۶۳۵ فوق در

۶۳۶ فوق در

۶۳۷ فوق در

۶۳۸ فوق در

۶۳۹ فوق در

۶۴۰ فوق در

۶۴۱ فوق در

۶۴۲ فوق در

۶۴۳ فوق در

۶۴۴ فوق در

۶۴۵ فوق در

۶۴۶ فوق در

۶۴۷ فوق در

۶۴۸ فوق در

۶۴۹ فوق در

۶۵۰ فوق در

۶۵۱ فوق در

۶۵۲ فوق در

۶۵۳ فوق در

۶۵۴ فوق در

۶۵۵ فوق در

۶۵۶ فوق در

۶۵۷ فوق در

۶۵۸ فوق در

۶۵۹ فوق در

۶۶۰ فوق در

۶۶۱ فوق در

۶۶۲ فوق در

۶۶۳ فوق در

۶۶۴ فوق در

۶۶۵ فوق در

۶۶۶ فوق در

۶۶۷ فوق در

۶۶۸ فوق در

۶۶۹ فوق در

۶۷۰ فوق در

۶۷۱ فوق در

۶۷۲ فوق در

۶۷۳ فوق در

۶۷۴ فوق در

۶۷۵ فوق در

۶۷۶ فوق در

۶۷۷ فوق در

۶۷۸ فوق در

۶۷۹ فوق در

۶۸۰ فوق در

۶۸۱ فوق در

۶۸۲ فوق در

۶۸۳ فوق در

۶۸۴ فوق در

۶۸۵ فوق در

۶۸۶ فوق در

۶۸۷ فوق در

۶۸۸ فوق در

۶۸۹ فوق در

۶۹۰ فوق در

۶۹۱ فوق در

۶۹۲ فوق در

۶۹۳ فوق در

۶۹۴ فوق در

۶۹۵ فوق در

۶۹۶ فوق در

۶۹۷ فوق در

۶۹۸ فوق در

۶۹۹ فوق در

۷۰۰ فوق در

۷۰۱ فوق در

۷۰۲ فوق در

۷۰۳ فوق در

۷۰۴ فوق در

۷۰۵ فوق در

۷۰۶ فوق در

۷۰۷ فوق در

۷۰۸ فوق در

۷۰۹ فوق در

۷۱۰ فوق در

۷۱۱ فوق در

۷۱۲ فوق در

۷۱۳ فوق در

۷۱۴ فوق در

۷۱۵ فوق در

۷۱۶ فوق در

۷۱۷ فوق در

۷۱۸ فوق در

۷۱۹ فوق در

۷۲۰ فوق در

۷۲۱ فوق در

۷۲۲ فوق در

۷۲۳ فوق در

۷۲۴ فوق در

۷۲۵ فوق در

۷۲۶ فوق در

۷۲۷ فوق در

۷۲۸ فوق در

۷۲۹ فوق در

۷۳۰ فوق در

۷۳۱ فوق در

۷۳۲ فوق در

۷۳۳ فوق در

۷۳۴ فوق در

۷۳۵ فوق در

۷۳۶ فوق در

۷۳۷ فوق در

۷۳۸ فوق در

۷۳۹ فوق در

۷۴۰ فوق در

۷۴۱ فوق در

۷۴۲ فوق در

۷۴۳ فوق در

۷۴۴ فوق در

۷۴۵ فوق در

۷۴۶ فوق در

۷۴۷ فوق در

۷۴۸ فوق در

۷۴۹ فوق در

۷۵۰ فوق در

۷۵۱ فوق در

۷۵۲ فوق در

۷۵۳ فوق در

۷۵۴ فوق در

۷۵۵ فوق در

۷۵۶ فوق در

۷۵۷ فوق در

۷۵۸ فوق در

۷۵۹ فوق در

۷۶۰ فوق در

۷۶۱ فوق در

۷۶۲ فوق در

۷۶۳ فوق در

۷۶۴ فوق در

۷۶۵ فوق در

۷۶۶ فوق در

۷۶۷ فوق در

۷۶۸ فوق در

۷۶۹ فوق در

۷۷۰ فوق در

۷۷۱ فوق در

۷۷۲ فوق در

۷۷۳ فوق در

۷۷۴ فوق در

۷۷۵ فوق در

۷۷۶ فوق در

۷۷۷ فوق در

۷۷۸ فوق در

۷۷۹ فوق در

۷۸۰ فوق در

۷۸۱ فوق در

۷۸۲ فوق در

۷۸۳ فوق در

۷۸۴ فوق در

۷۸۵ فوق در

۷۸۶ فوق در

۷۸۷ فوق در

۷۸۸ فوق در

۷۸۹ فوق در

۷۹۰ فوق در

۷۹۱ فوق در

۷۹۲ فوق در

۷۹۳ فوق در

۷۹۴ فوق در

۷۹۵ فوق در

۷۹۶ فوق در

۷۹۷ فوق در

۷۹۸ فوق در

۷۹۹ فوق در

۸۰۰ فوق در

۸۰۱ فوق در

۸۰۲ فوق در

۸۰۳ فوق در

۸۰۴ فوق در

۸۰۵ فوق در

۸۰۶ فوق در

۸۰۷ فوق در

۸۰۸ فوق در

۸۰۹ فوق در

۸۱۰ فوق در

۸۱۱ فوق در

۸۱۲ فوق در

۸۱۳ فوق در

۸۱۴ فوق در

۸۱۵ فوق در

۸۱۶ فوق در

۸۱۷ فوق در

۸۱۸ فوق در

۸۱۹ فوق در

۸۲۰ فوق در

۸۲۱ فوق در

۸۲۲ فوق در

۸۲۳ فوق در

۸۲۴ فوق در

۸۲۵ فوق در

۸۲۶ فوق در

۸۲۷ فوق در

۸۲۸ فوق در

۸۲۹ فوق در

۸۳۰ فوق در

۸۳۱ فوق در

۸۳۲ فوق در

۸۳۳ فوق در

۸۳۴ فوق در

۸۳۵ فوق در

۸۳۶ فوق در

۸۳۷ فوق در

۸۳۸ فوق در

۸۳۹ فوق در

۸۴۰ فوق در

۸۴۱ فوق در

۸۴۲ فوق در

۸۴۳ فوق در

۸۴۴ فوق در

۸۴۵ فوق در

۸۴۶ فوق در

۸۴۷ فوق در

۸۴۸ فوق در

۸۴۹ فوق در

۸۵۰ فوق در

۸۵۱ فوق در

۸۵۲ فوق در

۸۵۳ فوق در

۸۵۴ فوق در

۸۵۵ فوق در

۸۵۶ فوق در

۸۵۷ فوق در

۸۵۸ فوق در

۸۵۹ فوق در

۸۶۰ فوق در

۸۶۱ فوق در

۸۶۲ فوق در

۸۶۳ فوق در

۸۶۴ فوق در

۸۶۵ فوق در

۸۶۶ فوق در

۸۶۷ فوق در

۸۶۸ فوق در

۸۶۹ فوق در

۸۷۰ فوق در

۸۷۱ فوق در

۸۷۲ فوق در

۸۷۳ فوق در

۸۷۴ فوق در

۸۷۵ فوق در

۸۷۶ فوق در

۸۷۷ فوق در

۸۷۸ فوق در

۸۷۹ فوق در

۸۸۰ فوق در

۸۸۱ فوق در

۸۸۲ فوق در

۸۸۳ فوق در

۸۸۴ فوق در

۸۸۵ فوق در

۸۸۶ فوق در

۸۸۷ فوق در

۸۸۸ فوق در

۸۸۹ فوق در

۸۹۰ فوق در

۸۹۱ فوق در

۸۹۲ فوق در

۸۹۳ فوق در

۸۹۴ فوق در

۸۹۵ فوق در

۸۹۶ فوق در

۸۹۷ فوق در

۸۹۸ فوق در

۸۹۹ فوق در

۹۰۰ فوق در

۹۰۱ فوق در

۹۰۲ فوق در

۹۰۳ فوق در

۹۰۴ فوق در

۹۰۵ فوق در

۹۰۶ فوق در

۹۰۷ فوق در

۹۰۸ فوق در

۹۰۹ فوق در

۹۱۰ فوق در

۹۱۱ فوق در

۹۱۲ فوق در

۹۱۳ فوق در

۹۱۴ فوق در

۹۱۵ فوق در

۹۱۶ فوق در

۹۱۷ فوق در

۹۱۸ فوق در

۹۱۹ فوق در

۹۲۰ فوق در

۹۲۱ فوق در

۹۲۲ فوق در

۹۲۳ فوق در

۹۲۴ فوق در

۹۲۵ فوق در

۹۲۶ فوق در

۹۲۷ فوق در

۹۲۸ فوق در

۹۲۹ فوق در

۹۳۰ فوق در

۹۳۱ فوق در

۹۳۲ فوق در

۹۳۳ فوق در

۹۳۴ فوق در

۹۳۵ فوق در

۹۳۶ فوق در

۹۳۷ فوق در

۹۳۸ فوق در

۹۳۹ فوق در

۹۴۰ فوق در

۹۴۱ فوق در

۹۴۲ فوق در

۹۴۳ فوق در

۹۴۴ فوق در

۹۴۵ فوق در

۹۴۶ فوق در

۹۴۷ فوق در

۹۴۸ فوق در

۹۴۹ فوق در

۹۵۰ فوق در

۹۵۱ فوق در

۹۵۲ فوق در

۹۵۳ فوق در

۹۵۴ فوق در

۹۵۵ فوق در

۹۵۶ فوق در

۹۵۷ فوق در

۹۵۸ فوق در

۹۵۹ فوق در

۹۶۰ فوق در

۹۶۱ فوق در

۹۶۲ فوق در

۹۶۳ فوق در

۹۶۴ فوق در

۹۶۵ فوق در

۹۶۶ فوق در

۹۶۷ فوق در

۹۶۸ فوق در

۹۶۹ فوق در

۹۷۰ فوق در

۹۷۱ فوق در

۹۷۲ فوق در

۹۷۳ فوق در

۹۷۴ فوق در

۹۷۵ فوق در

۹۷۶ فوق در

۹۷۷ فوق در

۹۷۸ فوق در

۹۷۹ فوق در

۹۸۰ فوق در

۹۸۱ فوق در

۹۸۲ فوق در

۹۸۳ فوق در

۹۸۴ فوق در

۹۸۵ فوق در

۹۸۶ فوق در

۹۸۷ فوق در

۹۸۸ فوق در

۹۸۹ فوق در

۹۹۰ فوق در

۹۹۱ فوق در

۹۹۲ فوق در

۹۹۳ فوق در

۹۹۴ فوق در

۹۹۵ فوق در

۹۹۶ فوق در

۹۹۷ فوق در

۹۹۸ فوق در

۹۹۹ فوق در

۱۰۰۰ فوق در

گفت مرد حکیم رو تنها
فی علائق نهان شو صحرا

چاهسارے ببین خراب شده
گشته مطموس و خشک از آب شده

وامذران چاه گوی راز دلت
تا بیاساید این سرشته گلت

مرد پند حکیم چون بشنید
همچنان کرد زانکه چاره ندید

رفت صحرا برون نه وا نامرد
از پی دفع رنج و راحت فرد

دید چاهے خراب و خالی جاے
در و خورا دران شناخت دواے

سر فرو چاه کرد و گفت ای چاه
راز ما را مگاه دار نگاه

شه سکندر ردو گوش همچو خران
دارد اینست از دور نهان

باز گفت این سخن سه بار دو بار
بنگر او را که چون گرفت آگفت

زان کهن چاه فی بُنے بر رُست
شد قوی فی بُن و بر آمد چُست

دید مر دوشبان دران چه لے
ببرید آن فی و سپرد ش پلے

کرد نائے ازان فی تازه
راز دل را که داند اندازه

نای چون در دمید کرد آواز
با خلائق که فاش کردم راز

شه سکندر ردو گوش خر دارد
خلق ازین راز او خبر دارد

فاش گشت این سخن بگرد جهان
مرد حجام را برید زبان

تا ندانی که راز بهروزان | بتر از جهل و آتش سوزان
عالمے پُر ز آتش و تف و دود | بهتر از یک سخن که راز تو بود

حکایت

بود اندر سرخس یک روزے | مجلسے بس برونق و سوزے
مجلسے پُر ز ناله و شیون | گفت آن صدر دین و فخر زمن
آن چو موسیٰ ز شوق بر سر طور | بوالمفاخر محمد منصور
من بدان مجلس اندرون بودم | زان عبارت بدل بر آسودم
این حکایت ز روی نکته براند | در معنی برو بر مزفشاند
بشنو این را که هست قول سدید | که بجاے مگر که پیر مرید
در فتاوند چون سماعے بود | دیو را اندرو فزاعے بود
وجد افتاد هر دو را بتمام | در گذشتند از حلال و حرام
پیر می رقص کرد در حالت | زانکه از شوق بود با آلت
دید مردے مرید را بسته | زیر زنار بر میان بسته
گفت ای پیر این زمان کیست | بسته زنار بر میان تو چیست
پیر گفتش که ای فضول نیوش | سر چو بدی خموش باش خموش

کین نه ز نار بلکه ز نهار ست — روضهٔ روح را چو انهار ست
از پی قهر نفس بی بینم — بستن کستی ست آئینم
تا بدانی که گبر بی قدر ست — کار او پیش صدر دین غدر ست
هر سحر کو ز خواب بر خیزد — پیش کوشر و فتنه انگیزد
من کنم عرضه بر وی این زنار — تا ز پندار بد شود بیدار
گویم ای گبر بے آنکه این دارد — از کجا نیم ذرّه دین دارد
ز اهل ناری نه در خور نوری — دام دیوی نه حلقهٔ حوری
تا دران دم بتر ز خویش بشر — نشناسد کسے ز جمله بشر
نکند کبر و کین نیامیزد — از ره جهل و حمق بر خیزد
تا بدین فن ز عجب و استکبار — باز دارم ورا بلیل و نهار
هم سلامت بود مرا ز شرش — هم بخود نبود از دبطر نظرش

فی الامثلة والعظة والنصیحة

صحبت زیرکان چو بوی گل — غطت ناهجان چو طعم ازمل
بی غرض پند هم چو قند بود — با غرض پند پای بند بود
در مشام خرد نه زشت آید — هر نسیمے که از بهشت آید

بهر اندام دادن او باش — دل چو سندانی بان چو سوزن باش
بشناسی ز راه دیده روح — فاتحه دین چو روی داد فتوح
وسعت آنجا که راه یزدانست — تنگی آنجا که بند انسانست
پیر آنجا معلم مهدی — پس تو حجاج اینت بدعهدی
ان فی دیننا بخوان و بدان — فی کبد رابدان و تیز بران
راه یزدان چو فراخ آمد — گلشن و بوستان و کاخ آمد
هر مشامی کزین نسیم بهشت — نتواند شنید باشد زشت

فی صفة الطریق و تنبیه الرفیق

تنگی راه را صفت بشنو — در ره ناز مودهٔ خیره مرو
ره چو سوفار خار چون پیکان — مار رنگین در و چو توز کمان
که ز رفتی ز سهم آن هامون — خضر بی میل و بی دلیل برین
تیز بگریان کننده از گرما — ام غیلان او چو ابن دکا
خاره در تفت او چو خار سبک — شوره بر سنگ او چو شارهٔ تنک
شده از تفت شورهٔ بد رنگ — همچو سیماب ریزه در وی سنگ
جزع در چشمهاش خون آرای — جزو در گوشها قناع کشای

نابسوده پی هلاکش را — ابد هم روزگار خاکش را

سایه یکدم در و نیاسوده — خضر و غولش سراب پیموده

قمر آنجا طریق گم کرده — شمس در وی شعاع بسپرده

مرده خاکش ز هجر بی آبی — کفنش شوره کرده سیابی

پیش چشم و خیال پرکینه — خاک سرمه سراب آئینه

ابر بهمن در و سموم زده — مار بر خاک او چو موم شده

بوده هامون او چو هاویه راست — خاک همچون دل معاویه راست

خضر بی رهبر اندران صحرا — نتوانست رفت بر عمیا

زانکه از روی حقد و پرکینی — راه چون پشت آینه چینی

از پی قوت و قوت مردم — کندش پرزنیش چون کژدم

نرگس اندر خیال بود چنین — آفتابی میانه پروین

چشمه آفتاب ابر آلود — لمشت شمعی میان چشمه دود

کوی از بهر مهر ولدارے — شش درم کرده کردو دیناری

قلزم قار و قیر تا ابراج — برفشانده تلاطم امواج

صحن بی امن او چو خانه بیم — مانده بی آب همچو رومی میتم

باد سیروش ز دل بریده امید | ریگ گرمش ببرگ داده نوید
تا سمومش صمام گوش آمد | دست او پای بند هوش آمد
گشت دم از خار او کند مسواک | مار افعی درو نیابد خاک
خاک او روی آب نادیده | گل او پشت مردم دیده
نان ندید آنکه زاب او شد شاد | جان نبرد آنکه دل برو بنهاد
تب بزرد رشته چه او | مرگ سرخست رفتن ره او
زین بیابان ترا بسی بهتر | خانه و آب سرد و دیگ کبر

فی مذمة محب المال و الامانی

آنکه در بند مال و اسباب بند | همه غرقه میان گرد و آب بند
وانکسان کز برون دریا ماند | وانکه در دست خویش دریا ماند
خاصه در عالم معاینه اند | همچو سیماب در روی آینه اند
همه دست نهال اکن دارند | همه مرغ قفس شکن دارند
مرد نبود که گرد خود پوید | مرد راه نجات خود جوید
تا کی از کنج خانه بیرون آی | از بن خانه سوی دشت گرای
من غلام گزیده مردانم | باد دایم فدای شان جانم

۵۶۳

مرجع جان زنهر عمر گزاے — بازگشت شکر طهارت جاے
هیچ باشی چو هیچ جفت و فروی تو — همه باشی چو هیچ گروی تو
گر همے یوسفیت باید و ثمار ای — رنجها کش ببر یاضنت چاه
چون سلیمان تو ملک را شائی — که چو یوسف بحسن زیبائی
شادمان باش و چهره را بفروز — خویشتن را بنا جهل مسوز
رو بهرون نه ز خویشتن هستی — عمر خود چونکه اندران بستی
گر شوی سال و مه برین منهاج — بر نهد بر سر تو گردون تاج
اجل نفس در گدائی دان — اصل او را ز پادشائی دان
همچو مردان سبک براه درآے — تا به بینی هزار شاه گداے
اندرین رسته بهر رستن خویش — آن فروشای بس که کس نخرد
چون سوالت گزیدم مرد مجال — مر ترا کسب خوبتر ز سوال
گر صلاحت سلیح هستی تست — چون عمل جای بت پرستی تست
چون دل از کم زدنت شاد شود — انچه آن هست تست باد شود
قامت عمر خویش را نم ده — دیدهٔ خشک خویش را نم ده
خم قامت که نم پذیر بود — صد کمان پیش او چو تیر بود

فی ذم الطمع والحرص

دل خود را از تاب و تابش طمع — تا نافته و تفته دار چون دل شمع

کان وسیله که بر فروزندش — تا نشد تافته نسوزندش

آن نباشد ولی که چون سرخاب — رو دارد بهر آبروی بر آب

ولی آنست کو ز خود نجهد — پای بر آبروی خویش نهد

ورنه او آب را هوا دارد — دل او بی کله قبا دارد

گرچه خود را آب بسیار دهد — مر هبا را هوا نگهدارد

گر بد و نیک و مهر و کین باشد — هر چه جز دین حجاب دین باشد

در ره دین تنت حجاب تو است — هستی تو بر ت نقاب تو است

هستی خویش را ز ره بر گیر — تا شوی بر نهاد هستی میر

بیخودی ملک لایزالی دان — ملکت نسیه فنی که حالی دان

هر که مقصود را طلبگار است — در ره صدق سخت بیکار است

دل ز مقصود خویشتن بر گیر — حکم را باش و کارت از سر گیر

نشوی بر نهاد خود سالار — جز نیازو بر و زه بسیار

زانکه هر چند گرد بر گردی — زین دو هر لحظه خواجه تر گردی

گر همے لنگست کند فربه — سیر خوردن تر از لنگیدن به

صفت دوستان هجرانی — چیست بیتربیتی و عصیانی

دوستان ارسد که در ره ما — تیره رائی کنند بر خود راز

فی حالة اصحاب التصوف

تازه اندر بهار رق صوفیست — سرو در جویبار رق صوفیست

صورت سرو چیست بی ثمری — راست گوید تازه روی خویش بیار

صوفیانی که کاسه پردازند — چشم تحقیق را همه کارند

مرد صوفی تصنعی نبود — خود تصوف تکلفی نبود

صوفیانی که اهل اسرارند — در دل مار و بر سر دارند

صوفی آنست کز تمنی وفنا است — گشت بیزار و یک سه بر خاست

سه نشانست مرد صوفی را — خواه بصری و خواه کوفی را

اول آن کو سوال خود نکند — بد بود خود سوال بد نکند

دوم آنکه ار کسی زوی خواهد — ما حضر پیش کرمی شاید

نکند باطل آن من و اذی — که بیاید عوض بر و زر سبزی

سوم آن کز جهان شود سیران — نبود مدخور را افزون

ساز و تجهیز او زنیک و زبد — هیچگونه معد نباشد خود

شاد مانه بود بگاه رحیل — نبود پای بند همچو معیل

بود آزاد از انچه بگریزد — وانچه بد هند خلق نپذیرد

هر چه باید ز کردگار جهان — خواهد و خلق از و بود بایان

بود از بند جاه و مال آزاد — رخ بسوی جهان بی فریاد

همه بی خان و مان و بی زن و جفت — نه بمقام نشست و معدن خفت

همه بی بار نامه و دل شاد — همه کوتاه جامه و آزاد

فی حقیقة التصوف

صوفیی از عراق با خبرے — بخراسان رسید بر دگرے

گفت شیخا طریقتان بر چیست — پیرتان این زمان نگوئی کیست

راه و آئین تان مرا بنمائے — درج دُرّت بپیش من بگشائی

چیست آئین و رسم و راه شما — بگه باشد همه پناه شما

آن خراسانی این بگفت و گرفت — گامی شده با همه مرادی جفت

زان نصیبے که اندران سختیم — بخوریم آن نصیب و شکر کنیم

ور نیابیم جمله صبر کنیم — آرزو را بدل درون شکنیم

گفت مرد عراقی ای سرمست — اینچنین صوفیی نشاید کرد
اینچنین صوفی بی ایمان — اندر اقلیم ما کنند گمان
چون بیابند استخوان بخورند — ورنه صابر بوند و در گذرند
گفت بر گوی تا شما چه کنید — که بدل دور از اندیشه و خرند
گفت ما چون بود کنیم اثیار — ور نباشد بشکر و استغفار
هم بر اینگونه روزگار بداریم — بوده نابود و رفته انگاریم
راه ما این بود که بشنودی — اینچنین شو تو هم که بر سودی

فی تعلیم الاب للابن فی التصوف

پسرے دامن شیخ نا همواز — گنج پرداز و رنج نابردار
پیر روزی ز روی نصح و نیاز — گفت راضی بصلح نان و پیاز
بر سر مجمع از سر آزار — گفت پور از سر کبود بر آر
رو چو زر باید ت سیفی کن — در سریت آرز و فقیهی کن
ور ز رو سر همی نخواهی راست — جان و مال پدر بجمله ترا ست
تا ترا کسب جاه و جاهی دهد — زانکه این صوفیی خدای دهد
او هدایت دهد تو جهد بکن — کار کن کار و بر میار سخن

جهان ندید از جهان پروردگی | با تو جز لقد نا جوانمردی
با چنین نقد زیف روی خوب | یوسفی کی فروشدت یعقوب
زهد یک نصیبه جوی از ما بر | زانکه ریشوت دوست شوت خوار
تو بصفوه صفات صوفی باش | خواه بصری و خواه کوفی باش
باش همچون چراغ در ماتم | مرگ با دلق و سوگ هر سه بهم
پیش مردان بمیر تا نبری | ور نمردی از و بجان نزهی
همچنین باش در نقاب شرف | تا نریزد جمالت آب بشرف
سوی اهل از سرای محنت و داغ | با لباس کبود رو چو چراغ
چون نداری مناهی اندر پیش | ز احتساب خرد بجو مندیش
مفلسی تا بساز تا برهی | ور نداری ترا زمانه رهی
عاشقان آنزمان کرای کی زند | هر دو عالم بزیر پای کی زند
ملکوت اینچنین گدائی را | جان دهند از پی رضائی را
هر که برتر زجان مکان دارد | خانه بر فرق آسمان دارد
خویشتن را فدای یاران کن | کشت بیگانه پر ز باران کن
مستقر گر سنه است برگذرت | مال و جاه ست هیزم مستقرت

گرچه هستت چنین سقر در پیش
هیزم او مشو و زو مندیش

هیزم این سقر ز جاه بود
و انچه داری بجاه چاه بود

گرچه هستی کنون بغفلت خوش
سرنگون در فتی دران آتش

گرچه نمرود آتشی افروخت
نه چو آتش علف نیافت بسوخت

چون[۱] شنید او خطاب حق یا نار
سرد و خوش طبع شد چو دانهٔ نار

زر نداری چه غم خوری زایشر
خر نداری چه ترسی از خرگیر

آی[۲] فرومایگان شط قدم
وی فرومانگان بحر عدم

باش تا در رسد بهار شما
تا چه گلها دمد ز خار شما

دست مشاطهٔ بهار ازل
تا چه آراید از عروس عمل

هر که از جاه خویش در ماند
چوب رکدش بصدر حق راند

وانکسانی که مرد این راهند
از نهاد زمانه آگاهند

بشنوش این حدیث بی دردی
دل منه بر فروغ هر بردی

صفت و حال صوفیان اینست
راه دین این صدق جان اینست

فی التفکر و المراقبة فی احوال التصوف

دست دین کن بعلم و عدل قوی
چون سگ پای سوخته چه دوی

[۱] قوله چون شنید او خطاب حق یا نار اشارت است باینکه قلنا یا نار کونی برداً و سلاماً علی ابراهیم کردیم ای آتش سرد و سلامت باش بر ابراهیم سوره انبیا واقع شده

[۲] قوله آی فرومایگان شط قدم الخ قوله تعالی و قالوا اساطیر الاولین اکتتبها فهی تملی علیه بکرة و اصیلا سوره فرقان

این ترا گویم ای لهاوری — گر جمال حریم حق دوری
لیکن آنکس که سینه صاف کند — کعبه بر درگهش طواف کند
تو نه همچو سیر در یک پوست — برگ تو چون پیاز تو بر توست
یوسف تو هنوز در چاه است — کش نه هنگام افسر و گاه است
مهر نادیده ماه کی شود او — بنده نابوده شاه کی شود او
بنده شو تا دمی زبون باشی — تا بدانی که شاه چون باشی
تو هنوز اینچنان نه کز رنگ — از تو دین و خرد ندارد ننگ
هر چه زاغاز ذل و رنج بود — عاقبت باز عز و گنج بود
چند ترسانی و لاف صلف — شرمسار است آدم از تو خلف
تو ز آدم بخانقی مانند — ورنه از راه حق نه فرزند
خلقت هست خلقت آدم — لیک معنی آدمی مبهم
مادرے راکه رستمے زاید — در دو ره در زمانش نگزاید
گر به بر شیر بچه باش چیر — شیر درّد چو گشت روزی شیر
گر چه آدم بود ز گربه مان — گربه زاید ز عطسه پس ازان
تو ز موشان مدار طمع صلاح — کاپیچ فاسق نباشد اهل فلاح

فی الرضا والتسلیم

ابلقی را که رخ بخانه اوست — تازگی جان تازیانه اوست

وانکه از تیر او بشرف دارد — دیدگان از پی هدف دارد

گر ترا تیغ تن زند اده کن — ور ترا زخم حق زند خنده کن

بی رضای حق آنچه راحت تست — آن نه راحت که آن جر راحت تست

دل ز تلخیش همچو می خوش دار — همچو او دل پر آب و آتش دار

تلخ و شیرین چو هر دو روز و باشد — زشت نبود همه نکو باشد

دل شان بر فراق مال و عیال — خنک خوش چو در بهار شمال

زخم خواران حکم چون سندان — رنج نگرده ز ضعف چون سوهان

تا درین عالم فسرده و رند — لکد اشتران بگرده خورند

خویشتن چون ز عشق گرم کنند — گردن روزگار نرم کنند

پیش رفتن برغبت از دنیی — شود آماده نزد شان عقبی

چون سر عشق آنچنان دارند — همچو شمعند و سوز جان دارند

پیش شان روزگار چون بندد — دهر دانفاس شان فزاینده

کمترین بنده شان زمانه بود — ز آرزو دل چو کورخانه بود

جان بعهد و وفاش بسپرده
در کفن زنده در لحد مرده

سوی آن کز رضا حکیم بود
جنبش اختران عقیم بود

در رضای خدای خویش نگر
به نخیزش چو بندگان مفروش

مده از دست ازبرای نهاد
هیچکس هیچ را بباد مداد

باش تا حکم صولجانش چه گوی
هم سمندا و هم اطعنا گوی

چونت گوید نماز کن بگزار
چونت گوید بکن برو بگذار

چونت گوید ببخش هیچ مسنه
چونت گوید نگاه دار مده

نه ز روی مجاز کز تحقیق
بر همه بر نهاد پی صدیق

اندر آمد کلیم پوشیده
صفو دُردی در و نوشیده

پر جبریل بر مواقفتش
گشت همچون کلیم منقبتش

خصتش هدیه دان از و برهی
تو از و خصتش چه باز دهی

نه توئی تو زدست بر کاری
تو که اندرین میان باری

هر کجا ذکر او بود تو که
جمله تسلیم کن بدو تو مپه

آن او ئی تو کم ستیز بدو
گر گریزی از و گریز بدو

جان و تن را بکرد گار سپار
تا درون سرای یابی بار

سه چیز که پیوسته برای تبع رضای حق باید نمود

آمده کای کریم بیچارگی
بیچارگی بلکه از خود فرار کنده
وصف خود در وصف حق
رحمه الله این چنین گوید
بقطع تعلق تعلق و بحق
از خلق بسبب تعلق

کانکه شد پاسبان خانهٔ سر	چون کلیدان بماند از پس در
جان و اسباب از و عطا داری	پس در بخش از و چرا داری
مال و اسباب در رهش در باز	بره رو دود و سیل خانه مساز
وقف کن جسم و مال را بر غیب	تا بود چون کلیدت اندر جیب
جبر را مار میت کن از بر	پس بدان از ذریت سر قدر
عیسانی که بر درش هستند	نه کمر بر درش کنون بستند
بلکه از مار سنین و شهور	خود کمر بسته زاده اند چو مور
جمله اعضات را به بند در آر	مال و اسباب جملگی بگذار
بند او دار بر همه اعضا	تا نگردی ز بند خیره جدا
بندگی نیست جز رهِ تسلیم	در ندانی بخوان تو قلب سلیم

هر کرا نیست چشم عبرت کور — نبود همچو مرغ و دیو و ستور

بندگی در سرای مبدع کل — ضعف و عجزست و شکستگی و ذلل

دور دوریست در بلا خوردن — بنده بودن ز بنده پروردن

چون شود حکمت قدم ساقی — تو کنی اختیار در باقی

هست[1] در دین هزار و یک گمگاه — کمترین آنکه بی تو باشد راه

گر چو زنبور خانه خواهی تن — پیش تیر قضا سپر بفگن

هر کرا خسته کرد تیر قضا — نپذیرد دوا ز جریحه دوا

ز خم تیر قضا سپر شکنست — هیچکس خود ز زخم او نرست

آنکه دلهای آشنا دارند — دل ز چون و چرا جدا دارند

که نبشتست[2] بر تو سود و زیان — امر قل لن یصیبنا برخوان

گر پی جانت حکم یزدانی — شب بمشت انچه روز میخوانی

فخر باطنست و ظاهر حکم — حاکی اولست و آخر حکم

خوشتین را مباب ده که زما — نشنود معلم آشنا دریا

چون ز بالا بلا نهد بتو روی — گر تو الله گوی و آه مگوی

حکم حق چون سوی تو کرد نگاه — هان و هان سخت و دبسته کن ره آه

---

[1] ده هزار گمراهی و شرک در کمین تست آماده باش

[2] قل لن یصیبنا الا ما کتب الله لنا هو مولانا و علی الله فلیتوکل المؤمنون

تا ندارد دست آه سرگردان — آه در هم زراه برگردان
با قضا سودکی کند حذرت — خون مگردان به بهیده جگرت
دست و لب نی بحکم مبدع کل — پنجه سرو سازو شیشه گل
سوزیان باش کز خدا بیش را — استخوان باش مرهمایش را
روی چون شمع پیش او خوش دار — کمر از آب و تاج از آتش دار
تو چراغی بپیش مهر بلند — جان همی ده چنو خوش میخند
جان بر غبت سپار کز امکان — نیست جانی دران سرای شمار
کانکه دم بر سر بریده کشد — بار حکمش بنور دیده کشد
سر نپیچد زامر و حکم خدای — بنشیند خموش بر یک جای
آتشی را همیکند تسلیم — داغ نمرود و باغ ابراهیم
تا نگشتی بسوی خویش گدای — نبود سوی تو خدای خدای
هر چه جز حق بود تو در میذیر — دل ز اغیار جملگی بر گیر
شرع مقلوب امکان گوئی — عرش مقلوب الجلجوئی
زانکه داند خدای مرسخن — غم او غم بتا تقاضا کن

فی التجرید والتوحید

آن شنیدی که تا خلیل نهفت | وقت آتش بجبرئیل چه گفت
گفت بیرون سر از دریچهٔ جان | کای برادر تو دور شو زمیان
گفت با جبرئیل ندهد گوش | رب لیس کنان زامر عنبر
گشته از منجنیق حکم رها | گرد گردان چو گوی گرد هوا
دور کن یک نفس مان ز خود تا نیم | تا برای تو یک نفس زنم
گفت پس من دلیل راه توام | جبرئیلم که نیکخواه توام
در چنان حال با مهیب خلیل | از سر اعتماد و حفظ دلیل
گفت هر چند با یم ای دلبند | هست بر گردن ضعیف پسند
عصمت او دلیل من نه بس ست | علم او جبرئیل من نه بس ست
بی تو بر درگهش تو حاضر شو | چشم بر دوز و پس تو ناظر شو
یک سواند از حظ خود زمیان | تا بیابی تو لذت ایمان
چون بعشق از چنارت آتش جست | آتش از آتشی بدارد دست
چون خلیل آن محو نشئه بگذاشت | آتش از فعل خویش دست بداشت
چون عنان را بدست حکم سپرد | آتشی سی و هشت ورده برد
بر دمید از میان آتش و دود | چون صدای ندای حق بشنود

۵۷۹

عهد عهد و سوسن تحقیق — سنبل سنت و گل توفیق
آری آری چو دوست آن باشد — نار نمرود بوستان باشد
آنزمان کین حجاب برگیرند — کار ها جملگی ز سر گیرند
بد و نیک تو جمله رانده اوست — تا بدانی که دشمنی یا دوست
تا درین بوته زر پخته شوی — راست چون سیم خام سخته شوی
خبث خبث تو بسوزد پاک — بگذرد خاک پایت از افلاک
فلک المستقیم جای تو شد — چون خدای تو رهنمای تو شد
کاینکه نه چرخ و چار ارکانست — آزمایش سرای یزدانست
نیک و بد را که آن پرده درست — آزمون جلوه سازو پرده درست
چیست این بوته زین پیش و پس — بوته و کوره و ترازو اوست
آزمایش جدا کند پس و پیش — که و دانه بدو سره کم و بیش
در خیال ار فزون و کاست بود — آزمایش گواهی راست بود
آدمی را که بر سقر گذرست — جلوه کفر و دین و خیر و شرست
تا چو در بوته هلاک شود — زانچه آلوده گشت پاک شود
شد هلاک ار دلش نباشد پاک — ور بود پاک زین سقرش چه باک

یک شو زین سرای پر شر و شور
ورنه گردی بزیر پای ستور

آنکه او پاک رفت زین منزل
گشت زاد رهش همه حاصل

وانکه او بد گشت و آلوده
گشت در راه رنج فرسوده

بعد ازین معنی کتاب آرم
صد و بیست در حساب آرم

اللباب الثالث فی حسب حاله وبیان احواله وسبب اعتزازه من الدنیا وانزوایه وتجریده عن الخلائق

حسب حال آنکه دیوانرا مرا
داشت یکچند در گرو ازمرا

گرد آفاق گشته چون پرکار
گرد گردان ز حرص ائره وار

شاه خرسندیم جمال نمود
جمع و منع و طمع محال نمود

شدم اندر طلاب بال ملول
از جهان و جهانیان معزول

بود طبعم ز نظم و نثر نفور
چون ز اسکندر مظفر فور

تا درین حضرتم خرد تلقین
کرد این نامه بدیع آئین

یادگاری طراز مهر آئین شاه
جانفزای ازمعانی دلخواه

روشن و زرا بود وادی
مهتدی را ازو بود هادی

عقلا را بود نکو دستور
نخورد زان سپس شراب غرور

رستگاری ما و درین باشد | یادگار خسرو چنین باشد
هرزه ناورده ام من این تصنیف | جان و دل کرده ام درین تالیف
ریسمان کرده ام تن و جان را | تا بسوزن بکنده ام کان را
گرچه مولد مرا ز غرنین دست | نظم شعرم چو نقش ماچین ست
خاک غرنین چو من نزاد حکیم | آتشی باد خوار و آب ندیم
بهر حکمت بزرگ بر غم اسنجنی | هیچ زن بر نخاست از چو منی
لیکن از روی حکمت لقمان | رقم لقمه ماند بر انبان
از تو پرسم حکیم وار جواب | بازده بر طریق صدق و صواب
در همه عالم از دو قاف زمین | تا بکاف سماک و تا پروین
از پی شعر کو سخندانی | بهر سیمرغ کو سلیمانی
ای ز انصاف و عدل دلکش تر | همه کس با تو خوش رهی خوشتر
گرچه هرگز نبود وقت سخن | در غریبی غریب شعر چو من
همه مرغی ز شاخ بسراید | لیک طوطی شکر همی باید
خاطر من گهر پریشان کرد | دُر دانش چو از زبان کرد
در زمانه سخن سرای شدم | تن گفتار را بهای شدم

لیک مدح کسے نگفتم من ‌ گر مدحت تو سفتم من
خدمت چون تو شاه شاه نژاد ‌ جز فرومایه کی بیاد مداد
حق عطا داد حکمت و هنرم ‌ کی عطا در خطا بکار برم
حق چو آمد نمود باطل پشت ‌ روی دستت باز سر انگشت
دیده ها شب فراز باید کرد ‌ رود شد چشم باز باید کرد
گوهر اندر صدف نهفته بماند ‌ مدتے غنچه ناشگفته بماند
تا بدین عهد زنده اند در دکم ‌ زانکه در پرده بود معنی بکر
معنی بکر از ان سوی تو شتافت ‌ که همی مرد جست و جز تو نیافت
همچو پیلیست کار بجز در راست ‌ پیل یا شاه راست یا خود راست
همه بازان این جهان پرند ‌ یا تلف خوار یا ملخ گیرند
نیست اندر هوای نفس نفوس ‌ باز سیمرغ گیر جز من کس
همه پیران این خرابه بدند ‌ همه طفلند خرد و ساده خرد
بنده چون ابتدای مدحت شاه ‌ کرد فکرت بلوغ و عمره ماه
گفت عقل ای دولت زهرش کن ‌ از تو دریاے مدح و از من در
گوهرفشان کن ز لفظ و معنی زود ‌ زانکه خاموشیت ندارد سود

۵۸۳

خانهاش از ریا و طمع فضول — پاک و عالی چو خاندان رسول

بوم او ساخته زبام فلک — وانده و فرش زیر و بال ملک

ظاهرش همچو مشکین موی — باطنش چون بهار خندان روی

خشتی از زر و خشتی از گوهر — چوبی از مشک و چوبی از عنبر

هر نهالی جهانی از معنی — هر گیاهی شمالی از طوبی

کرده از بهر روی دلجویش — آب حیوان روان بهر سبویش

نقش او بر گیاه شرع فزای — ناقه الله بر و گوش ندای

وانده و صد هزار پرده نور — پس هر پرده صد هزار ان حور

طرف حرفش چو زلف مهرویان — نقطه خال رخ زره مویان

وانده قصری از حقیقت و صدق — نام آن قصر کرده مقعد صدق

همچو مریم در و معانی من — همه دوشیزگان آبستن

شهری آباد پر ز نعمت و ناز — در دروازه بر غریبان باز

وانده و بهر من بغربت و بخت — صفت شاه بر نشسته بتخت

گرچه نظم سخن بغربت بود — دست او پای بند پروین بود

هست با سازواری دهری — زاینچنین شهر اینچنین شهری

زین چنین شهر و هر چه هست بباد — سا کنش وصف شاه عالم باد

کز بجوید سال دیگر ازین — منسخه یابند زین سخن در چین

شاه طمغاج سازد از بش تعویذ — قیصر روم را شدست لذیذ

زین سخنهای خوش چو آب زلال — گشته طالب بهند و در جیال

عقلا را شدست این مونس — فضلا را بنفشه و نرگس

جاهلان را بسان افسانه است — زانکه جاهل ز علم بیگانه است

باغ دانش چه جای تنبلیست — علم و حکمت غذای ابدالست

بود باید نهان ز خلق جهان — کرد باید سخن ز خلق نهان

خاطرم گفت مر مرا در سر — کای بفضل تو روزگار مقر

کافی از محض عقل کندی باز — شوری اندر جهان فگندی باز

زو بپیش آر خوب و تازه سخن — که خلق شد کتابهای کهن

زین پس تا همی سخن رانند — حکمای زمانه این خوانند

تا بنا کرده ام چنین شهری — مثل این کس ندیده در دهری

صحن جنت و راشده میدان — همچو جنت ز نعمت الوان

عسل و می در و روان گشته — آب و شیرش غذای جان گشته

واندر و قصرهای از یاقوت | گشته ارواح را جمالش قوت
واندر و حوریان بازیور | خاک بوسش عبیر و سنگ درر
چیست[1] این باغ نزد پرستندگان | جز مگر جبکی[2] جبک بنجشکان
همچو طوبی ستاده و خوش و نو | بهمه جایگه رسیده چو بو
هر بیان آفتاب برهانی | هر سخن فرد خانهٔ جانی
شسته از بهر رنگ و بویش را | خرد از آب شرم رویش را
هر یکی بیت از و جهانی علم | هر یکی سطر آسمانی علم
مطلبش سخت چون گهر در کان | ماخذش سهل چون هوا از جان
بعانی[3] گران بلفظ سبک | چون عروسی بزیر شعر تنک
بجهانش برده از تنگ و پیچ | آفتاب از زحال و باد از بوی
عالم عقل طالبش گشته | نیست[4] او را هم طالبش گشته
برده این راز بهر قوت ملک | بره آورد شرق و غرب فلک
ای صبا از برای روح القدس | برگذر بر ره خطیرهٔ انس
بتن و جان کسان و کسان | چرب و شیرینش یک بیک برسان
هر که یعقوب وار چشم خرد | بگشاید برای خاطر خود

بیند این روضهٔ بهشت مرا — که حکایت کند سرشت مرا
از معانی و لفظ نامعیوب — یوسفی از درون و بیرون خوب
تلخ و شیرین چو می بطعم و اثر — یا چو دشنام یار و بند پدر
نکته و حرف و طرف او بابر — آتش و آب او نه خشک و نه تر
تری خویش حرف پنهان داشت — ورنه کاغذ چه طاقت آن داشت
زین نکوتر سخن نگوید کس — تا بحشر این سخن جهان را بس
این گهر را مباد تا محشر — حسد و جهل و بخل قیمتگر
قیمتش گر خرد کند عالم — ور کند حاسدش بها دو درم
سوی حاسد چه این چه بانگ دهل — گرگ و یوسف یکی بود سوکور
چون زبان حسد بود نخاس — یوسفی یابی از گزاف کرپاس
ایمک زو وز دهر کشد دیده — تا نگیرد کسش بدزدیده
کس نگفت اینچنین سخن بجهان — ور کسی گفت گو بیار و بخوان
زین نمط هر چه در جهان سخن است — گر یکی ور هزار زان منست
وز دو اینند زیرک و ابله — چون دبیران ز حرف بسم الله
آنکه دزدی کند ازین گفتار — پنج پایست زشت و کژرفتار

چون زبان حسد بود نخاس
الخ یعنی چون حسد زبان
را مانند نخاس یعنی
دلال بیع الرقیق
و الرقیق در اصطلاح
اهل عروض سبب خفیف
را گویند

قوله آنکه دزدی کند
ازین الخ یعنی پنجپایا
فارسی بالف کشیده

وانکه دزدیده این بخواهد برد | | بیرد اطلس وبیافد بردبرد
چون[۹۲] بنام خودش نمونه کند | | چون خودش زشت باژگونه کند
این فرومایگان سندان را | | وین ملامت خران ندان را
گرچه خوانها نهند نانشان کو | | ورچه صورت کنند جانشان را
گرچه صورت نگار ایشانست | | جان نهادن نه کار ایشانست
صورتی کاندرو نباشد جان | | کی رود سوی اوملک مهمان
صورت بی روان بود مردار | | پاک را با پلید او مرده چه کار
مرد نقاش صورتی بنگاشت | | پرده از پیش نقش خود برداشت
چه کند چونش گفت روح نگار | | که درین شخص مرده روح درآر
جان از ان صوت بدیع عجیب | | از سر معنی لطیف غریب
گرد درآورد یافت خلد و نعیم | | ورنه مانیست او و نقش کلیم
آنکه پهلو همیزند با من | | پهلوی را نده اند از دامن
شعر من[۹۳] گل محال اوخار است | | خود خریدار ما پدیدار است
من بنزل درم چه ره جویم | | او شده حیض من چه سر شویم
حکما را بود بجوان جلال | | لقمه و نطق و سحر هر سه حلال

جاهلان را زحرص و بخل مدام | لقمه و نطق و سحر هر سه حرام
چون کنم عقد گوهر از کانی | روح قدسی درود مدجانی
زنده و تازه کرده چون طوبیش | دل و جان را طراوت معنیش
گفته من روان شمار روان | در دو عالم چو چشمه حیوان
شعرا بنای عصر اندر شعر | هم روانست لیک سوی سقر
آب نیکو بود روان در ده | لیک در ریگ نا روانی به
آب چون شد ز دوان بچه زود باغ | ریگ چون شد روان بپوشد راغ
آب منصف روان بدان باشد | لیک سلیش هلاک جان باشد
شعر من سوی کافر و مومن | همچو آبست و نفس از و امین
حکمت آن حکیم نزاد فروش | هست مانند کرمی اندر گوش
حکم او هم روان بود در شور | سیم بد هم روان بود در کور
شرع و شعر از روان و جان خیزد | عشر و خمس از ضیاع و کان خیزد
از تن و طبع شرع و شعر نزاد | تو ده شوره عشر و خمس مداد
همچو آبست این سخن بجهان | پاک و روشن روان فزای روان
چون ز قرآن گذشتی و اخبار | نیست کس را بدین نمط گفتار

گر دوی از نیستی بمن نسبش | دیو قرآن پارسی لقبش
گو بیت گر ز من کنی تو سوال | این نکوتر بسی ز سبع طوال
پس علی رغم جاهلیت را | وز پی مردوی و حمیت را
بار وان و خرد بیامیزش | بر در کعبهٔ دل آویزش
تن ز نقشش همی بیاید جان | جان ز منقرش همی ببیند کان
فضلا اتفق شدند برین | که کلام گزیده نیست جز این
خط و اوراق این سخن که رنگ | سیه و خوشدلست چون شبه رنگ
آفتابیست نظم من گر غر | در تراجع نیوفتد هرگز

لذتے دارد این سخن تازه — که بخوبی گذشت از اندازه
برسانیده ام سخن بکمال — می بترسم نشود راه یافت زوال
چون بغایت رسد سخن بجهان — زود آید دران سخن نقصان
بخدا ار بزیر چرخ کبود — چون منے بود و هست و خواهد بود
خاطرم بنده است حکم پذیر — هر چه گویم بیار گوید گیر
آنکه او منصف ست و زیرک و ساز — نشمارد بیازی این گفتار
همچنان دارد این گزیده سخن — که نگردد بهر زه هرزه کهن
هر زمان تازه تر بود بنظش — خصم خواند همه حدیث لطش
و انکه این مستحق کند باشد — همچو اهل کرخ خاره تبر اشد
و انکه این نشنود بگوش از دور — لحن داود و طعن بر موزر بود
شعر من صورت و این بدنست — خط من خامش شکر سخنست
هر کرا جان بود جهل شکست — شعر من جانش ابهم پیوست
هر کرا اندرین جهل شکیست — شعر من جانش ایکی و یکیست
در سرائے که مکر و فن دارد — تازگی گفتهای من دارد
انچه زین نظم در شمار آمد — عدد بیت ده هزار آمد

بعد ازین گر اجل کند تاخیر — آنچه تقصیر شد شود توفیر
بیتے از شعر من سود بحال — نیست کمتر ز بیت بیت المال
گر چه در غفلت از ریین سی سال — دفتر من سیاه کرد خیال
این سخنها ز کاتب چپ راست — عذر سیصد هزار ساله بجواست
گردم از خاطرے ز گوهر پر — دامن آخر الزمان پر دُر
هر که زین پس بشاعری پوید — یا نگوید و گر نه زین گوید
زین سخن کاصل عالم افروزیست — وانکه پیروز بخت و روزیست
وانکه او طالب ثنای منست — خون او در مزاج او نمنای منست
این سخن از پی دل ابلیس — گر بمنوشت خصم گو منویس
گر نه بپذیرفتگان علیین — کاتب جان همی نویسد این
بد نژادے که دیو زاد بود — گر بمنوسید این زواد بود
قدر این شعر دیو چه شناسد — بوم خورشید را نپرسد
چه بود زین شنیع تر بیداد — لحن داؤد و گر مزامیر زاد
پیش این گفته سر فرود آرد — سخن آرائے هر چه بردارد
جاهلے گو شنید این سخنان — یا بدید این لطیف سر و بنان

جز بصورت بدو نه پیوندد | زانکه بر ریش خویش میخندد
آنت رنجی که کور شمع خرد | پس نخسپد در و همی نکرد
شمع بیهوده دان تو در بر کور | لحن داؤد و مستمع چو ستور
تو بگلبن ده آب حیوان را | کو برو خاک خور مغیلان را
خاتم انبیا محمد بود | خاتم شاعران منم همه سود
هر که او گشت طالب مجد است | شفی او در لفظ بوالمجد است
زانکه مجد را بتن شدم منبت | کرد مجدود و ماضیم کنیت
شعر را بلفظ منقصودم | زین قبل نام گشت مجدودم
چون مرا اندرین سفر گه بست | زر و جوهست و عیسی و خر است
هر که خورد انچه هست در خور او | انچه زر عیسی انچه جو خر او
هزل اگر باجبست گوئی باش | که نه از زیرکان کم اند اوباش
نیک باید بود در وی شمار | نیکی بی بدی تو چشم مدار
هر کجا راستیست صدر نخست | زیر رنج اندرون همه کجست
اینجهانی ست خوب و زشت بهم | وانجهان دوزخ و بهشت بهم
در جهانی که نظم او زدوئیست | باعثش بدخوئی و نیکخوئیست

شکر گویم که هست نزد همه کس | هزلم از جد دیگران خوشتر

فی الضعف و الشیب

را کعسم کرد روزگار حسود | از پی این رکوع چیست سجود
تا جوانی مدد کند من بود | جوی عمرم پر آب روشن بود
آخر آن آب از یاک بری | خاک سردی ببرد و باد تری
مرد چون گشت پیر عاجز گشت | شاب اشیب و عجز عاجز گشت
گرچه پیرم بزندگانی من | تو ببخشای بر جوانی من
روزگار حسود بیبا کم | از دل شوخ و جان غمناکم
گر دشتم کمان و گاه چو تیر | گر درویم چو قیر و موی چو شیر
پای بر پایم آمد از غم شست | لاجرم دست میزنم بر دست
پس چو نور شباب حاضر نیست | نار پیری و تیر هر دو یکیست
گشت بالا دو تا و با من گفت | که همی زیر خاک باید خفت
خوش خوش از من جهان هزل و مجان | عاریتها همی ستاند باز
اندرین کارگاه هزل و هوس | وانندرین تنگنای ماند نفس
مرد با عارض سیاه نکوست | کاندهٔ دشمنست و شادی دوست

در نگر در من ای رفیق بهر | سر آن مرگ سبز خ و زردی چهر
تا بدانی که پیش ازین ایام | در سرای غرور و گلخن کام

فی تبدیل الحال

بدر بودم شدم هلال مثال | به بخندد ابا لبهان هلال
چون هلال دو تا شدم باریک | گشت عالم بچشم من تاریک
پنبه از گوش کرد بیرون مرگ | که بساز از برای رفتن برگ
شصت یک سال گیم کرد اثر | پس چل سال کرد عارض و سر
چون درین کارگاه بی استاد | عمر دادم بابلهی برباد
شب برنائیم به نیمه رسید | صبح پیریم در زبان بدمید
مهر دیم تا به بوالعجبی | باز دیدیم صبح تیرگی
مهره دل شد چو شیر چون قطران | زین دو مزع سیه سپید زمان
آن سیاهی موی رفت بدل | وین سپیدی دل بست بگل
بنگر ای خواجه در رخ و شستم | شد چو انگشت هر دو انگشتم
ریش چون وی پنبه زار شده | روی چون پشت سوسمار شده
عمر بگذشته کی دهد نیرو | که بقا در بقا بود نیکو

نسخه اول و کهن شاهنامه
باشد که بوفایی در آن نسخه
جمعیت دستگاه و سامان
و سرانجام باشد عنوان
قصیده ام در وصف پیری و معنی
و گفت قصیده ام در وصف پیری است

بهر آن عیش بینواست مرا | کاب در پیش آسیاست مرا
آدمی خود جوان زبون باشد | خیمهٔ عمر پیر چون باشد
عمر دادم بجملگی بر باد | بر من آمد ز شصت صد بیداد
روزگارش عمود بشکسته | میخ سودهٔ طناب بگسسته
مانده همچون معانی باریک | بیخطر سوی خاطر تاریک
در تمتّا بدم که گردم پیر | وین زمان خود ز پیریم به نفیر
پیر با چیز هست خواجه عزیز | پیر ناچیز را که داشت بچیز
عمر باقی چراغ دان خبیر | از پی عیش عمر باقی پیر
گاه افزون و گاه کم گردد | گه بخندد گهی دژم گردد
سر بسوی زمین فرو برده | بهمی زنده و زدمی مرده
تا نمی ماند باشد از روغن | گاه تاری شود گهی روشن
اینمه بیهده است و عاریت است | اجل اورا تمام عافیت است
پیر را خاصه بد خوی بی برگ | نیست یک دوستگیر همچون مرگ
پیر ز دست طفل باشد اسیر | پشه گیرد چو باشه گردد پیر
آن جوانی که گرد غفلت گشت | آن نه عمر آن فضول بود گذشت

عمر ما جمله مستعار بود | عقل را زین حیات عار بود
مرد عاقل زلهو پرهیزد | زینچنین عمر عقل بگریزد
مرد پیر از بقای جانان شد | باچنین عمر پیر نتوان شد
عمر تن مرد را اسیر کند | مرد را عمر عشق پیر کند
این همه خواجگان گرو بطمع | که سگ نفس را شدند طبع
چون حباب از زر آب لشادند | زود میرند زانکه پر بادند
عمر کز سعی باد باشد و آب | سخت کوته بود چو عمر حباب
عمر دین ست تا ابد همراه | که اجل سوی او ندارد راه
عمر آنست که پاس خود دارد | بر هنر پاسبان خرد دارد
چرکه او رنگ بوی راست اسیر | زن و کودک بودند مرد پیر
پیر گر جنبش ستاره بود | گرچه پیرست شیر خواره بود
ای بسا پیر با شمائل خوب | لیک نزد خرد شده معیوب
دل ازین عمر مختصر برگیر | کز چنین عمر کس نگردد سیر
سیرم از عمر و زندگانی خویش | می بگریم بر ین جوانی خویش
زندگانی که نبودش حاصل | مرد عاقل دران نه بندد دل

۱۲۹۹

عجز و ضعف ست حاصل کارم — بنحیفی چو زیر و بم نالم
پیر شکل ار چه با بها باشد — بر عاقل کم از بها باشد
پیر باید که راه دیده بود — تا بر عقل برگزیده بود
هست پیر از ولایت دینست — این نه گویند پیر پیرانست
خوشتر از روز جهل و وقت زبیر — زارتر نالد از ضعیفی پیر
چون بدست زمن زمن باشی — تو نگردی من من باشی
زیر چرخ چنست رسم پیر و جوان — زبر چرخ این نباشد و آن
ای برادر نصیحتم بشنو — بخدا و بکد خدا بگرو
جز بت پیر پیر کار مکن + پیر دانش نه پیر چرخ کهن
پیر حکمت نه پیر هفت اختر — پیر ملت نه پیر جا په گهر
چون براهیم پیر ملت بود — شخصش از صدق تاج ملت بود
مرد باید که باشد از دل و دین — از که از امر تا بیوم الدین
او برفت از میان و کم پایست — ملت او هنوز بر جا بیست
همچو آدم جوان کهل روان — نه چو ابلیس ریش پیر و جوان
از سرای دماغ و حجرهٔ دل — که یکی دم همیز ند عاقل

ورسد ایدهمی بده جادم | زین بلا و عنا و رنج و الم
این جهان را ممارست کردم | گرد امید خود برآوردم
زین حیاتم ز خود ملال آمد | زندگانی مرا وبال آمد

التمثیل فی الاجتهاد

ابن خطاب آن بمردی فرد | کعب احبار را زور وایت کرد
گفت گرنه ز بهر این سه خصال | بودی بودمی حیات وبال
کردمی اختیار خود را مرگ | زین حیاتم دگر نبودی برگ
لیکن از بهر این سه خصلت را | می پسندم حیات و مهلت را
کعب گوید که گفتمش پیر | آن سه خصلت بگو و باز بگیر
گفت عمر یکی که گه گاهی | در سبیل خدا بهر راهی
میرویم و جهاد می جوییم | در ره غزو شادمی پوییم
دوم آنست کز پی طاعت | سر بسجده بریم هر ساعت
گاه و بیگه خدای می خوانیم | بجز او را نمی پرستانیم
سوم آن کین جماعت مشتاق | که جلیس اند بی ریا و نفاق
سخن حق ز ما همی شنوند | همچو مرغ گرسنه دانه چند

---

۱ این جهان را ممارست کردم: زنا بسیار مخالفت با کسی کردم
۲ زندگانی: زنا بسیار بودن و زمان گذشتن
۳ کعب احبار: نخست نام یهودی بود که در زمان خلافت عمر مسلمان شد
۴ ۱۰۱ ابن خطاب: عمر را یعنی پسر خطاب
فلان را یعنی از بهر فلان را یعنی
۵ قد کب: مانند کبک گوید یعنی

یا چو ریگے کہ تفتہ گشت از تاب | آب یابد خورد و بسیری آب
از پی این سہ خصلتم دلخوش | بر سر آب پاے در آتش
بسحیات از برای خلق خدا | دادم از بہر کردگار رضا
گر نہ از بہر این سہ حال بدے | زین حیاتم بسے ملال بدے

فی الاحوال حین الشیب والعجز

در جہانے کہ عقل و ایمانست | مردن جسم زادن جانست
تن فدا کن کہ در جہان سخن | جان شود زندہ چون بمیرد تن
دشمن حق تنست خاکش دار | قبلۂ حق دلست پاکش دار
ہمہ آلایش تو از طین ست | ہمہ آرایش تو از دین ست
رہبر این راہ را چو مرگ نیست | بینوائی مکن چو برگ نیست
مرگ ہدیہ است نزد دانندہ | ہدیہ دان میہمان ناخواندہ
سوی دین ہدیۂ عدالیش دان | آنکہ ناخواندہ آیدت مہمان
مرگ کاید بدست سبک مہمان | پیش ہدیۂ خدای کش دل و جان
مرگ چون رخ نمود ہیچ منال | بدل و جان ہمی کن استقبال
جامۂ ات آنکہ بخشد از خرد ست | ز آتش و باد و آب و خاک بدست

همچو ایمان ورای هوش و سرش ‌ جامهای برهنگی در پوشش
رقص کن بر نهاد چارهٔ خویش ‌ خرقه کن ذلق چار پارهٔ خویش
زانکه درگاه بی‌نیازی ‌ نبود جان و جامه پیوندی
چند باشند مهربان با تو ‌ دو جوانمرد عقل و جان با تو
چون شه آباد شد شهید آباد ‌ آنکه از ملک داد یابد داد
آتش اندر زن از پی دین را ‌ مسخ خر پشتهٔ شیاطین را
چار طبعت درای حیل ‌ آلت چار مسخ عزرائیل
مرد کش زندگی زارکانست ‌ نه بصحرای عالم جانست
رمه را نیست از سرای فنا ‌ خلق را سوی کشت زار بقا
چار مرغند چار طبع بدن ‌ بهر دین جمله را بزن گردن
پس با یمان عشق و عقل دلیل ‌ زنده کن هر چهار را چو خلیل
برهم آمیز پر و بال همه ‌ پس نگه کن بکار و حال همه
بر سر چار کوه دین برنه ‌ باز خوان جمله را بسجده برجه
تا نیاید ز حس برون حیوان ‌ ره نیابد بمرتبهٔ انسان

پس چو انسان ز نفس ناطقه رست | روح قدسی بجای او بنشست
چون برون شد ز جان گوینده | شد بجان فرشتگان زنده
پس ز خوابجه همه حیوان | زشت باشد غلام جامه و نان
ای ز شهوت نگار آلوده | زیر دست عیال زن بوده
دمی ز شهوت شکم زده آهار | خنبه از هیضه و ز شره ناهار
گر ترا برگ راه مرگ بود | بر دولت قلب مرگ برگ بود
گر ترا هیچ برگ بر گستی | ای خوشا کت جهان مرگستی
مالت اینجاست همچو چشم ای دوست | زان اجل دشمنی و دنیا دوست
عقبی باقیت نمی باید | دنیی فانیت کجا پاید
ز ره عقبی ده ار حلال بود | که دل آنجا بود که مال بود
گر بعقبی ترا بدی ز رویم | راه عقبی ترا بدی تسلیم
ور ترا راه مشورت برگست | پیر پخته در نیخبان مرگست
پس درین منزل هوا و هوس | گر کنی مشورت بد کن و بس
مرگ راجوی کاندرین منزل | مرگ حقست و زندگی باطل
باطلی را رها کن از پی حق | تا بدانی تو عقبی مطلق

چون ازین دامگاه آهرمن | جان برون رفت خاک بر سر تن
تن خود را برای عالم دل | مکن از بهر هیچ چیز خجل
می چشانش همیشه تلخ و ترش | گر ازین مُرد مُرد دُور نه بکش
که تن ماند جان همیشه نور گرفت | جان ز علم و عمل سُرور گرفت
آنکه جان را بعلم پرورد است | نیست او خار و خس که پرورد است

فی صفة تحقیق شعره

از همه شاعران جاهل و بقرع | من حکیمم بقول صاحب شرع
شعر من شرح شرع و دین باشد | شاعری عقل را چنین باشد
قسم من دان ز جملهٔ شعرا | از خداوند نعمت والا
قدر من کم کند عدو و گهه | چون دبیران ز نقش بسم الله
کی شود ذرّ آفت دبیر و قلم | قدر بسم الله از دو مُدبر کم
من شناسم که چیست نور شراب | که بسی خورده ام غرور سراب
خلق نگرفت ماهی از تابه | دیو باشد مقیم گرمابه
مرغ خاکی که اندر آب افتاد | دانکه در ورطهٔ عذاب افتاد
بنده دین و چاکر درعم | شاعرست گوی بی ظلمم

همچو آبم بهر کجا باشم | تا نیابی گران بها باشم
آب نایافته گران باشد | چون بیابند رایگان باشد
آب چون کم بود بجان جویند | چون بیابند گون بدان شویند
آن زمان کاب را غنیمت کنند | در زمان عین او گهر کنند

فی سبب تصنیفه هذا

دوستی مخلص اندرین شهرم | کرده از صدق دوستی بهرم
خانهٔ بهر من بزحمت دل | کرده یکدست جامه خانه ز ظل
سقف او وقف خانهٔ افلاک | خوانده در صحن مالک الاملاک
خشت او از بهشت داده خبر | خاکش از باد و آب برده اثر
از برای دل چو من رنجور | کرده یکدست جامه خانه ز نور
این نه عیبست نزد هشیاران | زانکه بس خفته اند بیداران
هست تنهائی اندرین منزل | حجرهٔ جان و سبز خانهٔ دل
من به تنهائی اندرین بنیاد | با دلی پر ز غم نشستم شاد
نقش کن خانهٔ بسی بارش | خلل بام بود دیوارش
وز اندران خانه مونس از همه کس | سایهٔ خانهٔ من و بس

خانه تاریک و مرد بی مایه | پس | سایه باشد از برش سایه
مونس من در اینچنین خانه | | خاطر تیز و عقل فرزانه
هر سخن کان هجای خود باشد | | کاتب الوحی او خرد باشد
اندرین خانه بی شه و شورم | | راست خواهی چو مرده در گورم
در تماشای فکرت از اغیار | | مایه خانه هم نیابد بار
مرد قانع نه مرد لوس بود | | گر طمع گربه چاپلوس بود

یمدح الشیخ الامام جمال الدین فخر الاسلام تاج الخطبا احمد بن محمد الملقب بالخذوری

خلق ازین خانه بر حذر باشد | | خواجه احمد حذور تر باشد
آنکه خامه اش ز سحر بر قرطاس | | شب و روزی نگاشت از اقلام
درج کرده چو دین میان گنه | | معنی اندر میان خط سیاه
گرچه خود نیست لایق و قابل | | تا ایل قول او شود بقبل
نیست شخص از اهل روزگار چنو | | آب کاغذ نگاهدار چنو
گر نه از سحر کردی اندر دم | | آب کاغذ بیردی آب ز نم
جگر گرم و خط خوش چو شمال | | نم پذیرفته چون ز آب زلال

ششم خواجه احمد حذور آب کاغذ
نگاهدارنده یعنی آب بردی کاغذ
نگاهدارنده و آن از نشان عذب و
معانی رطب و از نشان حذور
در فرس ازحر گربی یا ه و ر یعنی
با او و قلطاسا خ آب کاغذ کاغذ
آب بردی یعنی نمرده و آب کاغذ کاغذ یعنی
آب بخش از نم و آب کاغذ یعنی
آب بخش ز نم کاغذ نگاهدارنده
ظاهر او از برای جگر گرم و خط خوش چو شمال
باد شمال از آب زلال نم پذیرفته یعنی چنانچه
ظاهر او از نسیم عذب و
باد شمال از آب زلال نم پذیرفته یعنی چنانچه

داده کلکش چنانکه شاه عروس — از نقاب تنک خرد رابوس

تا زیان را شکال بربسته — لاشکان را جناح بشکسته

از بزرگان کفایت او دارد — راست خواهی ولایت او دارد

اوست فهرست و سرجریدهٔ علم — اوست بنیاد وجود و مایهٔ علم

بابر و بارخانش دولت و فر — بوسه زن همچو کاغذ و دفتر

آسمان قدر و مشتری دیدار — منتجب خلق و ملتجب گفتار

چون قضا سطوتش درشت و درست — چون خرد کارهاش و خلق و خصلت

دل او چون سر خرد هشیار — چشم او چون دل قضا بیدار

خاطرش تیز رو لسان شهاب — کون را بادلش نمانده حجاب

خلق او همچو زهره عابد دین — ذهن او در سخن عطارد دین

شربت شرع بانع دین خدای — از غبار خیال کرده جدای

هر که از عقل رنگ دارد و بوی — تشنهٔ اوست همچو دستنبوی

همچو شرع از مخالفت دورست — در همه کار خویش معذورست

فیلسوف و حکیم و دیندارست — راست چون چشم عقل بیدارست

حفظ او آبروی شرع آرد — اصل او اهملها بفرع آرد

تا بدو خویشتن بیارآید — مبز از گریه می نیاساید
در دعا دست را چو برکند او — چرخ را صد هزار در کند او
در دعا دست دل چو برگیرد — چرخ چتر رضا بسر گیرد
بر سد تا بعرش و یابد اجابت — نشود نه فلک زپیش حجاب
هر عبارت کزان فصیح آید — دم بود کز لب مسیح آید
معنی از لفظ او پدید از دور — چون رخ حور عین زپرده نور
صورت رمز او خفیف الحجم — لیک مرشد دبان نکته عجم
دیده خطهای خطهٔ ملکوت — همچو عیسی بدیدهٔ لاهوت
دل مرا و را نموده راه صواب — دین مرا و را جمال داده خطاب
خصم در روی خاطر چیرش — کند باشد چو پشت شمشیرش
هر که بر آستان دین شد — عیسی مریم آستین باشد
منبرش چرخ داو چو خورشید — مجلسش قصر او چو جمشید
هر چه گوید همه بدیع بود — هر شریفی ورا وضیع بود
همچو آب روان بود سخنش — سر نپیچد کسی زکن مکنش
لفظ او خلق را چو آب حیات — هم بر اندازه هاش آب دهد

۶۰۹

نبود همچو گفتار و گفتار راحت ... راحت روح خود از آن گفت
هر که کو بدرس بنشیند عقل در مجلسش مقرر چیند
عقل گردد ز لفظ او مدهوش نفس گوید که یکزمان خاموش
تا سماع حدیث خوب کنیم روح را پاک و بی عیوب کنیم
هر چه گوید همه نکو باشد کاسخنچه گوید همه چنو باشد
آب عذبست نقطه بر نامه آتش باد پیکرش خامه
بینی آنگه که خواجه کلک ربود تا کند عقل را ز جان خشنود
هندو مشک جامه عنبر فام بر در روم کرده رایت رام
در فصاحت زبان چو بگشاید بسته گیرد زمانه را شاید
زانکه انس که خانه دل شد در دو عالم چو شاه عادل شد
شد مسلم ولایت جاهش قبله عقل گشت درگاهش
لب من باد بر ستانه او اندرین جا نفرو زخانه او
باد تا هست ماه و مهر سپهر جاه او چون سپهر و رخ چون مهر

فی راس البضاعة وهو القناعة بما رزقه الله تعالی

من نه مرد زر و زن و جاهم بخدا ارکنم و گر خواهم

ور تو تاجے منی ز احسانم | بسر تو کہ تاج نستانم
زانکہ چون طوق منتت بکشم | لقمہ خوان نعمتت بچشم
نبوم سیر طمع مدحت گوی | این نیابی ز من جز از من جوی
نہ گمن خواہم از کسے و نہ تو | نیک داند ز خوی من خسرو
نکنم گر ترا ثنا چہ کنم | کار خود کردہ ام بہا چہ کنم
مادر موسی ام کہ از شاہم | شیر فرزند را بہا خواہم
دل من جستہ ازین سرای مجاز | از غنا یاز خرد نہ از آرزو
جستہ بہر سلامت تن را | سر گریبان و پای دامن را
مرد خرسند کم پذیرد چیز | شیر چون سیر شد نگیرد چیز
گرچہ چون من سخن گزارے نیست | بہتر از شاہ گوشدارے نیست
ور چہ چون من سخن گزاری تو | چشم دارم کہ گوشداری تو
مثنوی از شہر ک حکایت خور | گرد دریا بر آ چو نیلوفر
دم نشنیدی ز مرغ عیسی رو | مدحت اکنون ز آفتاب شنو
خود چہ گویم کہ در سپید و سیاہ | نیک داند کہ نیک داند شاہ
ہمچو شمس ست شعر من تابان | کہ بہ برہش در آسمان پنہان

مثل باد توچون جانست — فعل پیدا و ذات پنهانست
ناقه و نخل و پیله را مانم — که زپیه راهست پنهانم
مه که خورشید را برو بندند — چون جدا گشت همبران خندند
برکه کز مهمان نهان باشد — گر بخندند جای آن باشد
باشد از دور خوش بگوش مجاز — از من آوازه و ز دهل آواز
خاصه سست و ضعیف و واله — چون دل ناقه و تن ناقه
چون نباشد براوج گردون میغ — پس عطارد همیشه تنها به
همچو ابرم ز دست مشتی گل — آب در چشم و آتش اندر دل
آب و آتش خزیده در دل من — غرقه دارد همیشه منزل من
آنچنان در سخن ضعیف شدم — که یکی دم بشست بازنیم
نبود گرچه صاحب هنرم — گر بر ندرد مرا ز من جبرم
سایه من گرم بگیرد پای — تا قیامت بدارد م برجای
سایه را این کمال وافر نیست — هیچ دانی که ذات آن چیست
راه بردم زدن ازین منزل — آنچنان سخت شد ز سستی دل
که دم از دل زبس گره بینند — تا لب چار جای بنشینند

مرا زین صفت طبیب بدید | شخص نبود لیک ناله شنید
گفت کین شخص ناپدید شدست | روح وی نیز هم بعید شدست
چکنم روز جان گسستن نیست | دست از ورد دست شستن نیست
ورنه از عمر دست شسته امی | همچو از نان ز جان گسسته امی
همچو نیلوفرم بجان پیوست | آسمان رنگ و آفتاب پرست
فلک سخن ادرین تربت | نان ز زولست و آبش از گربت
گرچه جان در بدن هراسان بود | در خراسان مرا خور آسان بود
که بیک بیت اگر بخواستمی | غم دل را بجان بکاستمی
هست در دور چرخ غمازش | ای در یغا سنائی آوازش
منم اندر ولایت خسرو | همچو خفاشش بدل و شبرو
روز از بد دلی چو خفاشم | که نخواهم که صید کس باشم
دلم از نیک و بد رمان باشد | زانکه هشیار بدگمان باشد
اهل صورت بدند و نزد خرد | هر که از بد گریخت نبود بد
کام چون نیست گام تیز بباست | همچو ناوک ز کژ گریز به است
مرد کز ابلهان نهان باشد | در چنین جای جای آن باشد

فی اصحاب الغفلة

آن شنیدی که مرغکے در شیخ — دید در زیر ریگ پنهان رخ
گفت تو کیستی چنین بدحال — گفت هستم ستودهٔ ابدال
چیست این زه که بر میان داری — بچه معنی همے نهان داری
گفت این زه نگاهدار منست — در بد و نیک نیک یار منست
من میان بسته بهر طاعت را — گوشه بگزیده ام قناعت را
گفت این گندم از برای چراست — در میان دو چیز از چپ و راست
گفت هستم بقوت حاتمند — هست حیوان بقوت اندر بند
راتبم گندمیست هر روزے — از یکی پارسای دلسوزے
هیچ بازت ندارم ار بخوری — راتب روز من اگر ببرے
سر فرو کرد گندمک برکند — حلقش از حلقها بماند به بند
مرغ گفتا که من شدم بارے — مه فتادت چو من خریدارے
هیچ مفسد مرا ز راه نبرد — زاهدے کرد گردنم را خرد
بخدائی ار فریفت مرگارے — اینچنین نابکار نعدارے
هر که از بهر لقمه شد پویان — زود مانند من شود بیجان

فی القناعة

ای کہ در زیر طبع و گرد ہوائی — چند گوئی مرا کہ از ہمہ بہ
با چنین گنج و رنج بی گنجی — چہ کند گنج با تو نا گنجی
گنج بارنج و زحمت نااہل — چون بریدی طمع ترا شد سہل
زحمت خود ز اہل عصر بکاہ — ہر چہ خواہی ز خالق خود خواہ
خلق را جملہ صورتے انگار — ہیچ از ہیچ خلق طمع مدار
جرم من اندرین چہ میدانی — چون بدیدی کمال نادانی
ز بسد در ولایت دل خویش — ہیچ بیحوصلہ بحاصل خویش
گوشۂ گیر ازین جہان مجاز — تا شۂ آنجہان در و میساز
نہ ترا با کسے بود پیوند — تا تو گرئی بدرد و نالس خند
دولت دین چو روی بنماید — پشت بر کائنات فرماید
دیدہ چون کحل آشنائی یافت — دل تاریک روشنائی یافت
زین دو روزہ حیات پیوندی — بخدا از تو ہیچ بر بندی
باش تا صبح صلح روی دہد — شاہ شاہان ترا کوی زند
باش تا چنگ مرگ دریازد — نای حلقت زنان بپردازد

زانکه در عالم فریب و هوس | کس نکرد اعتماد بر دو نفس
طبع بر بود شه قوی نبود | تخت بر آب مستوی نبود
نبود زیر عرش دانا را | استوی عرشه علی المارا
باش تا عقل آفتت فرشت | حل کند استوی علی العرشت
پس درین چند روزه پیوندی | کنج محراب و کنج خرسندی

فی العقل

دیدهٔ عقل دار در احمد | تا ز راه لحد رسی باحمد
رو خنه گشت بر تو کنج لحد | فرش روضه ز کنج فضل احد
احد اندر لحد چو جانت ساخت | سر فردوسیان سرایت ساخت
چون بمحراب حق شتابی تو | نور حق در رو و دیده یابی تو
بده از خون دیده در محراب | از درون طوبی یقین آب
تا بهر جا که شاخ او برسد | میوه های فراخ او برسد
صد هزاران فتوح در یکدم | ببر آید ز آدم و عالم
بر دل و دین ازین خداوندی | بسخای ار تو صبح بر بندی
دور شو زینجهان که زان تو نیست | چه بوی آن آنکه آن تو نیست
بی تو ایام کارها کرد ست | چون تو بسیار کس ها کرد ست

پیش ازین بسکه بود چرخ کبود — زین سپس نیز چند خواهد بود
بر وفای زمانه کیسه مدود — بگذرانش بقوت روز بروز
بر براق خرد نشین پیوست — دور باش از هوای گاو پرست
چه کنی خویش خویشت الله بس — هر چه زود بگذری هوا و هوس
صدق به صدق مخرقه یله کن — ساز کشتی بحر در حله کن
ذرهٔ صدق به که در این راه — بجز از صدق نیست هیچ پناه
آهوا از صدق اگر شود آگاه — شیر گیرد بکمترین روباه
با قلی بسنده کن در راه — چند ازین با قلی کرنگ خواه
قوم موسی چو از براق خرد — دور ماندند در گذرگه بد
از سمندهری سسته بنوچنگ — رخت او بار سته بر خر لنگ
از نهاد نهال سی ساله — بیخ بر داد شاخ گو ساله
از هوا اینچنین بسی بینی — مگسی را چو کرگسی بینی
خرمگس کم حیات بسیار آز — کرگس اندک نیاز افزون ناز
مگسی با حدث قناعت کرد — کرگس اندر هوا شجاعت کرد
زان قناعت بضاعت خوار است — زین شجاعت شناعت و زار است

کارت آن به کزان رهی عاقل | آنست آن به کزان مجاهل
سینه چون خار پشت ساز حصار | زین سپس باش کو جهان پرخار
سینه را هر که حصن خود سازد | ملک هفت آسمان بدو نازد
عمر بر مرد غم چه فروشی | در هوا و هوس چرا کوشی
باد و چشم پر آب رخ بدل آرد | خنده بیهده بگل بگذارد
که بهین مایه از سر جد و جهد | سنت احمدست و فرض احد
طاعت ایزدی بضاعت ما | سنت احمدی شفاعت ما
فرض الله چون بجای آری | عرش الله زیر پای آری
سنت مصطفی چو بگزاری | کافر و گبر را نیازاری
خوی خود را بدین و نیکو کن | سنت این و خدمت او کن
خدمت خلق باد باشد باد | کس گزفتار باد خلق مباد

ایضاً فی اصحاب الغفلة

انچنان شد که بود پنبه زنی | مفلس و قلتبان شش خواند زنی
گفت کای زن مرا بنا دانی | مفلس و قلتبان چرا خوانی
چه بود جرم من که باشم من | مفلس از چرخ و قلتبان از زن

زیرکی را که دل بخواهد سنج — عافیت گنج به قناعت گنج

هر که این گنج و گنج نگذارد — کس از و زر و زر کس نیارد

زانکه در دو هر سگ پرستانند — راست چون موش آفت بلخند

کرد[۵۱] فی چنگ نای بوالخداش — خانهٔ تنگ ساخت بوالبناش

تا همی گربه نای دارد و چنگ — موش را چه پیت به خانهٔ تنگ

تا بود گربه مهتر بازار — نبود موش جلد و دکاندار

نای و چنگی که گربگان دارند — موش را خود بر قص نگذارند

تا بود گربه در کمان بکمین — موش را کاشت ست زیر زمین

تیز کردست ای خردمندان — گربهٔ مرگ چنگل و دندان

تا کرا همچو موش دریابد — سوی جانش چو گربه بشتابد

اندرین کارگه بروز و بشب — چنگلش تا بدارد و جان در تب

چون ز تاب و تبت کشید بدم — از وجودت ربود سوی عدم

می نوازد ترا همی الحق — آن طبیب طمع خر احمق

می نداند زروی کم عقلی[۵۲] — پشت معنی نمود بی نقلی

چنگ و دندان چو گربه دریازد — موش را گربه هیچ ننوازد

[۵۱] فوت کردن بنگ را خدش زن پیشه ام داد ابوالخداش در زیر ساختن بنش بر زمین فرو کنیت مرده از کفن اینجا

[۵۲] قولی نداند الخ یعنی طبیب احمق از روی

پیشوائی کسے که بنده بود ‌ ‌ پند او از نبی بسنده بود
باتن دردناک و با دل ریش ‌ ‌ نرسد کس بکامه دل خویش

حکایت

آن شنیدی که رفت نادانے ‌ ‌ بعیادت بدرد مندانے
گفت با دست ازین مباش حزین ‌ ‌ گفت آری ولیک سوے تو این
با د باشد چو بیخبر باشے ‌ ‌ آب و آتش چو خاک بر پاشی
بر من این درد کوه پولادست ‌ ‌ چون تو زین فارغی ترا باد دست
چون دل و دست هم بجان دارم ‌ ‌ عافیت به چو این و آن دارم
من ز بهر تو مانده اندر گنج ‌ ‌ تو نهاده مرا لقب تا گنج
تخم تا در زمین نماند سه ماه ‌ ‌ برنیاید سخر منگاه
تا زمستان سه سه نیاساید ‌ ‌ در بهاران جهان نیاراید
من که در خانه اینچنین باشم ‌ ‌ از پی جان اهل دین باشم
چون همیخوان دانش آرایم ‌ ‌ گه ز مطبخ بسوے باغ آیم
کم ازان گنج تو رخ نهان دارم ‌ ‌ مردهٔ نفس را روان دارم
از بلا گنج ازان نپردازم ‌ ‌ تا ترا گنج عافیت سازم

تا دلم چون بهشت نور دهد | نور تنها نه صدر سرور دهد
زان همی در بزرخ فراز کنم | تات صد در ز عقل باز کنم
بنود همچو موش مرد سخن | نقب زن در زد خانه ویران کن
بنود نیز گرد هر کلبه | خانه روبی کرد چون گرد به
بلکه مرد سخن بهر جائی | چون زنان کم جهد بهر پائی
بیشه نظم را چو شیر بود | جان نه زین چار طبع چیر بود
جان گوینده چون نگوید | زاب جان وی دل همیشوید
خود مرانیست بی تو زهره و بس | خیره روئی و بیخودی چو مگس
چون نه مردان جنگ و پرخاشم | خاره را خیر خیر چه خراشیم
گور خر چون نداد کس اوست | نه زپالان و رنج بار برست
گرچه شد زاهل روزگار جدا | چه کست آخر از مگس غوغا
سوسماری که فارغست از آب | چه سر آب نزد او چه سراب
تو مرا گوئی ای خر طعنه ز | سوی درگاه این بزرگان تاز
نکنی خدمت این بزرگان را | سخت بیحرمتی دل و جان را
کی شود سوی لاهی الا لله | عاشق تا به کی شود ما هے

ع سوسمار بقال ازو فارغست

زآل چون مادهٔ گاو بگذارد
کی سباس سبوس بردارد

کی فروشد خرد بستهٔ جان
آب سی ساله را تبائی نان

تکس وگربه سوی خوان پوئید
سگ وزاغند کاستخوان جوئید

گربه از بهر لقمه صد خواری
میکشد با خروش وبازاری

باز شیر درنده در صحرا
گور خررا همی درد تنها

گربه از بهر لقمه جور برد
ببر وشیر وپلنگ خود بدرد

باغ دین وخرد بود خلوت
پردهٔ نیک وبد بود خلوت

هرکه خلوت گزید راحت دید
خلوت آمد مرادرا چوکلید

سلوتی نیست خلق رادرکس
سلوت روح خلوت آمد وبس

صندیا صندیار چون باشد
اشتر بی مهار چون باشد

جان که یکدم قرین ناذانیست
راست خواهی دراز کن جانیست

دهر بد عهد وخلق بدتر ازین
راهت انیست ومردمان اینند

نوح راعمر داده بود آله
اندرین خاک نهصد و پنجاه

کرد دعوت بآشکار ونهان
کافران را بهر زمان وآوان

خلق ننشود هیچ دعوت نوح
هیچکس قول او نداشت فتوح

واندران طول عمر نهصد سال — سی و دو تن ز وی شنید مقال

وان دگر قوم چون بدان بگشاد — خلق را جملگی بطوفان داد

لاجرم گفت قوم را یکسر — زانکه کردند زو بجمله حذر

دعوت من چو دعوت نوح است — گفتهٔ من طراوت روح است

هر که بشنید بخ بخ او را به — وانکه نشنید خیر ما را چه

ما نمودیم راه را رشد و نجات — ختم کردیم بر نبی صلوات

هر کرا این سخن پسند آمد — پند را جمله کار بند آمد

سود کرد و رچه پایه اندک داشت — بر همه اهل فضل سر بفراشت

وانکه نشنید و گفت با دست این — نشوم زو بدین حدیث حزین

چون برش باد بود باد انگار — دل ازین گفت هرزه رنجه مدار

خود سخن در وجود چند آمد — که همه خلق را پسند آمد

گر بدی بر مزاج جهان قطعیم — کی شدی نص بیان افک قدیم

یارب این پندها ز نااهلان — همچو عنقا ز بد کنی پنهان

دور کن دور ز رحمت جاهل — دست نااهل زین سخن بگسل

بس کن از پند و مدح هر کس گوی — که ازو دین حق گزند نیروی

خاندان بزرگی و شاهی | ملکت او زماه تا ماهی
شاه بهرام شاه بن مسعود | آنکه بنازد بعدل او محمود

ایضاً من الباب العاشر مدح السلطان الاعظم مالک رقاب الامم سلطان سلاطین العالم یمین الدنیا والدین کهف الاسلام والمسلمین ابی الحارث بهرام شاه بن مسعود انار الله برهانه و ادام دولته شاه پسر او

بادبر دولت دو عالم شاه | شاه و فرزند شاه و دولت شاه
آنکه از روی اوست فر ملوک | وز تحرّمی اوست حرّ ملوک
آن چو خورشید چرخ را در خورد | وان چو بدر فلک سفر پرورد
از پی قهر خویش و بدخواهان | بنده شاه و خواجه شاهان
خامش و عادل و بهی چو ملک | هشتم هفت پادشاه فلک
رنج دیده چو یوسف از پی ناز | در غریبی کو پادشاه شده باز
چون سیاوش رفته زآفت زود | و آمده باز همچو کیخسرو
همچو یوسف بروز طفلی شاه | رنج پرورده گشته از پی گاه
گوچه از غش نبود آلوده | بوته غربتش بپالوده

بود شاه غریب همچون جم
بود خرد و بزرگ چون خاتم

خرد و جرم و بزرگ فرمان بود
راست چون خاتم سلیمان بود

خرد بود و جهان فراوان دید
مردم دیده بود ازان آن دید

مردم دیده بی نهان بینی
هم ز خردی کند جهان بینی

نقطه فی و این جهان دروی
ذره فی و آسمان دروی

عمر او اندک و خرد بسیار
همچو چشم خرد شده بیدار

گرچه بسیار سال پنجه نبود
هیچ طفل بخرد و خرد

دیده از دیده پسندیده
همه گیتی چو مردم دیده

جرم او خرد بود چون اکسیر
باز معنی بزرگ و قدر خطیر

نکت او بخندی و بخشم
اندک و دوربین چو مردم چشم

دولت از بهر سیر دولت شاه
جامه از بهر کرد و خانه ز ماه

فلک از بهر خدمت در او
گشته مانند تاج افسر او

چون بدانست بندگی کردن
پس بدانست بنده پروردن

چون پیمبر به یثرب افتاده
وامده باز و مکه بگشاده

بوده خوب نسیب چون یوسف
هم بطفلی غریب چون یوسف

مایهٔ روح صورت خویش — او چو یوسف پدر چو یعقوبش
از درون هم چراغ و هم نورش — وز برون هم شمامه هم مجلس
بوده بحر کفایتش ز صفا — بوده دُرّ درایتش ز وفا
این یکی پُر جواهر احسان — وان دگر پُر بواهر برهان
روی خویش چنان ملک دلسا — خلق نیکوش شهی نعمان
از برون گرچه لغت خون دارد — مُشک ناب از اندرون دارد
گاه او هفتخوان اسرافیل — قهر او چار میخ عزرائیل
دست رادش بجود پیوستن — فارغست از کشادن و بستن
پُر گهر همچو گوش و گردن کان — آب طرفش ز روی موی چکان
چون نماید بروح صورت راز — چون زند بر فلک بخشم آواز
چشم گوش ست بهر آوادش — گوش چشم ست از پی رازش
گرچه چشمیست چرخ چون عنبر — گوش گردد همه چو سیسنبر
گرچه با قامتِ کشیده رود — عقل در راه او بدیده رود
خرد و جان طبع در فرمان — این سه جوید همی ز عفو شمان
بارهٔ بخت او چو رخش قدر — هرگز اندر نیاید او بر سر

گر دون گردان بطوق بندگیش — خود بود بسته بهر خود و عطاش

فلکی گر دو نیک بد میکرد — چون شدی قطب گرد خود میگرد

پدرے کو چنین پسر دارد — جفت جان دیدهٔ بسر دارد

هر کجا آفتاب و دُر باشد — در و بام از لطاره پُر باشد

در جمنش چون سنان کمر بندد — خون همی ریزد و همی خندد

گر گریزد ز زشت و از نیکو — بوی خلقش بگوید انیک او

خلق او را ز بهر راحت دل — بنده گل شد چو برد میداز گل

دلش از باغ انجمانی به — خلقش از آب زندگانی به

خلق او گوی از پی دل و دین — با وزد کاروان خلخ و چین

عزم و منش ازل فریب چو صدق — خلق و خلقش ابد شکیب چو حدق

آخر از برگ سوسن و گلزار — بینوا کے بود نسیم بهار

تا چو خورشید بر دو عالم تافت — هر دو عالم بدر گهش بشتافت

صحفت شرم در دو ابرو داشت — قوت شیر در دو بازو داشت

عقل او در سحر گه فضلا — آفتابیست در شب عقلا

گر به بیند جمال او را حور — از ریاض دل و حیاض صبور

فضل و دانش فزاید از دیدن
خلق و خلقش ابد شکیب چو حدق

کند از بهر زینت و بیاش — پرده داری خاک درگاهش
تا چه فرماید آن سپهر سریر — چون کشاده ز روی پرده نور
ای امیر بلند پایه چو مهر — همره عمر تست دور سپهر
نفخ صور است از تو جود و کرم — دست بذل تو گو دو مرده دم
ای بهی طلعت بهار فشان — وی توی طالع توی فرمان
دست جود تو در شب دیجور — پایدار است تا بروز نشور
زانکه تا خلق را خبر باشد — شام بر دشمنت سحر باشد
اوست اکنون سلاله شاهی — دولت او را گزیده همراهی
زور و زر بهر شاه دارد پیل — گل نباشد بر نگ و بوی بخیل
عدل او در ولایت تیمار — چون نسیم سحر بفصل بهار
برگرفت از عطا و عدل محل — گفت و گوی از میان عمر و اجل
چشم دولت بدو شد ست قریر — شاهی او را همی کند تقریر
منتهای بدی منی داند — برتری در فرد و تنی داند
سخنش هر چه کم به نیرو تر — قدرتش هر چه بیش خوشخبر تر
همه عدلش برای دین باشد — در امارت عمارت این باشد

۶۲۹

دارد ز داد یاد کرد منت عدا | امنیت نیکو کن فرامشکار
بذل او از مگیر مقصود ست | لفظ او از چنین کنم دور ست
بوسه جای سر و کله پایش | مرجع آفتاب و مه رایش
خانهٔ اوست خانهٔ شاهی | خانه مشتری بود ماهی
بندگانند شاه یزدان را | بنده تر یابد شاه گیهان را
جود او شکر را کند زنده | جاه او خلق را کند بنده
باد هر دم برای مقصودش | شکر شکر بر سر جودش
یارب او را برای خوش نفسان | بقصارای آرزو برسان
شاه را چشم از و شده روشن | رام او شد زمانه تو سن
این چنین ارج و این چنین تعظیم | بر سد حکم او بهفت اقلیم
این بگفتم ز پناه جهان | باز گشتم بمدح شاه جهان

انچه گفته شد در مدح دولتشاه پسر بهرام شاه

بنده در پیش شاه دین پرور | عقل در جل کشید و جان در سر
پیش شه نامدا یچنان خورده | چون نسیم بهار بی خرده
پیش شه نامدست عقل رهی | همچو باد شمال دست تهی

ای چو خورشید آسمان بجمال | وی چو ماه چهارده بکمال
بنده‌ئی چون عدل و ملک و شاه بدید | خردی داشت پیش شاه کشید
کمر از بهر تو همی بندم | وز پی سوختن همی خندم
چون تو گیری بدستم ای بجوی | هم تو بندم بسان دستبنوی
عقل را در شبانگه جان | در ره حکمت بیان و بنان
نیست از عشق کس چو من مستش | نیک بنگر که تا چو من هستش
فلکم میر صاد قان داند | خرد و پاک عاشقان خواند
شغفی درد عاشقان شعرم | زان چنین خوار مایه بی سعرم
راست چون نور برق نه ابر بلند | من بمگریم و تو خوش می خند
آن نه بینی میان جمع همی | خنده گریم بسان شمع همی
آرزوهاست در سر قلمم | که نه از لوح و دست و روح کم
از گل آبستن ست خانه من | زان همی گل فرو چو آبستن
از همه چیز تیره و روشن | بکند آرزو چو آبستن
سایه باید ز گل چو دارم خم | امن باید ز بد چو در حرمم
تا ز روز و شب تو ام فرست | شب من روز و روز من شکرست

همه را شب بروز حامل و من | در شب آدینه هم از شب آبستن
عمر گشته بخیره با دو مرا | تا چه آید ز بامداد مرا
بنده بی طمع منم دانی | پس چرا از برم همیرانی
دختر طبع بنده هست چو دین | هم سبکروح و هم گران کابین
گرچه از عقل دیده پر هوشم | پیش چشم تو حلقه در گوشم
همچو استاد دوزی از پی جاه | نه پسندم گره بهر سینه ماه
نام او گر کنند بکام گذر | راست چون گل شود دهان پر زر
بر درش گر کسی مقام کند | عقل کلی برو سلام کند
دل آن جان که مدح او گوید | جان آن دل گل بقا بوید
همچو گل چون ز جوش آرد نام | ریزه زر شود سخن در کام
همچو هدهد کنم زمین بر بوس | تا مرا مرغ گیرد از سالوس
دوست گل را نه رایگان دارد | کو ز رو سیم در دهان دارد
همچو گل تازه روی خوشبوئیست | پشت و رویش همین همه روئیست
از پی عدل شاه شاخ چمن | گل عمامه است و برگ پیراهن
از پی ملک برگ در تدبیر | ماه حکمت و آفتاب ضمیر

همه چشمش بروی محرومان | همه گوشش بسوی مظلومان
شاه تا گرد نشاط صید کند | عزم او با پی کو رقید کند
دشمنش دل نهاده بر کم دل | بی بهار ایگان خورد غم دل
صورت شمس از کمین سازد | ز آسمان عدو زمین سازد
آن کسانی که در سرای خسان | مانده بودند بی سر و سامان
ذلت و غربت و هوانت چرخ | میکشیدند از خیانت چرخ
چون بدین بارگاه پیوستند | از غریبی و غبن و غم رستند
لبست از بهر قدر خرمن برخ | بر گریبان روز دامن چرخ
شب او گرچه مستمند بود | از پی روز پای بند بود
خسرو شرق شاه بهرام است | که بدو تند مملکت رام است
صبح ملکش چو بر دمید از شرق | جز ثبات و بقا ندید از شرق
در رخ خسرو خرد مندان | خنده کرد بی لب و دندان
ماه نو بود روی فرخ او | خنده زد زان سپهر بر رخ او
صبح دوم زان سبب فزاینده است | ملک او زین دو روی پاینده است
نه که چون آفتاب بخشانست | نعل اسپش چو مه دو افشانست

ای او همچو دین جهان آرائے
وهم او همچو مه فلک پیمائے

برکشندهٔ فکندگانست او
کارفرمائی بندگانست او

تن او چون قمر فلک پیمائے
جانش چون مشتری همایون رائے

از پی گفت و گرد دون ظریف
گوش و چشمش شده دو عقل شریف

چشم شد کور چون خرد نگریست
ملک خندید چون قلم بگریست

هر که یکدم نشست بر خوانش
عقل برخاست از پی جانش

دون که او را زمان گرفت بدان
تیغ سلطان برو بگرید خون

تیغ او بر عدو چنین گرم ست
بروی از فضل شاه او چه کمست

از شمر آبله هر کسے ببرد
چون بدریا رسید کس نخورد

تا بجویست اگرچه خائن نیست
زا بجوی آب جوی این نیست

چون بدریا رسد ز جوی و رود
مانع هم گرد او نیارد گشت

که غریبا رچه دو فنون باشد
هم بدست جهان بدون باشد

تا ترا چرخ شاه غزنین خواند
هیچ غزنیچے غریب نماند

خشک و زار آنکه کشت زار بود
هر کجا غول غوله دار بود

اهل غزنین کنون برآسودند
از زیانے که بود بر سودند

هر که از بهر شاه رنج کشید — رنج او سوی خانه گنج کشید
پس نه چون آفتاب شاه آثار — در افق کی شود سلیمان وار
شاه کو تاج پر گهر جوید — گوهر تیغ را بخون شوید
بر در قصر شاه دین پرور — انوپی ننگ نام و کسب هنر
تیغ داران چو نیزه و چوسنان — همه برجسته و ببسته میان
جان فدی کرده پیش شاه بهم — گرچه بیگانه خویش شاه بهم
کی نماید برو نوک سنان — سایه دوک و دوکدان نان
خصم را از سنان گردون سوز — بنموده ستاره اندر روز
دست شه را دو بی بسیج بود — کابر بی آب و آتش ایچ بود
دست و تیغش بدشمن آتش داد — کابر برابر سود و آتش زاد
دست او آتشی ست گوهر بار — رای او همچو بحر گوهر دار
آتش انگیخت در دل دشمن — دست آن گز ز گیر قلعه شکن
درگه او پناه را شاید — تاج او تخت ماه را شاید
گر بروز مصاف کین باشد — آسمان زیر او زمین باشد
دست و تیغش زد آتش اندر گبر — برق زاید چو ساید ابر برابر

اسے نماید ز گرز کوه گداز | وز خدنگ چو مرگ جان پرواز
گرزها ابرهای مرجان نم | نیزه ها اژدهای آتش دم
اوست چون کوه پُر ز زر عیار | مایهٔ ابر خیز و از کهسار
اشهب اندر میان میدان تاز | از سر دشمنان تو چوگان ساز
برگسسته طویله ها بگزاف | بر دریده مظلّهای مصاف
ملک[1] بر خود بتیغ کردی راست | خه بنا میزدانیت دل که تراست
نتوان گفت دولت دریایت | خلق را مامنست و ملجایت
مشتری تا که پیش تخت آید | التماس ترا سهمی باید
ماه جان از پناه ملک تو برد | زحل این حل و عقد بر تو شمرد
آنچنان آمدی ز راه و سفر | که ز معراج روح پیغمبر
دست در مغز مرکز سفلی | پای بر فرق عالم علوی
ناگذشته ازان طریق نفس | طاعت شگذشت ازان ده و بس
سپهر آسمان بران خندد | کز پی رزم تو کمر بندد
زار زار از فلک فرو ریزد | ماه اگر از درت بپرهیزد
نیختم امروز رهنمای آمد | که پناه توام بجای آمد

[1] ملک بر خود بتیغ کردی راست

خدمت من بهشت را ماند | حور در پیش سرشت را ماند
شاخ طوبی ست از همه روئی | شهر عیسی ست از همه سوئی
ای سنائی بگرد رضوان پوی | در آن از ثنای سلطان جوی
شاه بهرام شاه مسعود آن | که بحق اوست پادشاه جهان
ای سنائی کم سنائی گیر | با ثنای شه آشنائی گیر
کانکه گوید بمدح او سخنی | چون صدف پر گهر کند دهنی

فی بدایة دولته

مثل ابتدای دولت شاه | هست چون یوسف و برادر چاه
بود از آغاز رنج و غم خوردن | عاقبت گنج بود و بر خوردن
آن فگندن بچاه بهر الم | وان بها کردنش بشهره درم
قیمتش شهره قلب یا کم و بیش | واو زهره هزار عالم بیش
هر درم زو چو عالمی آراست | بوده شهره هزار عالم راست
گرچه زاخوان همان رسید اورا | کار محنت بجان رسید اورا
آخر الامر عالم و شه شد | بر سپهر شرف خورومه شد
گرچه بودند شاه و مهتر او | نه کدایان شدند بر در او

نه فگند مدد رمغاک اورا | نه کلاه آمد آن هلاک اورا
چاه دانست جمله آن اخوان | نه همه چاه یوسف آمد آن
مال مارست چون گدایی مهر | چاه چاه ست چون منادی مهر
نه زلیخا زچهره نیکوش | بغلامی خرید و شد هندوش
پیر زن را بسوی دیده او | خواجه آمد درم خریده او
نه عزیزش چو وقت جاه آمد | بنده پنداشت پادشاه آمد
این عطا چیست کارکارکشای | وین شرف چیست لطف بار خدای
نه پیمبر چو رخ به یثرب داد | لشکر آورد و دشمن را بگشاد
لطف حق گر بخاک پیوندد | آدم آنجا رود کمر بندد
سر آتش چو باد سار شود | آب ابلیس خاکسار شود
نه چو ره رفتنش نیاز آمد | منهزم رفت و شاه باز آمد
می زیان بازگشت سوی مکان | خود زسیر آفتاب آچه زیان
سوی همشهریان ازین ممرد | تا عزیزش نکرد جلوه نکرد
آسمان از سفر نمود جلال | قمر اندر سفر گرفت کمال
آب گیرو زماه اگر خواهد | کابروی فرشتگان کاهد

گر چو شب رفت چون نهار آمد | ور چو دی رفت و چون بهار آمد
تا سوی شهر خویش باز نشد | دیدهٔ ملک و دینش باز نشد
شاه با رافت آشنا باشد | منتهور چه پادشا باشد
منتهور تباه دارد ملک | وز منتهور سیاه دارد ملک
ور منتهور کسی فلاح ندید | روی آرامش و صلاح ندید
کشوری را دو پادشا نفرهاست | در یکی تن یکی دل از دو هاست
یک جهان پشه را کشد بر جای | روزگار از دو پیل پهلو سای
یک جهان دیو را شهابی بس | چیخ را خسرو آفتابی بس
خاک یابی ز پاپی تازانو | خانه را که دو هست کد بانو
مثل خانه هست خود گفته | بد و کد بانو هست نا رفته
گربت یابد شکسته سر زمین | بیکی هره بر دو کره نشین
پیش او خصم را سراب شمر | یا چو سیماب آفتاب شمر
هر سر ازوی که تاج خواه آمد | همچو شمع آتشین کلاه آمد
لعل کان آنه سنگ لین دارد | مرد دنیا نه مرد دین دارد
نیک و اندر زمانه نا خوش و خوش | تا قدید و عود دان آتش

او بداند که شرع ملت کیست | او شناسد که اصل و ولایت چیست
شیطان را شناسد از سلطان | غیث را باز داند از طوفان
پیش ازین گرچه مرد پیر دبود | نام بهرام نخس اغبر بود
شه چو همنام گشت با بهرام | سعد اکبر نهاد چرخش نام
پیر گهر زان جمال چون خورشید | دامن بخت و آستین امید
عالم پیر زو جوان گشته | دین و دولت بدو عیان گشته
هر که دریا ز کف غبار کند | ماهی از تابه کی شکار کند
ملک بگذاشت از خداوندی | جان نگهداشتن ز ملک به است
دُرّ دریا ز چوب فلک به است
هم آورد و هم حمل و از پیکار | ملک میراث و تیغ حیدر دوار
آرزو بود ملک را دل و داد | آرزو در کنار ملک نهاد
ملک او بهم فراز آورد | جامه شرع را طراز آورد
خاک را مال و آب را اُمَل کرد
شاه رفت و شهنشه آمد باز
من چو فالی زدم چنین باشد

چاکرش ارسلان و بک باشد
ورنه بر درگهش دو سگ باشد

کینه‌اش از شاه چین کند آهنگ
اهل چین را اندازی از سر تنگ

ملکتش بهر عقل و دین باشد
هر که حق پرور دچنین باشد

ای شهنشه ز روی استحقاق
از پی ملکت همه آفاق

چون تو کے راهمی نشاید چرخ
تا بدانی که نیک داند چرخ

بر سرش حق نهاد و فخر ملک
زانکه داند که کیست در خور ملک

داد مرویش چتر و ملک و نگین
از تو برسم نکو نکرد است این

چون گرفت او بتیغ ملک چو خور
بخت گفتش ز تخت خود برخور

از پی عدل و فضل شاهانه
گو با شیر گشت همخانه

بال شاهین چو حال ریخ پشک
گنج شک خالی آمد از کنجشک

ملک در ظل چتر او ایمن
گرد خوش چار دست و پای در آهن

عدل از و با جمال با آبست
ظلم از و رفته در شکر خوابست

تخت چون بدر روی شه نهفت
بخت ربی و ربک الله گفت

چون بدید اهبت جوانمردیش
ظفر آمد پذیره مردیش

هفت و پنج و چهار زاکراش
با سه حرف فند زاول نامش

همه اطفال چرخ را مادام | چون دو حرفست از میانه نام
لاجرم زین سه دین و بخشش و جاه | چون سه حرفست بر درود عالم شاه
جود و دینار و بخل دین دارد | بر درو گیتی شرف بدین دارد
در وفا و سخا بجان و بمال | نه فزایش کند و نه زوال
تا بهشت ست خلق او انباز | زان نترسد همی ز مرگ و نیاز
کف او چون ببخشش آرد رای | تو جهان بخش و بر جهان ببخشای
گفته در بذله از پی بذلش | ضاعف الله ملکه عدلش
مشرک آن روی خوب بدچو بیا | گفت پس لا الا آله الا الله
بجهان داده رزق کافی را | صدقهٔ جان و زندگانی را
آسیا گر ز خلق او بوید | در زمان نان خاص گیرد بید
تا که بگزید مر ورا یزدان | خصم چون آسیاست سر گردان
هست خصمش ز بیم او مدهوش | آسیا وار با فغان و خروش
هست خالی ز نقص عیب و فضول | ملک محمود و خاندان رسول
این نه کعبه تبان برون انداخت | آن ز بت سومنات را پرداخت
کعبه و سومنات چون افلاک | شد ز محمود و از محمد پاک

او و دو یک میر بجیره باشد — در نیامی و دو تیغ بدباشد
هست شمشیر منفرد چو ان شیر — شیر و شمشیر صیت شاه دلیر
باد و شه ملک و دین مقیم بود — مادر ملک ازان عقیم نبود
بیشتر زین کشش عنان فساد — که چنین ست ملک را میکاد
شه چو بر تخت ملک محکم نشست — دست او پای ظلم را بشکست
ملک با پادشاه فرخ رای — میکشد امن شرف در پای
قدح مهر شاه بر کف او — لشکر فتح و نصر در صف او
زین قبل نقش میکند شب و روز — شرب مهر شاه دین افروز
شکر او عشوه امن اهل یمن — غرف او ظرف حسن حور العین
فتنه و ظلم را کند در خواب — ملک آباد را چو مست خراب
فتنه در خواب شد ز صولت او — عدل بیدار شد ز دولت او
عدل او جانفزا و عمر کاه است — فضل او همچو عمر جان خواه است
فرخا و ز نور طلعت او — فخر و عار قضا ز خلعت اوست
کلک املا برای جان فرسش — لعبت دیده بسخت سخنش
در سخن لفظ او چو سحر حلال — در جهان جود او چو عذب زلال

۱۲

پیش رایش گران ارزیست تیز — پیش حکمش تهی و دولت هیز

میوه‌ها شاخ جود او پرهوار — بهمه بار سیده طوبی وار

زاید از خلق او چو گل نسیم — وشت چون چشم نرگس از زر و سیم

هر کجا خلق شاه ما باشد — یاد مشک خطا خطا باشد

چون بقای بهشت پاینده است — همتش هم چنو فزاینده است

هر که در گاه او پناه گرفت — دست بر چرخ کرده ماه گرفت

نسبت از وی گرفت خلد و خلود — خلد گشت از وجود او موجود

جان و جن ظلمتست با حاشش — رمل و نمل اندکست با ماشش

سر باید زدشمنان در رزم — تاج بخشد بدوستان در بزم

بندیده ز دست او و کمند — نه ز راه و نه جان و شمن بند

مال در جود چون سحاب دهد — مشوره را همچو گلبن آب دهد

نیست اندر سفر ببحر و بر — چون دل و همتش امید ماپی آور

گنج را چشم زخم شد برکش — ظلم را گوشمال شد عدلش

عالم دلی عیسی از وی آموزد — عدل او چشم ظلم بر دوزد

نیست با جودش از پی مقدار — سیم بازار گرد را بازار

هست خواهند و خواه بخشش شاه | نه چو شاهان عصر خواسته خواه
شیر گرز ظلم و حرص دارد تیر | خوان مراد را تو مار و مور مخور
جور و عدل آن که ریشه خوشبوست | باز و ملک را قوی نیروست
زامن او زیر پرده تسکین | معتکم گشته فتنه عنین
الف عدل او ز راه صواب | الف داد و جهان آتش و آب
عدل او در سرای نفس و نفس | آفت جغد و کرکس آمد و بس
که چو آوای شاه پدید | جغد غزنین بروم چین رسید
مزرعه خاک شد گل از دادش | نافه مشک شد ز یادش
از پی عدل چون بخشم آید | دلش اندر میان چشم آید
که شد از عدل شاه شاه تبار | گرگ میش و سگ کفاف خوار
خلق او مایه ظریفانست | عدل او دایه ضعیفانست
رد بر فعل همچو معصومان | عدل او بر دعای مظلومان
ابر ملک که عدل بار شود | تیر ماه جهان بهار شود
کشوری را که عدل عام بدید | بعد در پیش ایچ بام ندید
شرع را دستیاری او داد | ملک را پایداری او داد

عدل این شه چو رفت در خم چنگ | تیغ را سبز جامه کرد از زنگ
از شرف یافت چون حیوان | چوب منبر ز خطبهٔ او جان
کشت دیو ستمبنه را از تاب | گوهر چتر او بجای شهاب
چون ز قیر اگ برکشاد کمند | دشمنش ماند از فزع در بند
از پی کسب بخشش و جاهش | بوسه آلود حرز شد راهش
ماکان را ز بهر جاه و فرش | بوسه جائی شدست هگذرش
شد ز بوسهٔ شهان بدر شهال | خاک درگاه او هلال هلال
ابر و دریا غلام کف و بیند | در و فاقش همیشه رست پی آ
کان و دریا برش بود درویش | بخشش او ز بهر دو باشد بیش
از پی رفعت جلال و کمال | وز پی زینت جلال و جمال
بوسه چین آفتاب در رهٔ او | خاک روب آسمان زرگهٔ او
وز پی زینت قبول و ردش | در بر حور در ند تیک و بدش
چون شود ملک پای سر گنداو | چون بیفتد زمانه بر گندا و
سعی او بازوی دلیرانست | سهم او پوز بند شیرانست
در خطا زیر بند و زود گذار | در عطا سخت مهر و سست مها

هانش سکن صبیح و دمیم
همره عزم او مسدد رای
شنوا کرده گوش جذر اصم
همه عالم وراشده بنده
گلبن عقل شاه در تدبیر
آفتاب از جمال او خجلست
خود ندیدند بر سپهر کبود
سرو ندانش چو شد خندان
ملک بر روی خطبه شهزاد
اینت دولت که دولتش دارد
حبذا آن جمال و بهر آرای
خاصه وقتی که در مصاف بود
مرکبش هیبت فلک دارد
زیر ران تیغ دست خنجر کوش
دشمن و دوست چو نحس و چو سعد

خاطرش ناف لئیم و کریم
باعث عزم او مشید جای
از صلیل و صریر تیغ و قلم
مرده گردد ز جود او زنده
چون شکوفه است در جوانی پیر
زردی رخ گوای دردو لست
سال همپوگان چنو شاهی
بنده شد دهرش از بن و دندان
ظلم را سه طلاق باین داد
که همی خدمتش بنگذارد
مرحبا آن سپهر قلعه کشای
پای او بر دماغ قاف بود
که بر اعدا ش خاک می بارد
اسپهی تیز سیر پیکان کوش
سینه و شانه اش چو برق و چو رعد

بتوان زد زپشت انچه پیر | که تنگ زور برد همه قشویر
گر چه کشتی زاسپ دارد سر | اسپ شه کشتی است هامون بر
کشتی از آب ساخته مفرش | اسپ شه کشتی است در یاکش
سوی پست از فراز همچو قدر | سوی بالا زپست همچو شرر
سُم او همچو و هم گیستی وار | کوه را باز مین کند هموار
پای او دیو را ست مرگ را ماند | که کسی زو گریخت نتواند
دست پایش چو صبح کوشتبار | بدمگاه روز وقت بهار
گوئی زن باد پای آهن سُم | از سران سران بپای ودُم
دارد از دیده مهره بازی خو | چشم بد دور ازان دو چشم نکو
گر بکبر و بفر همای بود | بارهٔ او بدست و پای بود
کم نبود از مبارزی در جوش | که سپر پشت بود و خنجر گوش
گاه تگ از جهان برآرد گرد | بر زر جعفری کند نا ورد
سرش از قبلهٔ هوا دلشاد | دُمش از قبلهٔ زمین آزاد
تخت ملکست و مسند شاهی | کوه از و پر شیرهٔ ماهی
پشت هامون کند چو روی هدف | ردی گردون کند چو پشت کشیف

تکند وقت حمله اندیشه | سایهٔ او همی برد پیشه
مانده از چابکیش دیو دوران | کار بندان آسمان حیران
سوی پستی رسنده همچو زمان | سوی بالا دونده همچو خیال
سوی آن بحر موج کشتی رو | سفر راه کهکشان بدو جو
من درو دیده ام که از پی سود | تا ابد همچنین بخواهد بود
ایچنین مرکبی چو چرخ انکاه | که بر و بست شهریار سوار

فی خصاله و فضیلته

عرش اگر بارگاه را زیبد | شاه بهرامشاه را زیبد
شه به ثبت حقیقت اعجاز | نه ز روی گزاف و راه مجاز
هست چرخ ار چه پیش دوران پست | هست قطب چه تنگ میدان است
هشت از ین روی سال ماه مقیم | نه ز رای سخیف و طبع سقیم
روز و شب با نماز و با روزه | پاسبانان بام فیروزه
تا شود همچو عدل جاه ملک | کمر کوه چون کلاه ملک
اجل از نام اوست مرگ طلب | خرد از علم اوست برگ طلب
عدد از نام اوست هر که نبشت | هشت بهرامشاه و هشت بهشت

سوی پستی رسنده از بالا بگرای بال لقط
و فیه تم خ حمد لله
کیفختین بعنی باران
اندک و اندک باران
شدن سال یعنی ویران

بهرامنامه ۱۵

بهرامنامی شه خوشنام — سرخ رویست بر فلک بهرام
از پی ملک و شرع بسته کمر — پیش علم علی و عدل عمر
از پی دوستان بگاه جدل — چون شود پشت و شمنش چو دوال
عزم او تیغ ملک را ظفرست — حزم او تیر ملک را سپرست
سست پای از نهیب او جیحون — نرم گردون ز حکم او گردون
بکند گر بخواهد از یک مشت — شکم غلطم طبل مهره پشت
برگ سازنده از دو دست چو میغ — مرگ سوزنده از زبان چو تیغ
روح تازه شود ز دیدارش — مرده زنده شود ز گفتارش
مهدی وقت و عیسی حالست — روز و شب در جدال و قتالست
رایتش را گرفت بخت بچنگ — همچو در دست شاه هفتورنگ
بهر بازوش از خط تقدیس — ظفر و فتح گشته حرز نویس
سیرت انبیاست سیرت او — حبذا سیرت و سریرت او
سیرت او روان صورت چین — سطوت او ستون خیمه دین
من چگویم که خود در احکامش — دولت از چرخ داد پیغامش
که چو تو خسروی ز بهر سریر — کم نشاند قضای حکم قدیر

۱۵ یعنی بهرامنامه رنگی بنام نقش او

۲ فردوسیست بابیات بهرامنامه

۶۵ نسخه

عرش و کرسی که هست از اندازه‌اش — روز روزی کست از آوازه‌اش
گرز او را جهان چمیده کشد — رایتش را فلک بدیده کشد
چرخ چون دید هازدی چیرش — رخت برگاو بر نهد شیرش
شه چو شد بر شکار شیران چیر — شیر گردون شود ز شیری سیر
اختر آنی که حال گرد انند — تیغ او را اجل کیا دانند
گه نخندد بدست شاه درون — گاه برد شمنان بگریه خون
از تف بیلک شه کشور — شاه مرغان بیفگند شهپر
در سر گرز او ز مین سپرد — جوشن ماهی ثری بدرد
نیزه را شاه اگر بجنباند — مرگ آسوده را برنجاند
هر که او خصم شهریار بود — مور گردد اگرچه مار بود
بر گرد گز بخواهد او بستان — آسمان را بطبق طبق آسان
تیغ همنام او چو کین توزد — کین گزاری ز تیغش آموزد
خنجر او چو قاف کاف شود — قاف ازان بوی قه قه قاف شود
تیغ او بر عدو دست ستاخیز — شیر شمشیر او بدید و گریز
زاب بر شمشیر ملک بارنده — چمن ملک را نگارنده

گر بخواهد به تیغ موسے وار ‌ ‌ ‌ خشک رودے کند ز دریا بار

برکشد دست شاه دین پرور ‌ ‌ ‌ ناخن پاے دشمن از رگ سر

برکشد عکس تیغ سینه درش ‌ ‌ ‌ دلق کیمخت کرگدن ز سرش

خنجرش هست وی ملک افروز ‌ ‌ ‌ بیلکش رای سوز و ایلک روز

سایه تیغ شاه بر چیپال ‌ ‌ ‌ هست پیوسته مهترین اهوال

آتش جان دشمن آن تیغیست ‌ ‌ ‌ راست گوئی که مرگ را میغیست

گوئی اهل وجود و اهل عدم ‌ ‌ ‌ هست در تیغ شاه هر دو بهم

عدد کشتگان تیغ ملک ‌ ‌ ‌ ذرّه تیغ با صولت ملک

ذرّه تیغ شاه با صولت ‌ ‌ ‌ عدد خلق گشت در خلقت

صفت گرزش ار کنند ادا ‌ ‌ ‌ کوه را دم فرو شود ز صدا

از سنانش آنکه جنگ ای کند ‌ ‌ ‌ همه تن پرّ و هان چو نای کند

چون بخصمش پیامے آمد ازو ‌ ‌ ‌ دم فرو رفت و بر نیامد ازو

جانش از پیش تیغ او گذرد ‌ ‌ ‌ همچو زنگے در آینه نگرد

هیأت تیر و گرز او در جنگ ‌ ‌ ‌ چون کند سوی شیبان آهنگ

دست و تیغش قضا شمار و قدر ‌ ‌ ‌ تیر و ورمش سپان شمس و قمر

گر زاوتا بدید برهامون ... مهره پاش ست گردن گردون
نکند قصد هیچ خصم زبون ... که ز مردار کس نریزد خون
خصمش از بیم او گهر پیکار ... نقش روی سپر کند ز نهار
این بود چاره اش گه زلزال ... که ز هیبت ز باش گردد لال
هر که بر باد او نتوشد مے ... خنجرش خنجری کند بر وے
خصمش ار دم زند ز پیکانش ... ره نماید ز ره گریبانش
مرکبش چون جز از پی حق نیست ... اشهب و ادهم ست ابلق نیست
دیدهٔ دل در و نکو نرسد ... سایهٔ او هم اندرو نرسد
روز جولان چو در دل آرد رای ... سر قارون کند چو دست از پای
چون تگ اشهبش بتاز آید ... عرب اندر عجم فراز آید
زانکه باد دبور یک تگ اوست ... دود آتش ز رشک یک رگ اوست
زخم گرزش نمود در یکدم ... کشته و گور کنده هر دو بهم
آنکه با تیغهای هندی زاد ... همه سر را چو طبع خویش کشاد
روم و چین را چو وقت آن آید ... چون دل و دست نیز بگشاید
کوهوری ز بس که در غم بود ... راست ماتم سرای آدم بود

خصم اگر داد پشت هیچ مگوی | کز زمین پشت به گردون روی
مهد او بر فراز پیل جموح | کوه جودی بر و سفینهٔ نوح
گر دو فرزند خصم را باشد | زادن و مردنش بهم چو شرر
تیغ او خصم را عقیم کند | بچهٔ خصم او یتیم کند
چون شه آهنگ سوی ایشان کرد | جمع صد ساله را پریشان کرد
شاه چو با عدل شهریار عدیل | خوش هوا همچو سدرهٔ جبریل
عدل چون بر جهان امیر شود | آهو از شیر شیر سیر شود
ارم از یمن او ست هفت اقلیم | حرم از امن او ست هفت حریم
خصم در پیش گر دش ایلست | همچو دنبال گردنم فلکست
خصم از آتش زبیم آهرمن | جان برشوت پذیرد اندر تن
مغز را عزم شاه خواب برد | آب را عزم شاه آب ببرد
تا بدید آتش سنان سیمون | همبران آب نیست آب اکنون
نوک رمحش بماند تا محشر | فرجه در میان خصم و سقر
تو خبرداری ار نه آگاهی | زان مصاف و صف شهنشاهی
صفت او دران صف آورد | زن با مویه کند از مرد

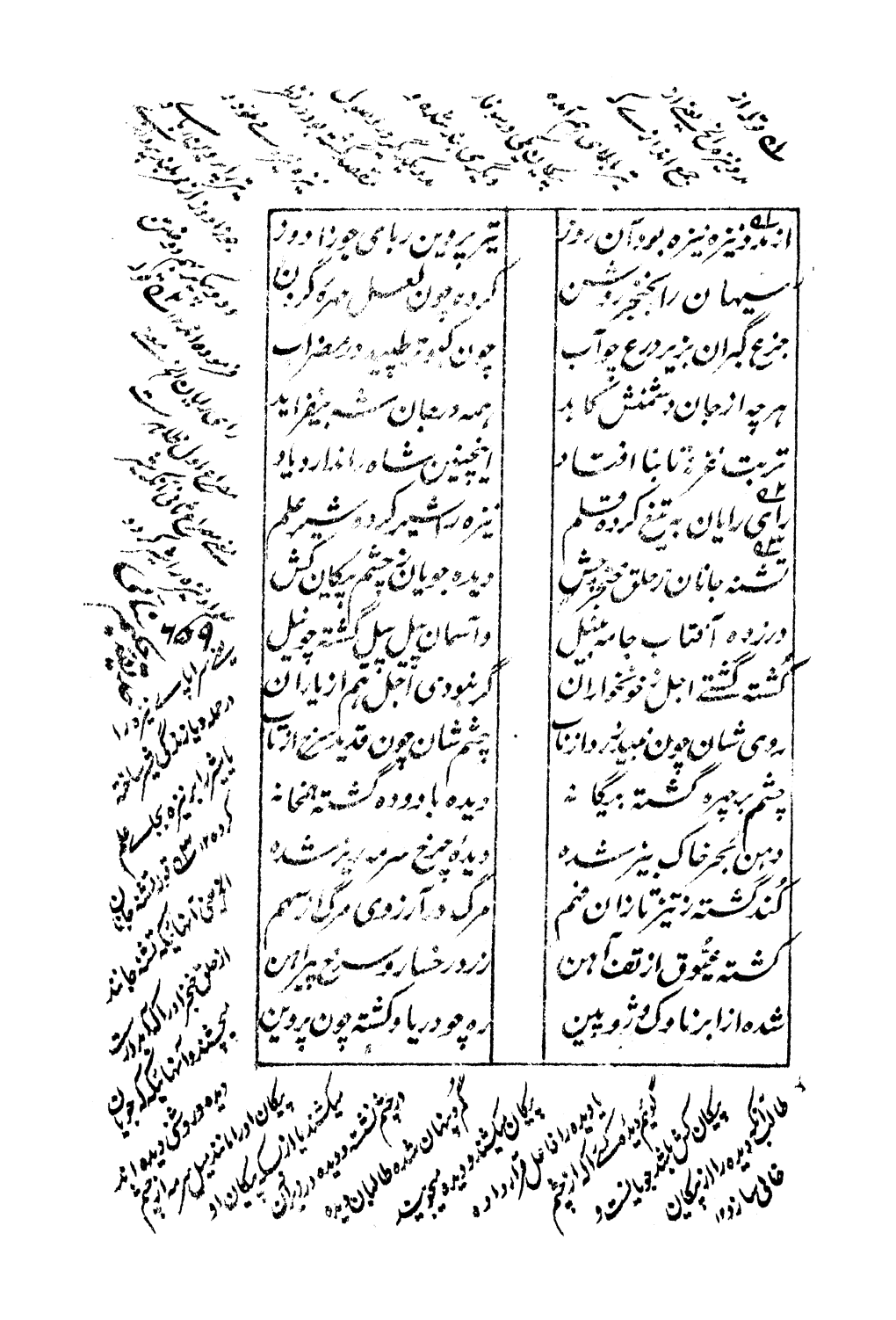

نوک ناوک چو عقل در تگ و پوی
از درون دو دیده مردم جوی

رمح در دست مردم خون کرده
از خود اهی زبان برون کرده

بند و پیوند کرده از سر خشم
گرز چون سرمه سنان چون چشم

شخص خصمش چو مرده دامن چاک
دهن او چو گور گشته ز خاک

گشته بر تارک هوا گردان
گرد خود از سیاست مردان

شبل از دیدهار بینده
چرب دستان بتیر آینده

گوش گوش دل خروش خروس
تیر در چشم مردم مردم بوس

صبح خصمان چو شام تیره چو آب
دل خصمان چو دیو و تیر شهاب

رفت چندان بزیر مرکز خون
گرد گرنیمه لعل شد گردون

گشته چون خار در مصاف بوزن
خصم در پای اسپ خرما گون

گشته عالم ز گرد چون دوده
فلک از دوده رخ بمیدوده

عکس خون بر سپهر سیمابی
راست مانند شعر عنابی

دشمنان شهنشه فیروز
روزشان چون شب است شب بی روز

جان شان از شری روان با شیر
ظفر حق سوی سپاه وا میر

روی صحرا ز نیزه خورده اجم
آب دریا ز خون چو آب بقم

بر قضا تنگ مانده راه گذر — بر عدو زده بسته دست ظفر
جان خصمان ز بیم تیر و سنان — جمله برداشته جدل ز میان
کوه و دریا و بیشه و هامون — موج میزد در آن زمان از خون
پشت چوگان گرد و سر ها گوی — سینه گلبن ز تیر و رگها جوی
رسته بر رخش لشکری بشکوه — هر یکی چون چنار بن بر کوه
خصم را رمح چون الف در بسم — چشمها کرده همچو جان در جسم
اسپ و مرد از نهیب راه گریز — خشک مانده چو صورت شبدیز
دستها از عنان بمانده جدا — پایها در رکاب و سر شیدا
همچو ماهی بخشک خشک و خموش — مرد بی دست و پای جوشن پوش
پای گردان پیاده مانده بجای — زان دو دست سوار قلعه کشای
دم شان باز پس شدی هرگاه — که ز کشته نیافت دمها راه
آن زمان لا الا آله الا الله — وهم را ره نبود در بر شاه
وهمها واله از سیاست او — فهمها کاره از ارادت او
آه بر خاسته ز دشمن شاه — هر کجا این دو آمد آه
گرد در رشته رمح مردافگن — مهره در گردن سنسی کردن

۲۶۱

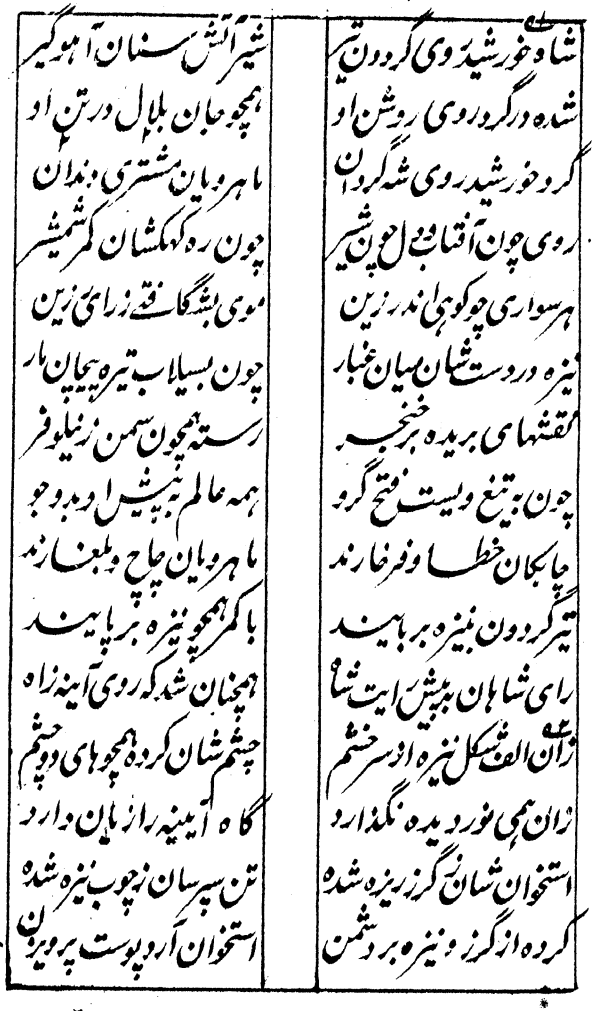

مرغ دل شان خانه خشم گرفت | گشت جان شان ز دانه خشم گرفت
گرچه مرغان تیز پر بودند | ور چه ماران مور بر بودند
در زمان شان شاه دولت یار | بازن تیزه بود و سلّه مار
کرد خشم بی آب او در خواب | سرش از تن جدا چو کوزه آب
آنچنان گشت شاه عاشق رزم | که بود باده خوار عاشق بزم
رزم و بزمش بچشم هر دو یکیست | تیز گردنده راست چون فلکیست
آنچنان بر مصاف چیر شدست | راست گوئی که شیر شیر شدست
با عنیان را همه بنوک سنان | کرد در یک زمان چو تن بیجان
گشت خالی چو او پسیچد چنگ | خصم او هیچو صورت شترنگ
عقل و دانش مدار برای صرفهٔ علم | که ز صرّاف کین نیاید حلم
چه بزرگ و چه خرد باغی عور | چه فراز و چه باز دیدهٔ کور
همه جهّال دهر دانند این | جملهٔ غافلان شناسند این
که نزیبد برای ملک و خطاب | فرس بر تخت و خوک در محراب
اندران جنگ دشمن و خصمانش | صورت شیر بود و شادروانش
تشنه مانده زبان دشمن او | جان او خشم کرده باتن او

که شناسا خرد بدیده عقل — بشناسد بدیده را از نقل

زین سپس عکس خون ز کرهٔ خاک — آسمان را کند بسرخی لاک

پیش آشیب گرز شاهنشاه — خاصه با گرز چون شود همراه

چیره دستی و پایداری او — کامرانی و کامگاری او

بزبان سنان و تیغ چو باد — خصم را در دهان خاک نهاد

مهر او جان خان و مان نهاد شد — کین او دود و دود نهاد شد

دشمنش را بهر کجا که درست — دیو بان مرگ و قهرمان تگرگ

دهر زین پرده گر در آویزد — همچو پرده اش فلک بر آویزد

مرد بد را بد زمانه جزاست — گلخن و پای خر سزای بسر است

سعی بد گرچه نزد حق نکوست — دافع و شمنست و نافع دوست

گرچه بد شد مزاج بد دل ازو — عز حق است و ذل باطل ازو

بر تنی جان هنر و منصور — شد ما بر زبان نیشاپور

از پی راه و عشرت و نیرو — ماه اوز هره او و بهرام او

پیش بهرام شاه بن مسعود — ظفر و فتح در رکوع و سجود

بر کلاه و قبا کش و اسپ و ستام — فلک و اختران سلام سلام

بر خورای برشد و سپهر ملبند — تو به پیران سر از چنین فرزند
ای فلک آفتاب از یارش — خلقی یافتی نکو دارش
چرخ را گرچه پس خلف بودند — تو دُری و ان گر صدف بودند
لطف او شد شیمن صبا — قهر او شد لویشهٔ دریا
زانکه مانند مرد دریا بند — هیچ زن بر نخاست از فرزند
پادشاهی بنج کرد بدست — آنگه پای او بگنج بپست
پادشاهی نیاید اندر چنگ — جز بجنگ و بباش گونه جنگ
کشت شد خشک اگر نگرید میغ — ملک پژمرد اگر نخندد تیغ
تیغ باید که خون پذیر شود — ملک بی تیغ کی چو تیر شود
شاه و ملک خویش از پی جود — چون شد او پیش عقلها مسجود
دشمنان را به تیغ و رمح آرات — زانکه دفع از چپت و نفع از راست
شه که خواهد که جاه دارد و ملک — بسیاست نگاه دارد ملک
زانکه نبود قلزم و خضر — جز به تلخی نگاهبان گهر
بی صلیل و صهیل گیر اگیر — چون طنین کی شود صریر سریر
زانکه در راه ملک هر شاهی — بر سر تخت قدر هر ماهی

ویدولت آرای بازو چیرست | ملک پالای دست و شمشیرست
هر کمر گه که بی شکوه بود | کمر نال وز خشم کوه بود
آب بحر ارنه تلخ و تیز ستی | چون دگر آبها گریز ستی
زیر را نهاب راق دریا ساز | ابر بر برق پای رعد آواز
گرد سم تیز گوش سهن بران | خوش کفل سرمه چشم و خرد سران
شاه بی تیغ باغ بی میغست | پاسبان دین و ملک را تیغست
وانکه بی تیغ دین نیافت قرار | ذوالفقارے بجید بر کرار
جبرئیل آورید و گفت بران | خون این مشرکان بگرد جهان
برسول آنکه نا ورد ایمان | خوش از ذوالفقار زود بران
نیست بی تیغ ملک را رونق | ملت حق ز تیغ شد مطلق
تیغ مر ملک را نکو یاریست | ملک بی تیغ همچو بیماریست
کوه کوهست بر زمینها شاه | تیغ دارد چرا ندارد کاه
شاه کوهیست بر زمین بشکوه | تیغ دارد چرا ندارد کوه
آفتابے که شاه گردونست | هیچ بی تیغ نیست شه چونست
شاه را گر نه تیغ تیز بدے | خلق را نقد رستخیز بدے

ع قوله
آب بحر ارنه تلخ و تیز ستی
اشاره است بحدیث که آب دریا از شمشیر حضرت موسی تلخ و شور شده
نقطه دارد و زنده و پاینده بران
گرد سم تیز گوش سهن بران
بر سول آنکه نا ورد ایمان
۶۶۷
ع قوله تیغ بی تیغ ملک را رونق
ملک را رونق از تیغ مطلق
ایزد بها کرده شاه
روان کرده شاه
منتخب اللغات

در خور ملک جز بزرگی نیست — مردی دیگران ز مردنی نیست
شه که بر تخت ملک بنشیند — پیش تختش جهان کمر بندد
ریخت از بهر راه جویان را — آبروی گزاف گویان را
زین شه نیکخوی پاک نژاد — هر که او بد نمود نیک افتاد
ملک پرورده زیر دامن کرد — جان نگهدار شهر تن با من کرد
هر که از دل نخواست تعظیمش — بوم بودست باش از بیمش
چون کمربست شاه بهر جدال — خانهٔ دشمنان شود اطلال
گرچه بهر صلاح تا اکنون — خنجرش لعل پوش بود از خون
شد کنون در بهشت محشر او — سبز جامه چو حور خنجر او
ای ز محمود یان ششم زعدد — چون ششم دور از انبیا احمد
نام شش هست لیک سوی خرد — در جمل نقش شش بود شصد
یک دو سه چار پنج گفت — چونکه شش در شمار یکی درست
ای ابروی آفت نگارستان — وی بخوبی بهار خارستان
تازه روی از تو شاخ و بیخ جهان — سخت پای از تو چار میخ جهان
دولت از تو بهشت کوی شده — روزگار از تو تازه روی شده

گشت تا صدر ملک بگرفتی
عزو و داش قوام پذرفتی

پایه بوس تو هامون هامون
طوع قدار تو گردون گردون

زین سبب از برای عزو جلال
نه ز طبع ملول و روی ملال

از پی خدمت تو اندر حال
کرده از بیم صد هزاران دال

تاجداران رکاب بوس شده
از تو جمله عمل پیوس شده

ملک هند نائب تو بهند
مهتر سند نایفته ز تو سند

شد ز تاثیر رای شاه جهان
وز پی روی بی پناه جهان

مجلس بزمش از بهشت اثر
روزن رزمش نمونه ز سقر

خاک بوسان درگهت به نیاز
کرده خاک درت چو سینه باز

کرده از مجلس تو روح ازدور
ابر وار آستین و دامن پر

چون تو برداشتی نقاب جلال
زان اساریر بهر سر یکسال

از لقای تو خیره شد خورشید
وز سخای تو طفل مرد امید

شهریاران نه تو رسیده بکام
کرده سعی تو با هزار اکرام

زان همه خلق در سجود تواند
گه گه ابر ار شکر جود تواند

مر ترا از وجود و علم و کرم
بدرم بنده گشته قلب دهم

۶۶۹
منتخب اللغات ۵۲ قرد
شاهدان اع نویس
بابر فارسی
معنوم دومعنی دارد اول
طبع دوم انتظار بکشد

مرد مقلوب داده به نبرد | زان دهد جان خویش پیش تو مرد
شد مر خاک در تو در عالم | آز بسیار خوار سیر شکم
رست گفت اندرین حدیث آمد | کآز را خاک سیر داند کرد
گرچه در پادشاه باشد صدل | نان بی نانخورش نباشد بدل
آن بزرگان که دام جان تو زد | رسم جانبازی از تو آموزند
طمع از بوی دستت از سر جود | پای کوبان در آید از در جود
هر که او جست خصمی تو درست | کور و کاشن یتیم کرده تست
چون نشستی ببارگاه جلال | چون نخوردی بخلق ماه کمال
از تن دشمنان بکندی سر | بر سر دوستان فشاندی زر
تا در و در گهت پدید آمد | قفل مهد را کلید آمد
نام تو هر که بر زبان راند | نامهٔ بخت او فلک خواند
جاه تو آدر المطیع کریم | خورد جود تو چون عصای کلیم
روزی نیکمرد هیچ بهشت | گدائی اینجا خدای بر تو نبشت
هم ملک بنده هم ملک مایی | هم فلک قدر ده هم جهانشایی
عاقلان زانه مست تو اند | قلعهای بلند پست تو اند

صاحب ذوالفقار و خرش قوی | پادشاه خزانه بخش توئی
بخت کوهست مایه شادی | دار و از بند گیت آزادی
آسمان از سنان جانسوزت | وز پی ناوک جگر دوزت
از نهیب تو با خطر تا رد | زان زره گه گهی سپر سازد
از تف تیغ خشم اگر خواهی | کهنی از بحر تا بنه ماهی
زهره سا تیغ تو شهاب کند | زهره را آتش تو آب کند
دشمنان از خلاف جان افشان | خونبها بدهی و ببخشی جان
بر زمانه توئی شه مطلق | مملکت را تو شهریار بحق
از تو کمتر عطا که سائل برد | بیشتر زان که گنج باد آورد
بیدلان را دل کریم تو بس | نیک و بد را امیدوبیم تو بس
چون دهی گنج صدل بگشادی | هر کسی را ز داده دل شادی
گاه میدان و وقت ایوانست | شب اکرام و روز جولانست
دل هنر را زبان نمائی تو کرد | واه و دولت یافت جان فدائی تو کرد
سعدت صور و عین فتح و جنگ | هر دو همره چو چنگ با آونگ
هر که از سهم تو دران نسپرد | تا ابد نفس او نخواهد مرد

روز بیجا چو عاطفت ورزی — تیزه لشت سوزن درزی
تا خلق را درست گردانم — سمت اعزم چپت گردانم
گشت حیران عقول اهل هنر — ماند واله روان اهل بصر
ای ز بن روی پشت خلق تویی — خشم تو چون یزید و دل علویت
تا چه کردست مغزنی از کرده — کز چو تو شاه گشت برخوردار
گر بخواهی تهی کنی بجهام — نه فلک را ز بهر چه راندام
گرچه چون آسمان بسی چند خصم — چون قضا دست تو نه پیچد خصم
با خلال تو تن کفن گردد — ور ثنای تو جان سخن گردد
همچنان آید از تو در دل نور — که خوشی جان ز خوشه انگور
ملک و ملت ز تو رونق از توشه است — دین ز دولت برونق از توشه است
یافت از سعی تو سر افرازی — دین و شرع محمد تازی
ملت از تو چنانک عز ز سپهر — دولت از تو چنانکه ماه از مهر
گر بشمع تو نیستش امید — از لگن بر نیامدی خورشید
مهر نقش تو هم چو مهر هم ست — کاهی دین و دولتش بهم ست
خاتم از جود تو سخا آموخت — دولت از ملک تو ثبات اندوخت

چه حدیث ست کین مبارک پی — طی کند نام جود حاتم طی
شهر و لطفت بگاه رحمت و رنج — غم فزاینده است و شادی سنج
خاک حلم تو آتش نابست — امر تو باد و پای چون آبست
باد عزم تو جان تمکین ست — آب تیغ تو تازگی دین ست
زو ورق رزق را که اسباب ست — جان آن باد و پای از آن آب ست
جود تو بهر جان آدم را — پاسبانست عرض عالم را
دل چو بر درگهت قرار کند — اندوه از فقر او فرار کند
از پی قدر نامت ای خوش نام — عمر چیونخ نام شد بهرام
زانکه بهرام را اگر سفریست — وقت رجعت صلابت عمریست
شیر اگر با شب تو فر کند — کام چون شیر عود و سوز کند
ای هنرمند شاه دین گستر — وحی حقیقت نیوش حق پرور
طلع آنده را که چاکرت گردد — هر زمان آسمان سرت گردد
باد از ان جاه خویش نفزاید — حشمتت را مگر بکار آید
باد کین تو خاک محنت بیخت — زخم تیغ تو آب آتش ریخت
تا ی فرو آمده چو قطره ز میغ — ملک بگرفته شمس وار به تیغ

بر جهانی شده یکدم شه — خفته شه علیک عین الله
شمس چون باره بر فلک راند — تا نزد تیغ ملک نستاند
تو چو شمس و قمر گرفتی ملک — زان به تیغ و سفر گرفتی ملک
این چو تا زنده آن ربانیک است — لاجرم ملک هر دو پاینده است
شمس از اول که ملک جو می‌شود — در و دیوار زر و روی شود
چون بدیدند خلق روشن را — همه جویا شدند کوشش را
از شهان حجاز و شام و عراق — بلکه از خلق جمله آفاق
من ترا دیده ام درین اعالم — ملک میراث و ملک تیغ بهم
ملک میراث گر و اگر دانست — ملک شمشیر ملک مردانست
خصم تو جنگ جست و بخت ظفر — او و گر خواسته خدای مگر
راست گفتست شاعر استاد — محض توحید دود از شرع بداد
گر فزاید کسی و گر کاهد — عاقبت آن بود که او خواهد
دشمنت چون سر فضول آمد — دست او پای بند غول آمد
تا بر و آتش تو آب براند — آتش دل بر آب خویش نماند
هر که چون شه تافت گردن خویش — مهره گردنش فگندی پیش

تیر برشد به تیر تو زهوا
گوه گر شد بگرز تو زصدا

خصم در دست قهر تو افتاده
پایها در رکیب چون باده

گرچه رمح تو جان بیابنده است
جان او جانب راستا بنده است

شیر اگر زور را زآگهی کردے
پیش زور تو روبهی کردے

دشمن تو چه بابت تیغ است
زود ریغ است تیغ اگر میغ است

جانش را خود سنان چرا باید
خود چه بوی تو یافت پیش آید

تیر کز شست خصم گشت جدا
باز گردد بسوی او چو صدا

چون صدا باز گشت بر جایش
چو قضا تیر رفت فرا دانش

نیک بشناخت از دل روشن
قدر تیر تو دیده دشمن

لاجرم تا بدستش آورد دست
فلک از سهم ایمنش کرد پست

کرده خصمت بنقش پرّ و باب
خانه چون عنکبوت بیت الطاب

خصم تو آنکه از تو بگریزد
خاک او بارش آتش انگیزد

نه بحبت از تو سوی برکی شد
که زبرگے بسوی مرگے شد

اهبت شاه رحمت دل راست
گریهٔ ابر خنده گل راست

چون بفیشر خصم اما پلان
رفت چون چغ ردوغ کون مالان

گشت از قهر پادشاهی تو
وز پی عدل و نیکخواهی تو

هر دو همره ز بارگه چیرت
ملک الموت و زخم شمشیرت

هر که او خصم دولت و دین بود
قهر کردی و خود سزاش این بود

قهر اعدای دین تو دانی کرد
که زبان و تنش برآری کرد

هر کجا سهم تیغ تو برسید
کس از ان بوم و بر فلاح ندید

تیغ تو زهر جان گزائی آمد
امن تو سایه همائی آمد

تو بتدبیر جان گمراهان
گور کن مزد گورشان خواهان

مرگ بنوشته بر دل دشمن
که کفن بیشتر خز از جوشن

گور کن گفت با دل خصمان
که کفن بیشتر خز از خفتان

هست عدل تو دوزخ ابلیس
سر تیغ تو سنگ تفتا طیس

سر تیر تو جان بدخواهان
میکشد از تن شهنشاهان

بر سر تیر جان بر افشانند
ور چه سنگین دل آهنین جانند

گر شوی سوی کوهپایه روم
گر بماند ز بیم سایه روم

ور کمر بند کوه در گیرے
کوه را همچو کاه بر گیرے

آمده خصم با تو در میدان
زخم مو تو الغیظ کم برجان

چون ز جان گردد قرین تو دید — دل او مرد و جان از او برمید
دید خود را در آینهٔ دل خویش — دست و شانه جدا از مفصل خویش
لاله صورت شده خشن کمان — سرو بالا شده سرش سنان
کرده از سم ستور غم اختران — باد پای تو خاک بر سر شان
آب و آتش سخوانده او را آب — خوانده این صرصر آتش در شتاب
جز ز عدل تو نیست اندر کار — دور باش تو و مترس حصار
گوئی آموخت عقل و الامی — از تو آئین ملک آرائی
فتنه را داد امر امن تو خواب — آب را برد آب تیغ تو آب
پیش عدلت بهار عالم سوز — نزد عقلت سپهر پیر آموز
عدل عمر چو ظلم با عدلت — جود حاتم چو بخل با بذلت
بنه ای عدل تو بقای جهان — در کنار جهان سزای جهان
عدل تا نید جاه شاه بود — غبغب اندر گلو چه جاه بود
چون در عدل باز شد بر تو — در دوزخ فراز شد بر تو
عدل مرمرگ را برید دو آب — جور مر فتنه را ببندد خواب
هست شادی دل ستمگاران — خوش و اندک چو خواب بیماران

عقل را لشکریست روح افزای — عدل شاطبه راست ملک آرای
شرع را عقل قهرمان باشد — ملک را عدل پاسبان باشد
شاه باید غلام تن نبود — تا خطیبش دروغ زن نبود
پشه از پیل کم زید بسیار — زانکه کوته بقا بود خونخوار

فی تنبیه الملک و کلمة الحق بغیر مداهنة

ای ز انصاف و عقل والاتر — از علی رای تست بالاتر
سخنی گویمت بحق بشنو — خیره بر راه تنگ و تیره مرو
هر کس از روی عرف خود آیند — مر ترا سال و ماه بستایند
زان سخنهای خوب غره مشو — همچو تر دامنان بعدل منشو
عدل را چند شرط لابد هست — چون نباشد بشرط عهد شکست
هر کس از بهر انتفاع ترا — می ستایند گونه گونه جدا
الامان الامان مشو غره — که نیرزند دسته تره
من مداهن نیم چو دیگر کس — پیش آرم ز نثرهات هوس
گر شبی در همه جهان رنجور — هست یک تن تو نیستی معذور
گر سگی ظالمی بدی شوی — بر ساند بدی بمظلومی

تو شوی روز حشر ازان ما خوف | وانزمان حسرت ندارد سود
عدل خود رفت و جز فساد نماند | در همه عالم اقتصاد نماند
هیچکس را تو استوار مدار | کار خود کن کسی بیار مدار

خواب عبد الله بن عمر الخطاب رضی الله عنهما

دید یک شب بخواب عبد الله | پدر خویش را عمر ناگاه
گفت ای امیر عادل خوشخوی | حال خود با من این زمان برگوی
با تو ایزد چه کرد بر گو حال | بعد ازین مدت دوازده سال
گفت ازان روز باز تا امروز | در حسابم کنون شدم پیروز
کار من صعب بود با غم و درد | عاقبت عفو کرد و رحمت کرد
گو سپندی ضعیف در بعد از | رفت بر پل و ناگهان افتاد
گشت رنجور پای او بشکست | صاحب وی بدامنم زد دست
گفت کانصاف من نداده تمام | که تو بودی امیر بر اسلام
تا بامروز من دوازده سال | بوده ام مانده در جواب سوال
ای ستوده شه نکو کردار | باز پرسند از تو این مقدار
چون چنین بد خطاب با عمرے | چه رود روز حشر با دگرے

هان و هان تا ز خود مگردی مست | ورنه گردی بروز محشر پست
آنت خواهم که هر کجا پویند | همه نیکان ترا نکو گویند
بهر عرض ستم گرایان را | الکنی کن عمر ستایان را
آنچنان عدل کن که ازره داد | کس ز عدل عمر نیارد یاد
خوش بود خاصه از جهانگیران | رحمت طفل و حرمت پیران
دولتت باد دوام مقرون باد | سایل ورگه تو قارون باد

حکایت زن دادخواه با سلطان محمود

آن شنیدی که بود چون در غزو | آنچه با سیر ماضی آن زن کرد
شاه شاهان یمین دین محمود | که از و گشت زنده رادی و جود
کان زن او را جواب داد درشت | که بدندان گرفت ازان انگشت
علتی در نسا و در بارد | قصد املاک و مال آن زن کرد
خانه زن بظلم جمله ببرد | چون برو جامه عرابی کرد
زن گرفت از تعب ره غزنین | بشنو این قصه عجائب بین
کرد و انهی بقصه سلطان را | بشفیع آورید یزدان را
که زمن عامل نسا املاک | بستد و من شدم ز رنج هلاک

شاه چون حال پیرزن بشنید — پیرزن را ضعیف و عاجز دید
گفت بدهید نامه گر هست — تا ز املاک زن بدارد دست
نامه بستند زن و سبک آورد — شاه با نه بعامل بار آورد
که بزن جمله ملک بازدهد — زن بیچاره را جواز دهد
با خود اندیشه کرد عامل شوم — که کنم حکم زن چو حکم سندوم
زن دگر باره بر ره غرنین — نزد من بدارمش تمکین
نه بزن باز داد یک جو خاک — نه ز شاه و ز آلهش اندوه و باک
زن دگر باره رای غرنین کرد — بنگر تا چه صعب لعب آورد
قصه بر شاه داشت بار دگر — خواست از شاه خوبرای نظر
بتظلم ز عامل بار آورد — بخروشید و نوحه پیش آورد
گفت سلطان که نامه بدهید — رسم و آئین بد دگر منهید
گفت زن نامه برده ام یکبار — لیک بر نامه مے نزاند کار
بود سلطان در آن زمان مشغول — سخن پیرزن نکرد قبول
گفت سلطان که برمن آن باشد — که دهم نامه تا روان باشد
گر بدان نامه هیچ کار نکرد — آن عمیدے که هست دریابورد

ملا قوله
گرفت بدهید نامه گر هست
روزنامچه کن پیرزنان نامه گران
بشنود و بخواند و بشنود
جمله ملک از و بگیرد و زن
دگر باره بر ره غرنین
زن دگر باره رای غرنین کرد
دگر نشان از خاص فتح
عامل شوم از سندوم بگیرد
وتمام قریه قوم او را قاتل

نا بخروش و خاک بسر کن
پیش آور حدیث بی سر و بن

زن سبک گفت ساکن ای سلطان
چون نبودم مرترا فرمان

خاک بر سر مرا باید کرد
نبود خاک مرمرا در خورد

خاک بر سر شهی کند کورا
نبود بر زمانه حکم روا

بشنید این سخن ز زن سلطان
شد پشیمان ز گفت خود بزمان

گفت کای پیر زن خطا گفتم
کز حدیث تو من بر آشفتم

خاک بر سر مرا همی باید
نه ترا کاینچنین همی شاید

که مرا مملکت بود چندان
که دران ملک باشدم فرمان

با یاز آنزمان چنین فرمود
که سخن بیش ازین ندارد سود

زین غلامان سبک یکی بگزین
که رود هر زمان سواره بزین

که بود هر مرا سواره بسیست
که روزی نشاچو باد بزین

کار بر مرد بگیرد و سخت
هنگرد کان عبید ابله کیست

نامه در گردن وی آویزد
پس مرا او را فرو کند بدرخت

پس منادی کند بشهر درون
تا نزید هر کسی بپرهیزد

سر بپیچید و ضال و عاصی گشت
کانکه از حکم شاه رفت برون

گر دغا و رائی و معاصی گشت

مرو با این سه ابو دنا چار | تا ندارد حدیث سلطان خوار
رفت میری بدین مهم و محال | گشت مرو فساد جو هنگال
عامل ابله از چنان کردار | جان بیهوده کرد در سر کار
بعد ازان حکم شاه نافذ گشت | شیر با گور آب خورد بدشت
شاه را حکم چون روان باشد | عالم از عدل او جوان باشد
پس اگر حکم او نباشد جزم | نکند هیچکس بکس عزم
امر سلطان چو حکم یزدان است | سایه ایزد از پی آنست
لفظ سید که گفت از پی شاه | هست سلطان همیشه ظل الله

فی عفو الملک و عدله

احنف قیس را غیاث دبیر | گفت روزی ز بهر جمعی اسیر
کای امیر این جماعت ضعفا | از تو پرسم که هستی از ظرفا
گر بحق بسته اند حلمت کو | ور خود از باطلند حلمت کو
عفو کان هست بهر و بیداری | از برای چه روز میداری
تو ظفر خواستی خدایت داد | او ز تو عفو خواست تا ری یاد
هست نزد خدا و خلق ای شاه | شکر قدرت قبول عفو گناه

کرد احنف چو بندگان از داد ۰ اندران حال جمله را آزاد

علم او نوش حلم شان بکشید حلم او بار جرم شان بکشید

می ندانم ز جملهٔ اشرار پر گناهی چو بیگناه آزار

بد رو نیکی که در ستور و دد است از دل شاه نیک و شاه بدست

جز سیه روی وقت بیدادی نکند هیچ زنگیان شادی

شغل دولت که از ستم سازی چه بود جز که گرگ و خز سازی

چون ز داد و وزرای خویشی شاد چون کنی بر فرود خود بیداد

هر که اندر جهان ستم جوید دد و دیو و ددم آدمی روید

خلق سایهٔ اند شاه بد پایه پایه کژ کژ افتد سایه

سایهٔ ایزد است شاه کریم راست باش و مدار از کس بیم

روزگار اردر و دو گردد و زد از دل شاه عادل آموزد

گرد و از داد شاه کسری وش شیر بستان چو شیر پستان خوش

شود ار جور شه کند دیدار مرد باداری از ترهٔ بیزار

هر که او بیگناه ترساند وانکه در جای ترس درماند

ظالم ار جان و مال خلق ببرد نه هم آخرش سر ببابد مرد

گرچه امروز ایلهی ستهد | گور و محشر جواب او بدهد
نیست بر ظالم از زن و تن و مال | جز کفن خویشتن هیچ چیز حلال
شاه غمخوار نایب حق دوست | شاه خونخوار شاه نیست و دوست
مرد غمخوار مرد دین باشد | هر که او غم خورد چنین باشد
رنجه دارنده کم زید چو بکس | هست کم رنج از آن که بیند کس
عیش هر که اش هیچ جان چو رنجه نداشت | عدل او جان او بر بگذاشت
هر کرا رنجه داشتن دین ست | تن او نیست تن که تنین ست
عمر رنجور دیر تر ماند | رنجه دارنده زود تر راند
خشم را بر خرد سوار مدار | خرد خویش را تو خوار مدار
بی خرد آب کرد پاسخ نان | با خرد کی خرد چنین پنخان
هر کرا خشمش از خرد بیش ست | خلق از او و او ز خلق دلریش ست
خشم چون تیغ و حلم چون زره است | تو بهی آن گزین که به است
ای شهنشه درین سرای غرور | بجز این شربت شراب طهور
خون ناحق نگر نریزی هیچ | ورنه مار جحیم را نپیچ
خون ناحق ز خونها بتر ست | خون ناحق ترا همه ضرر ست

چون به از تو نیا فرید خدائے | تو به از جمله بندگیش نمائے

حکایت فی عدل السلطان

گفت روزی حکائتی پیرے | که مرا بُد نشانه تیرے
کاندران روزگار شاهے بود | عالم عدل را پناهے بود
داد و انصاف عدل گستر دے | هر کسے بَرّ و بَر او خوردے
گفت روزی بر هنری در حیات | دید و در بند کرد و کاری ساخت
سنگے چند سخت بسته به بند | وز دگر یان بندیان ان خند
زو فرو نزد یک راهزن رفتش | در تحقیق راهزن سفتش
گفتش این خنده و گرستن چیست | وانچنین مال بند بسته کیست
گفت مارا ستاین گرستن زار | که چنین نعمت از چنین دیار
گرد کرد و ند از حرام و حلال | جمع کرد ند زر و کالا و مال
رخت بر باد گشته و در بند ند | بر خود و عادلان همی خند ند
ظلم شه عدل و روز شه شب ما | زان همی نشنو ند یا رب
عادلانیم لیک با فن خویش | رخت بر داشتیم از تن خویش
هر که او عدل خویش بگذارد | ظالمے را خدا ہی بگمارد

ل قرارداد والانصاف الخ بالفتح اول و سکون ثانی

بادرون و

تا برآرد زمال و جانش دمار | ظلم اورا بظلم سازد کار

در خون ناحق ریختن حکایت مامون

چون تبه شد خلافت مامون | ریخت مر خلق را بناحق خون
گرد برآل برمک آن بیداد | که کسی زان صفت ندارد یاد
یحیی بیگناه را چون کشت | گشت بروی زمانه تند و درشت
مادرے داشت یحیی مظلوم | پیر و عاجز ز کام دل محروم
جفت اندوه گشته از بد زهر | عیش شیرین بدو شد چون زهر
باز گفتند حال مامون را | عرضه کردند حال محزون را
که دعای بدت همیگوید | ملکتت را زوال می جوید
دل ز خویش کن و ز قصد بکاه | باز خواه از عجوزه عذر گناه
رفت مامون شبی ز خلق نهان | برگشاده ببعد رجر زبان
در و گوهر بسے بدو بخشید | راه و سامان کار خود آن دید
گفت کای مادر آن قضائی بود | چون قضا رفت زاری تو چه سود
بعد ازین کارهای باهش کن | وز دعای بدم فراموش کن
گرچه یحیی نماند و یافت گزند | من ترا ام سخا می او فرزند

از مجلس حضرت شیخ سعدی

من بجای ویم تو دل خوش دار — حقد و کین و دعای بد بگذار
مادر پیر داد کار بداد — در زمان پیش وی زبان بگشاد
گفت کای میر بازده خبرم — من بشخصی چگونه غم نخورم
که ورا چون تو ئی عوض باشد — راست چون جوهر و عرض باشد
بازرگی که آمدت حاصل — هم نباشی بجای وی در دل
چون وی را بکوی بتوان کرد — کی بود مادر شش اندوه فرد
چون تو ئی باهزار حشمت و جاه — نیست ما را بجای آن لخواه
اینچنین لفظ چون در شهوار — یادگار ست از آن بن بیدار
گشت ازان یک سخن خجل مامون — بعد ازان خود نرخیت هرگز خون

همدر تمنی

همچنین شاه ماضی باجود — ناصر الدین سر کرم مسعود
گشت بر بوالحسین بسیندی — متغیر ز چونی و چندی
رفع کردند مرورا در کار — از شیانی و رم هزار هزار
عاقبت کشته شد بناحق و جور — هیچ نابوده کار او را غور
مادرش داشت پیر بس عاجز — که نبودی دعاش را حاجز

شاه را گفت مفسدی حوال — که کند مر غوا بجان تو زال
دل ازین زن ببند رها خوش کن — کینه را در دلت میفگن بن
شاه یک شب سحر گهی برخاست — بمر زن رفت و عذر کرد و بخواست
گفت بد کردم و پشیمانم — زین سبب بد مخواه بر جانم
رفتنی بود و آن قضا بشتافت — تیر بگذشته چون توان دریافت
تیر بر من دعای بد تو مکن — بود وقتی بود در تو سخن
پیر زن گفت کای جهانداشاه — از منی زین سبب تو عذر مخواه
چون کنم من دعای بد حاشا — یا زنم مر غوا ے بد حاشا
میر ماضی بدو همه دنیا — داد و تو نیز داد بیش عقبے
دنیی و عقبے از شما داریم — حق این کی بخیره بگذاریم
یافتست از تو و پدر پسرم — عقبے و دنیی این غم از چه خورم
تبلا فی مال دنی و دین — کی کنم خیره ای ملک نفرین
او جهان داد و تو شهادت داد — نیست جای ملامت و غم و ذجر
نیست اندیشه زمن بجلی — از تو ام نیست زین سبب خجلی
عاش الله که من بدت گویم — یا زوال کمال تو جویم

شاه آزاد این سخن بشنید | پیر زن را بامدادی بگزید
زان خجالت بدل پشیمان شد | چشمش از حال فته گریان شد

حکایت در حلم نوشیروان

حاجبی برد جام نوشروان | دید از و شاه و کرد از و پنهان
دل خازن ز بیم شه برخاست | جام بستن گرفت از چپ و راست
خازن از بیم جان خود بشتاب | هر کسی را همی نمود عذاب
جان خازن بیافت از پی جام | گشت از بیم شاه خون آشام
با امید و براحت و عشم و درد | هر کسی را مطالبت میکرد
شاه گفتش مرنج و غصه مسنج | بیگنه را مدار در غم و رنج
دل خود را بجای خود باز آر | بیگنه را برین گنه مازار
چیست بهتر ز خیره جوشیدن | پرده بر گناه پوشیدن
هر که دانست جام ندهد باز | وانکه برداشت فاش نکند راز
شاه روزی میان رهگذری | دزد خود را بدید با کمری
کرد اشارت بخنده بی باری | کین از ان جامهست گفت آری
آنت بخشودن اینت بخشیدن | آنت پاشیدن اینت پوشیدن

گبر بیچاره از دوزخ برگرفت آنرا — نیم ازین بس بود مسلمان را
چکنی پس چو دسترس داری — تو و آزردن و ستمگاری
هیچ کوته مدار ازین و ازان — نه زبان و نه دست و قت امان
بزبان میخراشش جانها را — به تبر می تراشش نانها را
آخر الامر زین تراش و خراش — بانگ مرگت شود بعالم فاش
ظالمی کو بجور شد معروف — جور او شانه گشت و جان تو صوف
گر دو او بهزمان و آب مگرد — خونش خور گر حلال خواهی خورد
خون صورت همی نگویم من — تو بهانه مرس و کفر مزن
خون او خور تو از دعای سحر — که دعای سحر به از خنجر
شاه چون عالمست باید بود — با سپاه و رعیت از پی سود
روز روشن بجود کوشیدن — شب تاری برازپوشیدن
عدل کن زانکه در ولایت دل — در پیمبری زند عادل
در شبانی چو داود گرد و کلیم — داو پیغمبریش فرد کریم
تا شبانی نکرد بر حیوان — کی شبان گشت بر سر انسان
عدل در دست آنکه داو گرست — ناوک مرگ را نکو سپرست

691

تو بری شو ز جور و بد عهدی | کافرم گر نخوانمت مهدی
فر انصاف و زیب شیدیست | بیخ بیداد و شاخ بیدیست
ساختن راست شید بر گردون | سوختن راست بید بر هامون
باستم شور ملکت شوریست | بی الف نقش داوری دوریست
پادشاه مسلط مغرور | از خدای و خلق باشد دور
از خدای و اجل بی آگاهی | ایمن از ناوک سحرگاهی
ای بسا تاج و تخت مرجانان | لخت لخت از دعای مظلومان
وی بسا نیزه های گنجوران | شاخ شاخ از دعای گنجوران
وی بسا تیرهای جبّاران | تا رتا از دعای غمخواران
وی بسا رایت عدو شکنان | ریز ریز از دعای پیرزنان
وی بسا بارگه برشکن تکینان | ترت و مرتاز دعای مسکینان
وی بسا بادگیر و طارم و تیم | زیر و بالا ز آب چشم یتیم
وی بسا رفته ملک پرهنران | زار زار از دعای بی پدران
آنکه یک پیرزن کند بسحر | نکند صد هزار تیر و تبر
و انچه در نیم شب کند زالی | نکند چون تو خسروی سالی

۶۹

حکایت در عدل پادشاه

روزے از روزہا بوقت بہار — بود محمود در ابل بہ شکار

دید زالے نشستہ بر سر راہ — رویش از درد و ظلم گشتہ سیاہ

بر تن از جور رو ظلم پیراہن — از گریبان دریدہ تا دامن

ہر زمان گفتے ای ملک فریاد — بر ستمہا داد و بر زنے بیداد

چاؤشے رفت تا کند دورش — دید ناگاہ شاہ و دستورش

راند محمود اسپ را بر زال — تا ہمی باز پرسد آن احوال

این چہ آشوب و بانگ و فریاد است — باز گو آنچہ بر تو بیداد است

گفت پیر ضعیف تیرہ روان — گشتہ ام خستہ از جفا و زیان

گفت زال ضعیف درویشم — کس نیازارد از کم و بیشم

پسرے دارم و دو دختر خرد — پدر ہر سہ شد دو سال کہ مرد

از غم نان و جامۂ ایشان — میدوم بر طریق درویشان

خوشہ چینم بوقت کشت و درو — از زن و با قلی و گندم و جو

سال تا سال از ان بود نانم — تا نگوئی کہ من تن آسانم

بر من از چیست جور تو پیدا — آخر امروز را بود فردا

۶۹۴
حدیقہ حکیم سنائی

چند ازین ظلم و رعیت آزردن | مال و ملک یتیمکان بردن
بودم اندر دیهی مهی مزدور | از برای یکی سبد انگور
وی سر ماه بود و من بمشاط | بستدم مزد تا برم ببرباط
پنج ترک آمد از قضا پیشم | خواند از ایشان یکی برخویشم
آن سبد راست زگردن من | من برآوردم از عنا شیون
آن دگر آمد و زدم چوبی | تا زمن برنخیزد آشوبی
گفت خواند ار شاه محمود است | زین جنس مر ترا چه مقصود است
برخود و جان خود بخور زنهار | راه را پیش گیر و بانگ مدار
من زگفتار ایشان بترسیدم | راه را پیش تر بپریدم
بسر راه تو دویدم تفت | از من آرام و صبر جمله برفت
من ترا حال خویش کردم درس | از دعای من ضعیف بترس
گر نیابم ز نزد تو من داد | در سحر نزد او کنم فریاد
آه مظلوم در سحر بیقین | بدتر از تیر و ناوک و ژوبین
در سحر گه دعای مظلومان | ناله زار و آه محرومان
بشکند صد هزار را گردن | در کش از ظلم خسرو ادامن

گر تو انصاف من نخواهی داد | روزی از ملک خود بباشی شاد
بگذرد روزو ملک تو ناگاه | بر سر دیگری نهند کلاه
خورد او مال و تو حساب دهی | اندران روز چون جواب دهی
ماند محمود زابلی حیران | اندران کنده پیر چیره زبان
زار زار از حدیث او بگریست | گفت ما را چنان باید زیست
تا نتاند که از زر انگور | سوی خانه برد زنی مزدور
روز حشر آخر این بپرسندم | بنگر این جهل تا چه خرسندم
خصم من گر همین زمن پرسد | در قیامت مرا چه تدبیر ست
خصم من گر ز من نشد خشنود | در قیامت چه زار خواهد بود
زال را پیش خواند و گفت بگوی | آنچه باید ترا مرا دانجوی
زال گفت ار روی مرا صد گنج | بر نخیزد ز جان من این رنج
خسرو از بهر عدل باید و داد | ورنه هر کس ز پشت آدم زاد
تا چه باید کنا تو باشی شاه | باد از پیش من رباید کاه
خورد سوگند شهریار جهان | بخدای و پیمبر و قرآن
گفت چون گنج را بیاویزم | اسپ از زینجای پس برانگیزم

ز بود هر پنج را بیاوردند | حلق شان سوی لب سیان بردند
هر یکی را بگوشه آویخت | لشکر از دیدها همی خون ریخت
زال را گفت هین شدی خشنود | از تو بر رهزنان نصیب این بود
با نخ انقاص خود بدو بخشید | تا از و عدل و جود هر دو بدید
خسرو کامران چنین باشد | در خور حمد و آفرین باشد
دست انصاف تا تو بگشادی | اینچنان بست کلهٔ شادی

حکایت

شحنهٔ درد هی شبی سرمست | پای مرغ معلمی بشکست
روز دیگر معلم بیدرین | پیش بت رفت تا کند نفرین
برد صاحب خبر بنوشروان | قصهٔ مرغ و شحنه و رهبان
هر دو را پیش خواند و مرغ بخواست | شحنه را گفت اگر نگوئی راست
گفت مرغ بی زبان زچه بود | من برارم ز روزگار تو دود
آنکه جان دارد و زبانش نیست | تو چه دانی که رنج جانش نیست
آن یکی پای او دو پای تو بود | ایزد از دست من بدین خشنود
گر زانداخت ناگهان از دست | شحنه را هر دو پای خرد شکست

برگرفتند شحنه را از جای — بر سر دست خویش کرد دو پای
شد معلم خجل ز کرده خویش — از خجالت فگند سر در پیش
از مکافات این جزا پرداخت — راهب شور بخت را بنواخت
عوض منع برده داد وشش — بر معلم پدید شد دابش
تا قیامت ز عدل نوشروان — یاد ازان آورند پیر و جوان

در کفایت و رای پادشاهی

شاه شاهان مهین دین محمود — که جهان ابعدل او بود مقصود
شاه غازی یمین دین خدای — که بداو بر زمانه بار خدای
یافته دین احمد تازی — سر فرازی بدان شه غازی
روزی اندر دلش فتاد هوس — که سوی رومیان فرستد کس
ملک روم را کند آگاه — که منم بر زمانه شاهنشاه
گفت بر در گهم کدام کس است — که ورای کار را بعلم بس است
اختیار او فتاد ش از فضلا — خواجه بوبکر اسپیدما
آن بهر علم چیره ثانی — آنکه خوانی ورا قفال ثانی
کرد حاضر ورا و حال بگفت — راز خود زان نکو بسر نهفت

گفت خواهم که سوی تو شوم ‌ ‌ ‌ بر آن خیره رای شوم شوی

بگزاری زمن یکی پیغام ‌ ‌ ‌ برسانی بشرط خویش کلام

پس بگوئی که حمل تا بفرست ‌ ‌ ‌ زر و دیبا و دُر بدین فهرست

ورنه جنگ ترا بسیچم زود ‌ ‌ ‌ از تو و ملک تو برآرم دود

گفت بوبکر بنده فرمانم ‌ ‌ ‌ بفدا باد مر ترا جانم

گفتنی گفته شد بدو یکسر ‌ ‌ ‌ همه پیغا مها ز خیر و شر

کس فرستاد پس شبی سلطان ‌ ‌ ‌ که برو خواجه را بر من خوان

کرد حاضر ورا و پیش نشاند ‌ ‌ ‌ سخن از هر نمط برش میراند

پس بگفتش که گرد ران محفل ‌ ‌ ‌ رو میان آور ند با تو جدل

گوید ای مرد تا کی این هذیان ‌ ‌ ‌ شرم ناید ترا ز شاه جهان

در چنین بارگاه و این بهیم ‌ ‌ ‌ ظالمی را سزد همی تعظیم

بنده زادی خود آن محل دارد ‌ ‌ ‌ که ز وی شاه ما خلل دارد

ظالمی خیره رای هر جائی ‌ ‌ ‌ چون در آید شاه بستائی

پیش این سخت با بزرگی جفت ‌ ‌ ‌ سخن ظالمی چه باید گفت

تو چه گوئی جواب این گفتار ‌ ‌ ‌ از سر لطف نزد ما بپکار

۶۹۹

خواجه بوبکر گفت سلطان را
کای بحق سایه گشته یزدان را

این سخن گر بدی ز خصم دنی آب
دادمی گفته را بشرط جواب

لیک اکنون سخن تو آرائی
هم تو این را جواب فرمائی

گفت سلطان که گر رود ایخال
تو بده مر مرا جواب سوال

که چنین هست حق بدست شماست
لیکن این از جواب گردن راست

بنده زادست و ظالمست بلی
نیست با تو مرا بدین جدلی

لیکن اندر ممالک این مرد
ظلم جزوی کسی نیارد کرد

کس ندارد بملک او زهره
که فزونتر خورد دوی از بهره

جزو از ظلم کاینات من کان
نرود هیچ آشکار و نهان

ز اتفاق این سخن برفت بروم
خواجه گفت این سخن بود معلوم

هم بر آنسان جواب ایشان داد
صد در از رنج بر ملک بگشاد

چون سخن جملگی مکرر گشت
رومیان را بیان مقرر گشت

چون شنیدند این سخن عظیم الروم
کرد دستور خویش را معلوم

کین سخن باز همچنان نمطست
نه چو دیگر سخن حدیث لطست

شد مجمل زان حدیث و گشت خموش
گشت در گوش او چو حلقه گوش

شاه باید که وقت خلوت و بار | در همه کارها بود بیدار

در تحمل پادشاه از رعیت

گفت یک روز گوفی بهشام | کای ز ما همچو شیر خون آشام
زنده باشیم خون ما تو خوری | چون بمیریم مال ما تو بری
شد ازین دست جور سخت گران | عالمی سست پای و سرگردان
تو درین دور جور سلطانی | کار بر وفق طبع میرانی
سیم درویش و بیوه آوردی | حلقهٔ فرج استران کردی
شهر ازین جور و ظلم گشت خراب | خلق ازین آفتاب شد سیماب
مردمان قفل و پرّه بنهادند | تا کلید جهان ترا دادند
روستا پر ز بینوائی تست | هر کجا مسجدی گدائی تست
نه همی تا ابد بخواهی زیست | پس ازین پنج روزه ملک این نیست
ای بباطل ز دیو برده سبق | سایهٔ باطلی نه سایهٔ حق
روز محشر بگو چه عذر آری | زین تکبر بخلق و جباری
با چنین جور در ولایت تو | مه تو و مه سیاه در رایت تو
بر شه ما درین سپنج سرای | کار ساز و نگاه بان خدای

گر توئی پس بکش ز مارگ و پی
ور خدائیست شرم دار از وی

مر ترا بر جهان ازان بگماشت
که بدظالمان زما بردارد

چون تو بر خلق جور و ظلم کنی
بیخ عدل از میان ما بکنی

زاب چشم چو من گدائی ترس
ور نه از آتش خدای بترس

دل درویش ناشکیبا شد
تا لباس تو خز و دیبا شد

در دل بیوه نالش کشکین
تو پس پشت بالش مشکین

خان ما شد ز تو سیاه چو شب
نان تو گر سپید شد چه عجب

این چه مستی ست از بخار دو درد
گر ندانی که مے بباید مرد

چند خواهی بدرد ما سوخت
که نه ما را خدای بر تو فروخت

پیش هشام کوفی از ضجری
این بگفت و بهای می گرفت

گرم شد زین حدیث سر و هشام
ایکن از حلم نوش کرد آن جام

گفت خواهند کهتران انصاف
لیک نز روی جهل و استخفاف

این شنودم مر از تو آن دیدم
آنت نخشودم اینت بخشیدم

لیک زین پس چو داد خواهی خواست
بتامل نگاه کن چپ و راست

ستم از مصلحت نداند عام
فوت مقام از ادب نداند خام

وانکه او دانش و بصر دارد | باش شاه تاج سر دارد
آفتاب[1] اصل خنج و گنج آمد | گرچه خفاش ازین رنج آمد
آفتابی که بر جهان گردد | بهر خفاش کی نهان گردد
ای که اقبال شاه دیدستی | الظفر الظفر شنیدستی
هم ببین خشم شاه در هر دم | الحذر الحذر همی خوان هم
هر زمان پیش شاه داد و ستم | چار قل بر چهار طبع بدم
با خرد راز شه صبوری به | بیخرد راز شاه دوری به
شاه اگر خواندت گریز مجوی | ور براند ره ستیز مپوی
بجدل در حدیث شه تا وین | تیغ تو کند به که خسرو تین
هر که بی عقل صدر شاهان جست | پیل در نا ودان بود بدرست
کاول صف برانکسی ماند | کاخر کار ها نکو داند
مال بهر زمانه دار نگاه | خرد از بهر پاس خدمت شاه
زانکه بهر قوام تخت و کلاه | بس فریضه بود سیاست شاه
گنج[2] پی نظم این نگین منقش | پر ز با دست پای آب آتش
ای برادر تو پند من بشنو | ور ز من نشنوی سه که بما جو

[1] آفتاب اصل خنج و گنج آمد الخ در نسخه اول این بیت و بیت بعد از آن نوشته شده و در نسخه ثانی بعد از بیت هفتم است
[2] گنج پی نظم این نگین منقش الخ در نسخه اول این بیت بعد از بیت هفتم نوشته شده و در نسخه ثانی بعد از بیت دهم است

حکایت

آن شنیدی که گفت نوشروان — مطبخی را بوقت خوردن نان

چون برو ریخت قطرهٔ خوردی — گفت مهیات خون خود خوردی

زین گنه مرترا بخواهم کشت — تا بم از خشم میرود در پشت

مطبخی چون شنید این گفتار — شد خلیده روان ز رفت از کار

در زمان ریخت چون همه مردان — کاسه را در کنار نوشروان

گفت غدر تو از گنه بگذشت — زخم شمشیر بینی و سر و طشت

ای سیه روی این چه اسپیدست — گفت ای شاه وقت نومیدست

گنهم خرد بود از اول حال — کشتن از بهر آن چو بود محال

بر گناهم گناه بفزودم — بر تن و جان خود نه بخشودم

تا نه پیچند خلق بر انگشت — که یکی را برای هیچ بکشت

تو نکو نام زی که من مردم — بدی از نام تو برون بردم

گفت خسرو که نیست گردارت — در خور نکتهای گفتارت

زشتکاری و خوب گفتاری — از تو آموخت چرخ بپرداری

فعل تو سن بقول تو دادم — شاد زی تو که من ز تو شادم

داد خلعت بساعتش بنواخت | زانکه معنی این سخن بشناخت
خوش سخن باش تا امان یابی | وقت کشتن خلاص جان یابی
اول آن به که مستمع طلبی | که ندانند هندوان عربی
هر که در بصره هندوی گوید | چهره از خون دل همی شوید
سخن از مستمع نکو گردد | کنه از روزگار نو گردد
ای شهنشاه عالم عادل | جان دشمن بکش ز اکحل دل
بکن از تیغ هندی ای خسرو | ملکت کهنه را چو گلشن نو

فی حفظ اسرار الملوک و کفایته و کتمانه

با سلاطین چو گفت خواهی راز | وقت آن را بدان چو وقت نماز
کن مراعات شاه بدخو را | چون زن زشت شوی نیکو را
شه چو بر دارودت فگنده باش | چون ترا خواجه خواند بنده باش
دست ار داد پایگاه مبوس | ور ترا سر کند کلاه مبوس
هر سری کو ز شه کله جوید | پای خود را میان ره جوید
پادشاه ار ترا برادر خواند | دانکه در قعر دوزخت بنشاند
چون بگفت این ملوک را از سخن | پس بخود گفت هوشدار ای تن

۷۰۵

همه خلق آنچه ماوه و آنچه بزند | از درون خازنان بگید گزند
گر دهی نیک نیک پیش آرند | ور کنی بد بدی نگهدارند
زانکه[1] از کوزه برجهد وخو | بتراود گلاب و سرکه درو
خویشتن را همه نگو خواهی | وز بد دیگران نه آگاهی
تو که از کرمکی بیازاری | با دگرکس چرا کنی یاری
صبر[2] کن بر سفاهت جاهل | تا شوی سایس ولایت دل
پند عاقل بآخر کارت | کند از گند تیز بازارت
هست پندت نگاه دارنده | همچو می ناخوش و گوارنده
نه خرد جستن مراد خود دست | از دو بد به کن برون خرد دست
گرچه با خام طبع تو نپزد | تو چنان زی برو که از تو سزد
گر کند غیبت از دو بیرون نیست | یا بود یا نه بر دورای بایست
گر بود عیب آن ز خود بدر رو | ور نه با شدت آن سخن بدو مگو (یعنی تا لجوج نشوی)
ور کسی عیب تو کند بشنو | وانچه عیب ست جملگی بدرو
باغ دل را تو از بدی کن پاک | تا بر اید نهال به چالاک
گر تو معیوبی آن بشنو از هوش | ور نه آن ژاژ او میار بگوش

[1] زانکه از کوزه برجهد وخو بتراود گلاب و سرکه درو
یعنی از درون و معنی تراود چون
[2] صبر کردن با مطلق اعم از آدب و غیر آن و داشتن دل از ظلمت آن

در حلم پادشاه و احتمال از زیردستان

بشنو تا ابو حنیفه چه گفت — صحقهٔ عقل خویش را چون رفت
که سفیهی چو داد دشنامش — گشت خامش ز گفتن خامش
گفت ازین ژاژ او چه آزارم — آنچه او گفت بیش بنگارم
گر چنانم بشویم آن از خود — ورنه ام با بدی چه گویم بد
زو بهم چونکه عیب خود جویم — ورنه چه او چه من چه بد گویم
مرد باید که هیچ تین باشد — کز برون و درونش دین باشد
خلق اگر در تو خست ناگه خار — تو گل خویش از و دریغ مدار
آنکه زهرت دهد بدو ده قند — وانکه از تو برد بدو پیوند
وانکه بد گفت نیکوئی گویش — ور نجوید ترا تو میجویش
وانکه دشنام داد ت از سر خشم — خاکپایش گزین تو سرمهٔ چشم
وانکه سیمت نداد زر بخشش — وانکه پایت برید سر بخشش
همه را در محل خویش بدار — هیچکس را ز خود مبر بمیاز
تا بوی در کنار وصل و فراق — نیست در دین و ملک ظلم و محال
ذ قدری از مکارم الاخلاق — همچو در جسم و جان مباد و وبال

هر چه جز شاه کمالست ازان شاه جانست و نخفته نبود جان

مثل شه سر و رعیت تن هر دو از یکدگر فزون و شمن

تن بی سر خدای زنبورست سر بی تن سزای تنّورست

رونق جان ز عدل شاه بود ملک بی عدل برگ کاه بود

ترک و ایرانی و عرابی و کرد هر که عادل ترست و ست او برد

شاه را خواب خوش نباید خفت فتنه بیدار شد چو شاه بخفت

باش تا کو دکان ز خفتن ازان باش مروشانه خفتان

فلک از هیبت ار چه زه دارد روز شمشیر و شب نره دارد

شاه را خواب غفلتست آفت همچو بیداریش بود رافت

شب فلک دار و از ستاره حشر روز دار و ز آفتاب سپر

کم ز نرگس مباش اندر حزم چون کنی عزم رزم و مجلس بزم

نرگس از خواب ازان حذر دارد که همی پاس تاج زر دارد

شه چو غواص و ملک چون دریاست خفتنش در درون آب خطاست

چون سیه روی بود نیلوفر شب چو ماهی در آب دارد سر

شه چو در بحر یار خواب شود تخت او زود تاج آب شود

چون برون شد زکالبد غم نام — خانه ویران شمار و زن بدنام

گور دل همچو گور زن باشد — تیز مغز و ضعیف پی باشد

لیک محرز رداد و مانع قوی — تو ز تاثیر گور می شنوی

گور بی بند کیسه بر دارد — گور زن را هزار کیسه بپردارد

عجز رای و دلست و قدرت و جاه — خشم و کین و دروغ و بخل از شاه

هر که بر خشم و آز قاهر تر — او ست بر خصم خویش قادر تر

شاه را در دماغ و بازو و چیر — حزم بد دل بهست و عزم دلیر

اول حزم چیست رای زدن — بعد از ان عزم و دست یازیدن

شاه را در خورست حزم و درست — ورنه عزمش بود ز غفلت سست

دل و زهره را چو نور فام کند — زهره را تیغ در نیام کند

زانکه در کارگاه دولت و دین — نقل بنید بجان حقیقت این

مردی از شاه و خدعه از بد خوم — حمله از شیر و حیله از روباه

حمله با شیر مرد همراه ست — حیله کار زنان و روباه ست

همچو در یاست شاخ خس پرور — گوهرش زیر پای و خس بر سر

بد نکوشنده نیک کهن — خار دارد بجای فرمان

همه روز از برای لقمه نان
این مذلت کشد و دوکند آن نان

میل هر دم بدانچه نوست
علف خرسبوس و کاه جوست

نهارین گرچه زشت و بالا کرد
سر او را سپهر والا کرد

تو طمع زو مدار میوه و گل
یار بدهست بابت سرپل

نه از و میوه خوب نه سایه
نه از و سود به نه سرمایه

خامیان سرکشند همچو کلنگ
کیک از نیشان چو باز آید جنگ

هست در جنگ نیزه و خامه
همچو ارزیز گرم بر جامه

گوز کان زنان چه سود و سپاه
دل و صف آکند هزار و تباه

زود خیزست و خوش گریزد حشر
زود زایست زود میرد شر

شر تیز تگ چو ابله نیست
زاده او زعمرش آگه نیست

زیر کانی که زیر کان دانند
گوهر تخم را چو آب و گلند

در میان دین و ملک ملوک
از برای نجات و هلاک ملوک

یار دل به ز صبر نتواند
ظفر و صبر هر دو همزادند

شه کردون را بلند و والا کرد
مر بلا را بلند بالا کرد

آتشی کآب را بلند کند
بر تن خویش ریشخند کند

از تف آتش گرش برد بفراز | از کف خویش بکشد آبش باز
زشت زشت است در ولایت شاه | گرگ بر گاه و یوسف اندر چاه
لشکری در حمیتی که سزند | نفع را تیغ و دفع را سپرند
شاه بی بخشش آفت سپاه است | بی نیازی سپاه اول شه است
ای هما موخته بخاطر دون | تا جداری نگردم گرد دون
چاکرت گر بدست و گر ببدیست | بد و نیکش ز تست از خود نیست
چاکر مرد بد نکو نه بود | آب خاکی چرا ز سبو نبود
هست در دست تو چو تیغ و چو نی | تو زدی عیب خود مبر بدوی
لشکر از جاه و مال شه پر دل | رعیت از بی زریست بی حاصل
لشکر از تو چو با یار شوند | از برای تو جان نثار شوند
چون نیابد بدیار بگریزد | با عدو کی تو بر نیاویزد
تن که لاغر شود بود منبل | پس چو فربه شود بود کاهل
مردمی با کسی که بی اصلست | همچو شیر دسته با وصلست
سوی او دل چو خاک در دستست | نزد او جان چو آب در شستست
چه ببی اصل نر و زور دهی | چه چراغی بدست کور دهی

ای کله بادین و ملک داری کار | در شره خوی خرس و خوک مدار
که نکو ناید از زمن پرسی | خوک بر تخت و خرس بر کرسی
شاه شهری که بیخرد باشد | نیک لشکر بزرخ بد باشد
لهو چون مرگ جان ملک برد | ظلم چون ریگ آب ملک خورد
باد بر خاک کینه ور باشد | ریگ بر آب تشنه تر باشد
شه چو بنشست بر دریچه هزل | ملک بیرون شود ز روزن عزل
هزل با شاه اگر مقیم شود | خاطرش در هنر عقیم شود
اول آخر نورهست باد بهات | واخر ظلمتست آب حیات

در کار نادانی پادشاه

به نقیبی بگفت روزی امین | که بران صد پیاده در صف کین
او حدیث امین بجای بماند | بشد و صد سوار در صف راند
چون چنان دید گرم گشت امین | پس بدو گفت کای چنان و چنین
نه درین ساعت ای بد بدکار | منت گفتم پیاده ران نه سوار
چون نقیب این سخن ازو بشنید | نیک و بد پاک از پلید
گفت بر من مکن ترش بینی | که هم اکنون بچشم خود بینی

ملک بر رای شاه منصوبست / رای او گر قویست منصوبست

رای شه جز صواب نپذیرد / باز مردار و موش کی گیرد

پس عطا بخشدش گه و بیگاه / آنکه باشد گزین خلق اله

خواجه را گر ملک عطا نبود / وانکه در رای بخبط نبود

بینوا گر خطا کند تدبیر / تو خطای وزیر بخش و بگیر

ور وزیر از تو بینوا ماند / وانکه تدبیرها خطا ماند

هرکجا کور دیده بان باشد / لاجرم گرگ سرشبان باشد

عقل خفته وزیر دامن در / برکر حسک و کور سوزن گر

ببرد آب عالم و ابرار / مدحت پادشاه آتشخوار

دین و دولت شرع و شه زنده است / زین دو شین آن دو دال پاینده است

ملک و ملت چو پود و چون تارست / این بدان آن بدین سزاوارست

ملتی را که ملک یار نشد / پایهٔ شرع هر دو یار نشد

ملک بی ملت آشنائی نیست / شاه و دیندار را جدائی نیست

گر خطاها دلش جدا باشد / شحنهٔ شرع مصطفی باشد

تا رد لوا الامر لا یقش گردد / کار ما فی حقائق القشر

[illegible] ۷۱۵ [illegible] اللغات [illegible]

شیر هنگام صید ظلم نکرد | یک شکم زان شکار بیش نخورد
گربه گر بود اسیر آرد و نیاز | بسر صید کرده ناید باز
عادل و کم طمع بملک سزاست | طامع و ظالم از خدای جداست
ای بدم جفت عیسی مریم | وام دجال بر کن از عالم
اندرین روزگار بد عهدی | چیست غیر عدل و آیهٔ مهدی
خشک شد بیخ دین و شاخ صواب | دست بکشای اینت فتح الباب
شه که عادل بود ز قحط منال | عدل سلطان به از فراخی سال
سال نیکو مطیع عدل شه است | ورنه مر هر دو را جگر تبه است
مرد بیمار را که دیده تر است | خشکی لب ز آتش جگر است

فی سخاء الملک وحسن سیرته

قحط سالی یکی بکسری گفت | کار بر خلق شد بباران تنگ
گفت کانبار خانه بگشادیم | ابر اگر رفت گشت بار ادیم
صبح وار از پی ضیا بدمیم | که نه مادر سخا زا بر کمیم
دیم ماهست اگر دم او نیست | نام ماهست اگر نم او نیست
نم ابر از ظلوم بگستست | دست ما کی ز نیکی او بستست

نه فلک را بکام بگذاریم | پنج و چار و سه را بنیبایم
ابر وار از برای آنیم | تا برایشان گهر بر افشانیم
ما سخی ترز ابر و باران | بلکه قحط معطی نانیم
گنج و انبار ما برای شماست | وین خزاین همه برای عطاست
گر سنه مردمان و کسری[1] سیر | سگ بود و آنچنین امیر نه شیر
روز یادآش ما و بایدشاه | باز بهرام روز باد[2] افراه
بتهور ز گور گور مجوش | بدار از شیر شیر بدوش
مر ترا آمدست چون اشراف | شیر کشتن سجلق آهونان
عدل را یار خویش کن رستی | ورنه پیمان و عهد بشکستی
عدل ورزو بگیر ظلم مگرد | ظلم ازین ملک تو برارد گرد
شاه عادل بود بملک اندر | نایب کردگار پیغمبر
باز ظالم بود در آتش و دود | یار[3] دجال و نائب نمرود

در راستی میان جور و عدل

در عقوبت ز جرم من بیش مگیر | حال بر راز دیو و دد مپذیر
بر تن از راه رفق بر تن خصم | بشکن از روی خلق گردن خصم

روی خندان و عفو گستر آبش | بخروش و بکینه جان مخراشش
ناصبوران چو خاک و چون باران | صابران سال و ماه دلشادند
کار آن پادشا گزیده بود | که حکیم و زمانه دیده بود
فضل نیکان بلقمان نیکیست | همچو مطرب که باعث سیکیست
فکرت آخرست اصل بنا | نظر اولست تخم را
ماه را پیشه چرخ پیمائیست | شاه را کار ملک پالائیست
ملک آلوده مرگ بستاند | ملک پالوده جاودان ماند
زر آلوده کم عیار بود | زر پالوده پایدار بود
دین بی لطف شاخ بی بارست | ملک بی قهر گنج بی مارست
ملک را قهر و لطف انباز است | ورنه همچون دل خود آواز است
پنجهٔ خصم تو غرور پرست | عرق ایمان تو سرور پرست
حصن دینست خاصهٔ ملک حنین | باز جان و روان شاهی دین

در دانستن که آخرت به از دنیاست

آن شنیدی که زاهدی آزاد | رفت روزی بجانب بغداد
تا سوی خانهٔ خدای شود | بسوی خلق نیک رای شود

خلق گشت از قدوم زاهد شاد | زانکه بود او به پند دادن راد
گفت هر کس سداد و سیرت او | زان ورع دان نکو سریرت او
گفت مامون که این چنین دیدار | دید باید مرا همی ناچار
حاجب خاص را همان ساعت | بفرستاد از پی دعوت
کرد هر کس ببرد دین ابرام | تا بر میر در شود بسلام
رفت زاهد بر خلیفه فراز | میر مامون نکرد قصه دراز
گفت شاد آمدی ایا زاهد | مرحبا مرحبا ایا عابد
گفت زاهد نیم خطا گفتی | نیست در طبع من چنین زفتی
زانکه زاهد یقین توئی ده منم | بشنو و یاد گیر تو سخنم
تو بزاهد مرا خطاب مکن | خانهٔ دین من خراب مکن
گفت مامون که شرح گوی این را | حاجتست این حدیث تعیین را
گفت زاهد تو این نمیدانی | چونکه بیهوده زاهدم خوانی
عرض کردند بر من این دنیا | بر سرش می نهند هم عقبی
مر مرا جمله در کنار نهاد | یکزمان دینی ام نیامد یاد
هی سخنخواهم نیم بدان مائل | کرده ام حب آن دل زائل

نیست یک ذره نزد من کونین — گرده ام فارغ از همه بینین
بیش ازین هر دو مین همی طلبم — وز پی جست و است این طربم
زاهدی مرترا مسلم گشت — که بدنیا دل تو بیغم گشت
شادمانی بدین قدر دنیا — یا دناری ز جنت و عقبی
که بدین قدر تو خرسندی — با مانی بمانده در بندی
گشت مامون خجل بدین گفتار — وا ندر عجز خویشتن افتاد
هر که او بنده گشت دنیی را — صید شد مر بلا و بلوی را
دین بدنیا مده که درمانی — صید را چون سگان کهدانی

در تعهد علمای دیندار

علما جز امین دین نبوند — چون نیا بندمان امین نبوند
چشم سر ملک و چشم سر دین ست — این جهان بین و آن جهان بین ست
این و آن هر دو یار یکدگرند — هم خزان هم بهار یکدگرند
ملک و دین از سری که بیجر دست — راست چون حال و پوچه و تمدست
سد خرد ان نه روی لاوا آمد — سد دولت سداد و دا آمد
ملک دین را و دین جهان و جان — صدق و عدلست و وی پشتیبان

شاه را چون سداد نبود دیار | ملک او باد و ان بملک مدار
هر کجا صدق و دین و دل زنده است | هر کجا عدل ملک پاینده است
شاه اگر جفت داد گشت و سداد | ورنه ملکش بود چو ملکت عاد
بگفتست صادق الوعدی | کاقتدوا بالذین من بعدی
چون بصدق و بعدل هر دو بهم | عقد بستند کار شد محکم
هر دو یکتا شدند از پی سود | بی زبان اقتدا درست نمود
نه بماندست زنده جاوید ان | جور مروان و عدل نوشروان
ملک دو جهان بزیر رای آری | گر هوا را بزیر پای آری
هر که پرهیزگار و خرسندست | تا دو گیتی ست او خداوندست
چون خرد افسر و تقی شد گاه | خواندت جبرئیل شاهنشاه

در آنکه پادشاه را دل در هوا نباید بستن

یافت شاهی کنیزکی دلکش | شاه را آن کنیزک آمد خوش
همدران لحظه اش در آب فگند | گفت شه خوب نایداندر بند
که چو بکشادی ثبات نبود | شه که در بند مانده مات نبود
گفت شه دست بوده بر دل خویش | نگذارم دو پای در گل خویش

این کنیزک روان من بربود | بزیانم در آرد از پی سود
پیش تا غرقه گردد از وی تن | غرقه گردانمش بدریا من
تا برد نقش آبروی صواب | من برم نقش روی او از آب
وانکه آتش برارد از جگرم | من در آبش چه فر و زیبرم
وانکه بر من خورد ز نشتی شام | من خورم بروی از بلا کش بام
هر کجا هست پادشاهی مهل | چه بود ملک و ملک مشتی گل
چه بود ملک پادشاهی کو | زشتی ملک را نهد نیکو
مایه سازد بدست موزه خویش | پای بندد نماز و روزه خویش
ستم و جور برگدائی چند | لاف بر چیز بینوائی چند
دشمنان جان طلب صولت او | دوستان نان طلب دولت او
خوان جان پیش دشمنان ننهد | لقمه نان بدوستان ندهد
تخت او سر فراشته بفلک | زیر حکمش پری و انس و ملک
یار او گوش بر گ باشد و ساز | خصم آنکس که بینوا شد باز
پادشاهان که اینچنین باشند | چرخ و دولاب و پاسگین باشند
همه در دست دیو نو برده | بینوا و حرام پرورده

خویشتن شاه خوانده در منزل
درو دیوار و صحن و بامش گل

شده بر عمر مستعار غفور
همچو عقل مردم مغرور

ایمنی خود بباد کرده مقیم
تا کسی برگذارد از وی بیم

آنکه جمله اش به پشه نرزد
خلق از او و بران همی لرزد

زهره باخود چو کم شد از وی خور
نگس باشگونه اندر گور

ظلم و بیدادها بسی کرده
خویشتن را بلعبی کسی کرده

شادمان زانکه نان بیوه زبان
کرده در نیک و بد تقسیم خران

نان گاو رس و زره بر باید
خوان خود را بدان بیاراید

وجه مشموم مجلس و میوه
ساخته از وجوه خانه بیوه

نان ایتام و غزل دوک عجوز
بسته حرص بیش کرده هنوز

غافل از روز عرض و نفخه صور
مانده از خلد و حوض کوثر دور

بگل اندوده ماه را رخسار
همه قولش چو فعل ناهموار

شاه و عالم که هر دو رحمت است
این اولوالامر و آن اولوالعلم است

ور قدم شان نه بر ره امر است
این اولوالظلم و آن اولوالحکم است

پسر ار چند ناخلف باشد
ملک باید که زیرکف باشد

له قرشه بر عمر مستعار غفور
ایمنی خود بباد کرده مقیم
زهره باخود چو کم شد از وی خور
ظلم و بیدادها بسی کرده
شادمان زانکه نان بیوه زبان
نان گاو رس و زره بر باید
وجه مشموم مجلس و میوه
نان ایتام و غزل دوک عجوز
غافل از روز عرض و نفخه صور
بگل اندوده ماه را رخسار
شاه و عالم که هر دو رحمت است
ور قدم شان نه بر ره امر است
پسر ار چند ناخلف باشد

در عدل نمودن و ظلم کردن

دولت اکنون ز عدل ایمن و جد است — هر که ظالم ترست ملک او سست است

گر همی ملک جاودان خواهی — زیر فرمان خود جهان خواهی

باش چون آفتاب نام آور — بزبان گوته و به تیغ دراز

عشرت آمد که می گزین مگزین — ظفر آمد که بر نشین منشین

از مخالف بشوی دریکدم — هم بخون مخالفان عالم

چون عمر نفس را بکار در آر — چون علی حرص را بدار ببر

نفس با حرص هر دو دشمن دان — خویشتن را ز ننگ شان برهان

حرص را شربت هلاهل ده — نفس را همچو مرده در گل نه

عدل را تازه بیخ کن برگاه — ظلم را چار میخ کن در چاه

سیرت عدل صورت هنر است — صورت ظلم شه تبر ز کنشت

سیرت ظلم شه تبر ز کنشت — صورت عدل شاه ز بهشت

شرع خشکست اشک منعش ده — کفر تشنه است آب تیغش ده

تیغ مردان چو دست زن نبود — مملکت را روان و تن نبود

ظلم صفرای ملک و دین آمد — رای و تیغش سکنجبین آمد

روز هیجا که صلح جنگ شود | نام بد دل ز بیم ننگ شود
مرد رمح و عمود و تیر و سنان | زود پیدا شود ز مرد سه نان
دشمنان را بزیر پای در آر | گردن سرکشان بدار بر آر
بازو دل چون دو بال باز کند | تیغ کوتاه را دراز کند
سیرت احمدی و طبع گریغ | صورت یوسفی و آینه میغ
خصم دین را بتیغ بر در پوست | که دو سر در یکی کلاه نکوست
سر که باشد سزای خاره و خشت | سوی بالش بری نباشد زشت
تنگ باشد یکی جهان بدو شاه | تنگ باشد یکی سپهر دو ماه
خوشه ملک پخته شد خوکن | حامه تخت کهنه شد نوکن
جد تو گر بهند هر بارے | بت صورت شکست بسیارے
تو بجد همچو جد میان در بند | بت معنی شکن کنون یکچند
تو بجد همچو جد میان کن چست | بت معنی شکن که نوبت تست
بت صورت اگر مات دلست | بت معنی بسومنات دلست
دل مومن چو کعبه دان بدرست | زمزم و رکن او مبارک و چست
لیک حرص و غرور و شهوت و کین | حسد و بغض و آنچه هست چنین

هر یکی آفت درون نهاد — هست یک بت بصورت و بمنی

الٰہی شهنشاه عادل غازی — تیغ در نه چو احمد تازی

کعبه را از بتان مطهر کن — شمع توحید را منور کن

چه کنی پنج روزه در غم و یاس — لذت چار طبع و پنج حواس

مر ترا بنده عنصرست و فلک — شش و پنج و چهار و سه و دو و یک

شش جهت را بعالم تجرید — یکجهت کن چو عالم توحید

پنج حس را بقدر و رای بلند — از سوء چار طبع در دربند

سه قوی را مده غذای درشت — قوت شان ده از باغ بهشت

دو جهان را بزیر حکم در آر — یک خرد را بمصطفی بسپار

در حکم راندن پادشاه

پایهٔ قدر را بجهانی جوئے — سایه و فر آسمانی جوئے

همت اندر نهاد عالی دار — دل ز کار زمانه خالی دار

دست ازین آبهای جوی بشوی — شربت از آب حوض کوثر جوی

ملک باقی کمال سازبود — ملک دنیا خیال بازبود

نیست این ملک هیچ را حاصل — ملک باقی طلب بران نه دل

دل چه بندی درین سرای مجاز | همت پست کی رسد بفراز

اوست مقصود هر دو عالم تو | زو بتسلی رسد بدین غم تو

بسگان مان برای مرداری | سایه و فر استخوان خواری

امر و نهی زمانه خوابی دان | سر آبش همه سرابی دان

تشنه چون زین سراب می نهانی | پشت اقبال در بر دلکشاد

چه کنی پنجه وزه ملک خیال | گز پی تست ملک عز و جلال

بسراب از سر طمع مشتاب | زانکه نبود سراب را پایاب

صد هزاران جنیبت اندر زین | هست پیش سرای پرده دین

اوت ره داد اوت شه دارد | اوت بر داشت اوت نگه دارد

تخت تو بر رخ زمین عارست | گردن چرخ بهر این کارست

کام زخم زمانه کام تراست | ادهم و اشهبش لگام تراست

حکایت

آن شنیدی که در حد مرو داشت | بود مردی گدای گاوی داشت

از قضا را وبای گاوان خاست | هر کرا پنج بود چار بکاست

روستایی ز بیم درویشی | رفت تا بر قضا کند پیشی

بخرمد آن حریص بی مایه | بدل گاو خر زهمایه
چون برآمد ربیع روزی بست | از قضا خر ببرد و گاو ببست
سر برآورد از تحیر و گفت | کای شناسای رازها نهفت
هرچه گویم بود ز نشناسی | چون تو خر را ز گاو نشناسی

مدح پادشاه بترتیب کواکب

پای بر نه بر آسمان سپهر است | تیغ بهرام شاهی اندر دست
مه چو پیش آمدت سرش بشکن | تیر اگر دم زند زبانش بکن
زخمه بستان ز پنجهٔ ناهید | تاج برنه بتارک خورشید
تیغ بیرون کن از کف بهرام | تندی او به تیغ او کن رام
تیر بگشای کوری کیوان | همچو برجاس کن رخ برجیس
برگرامی این کبود ایوان را | تا نماید نهیب کیوان را
نحس کیوان به تیغ اعداش | بستان سعد کنش چون ز اوش
هم به نیروی بخت خرد رسای | سر کیوان سپهر زیر دو پای
چون دوات تو دید بی تلبیس | چون قلم سرنگون شود برجیس
بار زبرجیس را بکن ایوان | ده بتاراج خانهٔ کیوان

نیزه یکدم بسوی بالا کن | هفت سیاره را اثر پا کن
زره آسمان ز سر برکش | اختران را بطاعت اندر کش
میزبانی کن از درنگ اجل | گرگس چرخ را بسجده حمل
تره وگاو را بدو فرزه تیر | پس در انداز در تنور اسد
از فلک زان سنان کوه افگن | پنج پای و دو روی را برکن
قوت و قوت را شرف نو کن | شیر را داغ و خوشه را خو کن
چستی کن بکن بقوت خویش | از ترازو زبان زر کژدم خویش
از شکرفی به تیر مهوش ناله | بر کمان دوز حلق بز غاله
شست را جا بجای تیر شاهی کن | انگبه از دو لو دام ماهی کن
انگبی چون بدست آید سخت | بر فلک نه چهار پایه تخت
تکیه بر مسند جلالی کن | خیمه در ملک لایزالی کن
ملک افلاک را قراری ده | هر یکی را تو اختیاری ده
برکش از بهر عالم مطلق | چرخ زرّاق را ز سر ازرق
جامه سوگواریش بستان | خلعت شادمانیش پوشان
هر دو عالم چو شد مسخر تو | جمع شد جن و انس بر در تو

چون گرفتی تو ملک و ملک زمین | رای کن بر شدن بعلیین
تقوی دین خوان پری مردم را | پست کن دیو و دد و دیو مردم را
خاصه آنرا که نفس بد نیش | گوید ایطا است نقش قافیتش
نه نداری ز ملک سرمایه | نه نداری ز شرع پیرایه
اینهمه کی شود مسلم تو | چون شود جبرئیل آدم تو
ای ز دولت همیشه میمون تو | کیست اندر همه جهان چون تو
چون ترا هست بر سپهر زمین | ملکی آراسته ز دولت دین
دین حق در حمایت تو شدست | شرع خود از کفایت تو شدست
شحنهٔ شرع مصطفی شدهٔ | زان زنا کردنی جدا شدهٔ
جان آن کز فنا بفر سودست | از تو در خاک تربت آسودست
مصطفی رخ چو در نقاب کشید | زامت خود ترا بدو بگزید
تا دهی شرع را همی رونق | دست باطل جدا کنی از حق
سایهٔ کردگار ازان شدهٔ | شرع را حق گزار ازان شدهٔ
هر چه خواهی بکن که دولت تو | بست با حشمت تو صولت تو
دین و دولت عیال تیغ تواند | کفر و الحاد در کریغ تواند

شاد باش ای امین دین خدای
یافته دین ز سیرت تو بهای

تا پنج و چهار بر پنجی
از شش و هفت و هشت برنجوی

تا هوا را بزیر پی نهی
بر سر دل کلاه کی نهی

چون هوا را بطبع کردی قمع
اینهمه گردودت بیکدم جمع

ملک دنیی همی نگویم من
خال زنگی بچون نشویم من

چون بترک جهان طعین گفتی
در تقوی بشرط دین سفتی

گوید آنگاه جان خیر الناس
بزبان وفا و استیناس

تا جهان باد شادمان بادی
کز تو شد دین حق بآزادی

عالمانت چو تیغ چیره زبان
عاملانت چو نیزه بسته میان

ز نکیسانی که پاسبان تواند
وز تفاخر بر آستان تواند

گر سیاهند و گرچه کین دارند
رای زی نظم ملک دین دارند

دین همه بندگان که بر درتو
میکشایند جمله کشور تو

گردن کس برای کین ننهند
چون علی جز بامر دین نزنند

چون علی زین و آلت اند لیر
صفحهٔ شرع و صفحهٔ شمشیر

نیست در غزو و در مقالت شان
جز حدیث و حدیث آلت شان

چون سر ملک جاودان دارند
زین جهان آن چنین دوران دارند

گه ز شه سوی سجده گه پویند
تا کری نکری همی گویند

نه همه بت پرست چون کفار
نه همه حق پرست عابد وار

نیست شان جز دو کار در همه کار
خدمت کردگار و خدمت شاه

دوستان را مبارکند بفال
دشمنان را همیشه رنج و وبال

بگه بزم همچو شمس و قمر
بگه رزم شیر شرزهٔ نر

شاد باش ای گزیدهٔ شاهنشاه
لشکرت چون ستاره اند و تو ماه

جام بر کف بسان ناهیدند
تیغ در دست همچو خورشیدند

از کف پای تا بتارک دل
صد هزاران تنند با یک دل

تیغ داران چو نیزه و چوسنان
همه برجسته و ببسته میان

از پی قهر دشمن و بدخواه
کرد بستان ملک شاهنشاه

همه بر پر دلند همچو انار
همه قدر ز پنجه همچو چنار

بر ولی یمن و بر عدو شومند
خصم را سنگ و دوست را مومند

خیمها در ممالک فلکند
دیو بندان و لشکر ملکند

لشکر از بهر ملک و دین باید
خود چنین اند و اینچنین باید

۳۲۳ صد قطعه حکیم سنائی

صدف دُرِ نشان روان ملک | هدف تیر نشان کمان فلک
صفدر انی که محرم راز ند | سوی خصم تو ناوک اندازند
کز پی ناوک سرافرازان | ناوک از شب کمند شب بازان
حصن فغفور ترک خرگاهیست | حصن تو ناوک سحرگاهیست
آنچنان باد پادشاهی تو | که نخواهد عدو و خواهی تو
تا جهانست عزو جاه تو باد | هفت اقلیم در پناه تو باد
جود و فرهنگ و عقل دین تو باد | نقش جاوید در نگین تو باد
من ستودم بطبع اینها را | آسمان کرد ام این زمینها را
زانکه پیش تو مدح دیگر کس | هست چون با پی پیل پر مگس
تو چنانی که مادحت بستود | ورنه آنچنانت خواهد بود
گر چنینی برستی از آتش | ورنه با دروزگارت خوش
شمه گفتم از ثنای امیر | آمد اکنون گه دعای وزیر

فی وصف الحال وتمام مدائح السلطان والوزراء
والقضاة چون مدائح سلطان اعظم شاهنشاه معظم
اعز الله انصاره طرفی گفته آمد در خور مناقب وی

۷۳۵

چه درخور طبع قاصر و رای رکیک من بندهٔ عاجز و چون
بهمگی مناقب و خصال ستودهٔ وی پادشاه خلد الله ملکه
نتوانستیم رسیدن عجز پیش آوردیم و طریق اختصار
سپردیم و همان گفتیم که مهتر کائنات و سرور موجودات صلی الله
علیه و آله و سلم در شب ملاقات در حضرت ربوبیت گفت
لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت و بعد ازان بمناقب
و فضائل وزرا و اصحاب قلم و شمائل قضاة و ائمهٔ دین
کثرهم الله انجا میدیم و این کتاب را بپایان آوردیم و از هر یکی
طرفی بوشمه درخور رای قاصر و رکاکت طبع بلید خویش
گفتیم و از ایزد جل ذکره درخواسته می آید تا مگر از جملهٔ این
ابیات یک بیت بر رای اعلی اعلی الله پسندیده آید و محل
قبول یابد که بدان یک بیت بندهٔ ضعیف بر حکمای اولین
و آخرین مفاخرت کند چنانکه گوید ازکبر سر من آسمان سای شود

ای سنائی چو بافتی امکان	بنمای اندرین سخن برهان
چون شدی فارغ از مدایح شاه	بسوی مدح خواجه آر پناه

خواجه خواجگان و صدر صدور — بر مدار اندیشش مملکت منصور

خواجگان و جماعت دیوان — سروران و گزیدگان زمان

بعد ازان قاضیان و جمع قضات — شکر شان برتر از حصیر و حلوه

سرفرازان مملکت ایران — نامداران خسرو توران

خسرو شرق را بهر کاری — روز و شب نو نهاده بازاری

خرم از رای شان جهان چو بهار — عیب پنهان و آشکار بهنر

چاکر ملک شاه شد مینو — که نه بیند کسی در و آهو

گر به بینی تو ملک غزنین — باز نشناسی از بهشت برین

چون بود شاه را نکو کردار — مملکت را فزون شود مقدار

شاه و دستور هر دو نیکو رای — هر چه بایست جمله داد خدای

شکر این نعمت بی اندازه — که شد اندر ممالکش تازه

که تواند گزارد بر گو هین — گشته جنت حوالی غزنین

ای بزرگان غزنین و کوهور — چشم بد زین زمانه باد دور

یافتید انچه بود حاجت تان — گشت پذرفته آن عبادت تان

شه جوان و جهان جوان و زمان — در امان همچو روضهای جنان

چون بود کردگار بخشنده | بدهد هر چه خواست بنده
کام دلها میسرست اکنون | باد یارب ازان که هست فزون
یارب این فضلهات بر بنده | وا ترا روز حشر پاینده

فی مدح الصاحب الاجل العالم صدر الدین نظام الملک ابی محمد الحسن القاینی

سر احرار سید الوزرا | که خدا برگزیده کرد ورا
در محل کفایت و امکان | صاحب صاحبی و کرمان
راعی خاص و عام جمله عباد | صاحبی به ز صاحب عباد
نیست مانند او بهفت اقلیم | از صدور جهان حدیث قدیم
بری از عیب و هر چه باشد عار | در وزارت بسان صاحب غار
دیده از وی کمال خلق و ادب | عقلش اکفی الکفاة کرده لقب
پیشوای صدور روزگار | ملک آرای او چو خاتم جم
ملکت از وی مرفه و نازان | هفت سیاره اش چو دست ران
روزی جن و انس در کلکش | وحی منزل کشیده با سلکش
ظلم و عدل از اشارتش حیران | ظلم گریان و عدل از و خندان

صورت نسخه خطی ۷۳

درودگاه عقل و جان سرای اوست
نردبان پایه فلک ورای اوست

خطبه کرده زمانه بر شرفش
آسمان دستبوس کرده کفش

زایه دایه خرد فلکش
قبله و قبله جای جان قدمش

بر زمین آسمان امکانست
بر فلک سایه بان رضوانست

عقل مدح و خطاب وی گوید
عقل خود جز صواب کی گوید

آنکه حاتم اگر شود زنده
شود از جان و دل ورا بنده

فطنت و ذهن پای بر جایش
برده تا عرش رایت رایش

باشد اندر نظام هر دو سرای
مرد صاحب حدیث صاحب رای

اندران نیمه سنت آرائیست
واندرین نیمه ملک پیرائیست

مرد دین را شریعت آموزد
شمع پیش و پس شمس نفروزد

در حفاظ وفا یگانه شدست
اختیار همه زمانه شدست

میش عالم بدو شده تازه
هنر او گذشته را اندازه

بود صاحب حدیث بهر خدای
هست در شغل ملک صاحب رای

صاحب رای شه رویت او
ناصح دین شه طویت او

مرو کز بهر دین خرد دریافت
با خرد تر از و خرد نشناخت

عالم عاملست در ره دین — عامل کاملست و با آئین
زان بدورست شد امارت او — شد ترا زو دی دین وزارت او
در وزارت قویست بازو او — زان سبب قلب خلق ازو مأوا
هست در مجلس خداوندی — می بدان ار به نیک پیوندی
خرد علی را که پیش حق یازد — آن خرد پیش شرع در تازد
گر زند در صلاح ملک نفس — نه ز خود کز خدای بیند و بس
قبله رائشست و جان لطیف — که چنو نیست هیچ خلق ظریف
خواجه خواجگان هفت اقلیم — کرده سلطان جهان بدو تسلیم
همچو گردون کله همی بخشد — عفو بستاند و گنه بخشد
عالم از بهر بندگی گردون — از فلک طوق ساخت در گردون
پس ازین جان پر امارت را — نسخه زین در بر و وزارت را
طینتش بر وفای دل مجبول — طیبتش در صفای دل مشغول
بخششش او بوعده و بسوال — نه امل مال بل امل را مال
صورت و سیرتش آشکار و نهان — چشمه چشم خرد و گوش جهان
آفتاب آب و آسمان تصویر — ماه دیدار و مشتری تاثیر

ویش فارغ ز کوشمال و دال
جاهش ایمن ز چشم زخم کمال

آن وزیران که لاف عدل زدند
پیش عدلش ظلم نامزدند

تا برانداخت ظلم را خانه
نیست در ملک غزنه ویرانه

دل ندانم سپید تر یا موی
جان ندانم لطیف تر یا بوی

چون دولت بود نافعی از تو
شاد شد جان شافعی از تو

زانکه در مهد همبش قوی رائی
دست در کار و پای بر جائی

آزبا جود او چو مهتلیان
پست همچون سبال حنبلیان

ظلم گریان ز عدل او شب و روز
که نشد بعد ازان ز خود پیروز

ملک غزنین بهشت را ماند
تا در و خواجه کامیاب اند

ظالمان راز مملکت برکند
فتنه بر خاندان ظلم افگند

سال و مه در نظام دین کوشد
کفر و بدعت ز بیم بخروشد

در صلابت درین زمان عمریست
بنمای ای فلک چنو دگریست

این مثابت بهر زه یافته نیست
وین کفایت بخیره بافته نیست

در ورع همچو شبلی صوفی
در نکت بوحنیفه کوفی

شهریاری تمنست و او جانست
انس و جن مر ورا بفرمانست

روز و شب در صلاح کار جهان ... سال و مه زو بود قرار جهان

در زمانه بخط چو کس نیست ... با خطش خط مقاله جز خس نیست

پادشاهان ز وی کله یابند ... بی رهان از لقاش ره یابند

از هنر تاج گشته بر وزرا ... در او امن همه فضلا

تا که بنشست خواجه در بالش ... بالش آمد ز ناز در بالش

شهر غزنین چه کرده بود از داد ... که وزارش صفت وزیری داد

زین سپس اهل غزنی از غم و رنج ... رسته گشت و نشست بر سر گنج

آن گزاندوه فقر می بگریست ... غم فراموش کرد و شاد بزیست

چون خدا راه حکم بگشاید ... حکمت خود بخلق بنماید

زین صفت پیشکار بنشاند ... کار عالم بحکم او راند

شاه بهرامشاه و خواجه وزیر ... برخی اینچنین نکو تقدیر

شاه با عدل و خواجه با انصاف ... نیست این امن و ایمنی بگزاف

هر کجا امن و عدل روی نمود ... خلق در رافت و خوشی آسود

لطف چه داری که اینچنین بنیاد ... شاه بهرامشه بهر زه نهاد

چشم بد دور باد ازین سلطان ... که جهان را بعدل داد امان

خواجه را بر ممالکش بگماشت | که بدو دین و شرع سر نفراشت
بر خلائق شده مبارک پی | خواجگان پیش وی شده لاشی
در محاسن بکار دو جهانی | چون محاسن سپید نورانی
تا جهانست شاد مانه زیاد | جان او جفت درد و رنج مباد
تا جهانست باد دل شادان | که جهان از ویست آبادان
بر که بر جان و خاندانش باد | جان ما جمله در امانش باد

فی مدح الاجل نظام الدین تاج الخواص ابی نصر محمد بن محمد المستوفی

خواجه بو نصر نائب دستور | چشم بدزان جمال و جانش دور
خلق او هست بی ریا و نفاق | لطف او هست بیخلاف و شقاق
هم نکو خلق و هم نکو گفتار | هم نکو خط و هم نکو دیدار
آنچه گوش از کمال خواجه شنید | چشم از و صد هزار چندان دید
کآنچه دارد ز خلق او اطراف | آهو چین ندارد اندر ناف
جان و دل را حدیقهٔ مونس | عقل کل را شمامهٔ مجلس
روح دیدار و عقل گفتارست | دولت ایثار و ملت آثارست
فضل او در جهان جان خاشست | که ادب بر درش چو فراشست

حدیقه سنائی ۴۵

نیست در کارگاه صنع خدای | کاربندی چو خواجه کارگشای
چون سه انگشت او قلم گیرد | چار طبع عدو الم گیرد
عقدی از دُر چکد ز نوک قلم | چون ز سر بر بیاض ساخت قدم
پست بالاست پیش عزمش عرش | تنگ پهناست پیش فرشش فرش
ابر گریان ز دست و دستگهش | صبح خندان ز نور خاک رهش
هست در رشک آن کف گفتا | آب دریا و لولو شهوار
برده آب بهار و آذارش | لب خندان و چهره نارش
گر فلک نیست کلک او هرگاه | از گریبان چرا برآرد ماه
پیش سر خدایگان آمد | هر زمان حلقه گشت در گوش
گر چه بر نگش گمان را ماند | بگه سیر ماه را ماند
ساعتی با دلش چو رهبر شد | سایه بان زمانه جانور شد
چیز را در دلش نماند محل | زان و نیست در زمانه بدل
از خط او که دنی و دونیست | دیده کل بدین عقل کل چیست
خط او در هوای گلبن راز | پشت طاوس دان سمند باز
در یکی فصل او تأمل کن | عقل را مال مر روح را مل کن

تا به بینی بچشم عقل و یقین — در رو و خط صد نگار خانه چین
درج کرده چو سایه و خورشید — در شب و روز نام بیم و امید
زرده عقل زردی خامه اش — او هم وین سیاهی نامه اش
هر کرا نیست چون قلم رایش — قلم او قلم کند پایش
خط او خط جان اسرافیل — کلک او کیل رزق میکائیل
کلک او همچو نوک دیده کشان — خط او همچو غمزهای خوشان
صورت خط او که در نامه است — چون نسیم بهار خوش خامه است
شحنه راه دین صلابت اوست — روح قدسی کمین شبابت اوست
نیست پوشیده زو قلیل و کثیر — نز نقیر ایچ چیز و نز قطمیر
خامه اندر بنان او گه سیر — با کشاید بخلق بر در خیر
همتش آسمان و خلق ملک — خاطرش آفتاب و کلک فلک
زاده از روح کلک او بیقین — شب و روز جهان دولت و دین
بر سنه انگشت وی چو گشت سوار — آن لطیف نحیف زرد نزار
انده دشمنت و شادی دوست — خیر و شر بسته در زمانه اوست
دوستان او ورخ کند چون لعل — دشمنان او کند سیه چون نعل

شب آبستن ست خواصه او | گشته حامل ز فتنه زاده او
تن سپید و سیاه منقارش | همه ساله غذی شده قارش
زان زبان سیاه و شخص سپید | کرده دشمن ز جان خود نومید
هست همواره با دل بیدار | در همه کار عاقل و هشیار
گر شود هر زمان بجز سپاه | برکشد دز رخ تاج و کلاه
جاه او همچو ماه ملک نگار | کلک او همچو تیغ کارگزار
با مان و بخلق حور و پری | در تبا شیر بشر او بشری
عقل با وی نشسته در مکتب | علم از وی گرفته علم و ادب
بگه ضبط مال و عقد حسیب | ساحران را ز ند بعلم آسیب
کرده از بر بقدرت خلاق | درج طومار و دفتر اوراق
دیگران را که سوال و جواب | حاجت آید مطالعت بکتاب
او ز حالی که شاه از و جوید | همه از بر بجمله بر گوید
ملک عالم برش معاینه شد | دل او بر مثال آینه شد
جذبه رای روشن پاکش | که فلک گشت تخته خاکش
چیست بهتر درین جهان جهان | مر ورا کار و کار را مردان

عارفیه حکیم سنائی
۷۴۷

مال دنیا اگر ورا باشد | همه بر زایرانش بر پاشد
بر دوحه بیخ سخاش تا عیوق | میوه و برگ و شاخ و زر دو عروق
خیمه عمر او هزار طناب | ماه خیمه اش برابر مشتاب
تا ورا شاه شرق تمکین داد | ملک را صد هزار تزئین داد
اسپهم از بخت شاه مشرق بود | که بدو رونق دول بفزود
لاجرم عالمی بر آسودند | بحیات و بمال برسودند
که کسی را گماشت شه بجهان | که نخواهد همی بخلق زیان
بقلم قسم کرد دولت و تیغ | هیچ ناکرده ظلم را نگریم
حاکم مملکت چنین باید | تا ز بودش جهان بر آساید
تا جهانست ملک خسرو باد | که مرا و را چنین مثابت داد
باد تا باد ملک را بازار | شاه از و او ز شاه برخوردار
باد امرش چو امر روح ملک | باد عمرش چو عمر نوح لمک
باد تا باد شکل خط همه طول | بخدای و خدایگان مشغول
شاه را باد عمر تا جاوید | خواجگانش چو ماه و چون خورشید
صاحب عادل آن صفی و فی | صدر دیوان و خواجه مستوفی

چشم بد دور از چنین وزیر | که ندارد در زمانه نظیر

فی مدح الشیخ العمید ظهیر الدین ابی نصر احمد بن محمد الشیبانی

آنکه بر مملکت ظهیر ست او | خلق را در پی بشیر ست او
عالم پیر و آسمان امان | مادر و مایهٔ نتیجهٔ جان
بر عمیدان مملکت سالار | شاه را برگزیده در هر کار
معتمد گاه دخل و خرج جهان | کرده از بر بجمله درج جهان
که بکار آفرینش نهان را او | مایه بخشد همه جهان را او
نور رویش حدیقهٔ حدقست | خط خطش حظیرهٔ صدقست
خط و معنی وی ز ظلمت و نور | هست چون لف حور بر رخ حور
هر سوادی از و بیاض فلک | هر بیاضی از و ریاض ملک
نور و ظلمت بهم قرین آمد | در علو چو سرخ هفتمین آمد
لذت روح دان خط خوبش | نکند کس بحرف منسوبش
زان خرد بر خطش بنا شفقست | که معانی و لفظ چون دقیقست
گر نه از تنگ مانی ست آن خط | از چه خطهای حقله گشت سقط
آنس روحست نقطهای خطش | چون کشاد از رخ در سقطش

چشم بد دور سخت با معنیست
همچو ارتنگ خامهٔ مانی ست

گشته از درج یک بنیک پیدا
همچو برج دو پیکر جوزا

عقل گمره ز شکلهای رفیع
روح واله ز نقشهای بدیع

با خطش خط خازن و بوّاب
همچو با آب صافیست سراب

شود آنگه که او گرفت قلم
تا ملک عرش پیش او چو قدم

کاغذ نامه همچو روضهٔ نور
صورت حرف زلف بر رخ حور

در بلاغت ز سرعت قلمش
آب آتش فروز گشت دمش

هر سخن کز دهان شاه آید
در دل خواجه اش پناه آید

جود او را کرانه پیدا نیست
چون سخایش سحاب و دریا نیست

باد لطفش بزنده بر کشور
نار عنفش بخار کرده شرر

باد لطفش بتربیت دل اوست
داد بی داد در بیچهٔ دل اوست

دین و دنیا مسلم دم اوست
زانکه دل کعبهٔ معظم اوست

حرمش همچو کعبه محترمست
خانهٔ او ز کعبه خود چه کمست

صادر و وارد عطا جویان
گشته از هر سوئی بدو پویان

عالمی از عطایش آسوده
یافته هر چه در دلش بوده

شده در کار ملک و دین بیدار — دین و دولت فزوده نو و مقدار
شاه را عون در تصرف ملک — کرده از رای او تعرّف ملک
صدف دُرّ علم یزدانی — دلش اندر ره سلمانی
در میان حریم حرمت او — از برای فزود چشمت او
دست او با قلم چو یار شود — بر معانی سخن سوار شود
آب و لولو و جان صفادت او — ابر و دریا و کان سخاوت او
شاه را گاه بتر معتمد اوست — در همه کارها ورا مدد اوست
صاحب سِرّ خسرو انشاه است — زان ز اسرار ملکش آگاه است
گشته اسرار ملک معلومش — بتر سلطان بجمله مفهومش
نیست در مملکت چنو یک تن — گاه تدبیر و رای و گاه سخن
واقف راز شهریار بدل — در دلش راز مملکت حاصل
سال و ماه از شد آمد زوار — چون حرم گشته بر صغار و کبار
همه با کام دل قرین گشته — همه با ساز و آب و نین گشته
کف او بر سحاب رجحان کرد — بحر را صد هزار تاوان کرد
نیست چون از شاه کوه جسیم — دهر را هیبت و بست عظیم

صدر الفضلا حکیم سنائی ۱۵۷

خط او شکل زلف حور بود | هر چه عیب ست از و نفور بود
خط او خطهٔ معانی بکر | نام او نامهٔ مبانی ذکر
قلمش چون معانی انگیزد | نقش بند معانی آمیزد
از سواد و بیاض نقش از پی مزد | گشته عقل همه امینان وزد
با من و ما خدش نتیجهٔ جان | منظر و مخبرش دریچهٔ جان
هم نگهدار اصل فضل و کرم | هم نگهدار راز دین و حرم
چون سر خویش سر نگهدارد | مال چون مار شش زه بگذارد
گنج را هیچ و رنج بگذارد | راز دل همچو دین نگهدارد
زانکه داند که با کمال وجود | جز بموضع نگویند بد جود
زانکه دریا و ابر و کان بعطا | بکنند از طریق جود خطا
لعل کی دید هر که کانی کند | زر کجا یافت هر که جانی کند
اندران دم که خوش زبان باشد | گوش را لفظ او چو جان باشد
فطنت او برایدا زپی ساز | مور وار از میان خانه براز
فلک از جود او عطا جوید | راز بار ای او سخن گوید
راز دارست غرقش زانست | خازن راز حارس جانست

ماجرای زمانه دیده دلش | هرچه زو خوبتر گزیده دلش
وهم او چون نم هوا از گل | آن برآرد که باشد اندر دل
دور دوران عقل جامهٔ او | ره مردان چو برق خامهٔ او
زان نکوا عتقاد دورای رزین | شده چون خلد ملکت غزنین
بگه دور و سیر خامهٔ او | گرده چون روی حور نامهٔ او
حور را حرز و هیکلست آن خط | که نیابی بران نهاد و نقط
چون سر کلک در زند بدوات | بنویسد بصر بسمع برات
گر ازین نوع تا که بود ستم | نه تو دیدی نه من شنود ستم
راست گوئی که نامهٔ یحیی ست | یا بگاه شفا دم عیسی ست
پردهٔ معجزات تا بدرید | معجزی زان صفت کسی نشنید
هر دم آرد پدید زمزم و نیل | دست او همچو پای اسمعیل
حزم او همچو خط او رجلال | سحر او همچو مال او دست ملال
علم ظاهر چو خنده کرده عیان | ستر باطن چو غمزه کرده نهان
گر سکا راو کند نهان او را | مایه بخشد همه جهان او را
قلم او سنحی تراز کوثر | منظر او بهی تراز منبر

دور دوران عقل جامهٔ او | ره مردان چو برق خامهٔ او
زان نکوا عتقاد دورای رزین | شده چون خلد ملکت غزنین
بگه دور و سیر خامهٔ او | گرده چون روی حور نامهٔ او
حور را حرز و هیکلست آن خط | که نیابی بران نهاد و نقط
چون سر کلک در زند بدوات | بنویسد بصر بسمع برات
گر ازین نوع تا که بود ستم | نه تو دیدی نه من شنود ستم
راست گوئی که نامهٔ یحیی ست | یا بگاه شفا دم عیسی ست
پردهٔ معجزات تا بدرید | معجزی زان صفت کسی نشنید
هر دم آرد پدید زمزم و نیل | دست او همچو پای اسمعیل
حزم او همچو خط او رجلال | سحر او همچو مال او دست ملال
علم ظاهر چو خنده کرده عیان | ستر باطن چو غمزه کرده نهان
گر سکا راو کند نهان او را | مایه بخشد همه جهان او را
قلم او سنحی تراز کوثر | منظر او بهی تراز منبر

قلمش در تجارت عالم ... بحر و کشتی و باد کرده بهم
جان پاکش سرشته با سخنش ... بنده نو زمانه کهنش
تا جهانست و هست لیل و نهار ... از خط و علم باد برخوردار
که جهان از علم او شب و روز ... هست دنیا خجاشتر از نوروز
وین و دنیا و را مسخر باد ... صدر دنیا و را برابر باد

فی مدح اصحاب الدیوان و المشائخ کثر هم الله

پس ازین خواجه خواجگان نگر ... زیب دیوان و زینت لشکر
از رخ و خامه نگارنگار ... صدر و دیوان زهر یکی چو بهار
درج شان همچو درج شاهوار ... کلک شان همچو ملک شان زرد
خواجگانی بعلم و دانش چیر ... کلک شان با مشابت شمشیر
همه نقاش معنی از خامه ... دُر و زر درج کرده در نامه
جان شان همچو جای مین پُر حُر ... نقش شان چون صف شکم پُر دُر
از پی سرد جو بیار صواب ... دیده ها کرده همچو ابر پُر آب
همچو عیسی ز خاطر و خامه ... نقش با جان نموده در نامه
حرص را کرده در جهان نوی ... کلک شان همچو ملک عده قوی

چون بر اهیم قابل سعدند — چون سماعیل صادق الوعدند
عقل شان آسمان آتش گیر — تن شان عنکبوت کرگس گیر
روزگار ند اهل عقل و بصر — سینه شان چرخ و قطره شان اختر
مال ایشان بنزد ایشان خاک — قال ایشان چو حال ایشان پاک
نادو نعمت ز کلک شان باران — دست ایشان قرین شیره باران
هرچه کان داد گو هر و زر و سیم — حصر آن گشته پیش شان چه سلیم
عالم عقل و الا ز دل شان — صورت نفس کاره از دل شان
رونق صدر روزینت دیوان — بر میده ز کلک شان دیوان
در بنانشان نگر تو کلک روان — که عطا میدهد بخلق روان
مهر و ماه از لقای شان خیره — نور و نار از بهای شان تیره
مهتر انے سخن سوار و دلیر — کلک شان یار گشته با شمشیر
همه اندر حساب و خط ماهر — همه اندر بیان حق قاهر
عالم از نور رای شان انور — عقل شان با بیان شان مخور
از خطا کلک شان همیشه مصون — کس نگفته که این چرا و آن چون
در جهان معاملت هر یک — چون تبا زد خامه بر تک

در مدح کیخسرو قاآن بن تولی بن چنگیز خان

۷۵۵

صفت هریکے ازین اعیان | از دو صد جزو یک ورق نتوان
زانکه هریک زراه علم و عمل | یار حق اند و کارد ار اهل
وحدیث آن یکے خزانهٔ نور | روی ورای یکے خزینهٔ حور
کلک این حصار[۱۲] علک وار میخاید | هر حوادث که چرخ بنماید
روی آن همچو برق میخندد | دست این پای فتنه می بندد
ملک این حاکی کف موسی | کلک آن معجز دم عیسے
سازد آنگه که دست شد بنگار | کلک هریک زآبنوس حصار
سفتهٔ هریکے سفینهٔ نوح | نکتهٔ هریکے دفینهٔ روح
گردد آنگه که چرخ گردد فرش | باشد انگه که فرش جوید عرش
شاه و دستور شاه و لشکر شاه | گشته از راستی شان آگاه
کز خیانت بجلگی دورند | هم امینند و هم نه مغرورند
جز بفرمان یکی نفس نزنند | مرد کارند جلگی نه زنند
خصم را تا کنند آبی وار | همه تن پر دلند همچو انار
پاک و خالی همه از خیانت دل | علم و وجهان بجمله شان حاصل
از شهنشاه راد نیکو نام | مستحق گشته با هزار انعام

صفحهٔ ۵۶

همه را از خدایگان تشریف — نام و نان یافته و ضیع و شریف
هم بآسیب و ستام و زر و درم — هیچ را هیچ چیز ناید کم
شه ازین خواجگان مرفه و شاد — ملک ازین خواجگان شده آباد
دست ظالم ز مملکت کوتاه — شیر اعدا ش سخرهٔ روباه
گرگ میش ش در بیابان جفت — عدل بیدار گشت و فتنه بخفت
شاد باش ای بعدل شاهنشاه — زیچنین خواجگان نیکوخواه
چون بود شاه عادل و دستور — خواجگان زین صفت همه مخطور
عالم آسوده از فریب و فتن — غزنه مر عدل را شده مسکن
تا جهانست عدل خسرو باد — باغ عدلش همیشه فی تکو باد

فی مدح قاضی القضاة ابی القاسم محمود بن محمد الاثیر

چون ازین طائفه گذر کردی — بدگر طائفه نظر کردی
عالم عدل بینی و انصاف — همه معنی محض و دور از لاف
پیشوائی چنین مرفه جمع — نور قاضی القضاة تابان شمع
مفتی اهل فرع و وارث جود — شمع شرع محمدی محمود
آنکه در صدر شرع تا نه نشست — پای فتنه و دست ظلم ببست

گشت در راه دین ز مهر شتاب | خاک درگاه او چو آب حیات
از غبار غرور عالم خاک | دامن و جیب او چو ایمان پاک
قفل احکام بسته وده کلید | پرّه و حلقه بی عمود که دید
چون ستونی که هست بی افسون | خیمهٔ شرع را طناب و ستون
دیده بی رحمت خیال و غرور | علم نزدیک او بعالم دور
از فرازش نبرده سوی نشیب | مگر این گنبد و پیر غرچه فریب
دل او سال و ماه مسکن شرع | گوش او شاه راه مکمن شرع
دین ایزد ز بود او شادان | خانهٔ شرع از وشد آبادان
دل پاکش چو قبلهٔ ایمان | عزم و خرمش همه لیل و بیان
زور کشش بری ز جبر و قدر | میل بروی ندیده هیچ ظفر
میل هرگز نکرده در احکام | کرده در دین بشرط خویش قیام
ظاهر و باطنش ز رشوت پاک | کرده در چشم میل و رشوت خاک
گر بدی زنده یوسف اقاضی | به نیابت از و شدی راضی
روز حشر و تغابن و زلزال | او دهد دین قضا جواب سوال
نامهٔ او بروز حشر و قضا | نامهٔ یحیی است پاک و علا

گر ز حشرست هر کسے ایمن — وز مکافات واز عذاب الیم
او بود ایمن از همه نکبات — نبود در فریق حشر قضات
مهتر خلق و سید السادات — گفت باشند از سه نوع قضات
دو بود هالک و یکی ناجے — مژده کاندر بهشت باتاجے
علم دین تا بدو سپرد قضا — جهل رحلت گزید سوی فنا
پیشش آن سر که در خزینه بود — چون چراغ اندر آبگینه بود
اندرین حضرت بزرگ چو جان — معنی او پدید و او پنهان
حال او را برای عالم غیب — کرده خالی ز رسم و سیرت عیب
کرده پاک از میان جمع امم — صفوت او کدورت از عالم
تازه کرده ز بهر یزدان را — جان بی عقل و عقل سبحان را
نظرش همچو جان پاک مسیح — بوده در شرع علم شرع فصیح
کرده دست عنایت ازلیش — متحلی بعقد تمکینش
شمع دین صورت و بصیرت او — عقل جان سیرت و سریرت او
گاه فتوی چو کلک بردارد — چتر حق بر فراز سر دارد
بی حقیقت قلم نگیرد و نیسچ — تو ز باد هوا نوالہ مپیچ

رواہ ابو داود وابن ماجہ
مشکوۃ وازیدہ منتخب
کہ گفت گفت پیغمبر
علیہ السلام کہ قاضیان
سہ قسم اند یک قسم در
بہشت ست

نه بکس میل و نه زکسب ملول — چون پیمبر بعلم و دین مشغول
زان به بیهوده می نپردازد — که همه شغل آخرت سازد
بینی ار هیچ چشم جان و خرد — بکشائی که تا بد و نگرد
گر شناسی مقدم از تالی — نیست اینجا ز حیلتی خالی
فعل بوده است در همه احوال — چه بافعال دین چه در اقوال
در رضا دین بنفس نسپارد — خشم را در سنها د نگذارد
هست چون حوض کوثر از انعام — مشرب عذب او ز رحمت عام
اهل دین را معین و دلسوز اوست — مفتی شرق و غرب بار روز اوست
زین جهان از پی سرای معاد — شده مشغول و رکشیدن زاد
تا عنان چون بدانجهان تابد — عاقبت را چو نام خود یابد
متناسب نهاد او با علم — متشابه سواد او با علم
چون قدر در سخا ریا نکند — چون قضا در عطا خطا نکند
آنکه نارد چنو صنایع دهر — نیز در هیچ شهر قاضی شهر
هر چه اندر نقاب قوت بود — خاطرش را خرد بفعل نمود
رای بیدارش از طریق صواب — یکجهان خصم را کند در خواب

فضل را بحر بود و عز را کان — شرع را دایه بود و دین را جان
همچو اقبالش ازدو عالم جای — لاجرم هست سرّ دین خدای
روی او چون ضمیر او روشن — آفتابی بآفتاب آموخت
دل او همچو مهری اوست سپید — باد در باغ شرع تا جاوید

در مدح کریم العهد عزالدین یوسف

نام او در عمل صحیح العهد — لقبش در وفا کریم العهد
همت او ورای جزو و کلست — که همه آبها بزیر پلست
گر بخواهی ز جان او معنی — کرم خلق او نگوید بس
سائل آرزا چو قارون کرد — پنبه از گوش بخل بیرون کرد
خواجه ابلیس کز پی دم عیر — لیف او لاف دچو گفت انا خیر
کردی ار دیدی این مکارم و جود — در سرای وجود را سجود
بیند آنکس که هست بینا دل — دانکه از کل دل آورد حاصل
شمع آنکو بمجلسش بنشست — شمع دارد تو گوئی اندر دست
جامه جرمش از صیانت چاک — عرصه جانش از خیانت پاک
دم او همچو عیسی آدم جان — عهد او همچو خضر محکم جان

عهد او چون پیمبر اندر عهد | عهد او همچو عیسی اندر مهد
چون ز خورشید قابل قوتست | لاجرم عهد او چو یاقوتست
نکته[1] بود بر صلاح و وفاق | گوش سیاره است و مژده اسحاق
چون تنور زمانه آتش تافت | گردن چرخ سیلی خوش یافت
خود نرانده است در شفا و الم | جز بلای شرع و عقل قلم
لفظ[2] و نطقش ز عقل و جان ملیست | کو ز امر خدای مستملی ست
جود او چون بهار خوش سلب ست | بود او چون حیات خوش طلب ست
پایهٔ فرش رسم تحفهٔ اوست | سایهٔ عرش طاق صفهٔ اوست
چاکر گفت اوست گفتارم | شاکر دست اوست دستارم
گر دواند مرا به پیش خدم | پیش جنبش ببرد دوم چو قلم
بد و لفظ نکو که بشنودم | یک در اندر فلک بنفرودم
مر مرا آب شد ز حیرانی | آتش دیگ روح حیوانی
گرچه با ما هم از قرونست او | از قرون و قران برونست او
ز و امید و لایتی گشتم | وز قبول وی آیتی گشتم
ور مرا گوید ای سنائی رو | جنبم از دیده با شمال گرو

[1] نکته بود بر صلاح و وفاق
گوش سیاره است و مژده اسحاق
چون تنور زمانه آتش تافت
گردن چرخ سیلی خوش یافت
خود نرانده است در شفا و الم
جز بلای شرع و عقل قلم

[2] لفظ و نطقش ز عقل و جان ملیست
کو ز امر خدای مستملی ست
جود او چون بهار خوش سلب ست
بود او چون حیات خوش طلب ست

هست از روی ثبت و اجلال | پیشت اسلام و شرع را راز کمال
در نظر چون عبارت آراید | جز بلیش بطبع بستاید
کلک او کز ره جفا دور است | همچو انگشت نور پر نور است
در کف نقشبند ستر ازل | در خلای جلال او چه خلل
زین سبب نیست در نشیمن جود | لاجرم هست در سرای وجود
آسمان سخا و احسان اوست | ابر انعام و بخشش انسان اوست
بخشش همچو روضه نور است | نیک نزدیک لیک بس دور است
همچو عقل اندک و فراوان شو | صلح افگن و لیک پنهان شو
هم گران هم سبک تقاست چو کان | هم سبک هم گران چو چشم و دهان
گر بخواند مدار از مهر عتاب | همه تن دل شوم لسان کتاب
قدر او بام آسمان برین | خلق او دام خبر سیل امین
گام چون بر بساط نطق آرد | گنگ او در نشاط نطق آرد
در کند زالکن التماس سخن | در حدیث آید از نشاط الکن
سنگ بروی هیچ جود کند | فلک از نطق او سجود کند
سخنش مذهب چو نتیجه صبر | با بطر چون سرشک دیده ابر

صدر اسلام دین بدو تازه — هنر و علم او بی اندازه
علم او همچو آب شوینده — نام او همچو باد پوینده
علم او وعده سماعیلی — جمع او شمع طارم نیلی
کاسمانی کو بیان یاسین کرد — جبرئیلش ز سدره تحسین کرد
شاه باش ای امام هر دو فریق — دیر زی ای گزین هر دو طریق
تا تو بر سبزی فلک دونست — من بگویم که استوی چونست
دست معنی چو کرد معنی تست — زال زر زر بید و زال ز ار شناخت
ای که می پرسی از طریق مری — تا کند این سخن جواب کرے
که چه گوید همے برین کرسے — باز گویم اگر ز من پرسے
تا چراغ سخاش تابان گشت — همچو پروانه جان شتابان گشت
جان او چون چراغ جودش دید — زار میسوخت خوش همی خندید
گر دو از بهر رتبت جاهش — از پی خاکروب درگاهش
فلک هفتم از زحل خالی — چار ارکان ز بیخ حس حالی
چند گوئی که بوصف خواجه بگو — پای در نه بوصف دست بشو
دره دو بیت مختصر کارے — باز گویم که مرد هشیارے

خواجه در راه عقل و جان و قیاس | در سرای غرور و جمع اناس
خاک حبش ز مرتبت اصال | آب چشمش ز معرفت سلسال
لطق او از جهان جاوید است | دور و نزدیک همچو خورشید است
زادهٔ ذهن او بصفوت و نور | حلقه و عقد کوش و گردن حور
همچو اندر خیال عامی حور | سخن سهل او هم اید رود دور
تا چو تو میزبان نو دارد | عیسی و خر خذی و جو دارد
جان پاکش سخن کشاد برو | جان در و معنی نهاد نه او
صیت او در عراق و مصر و دمشق | هست غماز دوست روی چو عشق
چون در اعراب اسم حرف شود | واندر احکام فعل صرف شود
در بصره حدیث نحو کند | بصره از اهل نحو محو کند
گشت در باغ تبریز دانی | از برای دل مسلمانی
خذی بیخ شرع گفتارش | میوهٔ شاخ عقل کردارش
دل مراد را نموده راه صواب | دین مراد را جمال داده خطاب
هست خوی رسول بجویش | هست آب خدای در جویش
تا ابد زانکه جانش کان دارد | روعنن اندر چراغدان دارد

سه سلسال آب صافی فرشکوفه را لطف

۷۶۷ حکیم سنائی

از پی باغ شرع چون حیدر — آب در جوی اوست از کوثر
رنگ او بهر نکوست طیبش — کرده تهذیب عشق تهذیبش
هر که یک شب بکوی او بگذشت — در سخن بقدری عالم گشت
هر که روزی بدست دل ماند — نسخهٔ دلبری ز رویش خواند
چون مجلس نشاط گفت کند — طاق خورشید چرخ جفت کند
از پی چشم بد ز روضهٔ نور — دل بجای سپند سوخته حور
گوئی آمد نگار در کویش — نوری خوش بر نظارهٔ رویش
لب چو لاله خشک و تر ز مکس — بینی آنگه که نیست شد مجلس
عقلا باز گشته طوطی وار — خلق چون حلق بلبل از گفتار
چشم پر دُر ز دُرّ سعتهٔ او — گوشها پر گهر ز گفتهٔ او
گاه تقریر و وقت تدبیرش — صبح خوش خند و از تبسّم شیرش
شد برای امید و جان و خرد — آنکه او را بجان دیده خرد
دل ز نطقش همیشه در ارم است — چه ارم زیر گلبن کرم است
خود چه دیدند اهل غزنی ازو — چه شنیدند اهل معنی ازو
که خود او زان نکت که در دل اوست — در ره لطف غیب حاصل اوست

زهزاران هزار دُرّ سنفت — کهکنم من که خود یکی بنگفت
در خور عقل عامه میگوید — بسخن گر ذمامه سمی شوید
سخنش بانوا و زینت و برگ — خاص بندیست عام گیر و مپرس
رنج مارا ازان دل خوشخوی — داده ابر سخا بشرت نوی
شده در راه حکمت و تدریس — نکتش همچو رفت او در پیس
بر گرفته بعقل با امکان — فتنه از پنج حس و چار ارکان
خاک شوره کند شراب از خلق — آب دریا کند گلاب از خلق
آرے آنکس که صبر پیشه کند — بیشهٔ شیر زیر تیشه کند
از پس صبر گردد آخر صبر — غدب همچون سرشک دیدهٔ ابر
خلق را شرط شرع او بدیست — زانکه باغ سریرهٔ صمدیست
داد و دین با خلل نکرده نکبر — دل احمد بدل نکرده ز کبر
ای امامے که از پی زینت — منبر تست قاب قوسینت
پرده چرخ را پدید آور — قفل احکام را کلید آور
سر صندوق صدق را بکشای — خلق را سر لطف حق بنمای
از سخا و فصاحت از پی دین — پای بر نه بفرق علیین

معنی بخش مغز زایده را | فتنه ده جان فتش ساعده را
تا با نفاس او ش سر کانست | مر سخن را چه تیز بازاریست
هر سخن را که نقش جان دیدم | داغ نطقش بزیر ران دیدم
همه گویندگان روی زمین | پیش نطق تو ای جمال الدین
بی غرض چه هم ار ره بر پاشند | چه نکو باشد ار خمش باشند
هر چه اندر جهان سخن گویند | نزد رمز تو حلقه در گوشند
در زمان تو ای امیر سخن | شوخ چشمی بود سخن گفتن
گرچه الماس نطق می سفتند | با بیان تو مهتیان گفتند
طرف حرف توئ تفسیر ست | هر چه جز آن جگر تف سیر ست
تا که در سه ضمیر ارکانست | شمع جمع تو شه ره جانست
روح را تازه میزبانی تو | غذای صد هزار جانی تو
قالبت ایخهان و جانش تو ئی | همه شخصست دین زبانش تو ئی
بو جود تو خلق ازان شادست | عمر با دانش تو همزادست
حالت از اصل سوز فرع آمد | قالت از درد ساز شرع آمد
دوستان را بصبوح روحی تو | جان جانرا همه فتوحی تو

جود اگر نام تو نبرد ستے | زود همچون عدوت مرد ستے
میزبان دشمنانت را گر گست | با چنین دعوتے کرا برگست
تن که یکدم خلاف تو پسندد | جانش گوید ولش من برگند
اتف آن تن برفته بالب او | مرگ در جل کشیده مرکب او
مرگ خورد وست بدسگالش را | تا نه بیند کمال حالش را
عمل و عمر دوستانش باز | در لقا و بقاش باد دراز
گوشت عالم زهر اگرچه پرست | لیک ازان تو آزموده ترست
هر که در سر چراغ دین افروخت | سبلت پف کنانش ناک بسوخت
سخت بسیار کس بکوشیدند | کسوت صورتت نپوشیدند
خلعت هر که زان سری باشد | حسد ایخواجه از خری باشد
همه ستورگان عالم راز | باضمیر تو رخ پر آب نیاز
پرده داری سرای غیرت را | حیرت افتاد از تو حیرت را
خصم ادان آمدند هر خامت | نیست کس واقف از الف لامت
در کمال حدود لفظ و نوا خت | بگر ماندی و کس ترا نشناخت
در سخا مردی خطیری تو | در سخن فرد بی نظیری تو

از کمالت فزوده دین را | شاد دی جان اهل غزنین را
گرچه هر نقش حرف غزنین است | چون قدمهای تست غزنین است
با لقای تو ای جمال الدین | نیست غزنین بهشت نقد است این
مثل تو ما تو در جهان ضمیر | خود چنین کیست تا چه سوسن و سیر
زاده شکر است بر لبانم | شکر این موهبت[1] نکو دانم
نظم من بهر شکر تو بود است | جان جانها ازان بیاسود است
غره[2] شد بود بصناعت زیره | سوی کرمان بری تو بر خیره
گر مدحت تو دانم سفت | همه دانم ولی نیارم گفت
دوستان در نشاط لطف ملیست | دشمنان بر بساط قهر پست
تن همت بجود تو کامل | جان حکمت بجد تو حاصل
ای وجودت لطف حق را مظهر | باز جودت ز حسن او خبرے
هر کرا از حق بسوی او خبریست | در دل او ز مهر تو اثریست
تو طبیبے مفسری دگرست | تو حبیبی مذکری دگرست
محرم سر انبیائی تو | مدد قوت اصفیائی تو
حکمت اهل استقامت گشت | حجت عالی قیامت گشت

[1] موهبت بکسر اول و فتح ثانی و سکون سوم و فتح چهارم و سکون پنجم و فتح ششم و تاء تانیث
[2] غره شد بود بصناعت زیره سوی کرمان بری تو بر خیره

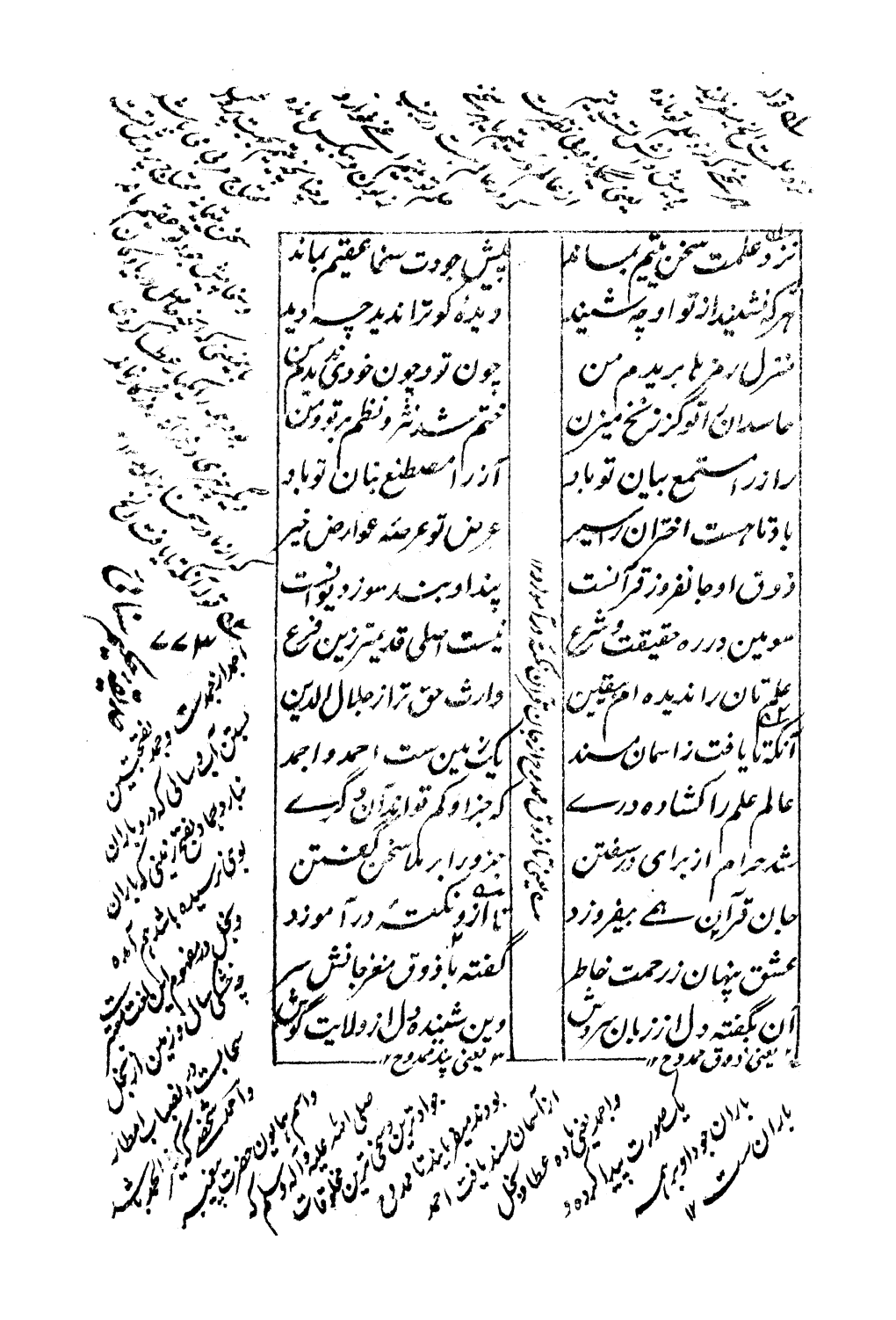

سخنش اندک و ملیح ملیح — همچو توقیع دور بین و فصیح
با بدو نیک بی ریا و شکی — اول و آخرش یکی چو یکی
وقت آن کو کمان خاطر خویش — زه کند از برای ده درویش
رد کند تیر چرخ برگردون — زه کند سنگ خاره بر ماهون
اشب نطق او چو بشتابد — یارب آن نکته‌ها که دریابد
بصفت هم کمان هم تیر است — بسخن هم مرید و هم پیر است
آن کمان پدید و تیر نهان — آن مرید خدای و پیر جهان
عیسی جان مرده خاک درش — ملک الموت فقر زنده فرش
باغ ایمانش را ز چشمه روی — تا ابد آب رویش اندر جوی
بر گرفته بقوت ایمان — دو گرو هی ز عالم تن و جان
شده در راه حکمت و تدریس — برتر از بوعلی و سقراط و لیس
یافته فلسفه شریعت ورز — از پی فرّ دین و فضل سفر
از درون تیغ هست از پی دین — صد هزار آسمان فزون ز زمین
هیچ ناکشته گرد هزل و فضول — شده خشنود از خدای و رسول

در مدح شمس الدین ابوطاهر عمر بن محمد الغزنوی

شمس دین شمسهٔ ازهٔ عسر — کم نیارد چنو ز زمانه دگر
شربت شرع دین ز باغ رسول — از نسیم فتوح کرده قبول
همچو دین و عدش از تخلف دور — چون خرد نطقش از تکلف دور
حافظ شرع بهر پیوندش — دیدهٔ جان ندیده مانندش
از غز ازیل ننگری که بتفت — در نشیند امروز و در برفت
از نهیب بزرگ مایهٔ او — میگریزد ز سهم سایهٔ او
پیش از بسکه پاس دین دارد — آسمان چشم بر کمین دارد
بینی آن ذات پر لطافت او — وان صفای بری آفت او
هم فصیح سزای گفتارست — هم صبیح ملیح دیدارست
لاجرم نطقش اندرین منزل — همچو عیسی ز گل نماید دل
هست رطب اللسان بهدیت او — جبرئیل از کمال رفعت او
هم سرای سرور او آباد — هم همه دوستان ازو دلشاد
چون دعا را نهاد خواهد برخ — عیسی آمین کند ز چارم برخ
سوز سینه اش اگر عیان گردد — چنبر چرخ رایگان گردد
شادی آید چو او بصدر نشست — بر سر دست بر نهاده بدست

صفت صفوت دل پاکش | نعت نطق شگرف چالاکش
پردهٔ عرش و آیة الکرسی ست | شهد فردوس و حجرهٔ قدسی ست
حفظ او تا جناب شرع پسر | دیو و شیطان از و جنابت بر
از مروت لطیف منزل تر | وز قناعت خفیف محمل تر
هم درخت وفا از و پر بار | هم زبان ثنا از و پر کار
حلقه در گوش کرده مردم چشم | پیش آن اطلاق ابرو خم چشم
نائب شرع مصطفی اوست | عالم علم مرتضی اوست
علم تاویل بر زبان دارد | شرح تنزیل را بیان دارد
هر چه امر تقضی بگفته رسول | او بجان کرده است جمله قبول
تا در آمد بعالم فانی | بوده شرع رسول را بانی
آنچنان علم شرع ازو برشد | کانجهانش بجان مصور شد
گشت بامر تقضی درین پایه | لوکشف گشت بر دلش چونکه
هر که تن دشمنست یزدان دوست | وانکه والا سخوان فی العلم اوست
زنده کرد از برای یزدان را | مال و دل جمال او جان را
تا که مالش رسد بهر یاری | از جمالش تو انگرم باری

خاک پایش اگر بدست کند | خورازان خاک آبدشت کند
غم گریزد اگر شود خندان | تنگ پامی جامه در دندان
اندران خط و کلک و فضل و جمال | دست زیر زنخ بمانده خیال
خاک پایش اگر چه دور ست | خوش چو آب دهان نزدیک ست
او خرد بهر راه دین دارد | عین دین ست ان چنین دارد
در ستایش هر انچه اندیشم | سیرتش گویدم که من بینم
عجز پیش آورم من از کارش | یاد یزدان بحکم در یارش
عرضش از عرض دین مقیم باد | نقشش از عقل کل مزید باد
بزر عقل و فر دمر کانش باد | عمر چون علم جاودانش باد
باد این خاک تا ابد بکشش | همچو آب سمندر از اتشش

فی فضیلة تربة الغرّیّ و دیاره و احواله

چونکه بهر امشاه شه باشد | مرورا زین صفت سپه باشد
ملکش از ملک جم نیاید کم | تر و تازه چو بوستان ارم
مملکت آسمان ملک خورشید | خواجه چون ماه و قاضیان همه عید
عالم آراسته بدولت داد | گشته معدوم در عدم بیداد

عرصهٔ مملکت چو باغ بهشت — لشکر افروز سر نشسته با گل و خشت

خاک این مملکت شده کافور — چشم بد باد ازین حوالی دور

اهل نعمت چه کرده اند از داد — که چنین شان کند شاهی داد

هر چه ز ایزد بخواستند عطا — دادشان بی دریغ گوید و با

با جابت دعا چو مقرون گشت — هر چه در خواستند افزون گشت

شاه عادل نکونیت و دستور — ملکت آباد و دست ظالم دور

لشکری بر مثال مور و ملخ — بحر و بر زان ملا و وادی و شاخ

صد هزاران سوار پرخاشخر — که نماند ز دشمنان گویا

صد دلشکرش هر آنکه شمرد — نشمرد او و عمر پایان برد

روز بارش چو بر نشست بتخت — کار بر دشمنان دین شد سخت

جوش دیوان گذشته از پروین — رونق خواجه تا بعلیین

خواجگان گر چو مهر و چو ماه — رونق گاه وزینت درگاه

اهل دیوان همه عدول قضات — گاه توقیع و خط و عرض برات

بر بظالم نشسته اهل قبول — قاضیان وجیه و جمع عدول

تا ملک بر فلک رکان دارد — تا سماک از سمک نشان دارد

پادشاه و وزیر و میر و حشم | عادل و ناصح و امین و حزم
چون ستودی بسی عدولان را | سخنی گوی بوالفضولان را

فی مشالک شعراء الزمان و غیرهم

تا کی این لاف و این ستیزهٔ تو | که مه تو به حدیث ریزهٔ تو
بگذر از عالمان و درویشان | تو و عامه و خصوصیت ایشان
چون ز اخوان شرع بی توفیق | تو و سالوس و کبر و سنبوقی
تو چه مرد کناری و بوسی | مرد زرقی و یار اویسی
هر سخن کان ترا کند فرزه | هذیان پرسمت نه ازوی :
خویشتن کشتهٔ ز بیباکی | که بی اصلاح خوردی انطاکی
هر که دارو ستاند از معتوه | زود گیرد همه جهان دیوانه
هر که بر رفت خیره بر سر چوب | گفت تذکیرها و ون و جاروب
نشود واعظ و نه حافظ دین | نبود وارث رسول امین
هر چه او گفت خنده آرد بس | هر چه او کرد زو نگیرد کس
مرد ماتم زده ز گفتارش | سال و مه مبغی بود کارش
نگذشت او بکوی سخن | نه بگفته نه دیده روی سخن

ای که در ابلهی و خیره سری — خیره تر از گاو و دهزده تر ز خری
آخر عمرت از دل تفته — همچو برگ خزان شکفته
گر به گرشد بلقبه شاد از تو — گوش و بینی دهد بباد از تو
نکند نیز رنج بیش ترا — شرم ناید ز ریش خویش ترا
من ندیدم امام بر منبر — چون تل گوه بر سر خز
هیچ دانی بچشم من چون بود — گیر و خایه نه در خور کون بود
پشت چون خرس بر سر شنج بود — روی چون بوریای مطبخ بود
سر و ریش ار در آینه دیدی — رو که بر روی آینه ریدی
مردمی گیرد و دانش و آزرم — ویحک از روی خود نداری شرم
تا کی از زیر و ضحکه و تسخر — زین سر و ریش شرم دار ای خر
از پی صید آهو خوش پوز — چشمها پر ز سرمه کرده چو یوز
زانکه دیوی رسید فریادت — ای کم از خاک چیست این بادت
از پی آب و نان هر روزه — زهر را خوانده شکر کوزه
تو مده مر عیال را نانی — دیگران داده مر ورا جانی
در تو ای شوم نحس دارم ظن — که یکی نان به است از ده زن

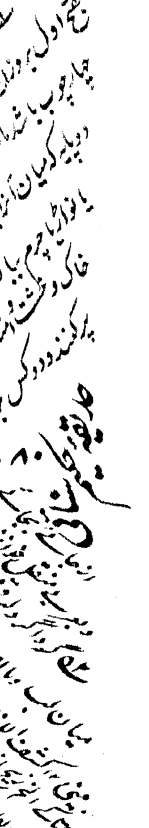

دل برین چار طبع چرخ منه | جعفری بهر خرج کرخ منه
هر که خود زشت و بیخرد باشد | رای او سست و روی بد باشد
صبر کن بر ادای نکبت او | دل منه بر غذای ناخوش او

فی ذم الاقارب

این گروه را که نام کرد عجوز خویش | هر یکی کژدمند با صد نیش
سر گران همچو پای در خواب اند | پرده در همچو تیر در آب اند
از جفا زشت گوی یکدگرند | وز حسد عیب جوی یکدگرند
از زره مرگ و جشک مادهٔ وزر | آرزومند مرگ یکدیگر
اهل علت نه خویش یکدیگرند | همه مهتاب خویش یکدیگرند
در ضیاع و عقار خویشان را | بشناسی چو گرگ میشان را
گرچه ایشان اقارب اند همه | در اقارب عقارب اند همه
نیک گفت این سخن حکیم عرب | بنود خویش اهل نازو طرب
این مثل را نگر ندارد سست | که اقارب عقارب اند درست
خویش نزدیک همچو ریش بود | بیش کاویش رنج بیش بود

فی ذم البنات

اگر ترا نخواهر آورد مادر | شوی از بی سیاه رو چو پدر
تو زمیراث ببعی اورا ده | ۱۱ فخلی آورد ور اسبک ۱۲ ستد
ور تو ناری خود آورد بیشک | بنویسند بی حضور تو چک ۱۳
نشناسد ز هیچ مرد گریز | نکند خود ز مرد و زن پرهیز
هم زده سالگی کند درست | شوهر و مال و زر و چیز و گهر
زان هوس خیره لعبت آراید | کیر و کالای را سهمی پاید
جامه بر تن همی درد بستیز | مانده در انتظار کیر و جهیز
ور کنی در جهیز او تاخیر | همه تو فیر تو شود تقصیر
نام و ننگت بباد برد هدر او | بر سرت زد و خاک بر سند او
مرد بیگانه گردد از خانه | خانه ات پر شود ز بیگانه

حکایت فی مثالب الابن و البنت و اولاد السوء

دوست جوی از برادران نسبل | که برادر کند پر آذر دل
که بود غمز بر پدر خواند | مه بود بر تو خواجگی راند
تا پدر زنده با تو دمساز است | چون پدر مرد خصم و انباز است
گر دو نیمه کنی بر و سیمت | ور نه در دم کند بدو نیمت

۱۱ فخلی آورد ور اسبک ستد
۱۲ ستد
۱۳ بنویسند بی حضور تو چک

نه برادر بود بزرم و دررشت | گر برای شکم بود هم پشت
عقل نبود برادری کردن | از پی رنج دل جگر خوردن
رنج دل باشد و عنای جگر | به برادر دویدن از مادر
نه قبولش خوش و نه کردن رد | همچو بر روی خوب بینی بد

حکایت

گلکی بر مناره کودک خرد | برد او را نبازمی افشرد
چون مؤذن بدیدش اندر وای | پس بگفت ای گلک بهر خدای
سره کاری همیکنی برتاز | بدو منزل به پیش او شو باز

مثل

بود فرزند بد بود بد و باب | زنده مالت برند و مرده تو ثواب
جهل باشد عداوت پروردن | از پی رنج دل جگر خوردن
ور بود خود نعوذ بالله دخت | کار خام آمد و تمام نه بخت
طالعت گشت بیشکی منحوس | بخت قارون تو شود منکوس
آنکه از نفس اوت عار آید | دخترت را بجو استار آید
خان و مان تو پر ز عار شود | خانه از بهر وی حصار شود

برکس ایمن مباش زان پس تو — که نیابی امین بر و کس تو
هیچکس را بخود نیاری خواند — کو ز بر گنبد ایچکس نفشاند
هیچکس را بجا نیاری برد — تکمه دامن بر عرابی کرد
آتش و پنبه جفت کی گردد — خان و مانت بجمله فی گردد
گر غلامی خری و گر شاگرد — باوی از ناکسی برآید گرد
زود و دا مادیت طمع دارد — خویشتن را ز خانه بندارد
چه نکو گفت آن نکو استاد — که وی افگند شعر را بنیاد
کانکه را دختر ست جای پسر — گرچه شاهست هست بدگهر
وانکه او را درم ست حاصلوات — گفت کالمکربات دفن بنات
بر فلک چون بنات نعش ست — بر زمین هم نبات برنعش ست
هر کرا دختر ست خانه نژاد — بهتر از کور نبودش داماد

فی مذمة الختن

کیست این هست مر مرا داماد — کرده حمدان ز بهر زن برباد
گاه و بیگه در آید از در تو — کام و ناکام گشته همسر تو
گشته معروف هر کس و هر جای — کیست این مر مرا که خواهر کای

کاوین آنگه کند که گیرد زر — کس خواهر بزر ندهد ای خر
وانزمانی که سیم نستاند — ای بسا گاو و خر که بزراند
هر تجمل که دارد از پی گیر — بدهد و آن زنش نگردد سیر
چون نماند درم طلاق دهد — چک بیزاری و فراق دهد
سال و مه کاوین بزر کند او — چون نماند درم بدر کند او
خاک بر فرق خواهر و داماد — که نگردد کسی از ایشان شاد
هر که خواهد جماع سیم دهد — زر بمعشوق خود سلیم دهد
زانکه داماد تا نیابد سیم — نکند فرج خواهرت بدو نیم
آنکه خواهرت را همی کاید — مرگ بابات را همی پاید
دور باد ای برادر از ما دور — خواهر و دختر و زن و مستور

فی ذم الخال والعم

آنکه عمّ تو و آنکه خال تو اند — همه خونخواه جاه و مال تو اند
همه لرزند در عنا و عذاب — بزر و سیم سفله چون سیماب
آشکارا چو گربه بر سر خوان — زیر بر تر زموش در پنهان
عم که بدگوید پرستم باشد — عم نباشد که درد و غم باشد

۷۸۶

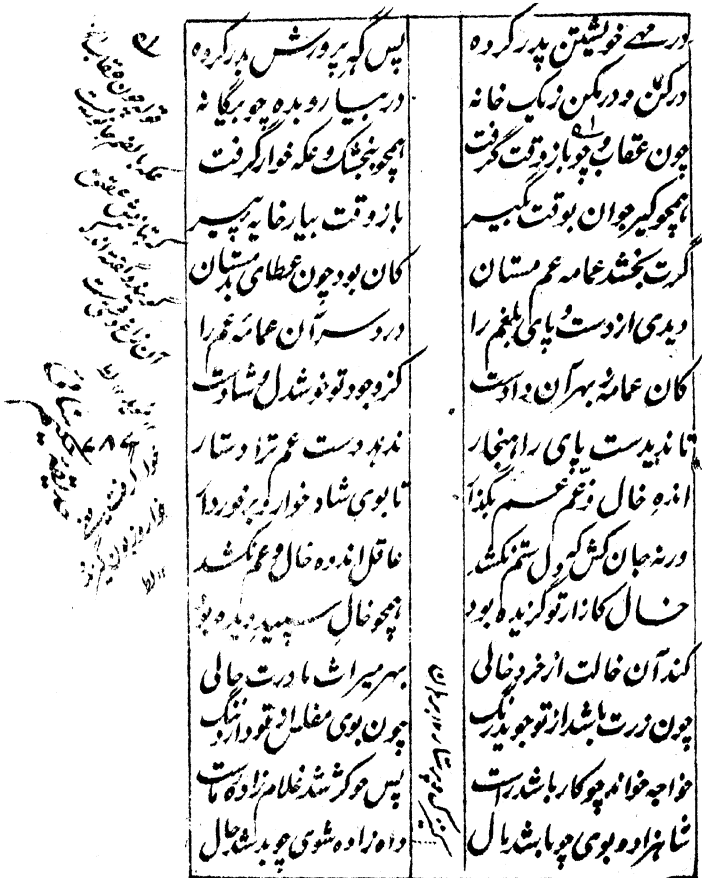

پس تو گوئی مملان مرالبحات | سنگدل خال نیست خلخال ست
رو تو از ننگ خال بیغم باش | خال و عم را بمان و بی غم باش
تا وودستت بدامن خالست | هر دو پایت میان آغالست
حکمت اندر عرب فراوانست | وز همه خوبتر یکی آنست
که عدی شد چو از عداوت خال | همنشین سباع و وحش و رمال
نشنیدی که راند در امثال | رو تو عم نعم شمار و خال وبال

فی محن صاحب العیال والمنال

گرد باید زن ستوده سیر | لیکن از خان و مان خویش مگیر
زیرک آنست کو نکاید زن | نهد در سیر ای خود شیون
اشتقاقش ز چیست دانی زن | یعنی آن قحبه را به تیر بزن

فی ذم قرابة السفیه

موش گر زشت در دکان افتد | به که خویشیت با عوان افتد
چون نشیند عوان خرشپشت | چه پدر پیش او چه خرگشته
خویشتن را خدای نام نهد | خال و عم را گدای نام نهد
بنشاند ز جهل و کشخانی | پدر پیر را بدر بانی

ز انگه چون سفله یافت مال و محل | بکند بخت و یار و خانه بدل
کبر او چون بلای آمدنی | باز کاسه‌اش چو کاسه زدنی
گر نداری بجز مست خواند | ور بداری بعنف بستاند
همه از کون خواجه تیز دهد | گه گه از کون میز نیز دهد
که من از دست اینم و آنم | من کنون دست است سلطانم
همه یاوش ز حاجب و وزیر | همه لافش ز نایب و وزیر
گو بدار ار با تو هم سخن باشد | زیر نو گر چه دو کهن باشد
که نه بینی بجز مرمت و صولت | یک ز سنج زن مه و من دولت
گر دو نم بین ز دست شه نیلی | که بدست خود و مه ز ند سیلی
من ز نم بیشتر ز بیم بشه | کون پیلان بریش عنبر شه
شاه ما را بسیر دار بزید | جز بفرمان ریش من نرید
خود بر سم منست چندین گاه | قفل و مهر و کلید گلخن شاه
چکنی با خوشی ز خویشی او | که مه او مه کمی و نه بیشی او
از پی لقمه بساتم و سور | گه غلامش بوی و گه مزدور
کیست در چشم عقل خوشتر | در جهان از گدای کبر آور

کتابخانه مرکزی دانشگاه تهران
۷۸۹

دیو در مشک او دمیده فره
تا ز خود سوی خود شده فره

از حسد پوده وز فنا سوده
در میان طمطراق بیهوده

بد مه زنده از پی بیمار
بخورد مه کند از تف انگار

مور شود و ز شوز نزد بیش
روشنی شوز نگذارد پیش

سفله گردد ز جهل و مال سفیه
که سیه سار بر نتابد پیه

که بدین خوان جفتی و فرزی
صابری به که از جگر خوری

که مه او دو مه عز و دولت او
چه کنی با دریش و سبلت او

حرص را برنه از قناعت بند
آنگه از دور او کری و تو خند

خواجه تو قناعت تو بس است
صبر و همت بضاعت تو بس است

که خود آبستن ست با همه ساز
شب کوتاه تو بر و ز دراز

دون و رعنا همیشه مضطر به
دست او با دهان برابر به

صلح بی جنگ به کریمان را
نگذارد ز سنگ بر لئیمان را

با عوان خویشی آر نداری به
دیده بر عقل خود گماری به

گر شوم و مار سوی جانت روان
بهتر آید بسی که خویش خوان

نعره یشی ار با محنت ناچارست
اندرین قول پرکان چارست

یا باش یا گریز از بر او | | یا هوسها بریز از سر او
گر چو تشنه شود سرابش ده | بود | ور چو روغن شود ترابش ده
تا ز با دیو دیو دولت او بر ہے | | آتشش را چو آب خاک دہی
ورنه با او نشین بهر برزخ | | تات فردا برد بر دوزخ

فی ذم قراء الصوفی

باز اگر خویش باشت صوفی | | او خود از هیچ رو ی لا نیوفی
خانه ویران کند بلیل و نهار | | یا بشکر انه یا باستغفار
نیمشب هر شبی بخانه خویش | | آید و صد ابا حتے در پیش
نه بصورت مسافر و آز | | نه بسیرت مقیم پرده راز
اندر آهنگ نده در دو خانه فروش | | یک سه دلق پوش زرق فروش
کارشان همچو نقش چینی رنگ | | دل شان همچو کاف کوفی تنگ
از پی یکدو دردی دون کز | | قبله شان سایه قبای کهرز
گر بدانی مزاج شان و رزات | | از نکوئی زدو رده صلوات
سبحه شاهدند و شمع و سرود | | حالے کو زیر چرخ کبود
خرمگس را ز بهر لقمه و دانگ | | گوشت گنده کنان بمیدانگ

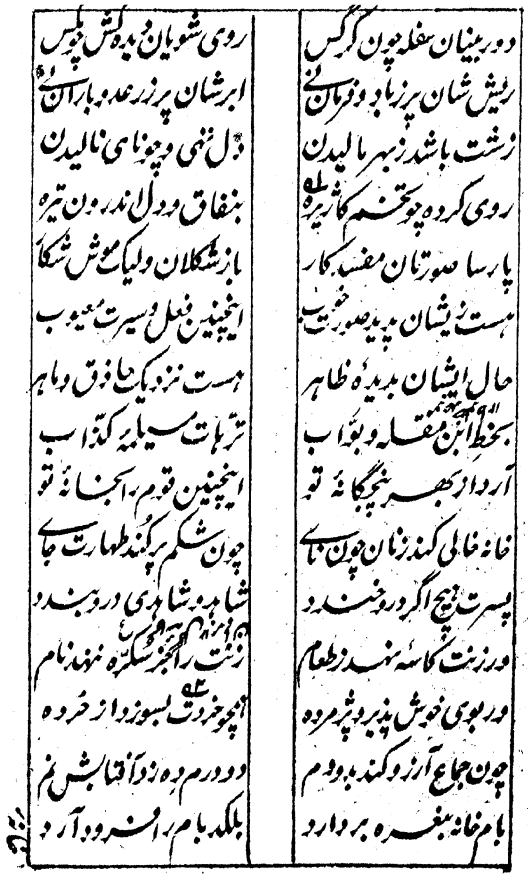

خانهٔ بود و هیچو بیت حرام | بدو روز و دو شب کند بادام
ور نباشی چو کرم بی غلغل | کور گردی ز نغرهٔ بلبل
صحبت بد بود چو خورد بمی | که فضیحت شود حریف ازوی
جاهل آنگه که خوشدلی ورزد | تیزی آنگه بعالمی ارزد
ازپی زیر بانگ و ولوله چیست | رو بخود باز گرد مشغله چیست
این صفت ز رتو کی نیوشی باز | آنگهی کت خورد چو موش پیاز

فی ذم قراءة الفقیه

ور بود خود فقیه خویشاوند | وندگردت ز بهر خویش آوند
باشد او در مزاج سیرت خویش | زان سخنهای بی بصیرت خویش
نابکاری دوروی یا نه درای | ظالمی عمرکاه کارافزای
تا تو سر بر کنی وی ازدو لبر | ریش بر بر نهاده باشد بر
بیم تو نیز بجنبد و چاک نکند | آن کند با تو کاپچ سگ نکند
بد بدست ار چه نیک دان باشد | سگ سگست ار چه سرشبان باشد
او نشسته بسر وی اندر درس | تو ازان حیله و سفیهی ترس
نز پی علم و فهم را نیکست | که سفیهست سهم را نیکست

با تو اورا ز بهر نعمت و جاه | حمله چون شیر و حیله چون روباه
سر و گفتنش چون قضا حالی | ورس گفتن ز ترس حق خالی
از برای سوال خاصهٔ عام | نه دهد بی سلام جواب سلام
می کزان لب خورد نه دندانیست | جام می گیر کاین سپندانیست
کودکی را اگر بدزد کودن | حجت آرد چو سر کند بیرون
گرش همسایه یا ز چیز است | گوید این عقد اجرتست روا است
آب در جوی دیگران بردن | با جازت چو داد بفشردن
بینی ار هیچ سوی او تازی | از سر جد نه از سر بازی
قاتبانی چو خایه کنده و دون | سر چو گیر آستین فراخ چو کون
نه بجنبش امید و نه ز کس بیم | نه از و بیوه ایمن و نه یتیم
همچو پنجهٔ رباب ریش ستر | چون طنین ذباب خاطر بر
کرد و نام تو عامی و جاهل | تا کند حق باطنت باطل
چون در آید مغفله در تنگ و پوی | تو بیار آب و هر دو دست بشوی
که دکیل اندر آستین دارد | اسپ حاکم بزیر زین دارد
با تو تا صنعتی بر اندازد | ریش پالان کند بدزه تازد

حکایت وضرب المثل

آن شنیدی که از کمار اری — رندے اندر ربود دستارے
آن دوید از نشاط در بستان — وان روان شد بسوی گورستان
آن یکی گفتش از سر سردی — تا بدیدم سلیم دل مردے
تو برین سو همی چه پوئی تفت — کانکه دستار برد از ان سو رفت
گفت ای خواجه گرچه از انسو شد — نه ز بندد زمانه بیرون شد
چه دوم بهیده سوی بستان — خود همی یابمش بگورستان
که بدینجا خود از سرای مجاز — مرگ سیلی زنانش آرد باز
زود باشد کشد ز سرای سنج — آورندش بپیش من بی رنج
آنکه راز دل و نهان داند — داد من زود بجایه بستاند
تا بدینسان که کرد مارا عور — عوری خود به بیند اندر گور
از چنین اقتدار باجه اندیشی — تا چه خوشست در چنین خویشی
فرع دین چون علم بلند کند — بر چنین اصل پیشخند کند
خویش نا خوش بسوی من بثل — هست موی ز ماروموی بنقل
بر کنی مدبر ها کنی نا خوش — تیره زو آب و گنده زو آتش

صدیقه خانم

قیمتی در قیامت ایمانست | نه نسب نامهای انسانست
تخمهائی که شهوتی بنود | بر آن جز قیامتی بنود
بنود در حشر نوبت طین | نوبت دین بود بیوم الدین
باش تا بگسلد بوقت نشور | نسلهای جهان بصدمت صور
چه کنی خویشی کسی که عیان | ببرد آبت از نیا بدنان
گر نشوه سوی جانت حمله برد | بچه را القمه سازد و بخورد
مثل خویش بد چو دهقانست | دست او پای بند اقرانست
تا بود سایه هست زیر درخت | چون فرو ریخت برگ بند درخت
خرمنش چون ز دانه باشد پر | پشک اشتر نماید ش چون در
سالی از هیچ خشکی آغازد | زود دهقان پزشکی اندازد
تنگ برشد بر آسمان برین | نام گم شد چو نم نیافت زمین
برز گر رفت و نان و دوغ ببرد | مالیه و جفت و داس و موج ببرد
با چنین قوم چون کنی خویشی | گر نه بر خیره سفت خویشی
یار آن باش کت کند یاری | شب مستی و روز هشیاری

حکایت

۷۹

قحطی افتاد و قحتی اندر رسید — دور ازین شهر و زنواحی وی

آنچنان تنگ شد بر انسان کار — کآدمی شد چو گرگ مردم خوار

گرد دهر ما درے همی گریان — خرد فرزند خویش را بریان

گرد بر خود همی طباخ امیر — خون همیشیره را حلال چو شیر

اندران شهر چشم سرکم دید — سنگ مرده که مردم آن نخرید

اندرین حال عارفے زنگی — نزدم آمد ز راه دلتنگی

گفت مردم همی خورد مردم — تو دعائے بکن که من کردم

گفتمش راست رو مکن لنگی — رو و بگذار تا بود تنگی

تا بدانی که در سرای بسیج — هیچکس نیست هیچکس را هیچ

بهر انیست در سرای اسباب — سرنگونسار لا اولی الالنساب

زین قرابت نویس نامهٔ تنگ — نکه قرابت قرابه دار و سنگ

بشکند زود و بد شود پیوند — نیک بود که دیر شد دلبند

خویشی خویش ریش ناسور است — از درون زشت و از برون عور است

خشک او تر و سرد او گرم است — سر او سخت و پای او نرم است

تر و دانا چو خشک شد تر او — پای دل کرد خاک بر سر او

حدیقه حکیم سنائی
۷۹۸

پس درین بزمگاه نامردان | از پی صحبت جوانمردان
باد همره[1] ترا ز عشق نبی | خشم ما در اضافت نسبی

در هجو شعرای بدگوید

یک ره ناشیان شعر خراش | خویشتن را شمرده شعر تراش
قالب و قلب شان سلیم و لئیم | خاطر و نظم شان عقیم و سقیم
همه بر درگه فراشتی | همه از روی معرفت لشتی
دیدنی هست و خوردنی نه مدام | چو سگ تخته و چو مردم خام
روی شان چون پیاز لعل و نکوست | لیک چون بنگری بود همه پوست
تا زبان در سخن جبری کردند | عقل را عاشق کری کردند
جان شان همچو مغز ریباده | دل شان همچو نظم شان ساده
فعل شان زشت چون عبارت شان | جان گران همچو استعارت شان
فتنه را نام عافیت کرده | دال با ذال قافیت کرده
فرق ناکرده منکت او محنت | عقل از ایشان بداشته عدت
روی چون ناس و فعل چون نسناس | همه محتاج حامه گربناس
سخت شادست شاخ بیخ جهان | از چنین شاعران به پیش مهان

[1] همره ترا ز عشق نبی

گر بشکفند و موش تا شیرند | خانهٔ مردمان ازان گیرند
همچو گربه بلقمه محتاج | کرده چون موش سفره تاراج
همچو گربه بلیم و دزدی دست | خورده سیلی ز بهر پارهٔ پوست
یادگار منافقان بسخن | سخنش همچنوست بی سر و بن
از معانی دلش بی بهره است | همچو طوطی بنطق در لافست
خانهٔ مردمان گرفته چو موش | خلق ازایشان رمیده همچو وحوش
لاجرم سخت جان و سست گمند | روی ناشسته همچو خوک و سگند
غافل از فعل و فاعل و مفعول | حفظ کرده بجای فضل فضول
باز نشناخته ز شعر شعیر | خلد را خوانده گاه شعر سعیر
بر دوغان سپید بگشاده | شعر برده به پیش خر بنده
خویشتن را شمرده از ندما | ساخته مسکن از ذر حکما
گرد کرده بسی سخن ریزه | نیک و بد خیره در هم آمیزه
در بدر روز و شب دوان نوان | نام نیکو بداده از پی نان
بهنداز جهند از ین کشتی | پای بر فرق بحر چون کشتی
همه هستند صورت شبدیز | زینچنین جاهلان دلا بگریز

فی اصحاب المنحول

دانکه هستند در سخن منحول ... گاه گفت رود مقرر او مقبول

از عروض و علل زنند نفس ... سالم و منحرف زپیش و پس

در افاعیل و در مقاطع و فصول ... گفته دانم کجا بود مفعول

کرده انجام بیت را آغاز ... هیچ از آن بیت سر نداند باز

یک قصیده دو بیت بیا خواند ... پیش هر سفله کش نیفشاند

شده قانع بیکدو دسته جزو ... فرق ناکرده تا سر و بن مو

یکدو فصل رکیک کرده دبیر ... کرده از گذیه شهر پر شور

بر اسکاف و درزی و قصاب ... زده در شاعری هزار ان تاب

بر خباز و کلبه بزاس ... پیش قصاب و طبخ رود اش

همه کان مدح ناسزا گفته ... خرز و در یک مطاسفته

دُر و خرمهره جفت کرده بهم ... بیخبر در سخن ز بیش و ز کم

خلق زافعال شان شده بخور ... سال و مه پیچو ابلهان مغرور

زهر انکس که یک دو بیت بخواند ... ژاژ خائید و دُرّ فشاند

باشد انکس سخنور و شاعر ... بر معانی بود شده ماهر

۸۰۱

کیر عنبر مهترین مشاره بود | فرش دهلیز همچو شاره بود
دست یکسان چو پشت آینه روی | همچو کیر خرست بتنبوی
خلق از ایشان همیشه در رنجند | همچو سیم سیاه ده پنجند
بگذر از ذکر جاهلان کردن | هست شان در خور تفاگردن

فی مثالب جماعة المنحول

وانکه بی آلت اند و بی مایه | همه عریان چو کیر بی جامه
همه طلبگار زرق و تزویرند | مدتی را دو حقه می گیرند
شعبده برده بگاز رو جولاه | همچو استه زوه های کفش و کلاه
همچو فلقانیان کهن پیرے | کرده یک شعر را دو گرده بها
همچو سگ در بدر بدر ریوزه | خوانده مرمقل را بچلغوزه
مدح شاهے بعاریے برده | ویرا هوش خویش بسپرده
یکسه رنجه نا حفاظ و ناهینا | در عبارت فرخ و نازیبا
جامهٔ صلخال تاج بنهاده | شعر شان همچو ریش شان ساده
تا به آبت نشانند | غول شکلند و زشت و نسناسند
مزد ایشان گر آنچه باکاسه | هست یکسان چو تاس با تاسه

شاه را مدحت و زیر برند — میر را در غلو به تیر برند
عامیان را خدایگان خوانند — معتران را پاسبان دانند
مدح و ذم نزد ایشان چو یکیست — کس زن ایشان چو خانه ویرانست
همه بشسته روی و نمحوسند — همه تطفیل جوی و جاسوسند
همه بارو وی و طلعت شوند — زان همه ساله خوار و محروم‌اند
بی زبانان پر زبانها هستند — همه کور و دریده‌ها هستند
شاه اگر کار ها گزیده کند — نسل شان از جهان بریده کند
خلق ازین قوم غمزه تا زرهند — که ز افعال ما گنهند
همچو ترک غزند غارت دوست — نیست بر توزه از ایشان پوست
در هر آن خانه که ره یابند — در شد آمد بسان سیابند
امیزد این قوم را هلاک کناد — وهر از ایشان بجمله پاک کناد
چند ازین جرمی بر شمالشان — روح باد اجد از قالب شان

فی مذمة الاطبا

وین اطبا که خالی اند از طب — هیچ نشناخته ز نوبت غب
از حمیات غافل و انواع — وجه اجناس اربع الارباع

نه زنبشند عالم و نه ز آب — مسئله اناده هیچ جواب
هیچ نشنیده نوع قاروورات — نه ز تشریح و نه ز تقویمات
غافل از سرد و گرم و وز تر و خشک — پشک نه کیشکان چو اندر مشک
گر ز انواع پرسی و ز علل — نشناسد ز نفع تا ز دلل
بجدل مر ترا جواب دهند — نه ز ره دانش و صواب دهند
گر تو پرسی ز حدّ هر علّے — گر چه افتاد در رهت علّے
بخدای ار بحق جواب دهند — یا بکس نور آفتاب دهند

فی مناقب طبیب العالم

باز مردے که وی طبیب بود — در سخن صادق و ادیب بود
کرده باشد ز اوستاد قبول — خوانده باشد بسی کتاب اصول
وز ریاضی برد بدانش راه — وز طبیعی بود بوجه آگاه
واندر اسرار علمی و عملی — مسلمای خلافی و جدلی
از برون پی برد بحال درون — واند احوال اندرون ز برون
بیند احوال علت و امراض — واند اسباب جوهر و اعراض

تفصیل العلل وهی خمسون نوعاً

نبض وقاروره و رسوب علل | داخل و خارج فساد و خلل
گر تو پرسی ز حد طب که چیز | چون توان کرد اندران تمییز
علت ساکنه و حریف و سم | سبب دفع آن ز بیش و ز کم
انبساط انقباض و حمیات | عطش و جوع با صداع و صفات
حال نسیان و حمق و استرخا | فالج و لقوه و فساد دو با
حمره در عشه و ربوه و کزاز | ریه و انتصاب و ذرب و براز
حال سرسام و علت برسام | نزله خانوق با سعال و زکام
گر بپرسی تو از عطاس و زسل | کز مداواش رنج گردد دول
از تمطی و اختلاج بدن | خفقان و فواق و سستی تن
هیضه و تخمه و زحیر و تهوع | اصل این چند باز چند فروع
باد و قولنج و باد آیلاوس | یرقان و برص جذام و نقوس
نقرس پای بند و عرق نسا | قمتق و دیگر بروت الامعا
گر سوالی کنی ازین پنجاه | چه شنوی جمله نیستند آگاه
خدا این هریک ار بگویم من | گردد از نکتها دراز سخن
اندکی باز گویمت بشنو | باز نگردنته ام سخن مگذر

به رسوب و روی ادرار

فی تفصیل العلل والامراض

سکتة از انسداد بطن دماغ — گه تمامی نیابد استفراغ

بشنو از من تو حدّ و صف حریف — خوردن و خارش زبان لطیف

انبساط آنکه مرکز دل تو — بگشد سوی ظاهر گل تو

پس بود خال و جذب راه هوا — کشد آب حرارت زیبا

انقباض آنکه ظاهر بدنست — سوی مرکز برود خان تنست

مرحسیات را حد آنکه نهاد — گرمی بدبدلت راه گشاد

وان حرارت غریبی وطن — پس سرایت کند بجمله بدن

عطش آن شهوتی که گرم و تر است — جوع آن شهوتی که گرم تر است

لیک میلش بخشکی است فزون — اینچنین گفته است افلاطون

وانکه او رصداع خوانی تو — رعشه وجع راس دانی تو

حد نسیان چنین نمود استاد — سهر از انقطاع خواب نهاد

حمق را حد فساد ذکر و فکر — جمع این هر دو آن بیکدیگر

بشنو از حال و حد استرخا — نوع بطلان جملگی اعضا

انسداد مبادی الاعصاب — انقطاع نفوذ و قوت و تاب

واسچه زانام کرده اند سعال
قصبه ریه را کنند بدحال

وزیر کام افصبا بنهاد مبتلا شود باد
بسوی منخرین کشاید راه

بشنو از من تو حد و وصف عطاس
حرکتهای انجز رقیاس

چهل اندر دماغ گشته ستبر
بطبیعت جدا کننده چو ابر

سل فساد مزاج وسودا ها
پس ز بول آورد با عضا ها

قوت باضمه تباه کند
واقعه هم بوی نگاه کند

قرحه قصد را زود پدید آید
ریه را ثقلها پلید آید

از رمطی نشان چنین دانند
آنکه در طب امام و استادند

حرکت در تن از همه عضلات
محتقن گشته از همه آفات

کاندر اعضایت آورد نفجات
اختلاج از ریاوت حرکات

انبساط و انقباض اندر دل
هر زمان آورد همی خلل

خفقان اختلاج دل باشد
که نه از حقد و غش و غل باشد

باز گویم فواق را من حد
که برین قول ناورد کس رد

حرکات و تردد مابین
واقعه هاست که برآمی العین

کاندر اجزای معده جمع آید
بدل انطباع منع آید

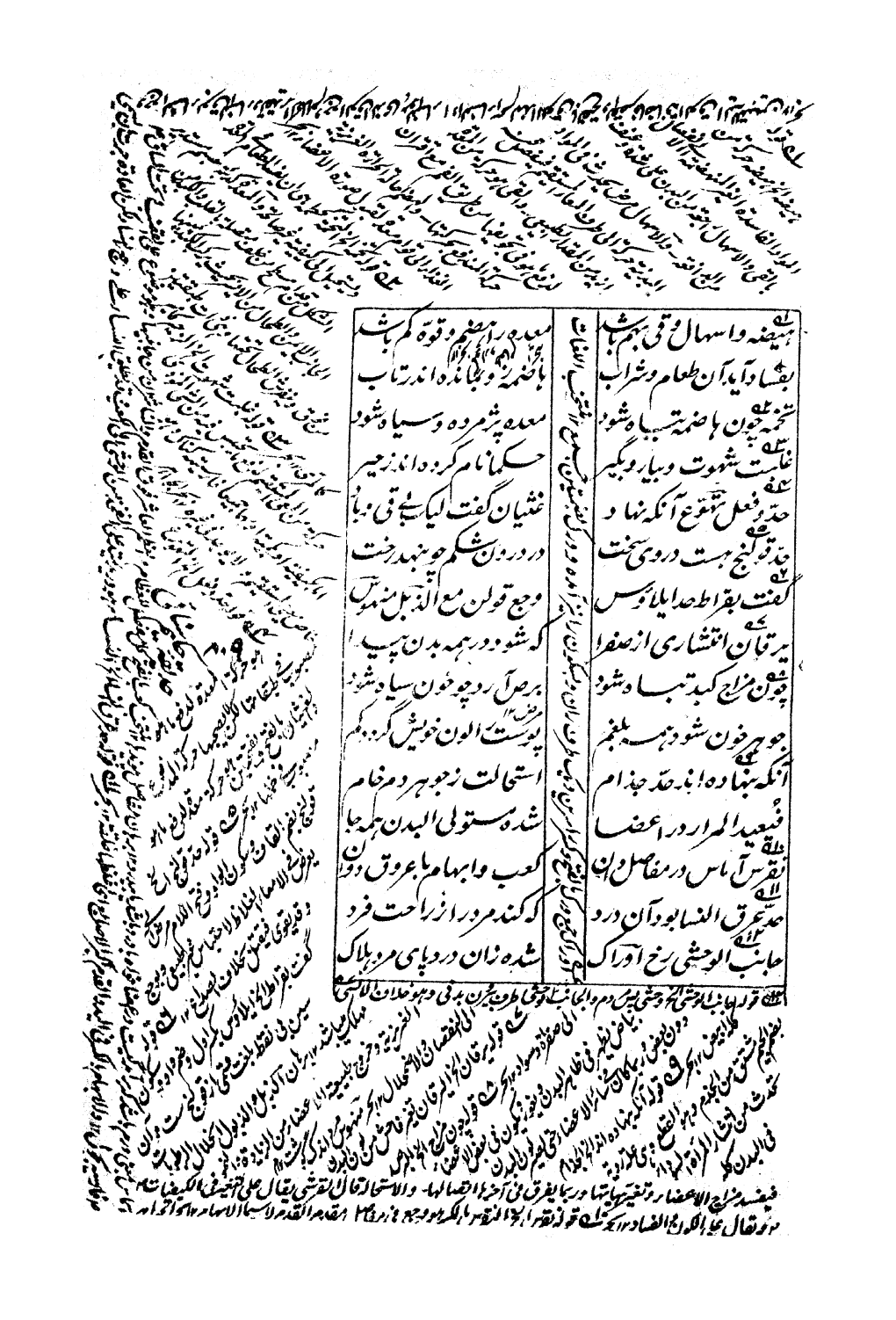

فتق دردی شدید در معا ... محصل البطن با صفاق قفا
حکما از برودت الامعا ... این نهادند حد رنج و عنا
آنچرا فی زحالتین باشد ... وان سرایت بآلتین باشد

در طبیبان نادان

این شنیدیم حد این بیچاره ... کرد باید کنون سخن کوتاه
حکما حد جمله این امراض ... این نهادند بر سواد و بیاض
از اطبای عام این ایام ... گر بپرسی ازین همه یک نام
بخدای ار شناسد و داند ... ور هزاران کتاب بر خواند
همه از جهل پرشر و شورند ... همه کناس کرد و اکمه و کورند
صد هزاران مریض را هر سال ... بکشند از کیاست افعال
همه هستند یار عزرائیل ... قاتل ایشان و جمله خلق قتیل
وای آنکس که هست حاجتمند ... بچنین قوم کوربی دردبند
ای خداوند از چنین حکما ... خلق را کن بفضل خویش رها
که جهان شد ز فضل شان ویران ... خلق را زین بدان بجان برهان

فی صفة المنجم الحاذق والمنافق ومثل اصحاب الدعوی

بغیر المعنی فی بطلان احکام النجوم وقال علیه السلام النجوم حق
واحکامها باطل وقال علیه السلام من آمن بالنجوم فقد کفر
وقال تعلموا من النجوم ما تعرفون به ساعات اللیل والنهار
وقال الله تعالی الشمس والقمر بحسبان

بازانیها که مرد احکامند	همه در فال وزجر خود کامند
نفس از گردش نجوم زنند	سال ومه فال سعد شوم زنند
همه جاسوس نجم وافلاکند	همه بامیل وتخته وخاکند
همه در راه حکم خود رانند	بسر من که ثراثر میخانند
زرق بلعنبس صفت رهبرشان	کم زخاکند خاک بر سرشان
نشنیدند نام بطلیموس	پرفغان ومیان تهی چون کوس
روز وشب در شمار هفت وچهار	خانهٔ جد وخانهٔ ادبار
همه شاگرد زرق بلعنبس	همه از زرق او زنند نفس
صاحب لیل وصاحب نوبه	زینچنین علم توبه به توبه

فاضل محقق ادام الله تعالی ظله العالی

صاحب ساعت و دلیل نهار	طالع و کدخداه و جانبختیار
صاحب وجه و نیز صاحب حد	که در احکام شان بنا شد رد
نسبت کدخداهی و هیلاج	که منجم بود بدو محتاج
صاحب صورتست و رب البیوم	که برانند جملگی همه قوم
حکم و تاثیر صاحب اوتاد	بر ترازوجه و حد و نقص و زیاد
گردش و رفتن و هبوط و صعود	که ز تاثیر شان شود موجود

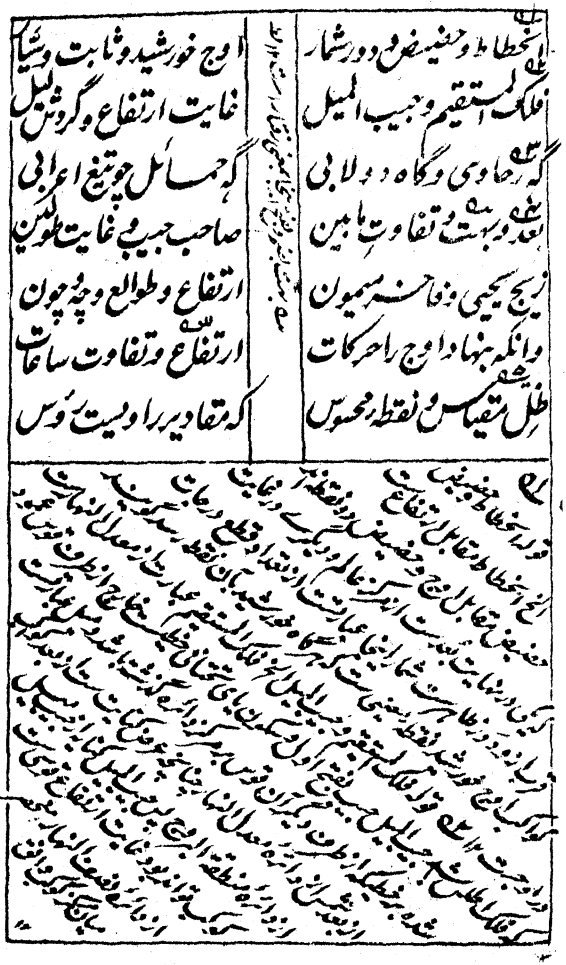

طول و عرض و سطوح و نقطه و خط | که در احوال جمله نیست غلط

فی صفة الافلاک

فلک تاسع است بر زا فلاک | کین فلکها ورا بود چو مغاک
فلک ثامنست جایی برج | واندرو هفت از حمل و خرج
فلک سابع آن کیوانست | که مر او را بسان ایوانست
فلک سادس ست زآوش را | که دهنده ست دانش و هش را
فلک خامس آن بهرام ست | آنکه در فعل و رای خود کام ست
فلک رابع آن خورشید ست | که بملک اندرون چو جمشید ست
فلک ثالث آن ناهید ست | زهره کز نور او جهان شید ست
فلک ثانی آن تیر آمد | آن عطارد که وی دبیر آمد
فلک اول آن ماه آمد | که اثیر اندران پناه آمد

فی صفة الکواکب السبعة

دوازین هفتگانه نحس نهند | در همه وقتها بد و تهمند
دو ازو در نهاد مسعودند | فاعل خیر و منبع جودند
دو ازین معتدل بخیر و بشر | متوسط بحال یکدیگر

شمس خود کد خدای گردونست | قادر و قاهرست و بیچونست
همه زین قبهٔ بلند چو درج | در شود آی زین دوازده برج
نظر سعد راه تدبیر ست | وان دگر کژ روی تلبیس ست

فی صنعة الطبایع الاربعة

جوهر آتشست بعد از هفت | که از و دل بخست و زهره بکفت
بعد از آنش هوا و جو هوا | که ز وی تا بمرکزست ملا
بحر اخضر سوم نتیجهٔ اوست | آن یکی قشر و آن دگر همه پوست
اغبر تیره چارم ارکان | پس نبات و معادن و حیوان
این چهار آتباع این دوازده برج | هر یکی بر مثال گوهر و درج

فی صنعة البروج الاثنی عشر

حمل و ثور و پیکر جوزا | سرطان و اسد و سنبله بقا
خوشهٔ خاک و کفهٔ میزان | عقرب مائی و زنار کمان
جدی خاکی و دلو و حوت بهم | این هوا و آن آب داده رقم

فی صنعة بیوت الکواکب

بره و شیر نار ست و کمان | گاو و دوشیزه و بز خاکی دان

حمل اسد

ع سعد بیت دال بر بیان طبایع بروج و بیت آخر در صفت بیوت کواکب

ع ۱۲

مانند پیشکبر و ترازو و دول | از هوا یافت بهره بیش و مول
هست خرچنگ و کژدم و ماهی | که بر آبست شان شهنشاهی
حمل و قصر بست ازین تاریخ | که شد ستند خانهٔ مریخ
ثور و میزان ز زهره دارد بهر | زهره چون شاه و ثور و میزان شهر
پس ازان هست خوشه و جوزا | کز عطارد گرفته اند بها
سرطان خانهٔ قمر گویند | شمس را جز اسد کجا جویند
قوس و حوتست خانهٔ هرمز | جدی و دلو از زحل پذیرفتند

فی شرفه و وباله و صعوده و هبوطه

شرف آفتاب در حملست | شرف ماه گاو بی جدلست
راس اژدهاست شرف جوزاست | سرطان آنکه مشتری راجاست
شرف تیر خوشه آمد و پس | مرزحل را شرف ترازو بس
مرزحل را شرف کمان آمد | ملک بهرام جدی ازان آمد
شرف زهره هیچ ماهی دان | بعد ازان جلگی تباهی دان

فی صفة هذا العلم من الحکیم بطلیموس

می ندانند کاین همه وضع است | اختراع حکیم بی بضع است

چون ولادت ترا پدید آید | بستگی را ازان کلید آید
دومین خانه بیت مال نهند | اصل این حکم بر محال نهند
سومین بیت اخوت و اخوات | ایمن از حادثات و از نکبات
چارمین خانه خانهٔ پدرست | که ورا خیر و عافیت ثمرست
خانهٔ پنجم آن فرزندست | وآن اولاد و خویش و پیوندست
ششمین خانه جای بیماریست | که ازو گه نشاط و گه زاریست
هفتمین خانه جای جفت و عیال | که ازان به شود همه احوال
هشتمین خانه خانهٔ نکبات | که ازان مرورا رسد آفات
نهمین جای ملت و دینست | سفر و راه و کیش و آئینست
دهم از مادران نهند شمار | خانهٔ پادشاه و حرفت و کار
خانهٔ دولتست یازدهم | اینت ترتیبها همه مبهم
ازدوازده دو نشان که داد ستند | خانهٔ دشمنان نهاد ستند
زین دوازده دو دو نظر پنج کنند | خود درین پنج جا سپنج کنند

فی تسویة البیوت

اختراعی چنین هر آنکه نهاد | راه ورداد لیک در نگشاد

خلق را گر دو جمله سر گردان | وانچه گردد از عمل تبه گردان
شخص گاهی که در شمار آید | مادرش اولین بکار آید
بعد ازان خانهٔ نحوس و سعود | چون درآمدی از عدم بوجود
خواهران و برادران پس ازان | پس پدر با برادرش چون جان
خانهٔ رنجها و بیماری | نکبات و بلا و دشخواری
بعد ازان خانهٔ مناکح و جفت | بدر آید دران نه مان نه منفعت
چون بجست از نحیب بند کمند | پس درانه تو خانهٔ فرزند
خانهٔ دوست و خانهٔ دشمن | بعد ازان خانها تو پی بلگن
ور نه بیهوده زین نمط گر گوی | ژاژ کم خای و پر بهانه مجوی

فی حال المنجم الجاهل عند ملوک العالم

بود وقتی منجمی کانا | همچو اهل زمانه نابینا
پادشاهی ورا بخدمت خواند | گاه و بیگاه پیش خود بنشاند
پادشا مر ورا سوالی کرد | مشکلش را ره از محالی کرد
پادشا زیرک و نهان بین بود | ظاهر و باطنش پر از دین بود
گفت روزی برای خود بگزین | روز بقویم و حال خویش ببین

آنزمان گفت همه کمال بود | کو بیت خالی از وبال بود
طالعت را همه شرف باشد | حال تو بر تو منکشف باشد
هیچ نکبت نباشدت پیدا | خیزد دل شاد بانه پیش من آ
تا ترا ساعتی دهم در خور | تا شود فقر و فاقتت کمتر
مرد آنجا برفت و روز گزید | و انچه مقصود شاه بود ندید
با مداد دی بر شه آمد زود | که ازان روز بهش روز نبود
شاه چون دید مرد را دلشاد | صد در از رنج و غم بر و بگشاد
گفت در حال گردنش بزنید | بسته او را به پیش من بکشید
مرد در خیم مرد را بکشید | برد و اندر زمان سرش ببرید
می ندانست روز نیک از بد | بود در تقلید امام او نه خرد

فی مقادیر البروج والکواکب

غافلند این منجمان از کار | نیست در کار شان دل بیدار
همه بر ازرق و حیلتست آلت | نیست از علم و حلم شان علت
شمس گر ذره هست در مقدار | زصد و شصت و چار بار شما
خانهٔ او اسد شما وستند | و در و در از خرد فقا وستند

زهره گر ربع کره بیگانه است | قور و میزان چو اورا خانه است
نیست تیر از کره یکی جزا | با دو خانه است سنبله و جوزا
نیست در کارشان بسی تمییز | خیز و بر ریش این منجم تیز
هیئویسند خیره بر تقویم | نیک و بد بر عموم امنیت حکیم
بس تجج کند بر دانش | هیچ دانش نداده یزدانش
نیست فرقی میان مردم دهر | همه یکسان بود طوالع شهر
همه با دست حکم باد انکار | تو ز احکام خیره دست بدار
نیست خبر هزه منجم و تخیم | زن بود سنبه چنین تعلیم
سخن فال کو ندارد سود | باد پیمود کآسمان پیمود
نیست الا بقدرت یزدان | نیک و بد در طبایع و ارکان
فی قضا خلق یک نفس نزنند | مرد عاقل چنین هوس نزنند

فی المطایبة والنزل

بود گرمی بکار در یوزه | نام آن سرد قلتبان یوزه
رفت زی حج بگدیهٔ محراب | امنیت فضل امنیت مزد امنیت ثواب
چون بیغداد آمد از حلوان | دید بازار ها پر از الوان

زهی خرابات از خرابی دین — ره گذر کرد بر ره و آئین
دید بر رهگذر زنی زیبا — روی زیبا بزیب چون دیبا
دست در جیب خویش کرد و چو باد — کرد در سر هوش حج و فرج بباد
دید در فرش[51] زر گریبانش — دو درم بهر جامه و نانش
یوزه[52] زشت با دل ناشاد — دو درم داد و آن نمک را کاد
زنک شوخ دراز ارش دید — او دو به پرزر و غنش دزدید
گفت زن سخت ابلهت دیدم — بستدم سیم و بر تو خندیدم
یوزه دادش جواب بر ره راز — چون شد آن سر گذشت و قصه دراز
گفت ازین خرزه[53] گر چه در بندم — اینچنان خر نیم خردمندم
چون به بینی چراغ بی روغن — پس بدانی تو ابلهی یا من
تیز را باز داد در پهلیز — زانکه غماز رو ده باشد تیز
گر بستی ز زیر من روزی — جست ناگه ز گنبدت گوزی
تو بباد ام و پشت رخ مفروز — کاپیچ گنبد نگه ندارد کوز
باد اگر کونت را بفرمان نیست — غم مخور هیچ کون سلیمان نیست

فی معنی اللواطة

نزد آنکس که عقل او خوارست | شاهد و لشکر جگر خوارست

التمثیل فی زاهد السوء

آن شنیدی که بد بشهر هری | خواجه فاضلی و پر هنری
رسته از رنج بیکرانه دهر | گشته از فضل خود یگانه دهر
از خرد رخت بر فلک برده | مختشش زیر پای بر سپرده
مختشش را اگر یکی آن بود | که در اندوه قوت حدان بود
مدتی بد که خواجه کای نیافت | پسری راست کرد و جای نیافت
چون پناهی نیافت مضطر شد | بضرورت بمسجدی در شد
گنج محراب و خانه خالی | خواست تا کاد نی کند خالی
چون برامد ز خلوت پرده از تیل سیم | تا بر د سوی چشمه ماهی شیم
مسجد از نور شد چنان روشن | که برون تافت شعله از روزن
زاهدی زین حکایت آگه شد | پی برون برد و بر سر ره شد
پسری دید برده سر سوی پشت | مرد فاسق گرفته توی مشت
تا ش بنهد میان حلقه کون | زاهد آمد چو دید نوی از بیرون
کار بست و عصا فراز نهاد | گلوی هیچوگاو باز کشاد

کای کذبی و کذبی پیکار است این — در ره شرع تو ننگ و عار است این

این چه بیچارگیست خانهٔ حق — شرع را نیست پیش تو رونق

از چنین کارها است در کشور — آسمان بی نم و زمین بی بر

خلق را نیست از خدای هراس — دل شان گشته معدن وسواس

از گناهان لوطی و زانی — خشک شد چشم ابر نیسانی

بر بساط زمین نبات نماند — خلق را مایهٔ حیات نماند

بشود لا محاله دهر خراب — چون لواطت کنند در محراب

مرد فاسق بحیله بیرون بُرد — تا مؤذن برون نیاید درد

مرد فاسق چو شد برون از در — مرد زاهد گرفت کار را بسر

مرد فاسق چو باز پس نگریست — تا نبیند که حال زاهد چیست

دید بی هیچ دانگ و بی حبه — گذر شیخ بر سر دبه

سر فرو کرد و گفت کای زاهد — این همان مسجد و همان شاهد

لیک از نخوت ما و گردش حال — گشت بر ما حرام و بر تو حلال

شکر و منت خدای را که کنون — گشت حال زمانه دیگرگون

کشتها قوت تمام گرفت — کار اهل جهان نظام گرفت

شکر حق را که ابرها بارید | بدل آب دُرّ و مروارید
کشتهای تهی پُر از نعم شد | دل اهل زمانه بیغم شد
نرسد صوم معه تو میدانی | بر تو خدمت و بس مسلمانی
ای خداوند اهل زهد و صلاح | گشت از انفاس تو جهان بفلاح
زاهدی کاچنین بود فن او | بگریزاز سر او بر زن او
صوفیی کاچنین بود فن او | یک جهان گیر در کمین او
چون چنین اند زاهدان جهان | چه طمع داری آخر از دگران
همه در بند زرق و سالوس اند | در خور صد هزار افسوس اند
دست ازین صوفیان و هرزه شوی | تو نه کوری حکایت از کوری
چون همی پیش آنکه مدهوشند | از پی خلق حلقه در گوشند
گردن جمله از تف سیلی | همچو گرباس در کف نیلی
جنس آنانکه نامسلمانند | همچو دونان گران و ارزانند

فی مذمة التزویج

مرد غلام آنکه زنی عیال آمد | او ز دنبه بپوست کال آمد
نیست کدبانوی و کادن را | زن بد جنه طلاق دادن را

نسخه ابرهان و فرهنگ دیباچه دادن و فریبا دادن نسخه غلیظ کردن

بندهٔ زن شدن بشهوت و مال — پس بر و حکم کردن امنیت محال
زشت باشد که در زنا شوئی — بنده باشی و خواجگی جوئی
بندهٔ زن مشو بمهر و بمال — تا نگردانَدت عیال عیال
جفت در حکم شوی خود باشد — لیک در حکم بنده بد باشد
تو چو انگشت گشته انگشتش — او چو ناخن کند بناخن ریش
نقطه بر ریش خواجه خط کرده — سبلت او چو کون بط کرده
سیم کاهین چو طوق در گردن — زر نه برطاق و خیره غم خوردن
پس اگر العیاذ بالله باز — بچه بر سقف کس کند پرواز
کس بی بی گرفت از سر کین — ریش بابا ز مو بر سر کین
پیش[۲] چه گویم که هر چه عاقل تر — نزد سبحان کیسه باقل تر

فی تحسر المناکحة

آن جوانے بدر دمی نالید — گفت پیری چو آنچنانش دید
گر چه می نالی ای جوان نهیل — گفت کز جور دیه وز زن هیل
جبه بر من قبا شد از غم دل — پیرهن چون عبا شد از غم دل
پنج ماه است و یازده ساله — نکند کار هیچ گو ساله

چندگه شد که من زنی دارم — خویش و پیوند و برزنی دارم
جفت پرگبرنش بی شهمات — گل رعنا و روی بد عهدست
هرکه در دام زن نیفتاد است — عقل شاگرد او چو استادست
وانکه بر کس بخیره گرد درس — عیش او تیره دان چو پیر کس
اندرین طارم طرب نبوی — راست گویم اگر زمن شنوی
گر کنیزه لرزبود — گیسه کس فراخ در نزبود
زن که دارد بسوی حمدان آی — حمد حمدان کند نه حمدانی
آورد کدخدای را بگله — نان بازار و خانه به غله
برهی گر کنی بفردی محو — از خوشی خوشو و ننگ نفو
یافت امروز فضل عمر و رج — هر کرا داده حق زفرج فرج
انده فرج محنة العظمی ست — شهوتی راتبع دو صد بلواست
زانکه روی راهنر باشد — گرچه پشتش پر از گهر باشد
شرب او شربود خورش خوراک — سیم او سم و هدزرش زاری
گر تو گوئی خوشست جای قرار — خوش نباشد رباط مردم خوار
آن خوش از نقص و شهوت و شره است — ورنه جای تجسم و تبه است

فی مذمة الشعر و مدائح الشرع

ای سنائی چو شرع دادت بار — دست ازین شاعری بشعر بدار

شعر بر حسب طبع و جان سره است — چون بسنت رسید مسخره است

شرع دیدی ز شعر دل مگسل — که گدائی نکار داند دل

خفقات اول که شاه من باشد — همچو صبح دروغ زن باشد

مدد نا حفاظ و جنس بود او — غلط موذن و عمس بود او

شرع چون صبح صادق آمد راست — که فزون شد بنور و هیچ نکاست

هر کجا شرع انبیا باشد — عقل اندوده بر کیا باشد

سخن شاعران همه عمر است — نکت انبیا همه رمز است

ره بدان غمزه خواجگی جوید — وین بدین مژده دین پوید

ور و سندی بگرد و عیسی گرد — دار و ره نشین چه خواهی کرد

حکما طبع آسمان دانند — انبیا روح این و آن دانند

آنکه سی روزه راه ماه بود — شرع را زان فلک چه جاه بود

اینکه تسلیم هیم و واو آمد — خود یکی روزه راه خورشید است

گر زنیم طعن ازین نگویم من — در جهان بیش و کم ز نظم سخن

ناقسامی عقل بوبستم — خویشتن را بیازمودستم
ای کسانیکه اهل غزنینید — بر سر گور من چو بنشینید
بر زده و بهیده و پسر و از ید — نفت[1] در خرقه من اندازید
ظاهر آنچه گفتهای منست — وصف نقش خطا خدائی منست
قوت و غذائش غزل که تو خریدست — با طلبش همدم و جی و تجربیست
گر تقاضیم گه گهم بدعا — یاد آرید جملگی ما را
که بیامرزش ای خدای خبیر — عذر تقصیرهاز او بپذیر
تکن از ظن بسوی علم شتاب — زانکه در ظن بود خطا و صواب
جان بی علم بی نوا باشد — مرغ بی برگ بی نوا باشد
جان دانا نوازد از پی آنک — همچو بلبل نوازند بر بر گل

فی شکایة اهل الزمان

از برین عنصر بوالمظفر ولی — کرده از بر ده فضلا ملک تر فند
بسیج نادیده از علوم اثر — بسیج نایافته ز حال خبر
همچو فرتاده عاجز متلف — کرده عمر عزیز خویش تلف
همه در بند لقمه اند و جماع — همه را خون حلال بر اجماع

[1] نفت بر وزن نفت ظرفی باشد که در آن روغن و امثال آن کنند و بر سر گور مردگان نهند و در آن سوراخ باشد تا روغن بتدریج بیرون آید و چراغ گور بسوزد و بعربی آن را قنینه گویند

۱۲۲۹

همه چون کاوه زیر گشته بار
همه از علم دین شده نابار
بگه بقه همچو خرتازان
بگه شهوه چون سگ یازان
در غضب چون پلنگ درنده
در طلب همچو مرغ پرنده
شهوت آزا که گشت مستولی
هر دو یکسان امام و مستملی
در رهون جاهلیت عالمشان
خانه چون مویش ساخته بکلوخ
سخت ساده ست شاخ و شیخهاشان
زان یکی هست بلکه کالمشان
شمع وار ارچه دلبری کردند
که چنین بار هم رنجهاشان
من چراغ چگل شدم و گفت
تن و جان در سر سری کردند
لاجرم در غشم چراغ چگل
همه پروانه وار با من جفت
گرچه در خشدهی و در خشم اند
زرد رویند چون شمع و تافته دل
هر یکی با دو کنک سبز از رنگ
طاق ابرو و در گه چشم اند
وین دگر هست شاعری مدروغ
سه ازان کور و چار چون خر لنگ
که ندارد حد مثیش هیچ فروغ
در خور مهر نزد و رحمت ازان

تازی و پارسیش در گفتار
بفضل نه بأهلی ست اندر کار

راست گوئی حکیم صابونی ست
مایهٔ خبث و جهل و بوقلمونی ست

گنده باشد هر آنچه او گوید
همچو کز میان گه روید

دل من چون شنید گفتارش
سیلی من زد و رگفت آرش

عقل و حس من از تباهی آن
ماند مدهوش و عاجز و حیران

صفت و منعتش کثیف و کنیف
وقت و ذوقش دلیل کیک و شعیف

چون کشاید زبان بلهی گفتار
گوشم ار بشنود دگر بیزار

گرچه بیرون دران سخن خندد
دل درون در ز خشم در بندد

بیکی در در آید از گوشم
بدگر در برون کند هوشم

دل عاقل چو گشت هزل پیوش
دل دوه انگشت در کند در گوش

چون هوا از اثر او بگوش سپرد
گوش کفارت گناه شمرد

مانده در وصف اکسان ازل
در ضریح و هجا و زهد و غزل

مینه در گوش بیش قولش و هم
آستین در دهان ز جهلش فهم

هر کجا آیات او خواند
ز اثر طیان چو موعظت داند

چون سبکسار گشت هزل و دوش
در خورست آنزمان گرانی گوش

بود مانات اسپ و باجانه — تو مشو خر چو خوانمت استر
بدخوی از بدی نکاح زاده بتر — زان کز و بار به کشد استر
رو که دین را بشعر ک ناموس — نیک پی کور کردی ار سالوس
کانکه با چشم عنکبوت بود — مگس تخم عنبروت بود
از پی شوخ چشمی مگس — دیده صیقل زند بسان مگس
بخور و چشم او چو نوش مگس — چشم دیگر کسان خورد کرگس
شوی دار و زن شاه و خواجه و زن — زان همی گل خورد چو اسبستن
چه عجب انکه شوی دارد و زن — گر شود هر دو سال آبستن
ز اثر او مرده نظم من جاندار — نیست شیر آفرین چو گر بنگار
بر من سر سبک بخوی و بز بست — یکدو مه صبر کن گرانی چیست
خنک آنکس که چهره تو ندید — دین سخنهای هزل تو نشنید
هم کنون خود ز هیم زین گفتن — تا ابد هم من از تو هم تو ز من
آن زمانی که رخ نماید اجل — زود گردد بجمله حال بدل
بس کنم زین مثالیت تو کنون — که ز اندیشه منست فزون

در زه کرده عوام و بازاریان و جهال گویند

دل عامی چو دیدهٔ یار است | نیم بیمار و نیم دیدار است
گنده و بیمزه است مردم عام | چون سگ پخته و چو مردم خام
از دل عامی و نخیل وجود | کنه آید ولی نیاید جود
مگس و کژدمند مردم دون | نیشی اندر دهان یکی در کون
شحنه را آشنا کن آنگه رو | با درش دبیر کوبد و جو
ور نه شحنه نیست خویشاوند | با عوان در جفا ستیزه مبند
که عوان مستحل بیخ و دست | نیک او خشمین فعل بدست
پس اگر توبه کرد هم در حال | خون او همچو شیر گشت حلال
نه بدل بر نهند جهان بلید | بر سر دیو چتر مروارید
زافت نیش یکجهان کژدم | چشم من بی ثمر است چون گندم
مرد باشد برای خندیدن | سبلت زن بمزد شانه بریدن
ای میسّر نموده مهتابت | بس بود سایه ریسمان تابت
نشود هیچ مردم مصلح | هرگز از دست دیو لا یصلح
همچو مار از بدی و منحوسی | همه سالش شکار طاؤسی
تا کت آموخت اختیار بدی | که میا موز دیو و مه خوردی

عامه بهر طعام چون انعام | | پا و سر پست و دام و دست دام
چون مگس روی بهر نان شوند | | ور چو گربه برای خوان پویند
گاه شوخی پلید چون مگس اند | | گاه صحبت غلیظ چون زن و سگ
شوخ همچون مگس ولی بانان | | طعمه عنکبوت بی سامان
بهر بیوند جان مهمان را | | روزه فرموده سال و مه جانرا
گر یکی میهمان بخواند سدش | | کارد گوئی باستخوان سدش
گر دهند این گره بگوه آوا | | نکند گوه بزرگ شان بصدا
مردم عامه همچو زنبور ست | | که صلاح از وجود او دور ست
هوس و خشم شان چو دوزخ شان | | فقر خرج شان چو مطبخ شان
زانکه در کالمان بود همه جود | | نبود بی فلاح مرد سجود
کی هراسد ز بیخرد مردم | | از بدان ترسد و ز بد مردم
آن نه ترس خدای ترس خود ست | | تن که در طبع نیک و ترس بد ست
هم دم و هم درم دهد بی درد | | هم جگر هم دگر خورد بدمرد
از سپه کید و لقمه تر و شور | | بام و دیوار خرچه گربه و مور
ای عفا الله و یوسیرت شان | | که نه زینسان بود بصیرت شان

صحیفه حکیم ناصر

از پی یک دو لقمه خوردی هیچ — گرد دو بسیار گون نیک هیچ

گفته مردمشان نه اندر دست — بلکه از لاف و گفته و سر دست

هر که آن مرد کوهی بیباک است — راز مادی چو کوک با کاک است

تا بماری بر دین از که دمه — گر ز من پرسی از بدان همه

نبود هیچ جز بد و بدرگ — گر یکی در هزار بینی سگ

زانکه اندر جهان خاموشی — بَرد بهتر ز بوریا پوشی

این همه مرا جگان بی زر و سیم — علم شیر و گرگ مال یتیم

از کسی در جهان خاموشی — نشنود جز نکوش بی گوشی

اندر بی دخل و خرج اهل هنر — دفترش بین تو از دو دفتر

پوست باشد که مغز دارد نغز — مغز هر گز نیابی اندر مغز

این وبیران که مدبران رهند — زان همی از ظلام خود برهند

سخن زیرکان همه مثل است — هر که غمز است کار او غمز است

زیست شان سال و مه بیرون چیز — زشره مانده برگذر گه تیز

یکدم از تخته در بغل گیرند — خانهٔ خویش در بغل گیرند

یکدم از گوش سوی رود آرند — بدو کوز آسمان فرود آرند

شکر ایشان بجوائم ار چه بروزند | بشکنند ز و بسا عقبے صد کو

فی حفظة العوام

عامه مانند گرد باد بود | زود خیزد و سبک گشاد بود
تا توانی بگرد عامه مگرد | عامه از نام تو برآرد گرد
زان کجا عامه بیخرد باشد | صحبت بیخرد بد باشد
چه نکو گفت آن خردمندے | که سخنهای اوست چون پندے
عامه بنود ز کارها آگاه | عامه را گوش کر و دیده تباه
صحبت عامه سپے خطر باشد | این و آن ضد یکدگر باشد
خرتگ از اسپ خود نگیرد نیز | لیک اسپ از خران نگردد تیز
صحبت عامه هر که هشیار است | مثل حداد و مثل عطار است
گرچه عطار مذهبت شک اوے | رسد از نافه مشک او بتو بوے
مرد حداد گر بسوزان آید | جامه ز انگشت او بیالاید
با بهان لحظه چو بشتابی | نام نیکو ز وی بسے یابی
صحبت عامه هر کرا دیده است | سخت زشت است و ناپسندیده است
بیکے باده خوش شود ناچیز | صورت مرد دارد و تن خیز

۴۷

گروه مجروح چون دو از بیداد
که مه و دندان مه نامخناش باد

آمد از جنگ شان سبلت خیز
در تظلم میان درگه تیز

عرض عامه بسان مار بود
گرچه بی مال و بی تبار بود

چون نعاجه بگاه زان خوردن
لیک چون مرغ وقت آه کردن

وه کنند از دریغ وه کردن
خه کنند از دریغ خه کردن

همه هستند من بزد خودم
خوشه چینان خرمن خردم

جمله زیر جهان اسباب بند
کشت را با دو مشک آب بند

پس همه چون خرند و بیتا بند
گرد اسیم چگونه در یابند

بزر گر این مثل نگو گفتست
چشم دل شان ازین قبل خفتست

گر ز کعبشک بودمی بفکر
اندرین مزرعت شتابان سر

آسمان وار به فراشتمی
ارزن اندر زمین بکاشتمی

دل درویش از روی ستم
گرده چون پشت سو سمار ز غم

جنگ جستند ارنه پس چستند
که چو شهتره بر گذر رستند

زان خصومت که با من انگیزند
زود چون مرد مرد بگریزند

ما نه از این گروه ازان دمیم
پوست بر پوست گنده همچو پیاز

فی مذمة خدمة المخلوق ومدح الممدوح بالنفاق

وانکسانیکه بار خلق کشند — زان عمل سال و ماه هوس کشند
سال و ماه از برای نیک و بدے — شده راضی بجوز همچو خودے
ابلهے را خدا یگان خوانند — ریش خود میرنید و شادانند
روز و شب در رکاب سفله دوان — همچو سگ خواستار لقمه نان
ور کند عطسه مرورا چو خدا — سجده آرد بایستد بدو پا
ور پی سوزیان و از چیزش — یرحم الله گوید از تیزش
از پی یک دو نان برعنائی — خواند او را بحاتم طائی
در سخن سفله زار میخاید — تا ش از ان تره ات بستاید
در شجاعت ورا بسان علی — می ستاید که سخت بی بدلی
در سخاوت ورا ز حاتم طے — بگذراند بشرح عمر علے
گر خدا را چنان پرستیدے — از خدا هر چه خواستے دیدے
خدمتش بهر فرض پندارد — ور پی او نماز بگذارد
شاد مانه بود که چون من کیست — حرمتم هست و دل ز رنج نهیست
بر خدائی که رازق روزیست — بنده را از سر و پیر و زیست

آن وثوقش بنا شد از تبهی | که بر انکس که مرور است رهی
راست گفت این مثل خرد مندی | که جهان راست لفظ او پندی
هر کجا هست ره فراوانی | بندگشتست از پی نانی
هر کجا تیز فهم فرزانیست | بندهٔ کند فهم نادانیست
رزق رزاق میدهد از مخدوم | امنیت نادان و از خرد محروم
بندهٔ را ای تو رازق و مرزوق | دور گردان ز خدمت مخلوق
ای سنائی خدای را کن شکر | که نه همچو ابلهان در سکر
تا بوی زنده شکر او میگوی | بدر ربیع آفریده میپوی
رازق و کارساز خلق اوبس | کس او چون شدی مترس از کس

التمثیل فی القناعة وترک الحاجة

بود دیقراط را خمی مسکن | بود شش آن خم بجای پیراهن
روزی از اتفاق سرمایات | از سوی خم بسوی دشت شتافت
پادشاه زمان برو بگذشت | دید شش او را چنان برهنه بدشت
شد بر او فراز و گفت ای تن | گر بخواهی سبک بساحه زمن
هر سه حالی روا کنم تو بخواه | که منم بر زمانه شاهنشاه

گفت بقراط حاجت اول — علم هست یک بیک بخلل

گفتم محو کن بیا مرزم — گر گرانی چو کوه الوند زم

گفت و یکتک خدای بتواند — مزد بدهد گناه بستاند

گفت بر گوی حاجت دومین — که منم پادشاه روی زمین

گفت پیرم مرا جوان گردان — عجز و ضعف از نهاد من بستان

گفت این از خدای باید خواست — از من این خواستن نیاید راست

زود پیش آر حاجت سومین — از من این آرزو مخواه چنین

گفت روزی من فزون گردان — جانم از چنگ مرگ باز رهان

گفت این نیز کرد نتوانم — ملکم بر جهان نپیوندم

گفت برتر شو از برخورشید — که رطب خیزه بازنار و بید

حاجت از کردگار خواهم من — وز تو حالی بدو پناهم من

تو چو من عاجزی و مجبوری — وز بزرگی و برتری دوری

برتری مر خدای را زیبا ست — که بحالت همیشه بی همتاست

یارب ای سیدی بحق رسول — دور گردان دل مرا ز فضول

ای خداوند فرد بی همتا — چشم را همچو هم بخش سنا

فی مذمة واعظین الجهال

دین که با شاه دانی آمیخت — پیش وی خود سخن که یارد گفت

همچو لاله است گفتگوش پلید — از دهانش دل سیاه پدید

نوحه نوحه گر ببسی خوشتر — از سخنهای وعظ مادرغر

تا حکیم زمانه احمق شد — دل او عشقباز زیر متوشد

نوحه گر کز پی تسو گرید — آن نه از چشم کز گلو گرید

هر گزار نه بهر یک نماز خدای — بنشسته است دست و روی و پای

روی چون ابر ازان درم دارند — که چو ابر آب در شکم دارند

چون خره زان سزای قربانند — که خره وار مغ مسلمانند

هر کرا گریه گشت خوالیگر — غذی خواجه گشت خاکستر

ای ز خود سیر گشته همچو امل — بشنو از من ز روی پند مثل

اندرین سرنشیب بیخبران — بار بر پشت مانده همچو خران

آز عقلت ببرد و دین چه برد — طمع آبت ببرد جان چه خورد

مرد شد مرد کز طمع بگریخت — گرد شد آنکه آبروی بریخت

حاصل سفله چیست جز غم و رنج — قفس تنگ چیست جز قفس تنگ

حقد و حسد و خشم و شهوت از
گرد شان اندر آمده چو پیاز

نه ز خدا ترس و نی ز مردم شرم
یک سوا ندیخته ره آزرم

همه در جست و جوی دانگانه
از شریعت بجمله بیگانه

کرده منسوخ شرع را احکام
همه پیش هوای خویش غلام

ای رسول خدای بی همتای
از پی امت از برای خدای

در مدینه ز خاک سر بردار
تا ببینی که کیست سر بردار

دین فروشان گرفته منبر تو
زار کشته شیر و شیر تو

باد بر روح دین شرع رسول
کشته پیدا بجای فضل فضول

باد بر روح شرع و سنت او
وان پسندیده راه امت او

باد بر روح صدیق بوبکری
فارغ از عیب و ریب پر بکری

باد بر روح هیبت عمری
منهزم کرده جمع و یورپ ری

باد بر روح سیرت عثمان
آنکه بود او مرتب قرآن

باد بر روح وز خم تیغ علی
آنکه اورا خدای خوانده ولی

وان گزیده جماعت اصحاب
همه در راه دین او لولالباب

وان ستوده مهاجر و انصار
همه در راه شرع نیکوکار

اهل صفه موافقان رسول | همه پاکیزه از غرور فضول

فی حقیقة الطریقة

راه دور از دل درنگی تست | کفر و دین از پی دورنگی تست
ورنه یک خطوتست راه بدو | بنده باشی شوی تو شاه بدو
لقب رنگما "قدم" مجازی کن | خورد دریای بی نیازی کن
گفت بگذار و گیر و گیر دگر | بندهای گران ز خود بگشای
ذوق ایمان مگر چشیده نه | روی تحقیق و صدق دیده نه
تا ترا رمز و اضحات آمد | واضحاتت مغیبات آمد
در تو رشدے ہمی نمی بینم | ورنه من صبح صادق دینم
راه دین بر تو کرد مے پیدا | گر نبودی تو ابوجہل و شیدا
تا کی این میل صحبت نااہل | میل نااہل وارد بر جہل
بودی از سر کار ہمچو کفور | ہست اہل الکفور اہل قبور
مر ترا چشم و گوش داد خدائے | راہ بنمود مر ترا راہنمائے
امر داد و ترا حجت شد | عذر برخاست وقت مہلت شد
گر شنیدی بر ستی از دوزخ | ورنه ماندی تو خوار در برزخ

ل قول راه
دین بر قول راه
اہل اہل حق
شناسا در
"کشف
قول دوری از

خیز و بنداز خواجه گربه رکش | سر ز فرمان کردگار مکش
ور نه کن نام خویشتن فرعون | کز خدای ورسل نیابی عون
چه توچه قوم عاد گردنکش | ای چو مرزوده غره بر آتش
باش تا امر حق فرا رسد | باش تا پشه را جواز رسد
گر ورا نیم پشه کرد هلاک | مر ترا پر پشه بس پاک
از تو چونان برآورند دمار | که ز قوم ثمود روز شمار
پردهٔ تو حجاب دیدهٔ تست | تن برنج از دل رمیدهٔ تست
دل تیره چو تن بکار در آر | تا نگیرد ز تو ره انکار
بر ره دین برو ریاضت کن | وز چنین راه بد طهارت کن
غیرتت بر بهشت می ناید | تا جهنم ترا همی شاید
کافرم گر تو زین ره و سیرت | هیچ بینی بچشم کس جنت

فی بیان سبیل السعادة

چون تو بر ذرهٔ حساب کنی | ور بشبهت بود عتاب کنی
ور حرامی بود عذاب دهی | روز محشر بدان عقاب دهی
گر بپرسند ز بندهٔ ظلم و خطا | ور تو رانی چرا دهی تو جزا

بهدی حاجت رسل نبود — بحر باشد جهان و پل نبود
هر کسی از بدا نچه بتواند — با کسان در جهان همی راند
نیست حاجت بنامه و پیغام — بر من و بر تو گشت کار تمام
خواجه در خواب غفلتی بپیوست — روز محشر ترا که گیرد دست
از تو پرسند روز رستاخیز — کای بخواب اندرون یکی برخیز
باز گو تا بدی چرا کردی — مال ایتام در بیوه چون خوردی
بیگنه را چرا تو خون ریزی — تو چه گوئی مگر که بستیزی
پیش گیری مگر ره انکار — گردی از کردهای خود بیزار
یا بگوئی تو خواستی بر من — بر تو پیدا شود عنا و محن
خیز و بیهوده ترّهات مگوی — خویشتن را ره صلاح بجوی
چون ز شرم لعین خدای بحق — پرسد این یک سخن بگو مطلق
گر چه افترة الیعون سول — گشت بر دست شوم تو مقتول
گوید آن سگ که آن قضا نی تو بود — وانچنان فعل بر رضای تو بود
گفته باشد خدای را ظالم — که نباشد بکار در عالم
سوز احمد خدای کی خواهد — جگر از وی جدای کی خواهد

چه گنه کرد و کین جزا ایش بود | که بر این ظلمها رضا ایش بود
دل بیمار را دوا بتوان | حمق را هیچگونه چاره مدان
خواجه بیماره برده از هوسے | بار خود سوی ما بردان کسے
در شبی باش تا سپیده دمت | خواب یقظه بدان ز ناس نیام
بیش ازین با تو گفت نتوانم | که نه من هدهد سلیمانم
گر ز سر امر تو اگه آگاه | تا بیابی بسوی دانش راه
این احاطت مرا ست گر بیقین | آگهم نیستم چو تو ابلیس
ور بگویم تو هم نیاموزی | خرقه تا کے دری و میدوزی
یعلمون را خدای در قرآن | پیش لایعلمون نهاد مکان
زین سخن بس کنم که نشنیوشی | ور بعمر اندرون بسے کوشی

فی اعتذار التقصیر

تا بدل برگنه دلیر شدم | زین حیات ذمیم سیر شدم
زین حیات ذمیم بی مقصود | بهتر آید مرا عدم ز وجود
من ز بار گنه چو کوه شدم | وز تن و جان خود ستوه شدم
مرگ بهتر ز زندگانی بد | نیست کاره ز مرگ خود بخرد

سال و مه بر گناه ها مصرم | روز و شب بر گناه خود مقرم
ای خداوند فرد بی همتای | حرمت این رسول راهنمای
که مرا زین گروه برهانی | تا گذارم جهان بآسانی
گرچه دارم گناه بسیارے | نیستم در زمانه بازارے
وو سبب را امید میدارم | گرچه آلوده و گنهکارم
گر بخاتم وهی بدین دو سبب | ز چنین جمع بگیر یارب
آن یکے حب خاندان رسول | حب آن شیر مرد جفت بتول
وان دگر بغض آل بوسفیان | که از ایشان بدو رسید زیان
مر مرا زین سبب نجات وهی | در بهشتم مرا برات وهی
مایه من بروز حشر اینست | ظن چنان آیدم که این چنست
شکر ایزد که بنده چون دگران | نیست اندر شمار بیخبران
این سنا داده سنائی را | تا بدیده ره رهائے را
که تو بر ظالمان نبخشائی | ظالمان را بجز الفرمائی
خاصه بر ظالمان آل رسول | انکه ایمان نکرده اند قبول
ختم این بیتها در و در رسید | اجل اندر قفا و عقل پدید

حدیقه حکیم سنائی ۸۴۹

دید چشمم بخواب در یک شب | کز گفتار رها ببستم لب
عقل دانست وقت فتن جان | آمد و رفت خواهد از میان
آمدم پیش با خطر سفرے | بو که یابم بریں خطر گذرے
چون بصیصہ زد ہر این آمد | این مرا بیت واپسین آمد
ناقص آمد کتاب از انکہ اجل | جان ربود و سپرد تن بوجل
گر چہ این بیتہا تمام نشد | تیغ گفتار در نیام نشد
آنچہ گفتم نظام او بکمال | ہست چون چشم من و ماہ آب زلال
اگر اندر جہان مقام بدے | گفت من تا ابد تمام بدے
چون برفتم بعذر معذورم | پیش استاد دین چو مزدورم
یا رب این عذر گفتہا بپذیر | بخطا ہا و کرد ہا ہم گیر
تو کہ خواننده دعا گو باش | دین نگہدار و جای جان جو باش
چون تہ اجای جان بروں از جاست | پاک جان دار اگر نہ بیم عناست
کہ چو خاکی تنت بخاک شود | پاک باید کہ جاے پاک شود
من ز کردار و گفت ترسانم | بو کہ گیرند ہر دو آسانم
لیکن ای دوست گفتم ز یسان | گر بخواہی تو ہم کنون آسان

صدیقہ شکر خانی
۸۵

گرد خود گردخود در آوردم | انچه کردم ز دهر آن بردم
تو چنان دان که همچنین باشی | جهد کن تا مرید دین باشی
چون ترا دین بود مرید احد | یافتی خلعت شنامی احد

کتاب کتبه الی بغداد وارسل الی امیر الاجل برهان الدین
جمال الاسلام ابو الحسن علی بن ناصر الغزنوی الملقب بایلاک
رحمة الله علیه بسبب طعن الطاعن فی هذا الکتاب

ای تو بر دین مصطفی سالار | بر طریق برادران کن کار
عهد دیرینه را بیاد آور | وز طریق برادری مگذر
دین حق را بحق توئی برهان | مر ورا زین عقیده گمراهان
تو ببغداد شاد و من ناشاد | خود نگوئی ورا ز سم فریاد
سال و مه ترسناک و اندهگین | گشته محبوس تربت غزنین
تا کی این انقباض و این دوری | بسر من که تو نه معذوری
عهدهای قدیم را یاد آر | حق نان و نمک فرو مگذار

این کتابی که گفته‌ام در پند — چون رخ حور دلبر و دلبند
گرچه بسیار دیده تالیف — هیچ دیدی بدین صفت تصنیف
انس دلهای عارفان سخن — تازه و با مزه نه بی‌سر و بن
هرچه دانسته‌ام ز فوع علوم — کرده‌ام جمله خلق را معلوم
آنچه نفس‌ست و آنچه اخبار‌ست — وز مشائخ هر آنچه آثار‌ست
اندرین نامه جمله جمعست — مجلس عقل را یکی شمعست
ملکوت این سخن چو برخوانند — حرز و تعویذ خویشتن دانند
عقلا را غذی جان باشد — عارفان را به از روان باشد
ساحری کرده‌ام در معنی — زان کجا عقل دادم این فتوی
گر هیچ کنم بدین شاید — زین سخن جانها بر آساید
یک سخن زین هزار عالمی دانش — همچو قرآن پارسی دانش
روح را سال و ماه همچو خداست — دل مجروح را بسان شفاست
من چه گویم تو خود نکو دانی — که نگردم خجل چو برخوانی
مرغزار است و بوستان پر گل — نه چو دیگر حدیث بانگ و دهل
روز بازار فضل و علم مفید — عرصهٔ علم و عالم توحید

همچو دوشیزه دختر زیبا | بجمال و بها چو ماه سما
بجلی و جلل چو گردون حور | دست نااهل دار بار و دور
مدتی دانم این سخن بر من | پیش ایزد مهیمن ذوالمنن
کاین سخنها نجات من باشد | زانکه توحید ذوالمنن باشد
جاهلان جمله ناپسند کنند | فند سر جهل ریشخند کنند
وانکه باشد سخن شناس و حکیم | همچو قرآن ورا کند تعظیم
یا بدین بیتهای جزل فصیح | بر همه شعر شاعران ترجیح
صانع صنعها گواه منست | کاین ره شاه شاهراه منست
گر کند طعنه اندرین نادان | گو بکن نیست بهتر از قرآن
خواند کافر ز جهد دل پر ریم | مصحف مجد را بافک قدیم
بر شان لفظم ار بود ترفند | تو برو شکر کن بر ایشان خند
چون زمن شد خدای من خشنود | مصطفی را روان من آسود
شاد دان مصطفی و یارانش | وانکه هستند دوستدارانش
چار یار گزیده اهل ثنا | بر تن و جان شان ز بنده دعا
مرتضی و بتول و دو پسرش | آنکه سوگند من بود بسرش

نخورم غم گر آل بوسفیان | بنوندارد از حدیث من شادان
مالک دوزخ ار بود غضبان | مر مرا زان غضب بگوید چه زیان
بنده را مدح مصطفی ست غنی | جان من باد جانش را بفدی
آل او را بجان خریدارم | وز بدی خواه آل بیزارم
تو که بر دین شرع برهانی | بس تو که جمله بر خوانی
دوستدار رسول و آل ویم | زانکه پیوسته در نوال ویم
گر بدست این عقیده و مذهب | همبرین بد بداریم یارب
من ز بهر خود این گزیدستم | کاندرین ره نجات دیدستم
تو چه گوئی بیار و فتوی کن | نیست اندر سخن مجال سخن
عدد وش هست ده هزار ابیات | همه امثال و پند و مدح و صفات
گفتم این و ببرت فرستادم | در گنج علوم بگشادم
گر ترا این سخن پسند آید | جان من رسته از گزند آید
ور پسند تو ناید این گفتار | خود ندیدی بجمله باد انگار
تو شناسی که نیست هزل و محال | توش کن زود و خاک بر لب و بال
منتظر ماندهام درین اندوه | از غم روزگار بر دل کوه

این سخن را مطالعت فرمای | نیک و بد هر چه باشد از شما
نزد هم بیش ازین ترا تصدیع | عرض کن بر همه شریف و وضیع
گوئی این اعتقاد و معبود ست | جمله بر گفتش آنچه مقصود ست
بس کنم قصه و دعا گویم | مر ترا در ثنا رضا جویم
خواهم از کردگار من شب و روز | که شوی بر مراد خود پیروز

ذکر تاریخ انجام کتاب

تا چه گویند بر چنین گفته | دُر دریاست جمله ناسفته
بود و نیمی گذشته از مُرداد | کز ازین گفتها بدادم داد
شد تمام این کتاب در سه دی | کرد آذر فگند بر این پایه
با لف صد بست چار رفته ز عام | با لف صد و سی و پنج گشته تمام
با د بر مصطفی درود و سلام | ابد الدهر صد هزاران عام
صد هزاران ثنا چو آب زلال | از زمی با د بر محمد و آل

خاتمة الطبع از افضل الفضلا و افصح الفصحا جناب مولانا الحاج سید حسن صاحب علیه

شکر حق کین حدیقهٔ دلکش | یافته اختتام خرم و خوش
شاهدی هست باجل و جلیل | متن و شرحش بری ز نقص و خلل

۱۸۵۵

از حکیم سنائی متن متین | شرح عبد اللطیف خواجه گزین
اصل این نسخه شد ز خواجه صحیح | سند او نبشته است صریح
خط نیکو و کاغذ نیکو | جان تازه دمیده است در او
صحتش از حروف او پیدا | خوبیش راست چشم خلق گوا
باد آباد مطبعی که دران | یافت طبع این چنین حدیقه جان
صاحبش را ازان تمتع باد | کامران کامیاب خرم و شاد
سال هجری هزار و سه صد چار | بود کاین نسخه طبع شد چو نگار
یارب آنانکه این ورق خوانند | کام در علم و رشد خود رانند
بر گمانش نصیب ایشان باد | دوست جمع و عدو پریشان باد

قطعهٔ تاریخ طبع از منشی گوبند پرشاد فضا

منشی با سخا و صاحب جاه | هست خوش خلق و خوش منش خوشخو
از کلام سنائی کامل | طبع کرد این حدیقه خوشبو
بهر این نسخه هست با صد شوق | طالبان را همیشه جست و جو
نادر آمد بصحت و خط خوش | نیست شک اندرین بیک سو
مصرعهٔ سال او فضا بنوشت | لاجواب است نسخه نیکو

۱۳۰۴ هـ

خاتمہ مختصر از آتش زبان سحر بیان سیادت پناہ مولوی سید جلال شاہ سلمہ اللہ تعالیٰ مصحح و محشی مع قطعات تاریخ

دیدہ وران روشن طبع دانند کہ نخل نشان این حدیقہ یعنی حضرت حکیم سنائی رح نہ آن کسے است کہ این حرفی چند باندکے از اوضاعش تواند رسید عظمت شان این کتاب ہمین مایہ بس ست کہ نسبتش با ہمچو پاک گوہر افتادہ اکنون سخن درین ست کہ اکثر کتب دقیقہ چہ در فارسی و چہ در عربی اندے از تنبیخ ناسخان و چندے از تحریف کاتبان و بسیاری از خرابی صحت و نبدی از نقصان طبع در دوران طبع انمایہ خرابی ہم میرساند کہ او اشناسان سخن نخست بدرستی تحریفاتش بہرہ گرا انمایہ ازا وقات شریف سایگان میدہند تا بنور لطائف وظرائفش میتوانند پرداخت و با این ہمہ بعضی از مقامات چنان میماند کہ صورت تحریف اندہمین بمی رود آید بزودان سپاس کہ ہمانا بہار گلشن باغ از ہمچو سبزہ بیگانہ یکقلم پاک آمدہ بر عمدگی و درستی صیقلش

عبارتی گواہست کہ بر صفحۂ بست و ششم منقول ست باقی ماند
عمدگی صحت و صفای طبع منقول و مقصود ہمیں این چنین و چنین
نگاشتن جز از خویشتن سرائیہا چہ نتیجہ دہد شک آنست کہ خود بوید
نہ کہ عطار گوید بالجملہ در اہتمام حسن صحت تا بقدر امکان دقیقہ
فروگذاشتہ آمد بل شہاری را کہ جابجا حضرت شارح این حدیقہ
مولانا عبد اللطیف (صاحب لطائف غیبی شرح مثنوی مولوی معنوی)
معرا گذاشتہ بودند حل لغات از کتب معتبرہ قاموس و صراح
و منتخب و برہان و فرہنگ جہانگیری و بحر الجواہر و کشف اللغات
و غیاث و مصطلحات بہار عجم برجواشی نمودہ آمد تا ہمہ کتابہا جا دہد
باری یزدان را سپاس کہ طبع این نسخۂ پاکیزہ در ۱۸۷۸ء باہتمام میکہ آغاز
پذیرفت بماہ فروری ۱۸۷۸ء در مطبع جناب منشی نولکشور واقع لکھنؤ باتمام رسید

قطعۂ تاریخ آغاز طبع

شکر گویم تو حدیقۂ حق	طور سان طبع نور بار آمد
آن حدیقہ کہ حسن معنی را	ہمچو در باغ نو بہار آمد
آن حدیقہ کہ یک نسیم از وی	روح صد نافۂ تتار آمد

آن حدیقه که از مشاهده اش — کند طبعی چو من هزار آمد
آن حدیقه که هر گلی از وی — صوفیان را صفا نثار آمد
قالب طبع یافت زو این نور — کین صفایش بروی کار آمد

نقش مطبوع دید هاتف گفت
باغ توحید را بهار آمد

سنه ۱۲۸۸ ع

ایضاً قطعه انجام طبع

بنام ایزد دلم بر خویشتن می نازد درین ساعت
که می آید مدیح آنکه سر تا پای مشروع است
چه آن یعنی حدیقه از سنائی آنکه هر حرفش
توان گفتن که مر علم تصوف را یو موضوع است
چو از طبعش فراغ آمد ندا زد هاتف حق گو
تعالی الله بها این چه طبع است و چه مطبوع است

سنه ۱۲۸۸ ع

تمت

خاکسار مطبع حدیقه سنائی رح

اعلان

بخدمت جملہ صاحبان علی الخصوص ارباب مطابع سے التماس ہے
کہ اس کتاب ہدایت انتساب کا حق تصنیف و تالیف بحق
مطبع اودھ اخبار محدود اور محفوظ ہے کوئی صاحب بغیر حصول
اجازت مطبع ہذا قصداً اسکے چھاپنے کا نہ فرمائیں عوض خاطر
نقصان نہ اٹھائیں

مباح التہذیب - نصائح عارفانہ از
کمال الدین -
مصباح الہدایت - ترجمۂ عوارف مصول
ثانی اہل تصوف از شاہ محمود الکاشانی -
پند پند سودمند لقمان حکیم - شامل چار
رسالہ -
سعادت نامہ (۲) رسالہ خواجہ عبید اللہ
احراری (۳) تحفۃ الملوک (۴) منہاج العابدین
نفحات الانس مع سلسلۃ الذہب
مولانا عبد الرحمن جامی -
مفید الشواد - از حضرت اولیا محمد نظام الدین صاحب
بدایونی در تصوف -
شرح بوستان - از منیکچند بہار مطبوعہ
مطبع دہلی -
رسالۂ انفاس نفیسہ - تصنیف حضرت
خواجہ عبید اللہ احرار مطبوعہ مطبع اسدی
لاہور سنہ ۱۳۰۰ -
فوائد سعدیہ - از محمد ارتضی علی خان -
فواتح جامی - رموز تصوف از ملا
عبد الرحمن جامی -
[redacted] مطبوعہ مطبع فیض رسان
سرور العباد - شرح قصیدہ بانت سعاد
از مولوی عبد الحافظ -

پند نامہ عطار - از شیخ فرید الدین عطار -
کیمیائے سعادت - محاسن آداب اخلاق
از امام محمد غزالی -
رسالہ تحفۃ المومنین الی سلسلۃ الصالحین
از مولوی محمد معین الدین -
اخلاق جلالی محشی - از ملا جلال الدین
دوانی -
اخلاق ناصری - از نصیر الدین کاغذ چکنا
ایضاً " " کاغذ رسی -
اخلاق محسنی - سررشتہ تعلیم فارسی -
معدن الجواہر - مکارم اخلاق از ملا طرسی
مثنوی سلسبیل - بروش موعظت حکیمانہ
از حکیم منور حسین امروہوی -
مثنوی بزم وصال - سررشتہ تعلیم فارسی
مثنوی شیخ بہلول - حکایات عارفانہ -
مجالس العشاق - با تصویرات مجالس
اہل باطن از سیر سلطان حسین نبیرہ
شہنشاہ امیر تیمور -
منطق الطیر - مثنوی از شیخ فرید الدین عطار -
گلشن اسرار - رموز تصوف از مولوی انور علی
می باید شنید - اندرز حکیمانہ از رفعت علی
میباید دید - حکیمانہ نصائح از مولوی محمد حسین
نکات احسانی - در تہذیب اخلاق از حکیم

احسان علی۔
گنجینۂ عرفان ۔ از شیخ فریدالدین عطار۔
رسالہ غوثیہ مسمّی بہ نشاط العشق ۔ از ارشادات حضرت غوث الاعظم۔
فتوح الغیب مع شرح فارسی اسرار فقر از ارشادات حضرت غوث الاعظم و شرح از شاہ عبدالحق محدث دہلوی۔
انفاس الاکابر و انوار الضمائر ۔ معارف عرفانی از مولوی محمد نعیم اللہ۔
مثنوی شاہ بوعلی قلندر مطبوعہ ۱۳۱۲ھ
انوار الرحمن تنویر الجنان ۔ ملفوظات حضرت مولانا عبدالرحمن۔
مثنوی مولانا روم محشی ۔ چار مصرعہ ہر شش دفتر مع تکملہ دفتر ہفتم تین قسم کاغذ چھپی سفید و گلابی و حنائی۔
شرح مثنوی مولانا روم ۔ از بحر العلوم مولانا عبدالعلی شرح مبسوط تین جلد میں۔
ایضاً شرح مثنوی مولانا روم مسمّی بہ لطائف المعنوی ۔ از مولوی عبداللطیف
ایضاً شرح مثنوی مولانا روم مسمی بہ مکاشفات رضوی۔ از مولوی محمد رضا۔
نظم اللآلی شرح قصیدہ بداء الامانی ۔ عربی زبان میں جسکی شرح فارسی ہے از محمد بخش رفیقی۔
حکایات دلپسند۔ نصائح سودمند از مولوی محمد مہدی خان واصف۔
رسالہ حق نما۔ از شاہزادۂ محمد دارا شکوہ
مجموعۂ نکات فقر۔ شامل چار رسالہ۔
مثنوی مولوی مظہر علی اعلادی۔ ترجیع ایضاً منہ۔ مناظرۂ خورشید و شبنم ایضاً
قصیدہ در مناقب علی مرتضی۔
رسالہ معرفت السلوک ۔ از شاہ محمود خوش زبان۔
طوارق احمدیہ باستیصال بناء النجدیہ مباحث مذہبی رد و قدح میں نسبت وہابیوں مطبوعہ ۱۳۱۸ھ۔
مرافعہ قضا و قدر۔ مصنفۂ منشی مظہر الدین بلگرامی۔

اخلاق و تصوف اردو

جامع الاخلاق ۔ ترجمہ اردو اخلاق جلالی از مولوی امانت اللہ۔
تہذیب النفوس ۔ از سید قمرالدین حسین متخلص بسخن۔
اوقات غزنوی ۔ از سید [illegible] کاغذ سفید گندہ۔

س ح ۸۹۱۵۵۱۲۵
آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔